مینارِ روشنی

مینارِ روشنی

یعنی

ہائیڈل برگ کیٹکِازم

مترجم

پادری الیگزینڈر ڈیوڈ

اظہارِ خیال

پیشتر اس کے کہ میں کتابچہ "مینارِ روشنی" کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کروں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ کتاب کے مترجم جناب پادری الیگزنڈر ڈیوڈ صاحب کے بارے چند الفاظ تحریر کروں۔ اگرچہ پادری صاحب کی شخصیت کے بارے میں ذاتی طور پر بہت کچھ جانتا ہوں اور بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے۔ مگر اختصار کو مدِ نظر رکھتے ہوئے میں اُن کے بارے میں چند سطور جو کہ گوجرانوالہ تھیالوجیکل سیمنری کی صد سالہ (1977 - 1877) کی تواریخ میں درج ہیں حوالہ قلم کرتا ہوں۔

پادری الیگزنڈر صاحب بی۔اے۔ایم۔آر۔ای آپ نے اے آر پی کلیسیا منٹگمری پریسبٹیری کی نمائندگی کرتے ہوئے اپنی تدریسی خدمات کا آغاز کیا۔ سیمنری میں آنے سے پیشتر آپ معلمی اور پاسبانی کا تجربہ رکھتے تھے۔ اور ساہیوال کی شہری کلیسیا کے پاسبان تھے آپ نے 59-1958ء کا تعلیمی سال نیویارک میں مزید تعلیم کے لیے بسر کیا۔ آپ نے سیمنری میں بحیثیت خزانچی کی بھی خدمات انجام دی ہیں۔ 1964ء میں شخصی وجوہات کی بنا پر آپ سیمنری سے مستعفی ہو گئے۔

کتابچہ "مینارِ روشنی" فی الواقع روشنی کا ایک عظیم ترین وسیلہ ہے اس کی روشنی بلاشبہ بہت سے تاریک دِلوں کو روشن کرے گی اور بہت سے ذہنوں کی سیاہی کو دھو ڈالے گی۔ اس کتابچہ کو پڑھنے کے بعد بزرگ پادری الیگزینڈر ڈیوڈ کی محنت کو نہ سراہنا بلاشبہ ایک ناانصافی ہو گی۔ کتابچہ کا مطالعہ یہ واضح کرتا ہے کہ بزرگ پادری صاحب کے دِل میں کلیسیا پاکستان کے لیے درد موجود ہے اور وہ دِلی طور پر چاہتے ہیں کہ کلیسیا بڑھے اور ترقی کرے اور مسیحی ایمان میں

پیش لفظ

1959ء میں جب مجھے نیویارک سے کراچی تک بحری جہاز میں سفر کرنے کا موقعہ ملا تو میں نے سمندر میں چٹانوں پر روشنی کے مینار دیکھے۔ جو سمندر میں سفر کرنے والوں کی راہنمائی کے لئے بنائے گئے تھے۔ کیونکہ اس روشنی کے مینار کے بغیر جہاز کے چٹان کے ساتھ ٹکرا کر پاش پاش ہو جانے کا خطرہ ہے۔ کتنے مسیحی ہیں جن کے ایمان کا جہاز کلام کی غلط تفسیروں کی چٹانوں کے ساتھ ٹکرا کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ہے۔

کتابچہ ہائیڈل برگ کا نام اس لئے روشن مینار رکھا گیا ہے کیونکہ یہ ہمیں بائبل مقدس کی غلط تفسیروں سے ہمیں بچاتا ہے۔ اس لئے کلام کی درست تشریح کو جاننے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اس کتابچہ کو پڑھیں۔

اس کتابچے کا ترجمہ کرتے وقت مجھے خود روحانی تقویت حاصل ہوئی ہے۔ اور میں نے بائبل مقدس کی بعض صداقتوں کو پہلی دفعہ پورے طور سے جانا ہے۔ میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ ایماندار کی ساری زندگی ایک طالب علم کی زندگی ہے۔ جتنا زیادہ سچائی سے آپ خدا کے کلام کو سیکھ سکیں گے۔ اتنا ہی زیادہ آپ کلیسیا کے لوگوں کو سکھا سکیں گے۔

میں پادری ڈینس رو صاحب کا شکر گزار ہوں۔ جنہوں نے اس مضبوطی اور توانائی حاصل کرے۔ اسی مقصد کے پیش نظر انہوں نے یہ کتابچہ تحریر کیا ہے۔ اس کتاب کو پڑھنے سے مجھے خود کافی روشنی ملی ہے۔ جس کی وجہ سے میں یہ کہنے پر حق بجانب ہوں کہ یہ کتابچہ اُن تمام ایمانداروں کے لیے برکت کا باعث بنے گا۔ جو اس کا مطالعہ کریں گے۔ بہت سے مبشرین اور پاسبانوں کو تفسیر بائبل کے سلسلہ میں اس سے مدد مل سکے گی اور غلط تفسیروں کا محاسبہ ہو سکے گا۔ یہ کتابچہ لوگوں کو روحانی تقویت دے گا اور مسیحی ایمان کی صداقت ان پر ظاہر ہو گی۔

یہ کتابچہ مسیحی علم الٰہی کی ایک بہترین اور گہری یاد داشت ہے۔ اور سماجی، مذہبی اور اخلاقی زندگی کے لیے ایک بہترین راہنما بھی۔ کتابچہ کا ترجمہ نہایت ہی بامعنی اور جامع ہے۔ مسیحی علم الٰہی کے حقائق اس میں بڑی خوبصورتی کے ساتھ ترتیب دیے گئے ہیں۔

حسین ترین حقیقت یہ ہے کہ کتابچہ ہذا سوالاً جواباً مشکل ترین حقائق کو سمجھنے کے لیے معاونت کرتا ہے۔ آخر میں میں بزرگ پادری الیگزینڈر صاحب کو اس خوب صورت کتابچہ کے ترجمہ اور شائع کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور میری دعا ہے کہ خداوند اس کتابچہ کو مسیحی ایمانداروں کی مسیحی تعلیم و تربیت اور ایمان کی مضبوطی کے لیے کثرت سے استعمال کرے!

از ______

پادری آرتھر جیمیس

پرنسپل تھیالوجیکل سیمنری گوجرانوالہ

کتاب کا ترجمہ کرنے میں میری حوصلہ افزائی کی۔
مَیں شکرگزار ہُوں ریفارمڈ چرچ یُو۔ ایس۔ اے کا جنہوں نے اِس کتاب کا ترجمہ کرنے کی اجازت دی۔

تمہید

اِس کتاب کے اسباق کے مطالعہ کا بڑا مقصد یہ ہے کہ کلیسیا کے نوجوانوں کی مدد اور راہنمائی کی جائے تاکہ وُہ اِس کتابچہ کے ذریعے کتابِ مقدّس کی صداقتوں کو جان سکیں۔ یہ اسباق تفصیلی نہیں اور نہ ہی وُہ کتابچہ کو حفظ کرنے کا بدل ہو سکتے ہیں۔ بلکہ ہم سیکھنے اور سکھانے والوں کے خیالات اُجاگر کرنا چاہتے ہیں تاکہ وُہ اِس کتابچے کی بعض مُشکل باتوں کو سمجھ سکیں۔ یہ کتابچہ علمِ الٰہی کی ایک بہُت گہری کتاب ہے۔ اِس کا مطالعہ کتابِ مُقدّس کی سچائیوں کو جاننے میں معاون ہو سکتا ہے۔ کوشش کی گئی کہ یہ ظاہر کیا جائے کہ کتابچے کی تعلیم مذہبی اور سماجی زندگی کے لِئے مُفید ہے اور اِس میں کلامِ مقدّس کی بہُت سی عملی صداقتوں کا اطلاق ہماری زندگی پر کیا گیا ہے۔

گھر کے لِئے عملی کام دینا اور وقتاً فوقتاً اِمتحان لینا اُستادوں پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ کیونکہ ہر ایک اُستاد کا اپنا پروگرام ہوگا۔ لیکن صلاح کے طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ آدھا کتابچہ ختم کرنے کے بعد ضرُور جائزہ لیں۔

مَیں بہُت سے سوال وجواب لکھنے والوں کا مشکُور ہُوں۔ خاص کر مَیں پروفیسر مرل میٹر صاحب کے نہایت مُفید مشوروں کے لِئے شُکرگزار ہُوں۔

ہائیڈل برگ کتابچہ کا ترجمہ جو اِس معاون مطالعہ کتاب میں اِستعمال کیا گیا ہے۔ یہ یورنیکا پریسبٹری کا تیار کردہ ہے جو امریکہ میں ریفارمڈ چرچ کی ایک شاخ ہے۔ (۱۹۷۹ ، ۱۹۵۰)

نارمن ایل جونسٹر
پائیری ساؤتھ ڈیکوٹا

فہرستِ مضامین

I مضمون۔ زندگی اور موت کے وقت میری تسلی۔ سوال نمبر ۱
II مضمون۔ مسیحی کا سرچشمۂ علم۔ سوال نمبر ۲

حصہ اول

III مضمون۔ میری گناہ آلودہ حالت۔ سوال نمبر ۳ تا ۱۱
ا ۔ گناہ کیا ہے؟ سوال نمبر ۳ و ۴
ب ۔ گناہ کی حقیقت۔ سوال نمبر ۵
ج ۔ گناہ کا آغاز ۔ سوال نمبر ۶ و ۷
د ۔ گناہ کی وسعت یا قطعی بگاڑ۔ سوال نمبر ۸
ر ۔ گناہ کے بارے ذمہ داری۔ سوال نمبر ۹
ڑ ۔ گناہ کے نتائج ۔ سوال نمبر ۱۰ و ۱۱

حصہ دوم

مضمون۔ میری مخلصی یا نجات۔ سوال نمبر ۱۲ و ۸۵
ا ۔ مخلصی کی اصلیت یا صفات۔ سوال نمبر ۱۲
ب ۔ خود نجات حاصل کرنا ممکن نہیں۔ سوال نمبر ۱۳-۱۴
ج ۔ کس قسم کے مخلصی دینے والے کی ضرورت تھی۔ سوال نمبر ۱۵-۱۷

د ۔ مخلصی یا نجات دہندہ کی پہچان ۔ سوال نمبر ۱۸
ر ۔ نجات دہندہ کا ظہور ۔ سوال نمبر ۱۹
ڑ ۔ مخلصی کے کام میں ایمان کا مقام ۔ سوال نمبر ۲۰ و ۲۱
۱ ۔ ایمان کی ضرورت ۔ سوال نمبر ۲۰
۲ ۔ ایمان کی خاصیت ۔ سوال نمبر ۲۱
۳ ۔ ایمان میں کیا کچھ شامل ہے ۔
(جس کا خلاصہ رسولی عقیدہ میں پایا جاتا ہے)
س ۔ رسولی عقیدہ کی تفسیر ۔ سوال نمبر ۲۳ تا ۵۸
۱ ۔ تعارف یا دیباچہ ۔ سوال نمبر ۲۳ - ۲۵
۲ ۔ خدا باپ تخلیق اور پروردگاری میں ۔ سوال نمبر ۲۶-۲۸
۳ ۔ خدا بیٹا ۔ سوال نمبر ۲۹ - ۵۲
ا ۔ اُس کے القاب ۔ سوال نمبر ۲۹-۳۴
۱ ۔ یسوع ۔ سوال نمبر ۲۹ - ۳۰
۲ ۔ مسیح ۔ سوال نمبر ۳۱ - ۳۲
۳ ۔ اکلوتا بیٹا (جو تولد ہوا) سوال نمبر ۳۳
۴ ۔ خداوند ۔ سوال نمبر ۳۴
ب ۔ اُس کی پست حالی کے اقدام ۔ سوال نمبر ۳۵-۴۴
۱ ۔ اُس کا کنواری سے پیدا ہونا ۔ سوال نمبر ۳۵-۳۶
۲ ۔ اُس کے دُکھ ۔ سوال نمبر ۳۷-۳۹
۳ ۔ اُس کی موت ۔ سوال نمبر ۴۰
۴ ۔ اُس کا دفن ہونا ۔ سوال نمبر ۴۱

۵ ۔ اُس کا عالمِ ارواح میں اُترنا ۔ سوال نمبر ۴۴
ج ۔ اُس کی سرفرازی کے اقدام ۔ سوال نمبر ۴۵-۵۲
۱ ۔ اُس کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا ۔ سوال نمبر ۴۵
۲ ۔ اُس کا آسمان پر اُٹھایا جانا ۔ سوال نمبر ۴۶-۴۹
۳ ۔ باپ کے دہنے ہاتھ بیٹھنا ۔ سوال نمبر ۵۰ - ۵۱
۴ ۔ اُس کی دُوسری آمد اور عدالت کے تخت پر بیٹھنا ۔ سوال نمبر ۵۲
۵ ۔ خدا پاک رُوح ۔ سوال نمبر ۵۳
۶ ۔ کلیسیا ۔ سوال نمبر ۵۴ - ۵۵
۷ ۔ جسم کا جی اُٹھنا ۔ سوال نمبر ۵۷
۸ ۔ ہمیشہ کی زندگی ۔ سوال نمبر ۵۸
چ ۔ راستبازی بذریعہ ایمان ۔ سوال نمبر ۵۹ - ۶۴
۱ ۔ حقیقی ایمان کی برکات ۔ سوال نمبر ۵۹
۲ ۔ تصدیق کی بُنیاد ۔ مسیح کی راستبازی کا منسوب کیا جانا ۔ نمبر ۶۰
۳ ۔ راستبازی اور ایمان کا تعلق ۔ سوال نمبر ۶۱
۴ ۔ ایمان کے ذریعے راستبازی کا تعلق نیک کاموں سے ۔
سوال نمبر ۶۲-۶۴
ا ۔ راستبازی نیک کاموں کا اَجر نہیں ۔ سوال نمبر ۶۲
ب ۔ فضل کا اَجر نیک کاموں کے لئے ۔ سوال نمبر ۶۳
ج ۔ نیک کاموں کی ضرورت ۔ سوال نمبر ۶۴
I سیکرامنٹ ۔ سوال نمبر ۶۵ - ۸۲
۱ ۔ سیکرامنٹوں کا مقصد ۔ سوال نمبر ۶۵ - ۶۷

٢ - سیکرامنٹوں کی تعداد نمبر ٦٨
٣ - پاک بپتسمہ نمبر ٦٩ - ٧٤
ا - بپتسمہ کا نشان نمبر ٦٩
ب - جوہر یا ست - نمبر ٧٠
ج - بپتسمہ کا مقرر کیا جانا - نمبر ٧١
د - ایک غلطی کی تردید - نمبر ٧٢
ر - بپتسمہ میں فضل کے یقین کا دیا جانا - نمبر ٧٣
ڑ - بپتسمہ کون اور کس کو دیا جاسکتا ہے - نمبر ٧٤
٤ - پاک عشائے ربانی - ٧٥ - ٨٢
ا - پاک عشاء کی علامت - ٧٥
ب - پاک عشاء کا نچوڑ - ٧٦
ج - پاک عشاء کی تعلیم - ٧٧
د - رتو کی ہوئی غلطی - ٧٨ - ٨٠
ر - پاک عشاء میں فضل کی تسلی - ٧٩
س - پاک عشاء میں شامل ہونے والے - ٨١ - ٨٢
١ - شخصی خصوصیات - ٨١
٢ - کلیسیائی خصوصیات - ٨٢
ج - کلیسیائی قوت کا دروازہ - ٨٣ - ٨٥
١ - بادشاہت کے دو دروازے - ٨٣
٢ - کلیسیائی بشارت کا دروازہ - ٨٤
٣ - کلیسیائی انتظام کا دروازہ - ٨٥

٥ - میری شکرگزاری سوال نمبر ٨٦ - ١٢٩
ا - اچھے کاموں کا اصول - نمبر ٨٦ - ٩١
١ - اچھے کاموں کا مقصد - ٨٦
٢ - اچھے کام کی ضرورت - ٨٧
٣ - اچھے کاموں کا ذریعہ (ایک تبدیل شدہ دل) ٨٨ - ٩٠
٤ - اچھے کاموں کی طبیعت - ٩١
ب - مسیحی شکرگزاری کا اصول ٩٢ - ١١٥
١ - اصول کا آغاز ٩٢ - ٩٣
٢ - دس احکام بیان کئے گئے - ٩٤ - ١١٣
٣ - شریعت کی مسیحی تابعداری کی حیثیت ١١٤
٤ - مسیحیوں کے تجربہ میں قوانین کا کردار - ١١٥
ج - دعا اور مسیحی شکرگزاری ١١٦ - ١٢٩
١ - دعا کی ضرورت ١١٦
٢ - دعا کی نوعیت ١١٧ - ١١٨
٣ - خداوند کی دعا بیان کی گئی - ١١٩ - ١٢٩
ا - دعا ١١٩
ب - خطاب ١٢٠ - ١٢١
ج - چھ مناجات ١٢١ - ١٢٧
د - باضابطہ مناجات ١٢٨
ر - آمین ١٢٩

مذہبی اصلاحات کی فہرست

کیٹک اِزم ہائیڈل برگ کا

دیباچہ

ا۔ لفظ کیٹک اِزم کا مطلب کیا ہے؟

اِس کا مطلب ہے سوال وجواب کے ذریعے سکھانا یا تربیت کرنا۔

ب۔ کتابچہ ہائیڈل برگ کس نے لکھا ہے؟

یہ کتابچہ دو آدمیوں کی محنت کا نتیجہ ہے زکریاس ارسیناس (جو ایک سیمنری پروفیسر تھا) اور کیسپر اولیویانوس جو ایک پادری تھا۔ قریباً ۴۰۰ سال کا عرصہ ہُوا۔ یہ دونوں ہائیڈل برگ جرمنی میں رہتے تھے۔ جرمنی کی ایک ریاست پلاٹینیٹ کے حاکم فریڈرک سوم نے اُنہیں کہا کہ وُہ سوال وجواب کا ایک کتابچہ تیار کریں۔ یہ چھوٹی کتاب پہلے ۱۵۶۳ء میں شائع ہُوئی۔ پہلے جرمن زبان میں اور پھر لاطینی میں۔ اُس وقت سے لے کر اب اِس کا کئی زبانوں میں ترجمہ ہُوا۔ فریڈرک سوم چاہتا تھا کہ اِس کتاب کی مدد سے اُس کے علاقہ کی تمام کلیسیاؤں کو ریفارمڈ فیتھ میں مضبوط کیا جائے اور لوگوں کو اِس ایمان کی تعلیم دی جائے اور ریفارمڈ فیتھ کلیسیائیں رومن کیتھولک کلیسیا اور لوتھرن و بپٹسٹ کلیسیاؤں کی تعلیم سے بچی رہیں۔

سوال وجواب کی یہ کتاب مُختلف مُلکوں میں بہُت مشہور ہُوئی ہے۔ اور ریفارمڈ فیتھ کی کلیسیاؤں کا سرکاری عقیدہ بن گئی ہے۔

ج۔ ہائیڈل برگ Heidelberg Catechism کو سیکھنے کی ہمیں کیا ضرورت ہے؟

آج کل بہُت سی کلیسیائیں بچوں سے اِس کا مطالبہ نہیں کرتیں کہ وُہ ہائیڈل برگ Heidelberg Catechism ضرور سیکھیں۔ حقیقت میں بہُت سی کلیسیاؤں کے پاس سوال وجواب کی کتاب نہیں ہوتی۔ شاید آپ یہ وجہ نہیں جانتے کہ سوال وجواب کا سیکھنا کیوں ضرُوری ہے۔

۱۔ ہمارا کتابچہ سوال وجواب Catechism بائبل مُقدس کے پیغام کو نہایت دُرستی سے بیان کرتا ہے۔ ہمارے زمانے میں کلامِ مُقدس کی بہُت سی غلط تفسیریں پیش کی جاتی ہیں۔ ہمارے لئے یہ جاننا ضرُوری ہے کہ ریفرمیشن چرچ ابتدائی کلیسیا کی طرح کس طرح کلام کی تشریح کیا کرتا تھا۔ ریفرمیشن کلیسیا کے ایسے خُداترس بزرگوں کے لئے جنہوں نے کلام اور علمِ الٰہیٰ کی تواریخ کو سیکھنے کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا تھا۔ ہائیڈل برگ Catechism بے شمار غلط تفسیروں کے مقابلہ میں ہمیں بائبل مقدس کی درست تشریح سکھاتا ہے۔ اِس لئے کلام کو درستی کے ساتھ سمجھنے کے لئے ضرُوری ہے کہ ہم Catechism کو سیکھیں۔

۲۔ Catechism خُداوند یسُوع مسیح کو درست طریقے سے قبول کرنے میں بھی ہماری مدد کرتا ہے۔ ریفارمڈ کلیسیا کی عشائے ربانی کی جماعت میں شامل ہونے کے لئے ضرُوری ہے۔ کہ ہم یسُوع مسیح میں اپنے شخصی ایمان کا اقرار اچھی طرح سے کریں۔ دیکھئے متی ۱۰:۳۲ اور رُومیوں ۱۰:۹-۱۰۔

Catechism بائبل کی تعلیم نہایت مختصر اور ترتیب کے ساتھ دیتا ہے۔ اور جونہی ہم Catechism اور بائبل کا اکٹھا مطالعہ کرتے ہیں کہ نجات کی عجیب تجویز ہماری آنکھوں کے سامنے کھُل جاتی ہے اور علمِ الٰہی

کے بیانات ہمارے ذہن میں نقش ہو جاتے ہیں۔ اِس سے ہم اپنی نجات کی حقیقت کو سمجھ جاتے ہیں اور خُداوند یسُوع مسیح پر اپنے ایمان کا اقرار عقلمندی سے کر سکتے ہیں۔

اِن وجُوہات کے باعث ہمارے لِئے ضرُوری ہے کہ ہم اِس کتابچہ کو سیکھیں اور اچھی طرح سے سیکھیں۔ یہ بات اچھی طرح سے واضح کر دینی چاہیے کہ صرف catechism کی باتوں کو دہرانے سے ہم نجات نہیں پاتے بلکہ خُداوند یسُوع مسیح کو شخصی طور سے قبُول کرنے اور اپنے آپ کو اُس کے سپُرد کرنے سے ہم نجات کے وارث بنتے ہیں۔ دُعا کریں کہ خُدا کا پاک رُوح آپ کو مسیح خُداوند کا نجات بخش علم عطا کرے۔

دیباچہ کے بارے سوالات

۱۔ لفظ catechism کا مطلب کیا ہے؟

۲۔ کتابچہ catechism تیار کرنے والے دو آدمی کون تھے اُن کے نام لکھیں؟

۳۔ اُس حاکم کا نام کیا تھا جس نے اِن دو آدمیوں سے کہا کہ وہ سوال و جواب کی کتاب لکھیں؟

۴۔ وُہ سوال و جواب کا کتابچہ کیوں لکھوانا چاہتا تھا؟

۵۔ کیا رومن کیتھولک اور لُوتھرن کلیسیائیں بھی اِس کتابچہ سوال و جواب کو سکھاتی ہیں؟

۶۔ صرف ریفارمڈ چرچ جو U.S.A میں ہے۔ اِس کتابچہ کو سکھاتا

ہے۔ یہ سچ ——— یا جھُوٹ ———

۷۔ دو وجُوہات بتائیں جن کے سبب سے سوال و جواب کے کتابچہ کو سیکھنا لازمی ہے؟

۸۔ اگر کوئی شخص دُرستی سے سوال و جواب کو دُہرا سکتا ہے۔ وُہ حقیقت میں مسیحی ہے۔ سچ ——— جھُوٹ ———

۹۔ کون ہم میں مسیح کا نجات بخش علم پیدا کر سکتا ہے؟

۲۔ تیمتھیُس ۲:۱۵

ہائیڈل برگ کتابچہ سوال و جواب کی تفسیر اور سوالات برائے نظر ثانی

۱۔ زندگی اور موت کے وقت ہماری تسلی صرف کس بات میں ہے؟

زندگی اور موت کے وقت میری تسلی صرف اس بات میں ہے کہ میرا بدن اور میری رُوح دونوں میرے اپنے نہیں بلکہ یہ خُداوند کی ملکیت ہے۔ جس نے اپنے قیمتی خون سے خُدا کے عدل اور محبت کے تقاضے کو پُورا کیا اور مجھے شیطان کے اختیار سے چھُڑا لیا۔ اور اس قدر میری حفاظت کی کہ میرے آسمانی باپ کی مرضی کے بغیر میرے سر کا ایک بال بھی نہیں گر سکتا۔ بلکہ سب چیزیں مل کر میری نجات کے لئے کام کرتی ہیں۔ اِس لئے وُہ اپنے پاک روح کے وسیلے سے مجھے ہمیشہ کی زندگی کا یقین دلاتا ہے اور مجھے اس قابل بناتا ہے کہ اَب سے اپنی خُوشی اور رضامندی سے خُداوند کے لئے زندگی گزاروں۔

catechism کا یہ سوال حقیقت میں باقی تمام سوالات کا خلاصہ ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ اُس بڑی سچائی کو پیش کرتا ہے جو کہ آئندہ ۱۲۸ سوالوں میں زیادہ

تفصیل کے ساتھ بیان کئے جائیں گے۔

سوال و جواب کی یہ کتاب مسیحی خوشخبری کا نہایت ہی خوبصورت بیان ہے۔ اور ہمیں اِس کو اِس طرح حفظ کرنا چاہیئے کہ کبھی اِن کو نہ بھُولیں۔ یہ بات قابلِ غور ہے کہ نجات کی خوشخبری کا تعلق تین بڑی باتوں کے ساتھ ہے۔ یعنی دُکھ misery نجات redemption اور شکرگزاری ہمارا سب سے بڑا دُکھ گُناہ ہے۔ (جسمانی دُکھ درد نہیں۔ ہم گُناہ کی وجہ سے مجرم ہیں اور گُناہ آلودہ فطرت ہم میں پائی جاتی ہے اور ہم خُدا کے ہولناک غضب اور لعنت کے ماتحت ہیں۔

لیکن خُدا نے ہمیں گُناہ کے عذاب میں ہلاک ہونے کے لئے چھوڑ نہیں دیا بلکہ اُس نے اپنے بڑے فضل سے ہمارے لئے نجات مہیا کی ہے اور یہ ہماری تسلی ہے۔ تسلی اِس بات میں ہے کہ ہمیں قوت اور اُمید حاصل ہے اور مُشکلات کے درمیان ہم اُس کا شُکر ادا کر سکتے ہیں۔ اور یہ مخلصی کیا ہے۔ جس سے ہمیں اِتنی تسلی ملتی ہے۔ نجات یہ ہے کہ خُدا ہمیں اپنا بنا لیتا ہے اور شیطان کا ہم پر کوئی اختیار نہیں رہتا۔ نجات کے کام میں تثلیث اقدس کے تینوں اقانیم شامل ہیں۔ نجات کی مکمل تجویز خُدا باپ کی طرف سے تھی۔ بیٹے نے نجات کے انتظام کو اپنا خُون بہا کر پُورا کیا اور رُوح القُدس نجات کے کام کو ہماری زندگی میں موثر بناتا ہے اور شخصی طور پر ہمارے دِل میں نجات کا یقین اور تسلی پیدا کرتا ہے۔ اور ہمیں اس قابل بناتا ہے کہ ہم رضا کارانہ طور پر خُدا کی فرمانبرداری کریں اور اس سے محبت رکھیں۔

آپ کی توجہ اِس حقیقت کی طرف بھی دلائی جاتی ہے کہ catechism شخصی طور پر ہمارے لئے لکھا گیا ہے۔ اِسی لئے اِس میں بار بار یہ الفاظ

ہیں یعنی مجھے، میرا، مَیں اور ہمارے۔ لیکن اِس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ جو شخص بھی اِس کتابچہ کو پڑھتا یا اِن سوال و جواب کو حفظ کر لیتا ہے۔ وُہ سچ مچ نجات یافتہ ہے اور نجات کی تسلّی کو جانتا ہے۔ نہیں۔ ہرگز نہیں کیونکہ یہ ایک Text Book ہے۔ اور بائبل مقدّس کو سکھانے والی یا تربیّت دینے والی کتاب جو صرف ایمانداروں کے لیۓ لکھی گئی ہے۔ کیا بچے ایمانداروں میں شامل ہیں۔ خدا نے ابرہام کے ساتھ جو وعدہ کیا یہ تمام مسیحی والدین کے ساتھ ہے کہ اُن کے بچے بھی نجات میں شامل ہیں۔ (دیکھیۓ سوال نمبر ۴۷) اِس لیۓ جو بچے عہد میں شامل ہیں وُہ ایماندار سمجھے جاتے ہیں۔ تاوقتیکہ آپ خُداوند سے منحرف نہیں ہو جاتے۔ کچھ بپتسمہ یافتہ کلیسیا کے بچے خداوند یسُوع کو چھوڑ دیتے ہیں۔ لیکن ہم اِس کو اصُولی بات نہیں بنا سکتے۔ کیونکہ ایسے بہُت کم ہوتے ہیں۔

ہماری دُعا ہے کہ خُدا اپنے کلام کے وسیلے اور سوال و جواب کے اِس کتابچہ کے ذریعے نہ صرف آپ میں ایمان پیدا کرے بلکہ آپ کے ایمان کو مضبُوط بھی کرے۔

نمبرا کے بارے سوالات

۱۔ پہلا سوال حقیقت میں ______ پُورے catechism کا۔

۲۔ مسیحی خوشخبری بڑی بڑی باتوں سے تعلق رکھتی جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۳۔ گناہ ہماری زندگی میں ______ لاتی ہے۔

لیکن نجات۔ نجات کیا ہے؟ ______

______

۴۔ مسیحی کا بدن اور ______ دونوں ______

اور ______ موت ______ ملکیت ہے۔

وفادار منجی یسُوع مسیح۔

۵۔ نجات تثلیث اقدس کے تینوں اقانیم کا کام ہے۔

باپ نے نجات ______

بیٹے نے نجات ______

پاک رُوح نجات ______

۶۔ یسُوع مسیح کا خُون (موت) ہمارے لیۓ تین کام کرتا ہے۔

۱ ______

۲ ______

۳ ______

۷۔ لفظ مخلصی کا کیا مطلب ہے۔

______

۸۔ کون آپ کو یقین دلاتا ہے کہ آپ مسیح کے ہیں اگر آپ اُس کے لیۓ زندگی گزارنے کو تیار ہیں۔

______

کیا آپ یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ آپ مسیح کے ہیں۔ اگر آپ اُس کے لیۓ زندگی گزارنے کو تیار ہیں ______

۹۔ بپتسمہ یافتہ نوجوان اگر توبہ نہ بھی کریں اور مسیح کو قبول نہ کریں اور اُس کی فرمانبرداری نہ کریں۔ کیا وُہ سچائی سے کہہ سکتے ہیں۔ مَیں اپنا نہیں بلکہ اپنے وفادار نجات دہندہ خداوند کا ہُوں۔

غلط یا دُرست؟ ______ نہیں

۱۰۔ اکرنتھیوں ۶: ۲۰ لکھیں۔ ______

۲۔ اِس زندگی میں اطمینان اور تسلّی کے ساتھ رہنے، خُوشی سے جان دینے کے لِئے کتنی باتوں کو جاننا ضروری ہے؟

تین باتوں کو۔ پہلی یہ کہ میرا گناہ کتنا بڑا ہے اور اُس کی وجہ سے کن مصائب کا مجھے سامنا کرنا ہے۔

دُوسرا یہ کہ مَیں کس طرح اِس گُناہ کے بوجھ اور اِن مصیبتوں سے بچ گیا ہُوں۔

تیسری بات کہ مجھے کس طرح خُدا کا شکرگزار رہنا چاہیئے۔ اِس بڑی نجات کے لِئے۔

مسیحی اطمینان کا دارومدار چند باتوں کو جاننے پر ہے۔

ایک شخص کو مسیحی بننے کے لِئے بہُت کچُھ جاننے کی ضرورت نہیں لیکن ہماری ترقّی اور خوشی کا دارومدار اِس بات پر ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ رُوحانی باتوں

کے بارے میں علم حاصل کریں۔ جو مسیحی بائبل اور مسیحی زندگی کے بارے میں زیادہ باتیں نہیں سیکھتے۔ وُہ کمزور مسیحی ہوتے ہیں اور رُوحانی طور پر بچپن کی حالت میں رہتے ہیں۔

ہم کس طرح بڑھ کر ایسے مضبوط اور مفید مسیحی بن جاتے ہیں۔ جن کے پاس حقیقی اطمینان ہوتا ہے۔ کتابچہ سوال جواب catechism سہ گونہ علم کا ذکر کرتا ہے جو مسیحی بننے کے لِئے ہمیں سیکھنا ضروری ہے۔ اور یہ علم بڑھتا جاتا ہے۔ جب ہم بائبل کو سیکھتے اور اُس پر عمل کرتے ہیں۔

پہلی بات یہ ہے کہ ہم اپنے بڑے گُناہ اور اُس کی misery مصیبت یا دُکھ کو جانیں۔

بیشک یہ خوشگوار تجربہ نہیں ہوتا۔ تاہم ہمیں سب سے پہلے یہ سیکھنے کی ضرورت ہے کہ ہمیں ایک نہایت مُہلک بیماری لگی ہے اور یہ بیماری گُناہ ہے۔ اِس کے علاج کی فکر نہیں کرتے۔ گُناہ ہمیں خدا کے سامنے مجرم ٹھہراتا ہے اور اُس کا قہر ہمارے خلاف بڑھکاتا ہے۔

دُوسرا پہلو یہ سیکھنے کی ضرورت ہے کہ ہم اپنے گُناہ سے کس طرح مخلصی حاصل کر سکتے ہیں۔ ہمارے گُناہ سے مخلصی حاصل کرنے کے یقین کا دارومدار نہ صرف مسیح خداوند اور رُوح القُدس کے بارے میں سیکھنے پر ہے بلکہ اِس بات پر بھی ہے کہ وُہ ہمارے ساتھ اور اندر رہ کر کیا کام کرتے ہیں۔ تیسرا یہ کہ ہم خُدا کے شُکرگزار ہُوں کہ اُس نے ہمیں نجات بخشی ہے۔ اگر کوئی شخص آپ کو کسی عمارت کے ساتھ جل جانے سے بچا لیتا ہے۔ آپ یقیناً اُس کے شکرگزار ہوں گے۔ ہمیں چاہیئے کہ خدا کی شُکرگزاری کا اظہار خدا کی مرضی کے مطابق زندگی گزارنے سے کریں کیونکہ اُس نے ہمیں گُناہ سے

بچایا ہے۔ ہمیں یہ سوچنا نہیں چاہیئے کہ اِن باتوں کو صرف ایک ہی بار سیکھنے کی ضرورت ہے اور ایک بار سیکھنے سے بات ختم ہو جاتی ہے۔ اپنی ساری زندگی میں یہ بات سیکھتے رہنے کی ضرورت ہے کہ ہم کتنے بڑے گنہگار تھے اور خُدا نے ہمیں نجات دی ہے اور ہمیشہ اُس کا شُکرگزار ہونے کا کیا مطلب ہے۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ ہم ہر روز خُداوند کے کلام کو پڑھیں اور باقاعدگی سے کلام کو سُنیں اور خداوند سے دُعا کریں کہ وُہ اپنے کلام کو ہمارے دلوں میں بوئے تاکہ ہم اِس سہ گونہ علم اور اطمینان میں ترقی کریں جو اِس وسیلے سے پیدا ہوتا ہے۔

یہ جواب catechism کے بڑے خاکہ کو پیش کرتا ہے جو اِس طرح ہے۔

۱۔ میری گُناہ آلُودہ حالت۔ سوال نمبر ۳ تا ۱۱

۲۔ میری مخلصی (نجات) سوال نمبر ۱۲ تا ۸۵

۳۔ میری شُکرگزاری (خدمت) سوال نمبر ۸۶ تا ۱۲۹

نمبر ۲ کے بارے سوالات

۱۔ ایک شخص مسیحی ہو کر بھی بائبل کے بارے کچھ نہیں جانتا؟
غلط یا درست ___غلط___

۲۔ ایمان اور حقیقی خُوشی میں ترقی کرنے کے لیئے ضروری ہے۔
[illegible]

۳۔ مسیحی علمِ الٰہی کے تین چابی کے الفاظ کیا ہیں؟
[illegible]

۴۔ اپنی گُناہ آلُودہ حالت کے بارے میں جاننا ہمارے لیئے کیوں ضروری ہے؟
[illegible]

۵۔ میری گُناہ آلُودہ حالت کن کن سوالات میں پائی جاتی ہے؟
سوال نمبر 3 تا 11

۶۔ سہ گونہ علم جو مسیح میں ہماری تسلّی کا باعث ہوتا ہے۔
و۔ صرف بائبل کو پڑھنے یا سُننے سے حاصل ہوتا ہے۔
ب۔ دُوسرے مذاہب کے بارے مطالعہ کرنے سے ہوتا ہے۔
ج۔ رُوح القُدس کے وسیلہ سے جب خوشخبری کا اطلاق ہمارے دل میں ہوتا۔

کون سا جواب دُرست ہے؟

۷۔ یہ سوال ہمیں سکھاتا ہے کہ ہمیں پہلے دیر تک صرف اپنے گُناہ اور دُکھ کا تجربہ ہونا چاہیئے۔ اور اِس کے کافی دیر بعد نجات کا تجربہ اور پھر کافی دیر کے بعد اُس کی شُکرگزاری کا تجربہ؟ غلط یا دُرست ___غلط___

۸۔ کیا گنہگار خواہ وُہ محسوس نہ کریں۔ دُکھ اور مصیبت کی حالت میں ہوتے ہیں؟
ہاں یا نہیں ___ہاں___

۹۔ ایک مسیحی اپنی گناہ آلُودہ حالت اور نجات کے بارے میں یسُوع مسیح کے ذریعے سیکھ سکتا ہے۔ لیکن شُکرگزاری کی زندگی گزارنے سے انکار کر سکتا ہے۔ غلط یا دُرست
___درست___

۱۰۔ افسیوں ۵ : ۸ لکھیں۔
[illegible]

حِصّہ اوّل

میری گُناہ آلُودہ حالت ۔ سوال نمبر ۳ تا ۱۱

۳۔ آپ اپنی گُناہ آلُودہ حالت اور اُس کے دُکھ یامصیبت (misery) کو کس طرح جانتے ہیں؟

خُدا کی شریعت کے ذریعے یا وسیلے سے۔

یہاں ہم گُناہ کے متعلق اپنے علم کے چشمہ کے بارے میں سیکھتے ہیں۔ دوسرے سوال سے ہم نے سیکھا ہے کہ ہمیں اپنے گناہ اور اُس کے مصائب کے بارے میں سیکھنا چاہیئے۔ خُدا کا کلام ہمیں سکھاتا ہے کہ ہماری اصلی حالت کیا ہے؛ یہ ہمارے دل کی گھناؤنی حالت ہم پر ظاہر کرتا ہے۔ اور ہمیں قائل کرتا ہے کہ ہم اچھے نہیں۔ لیکن خداوند کی نظروں میں بُرے ہیں۔ اُس کی شریعت ہمیں سکھاتی ہے کہ ہمارے خیالات، الفاظ، کام اور خدا اور انسان کے ساتھ ہمارے تعلقات کے بارے میں خُدا کا مطالعہ کیا ہے۔

خُدا کی شریعت پہلے ہمارے دل سے باتیں کرتی اور اُس میں محبت کی پاکیزگی اور فرمانبرداری دیکھنا چاہتی ہے۔ کیونکہ پاک دل کے بغیر جو صرف خُداوند کا جلال چاہتا ہے۔ ہمارے الفاظ اور کام پاک نہیں ہوں گے

اپنے دِل کی خُوب حفاظت کر کیونکہ زندگی کا سرچشمہ یہی ہے۔ امثال ۴: ۲۳ میں لکھا ہے۔

خُدا کی شریعت سے کیا مراد ہے؟ کلامِ مقدس میں لفظ شریعت مختلف معنوں میں استعمال ہُوا ہے۔ بعض دفعہ اس سے پُرانے عہدنامہ کی عبادتی رسُومات مراد ہیں (خیمہ اجتماع کی رسُومات اور کہانت کے دستُور وغیرہ) وُہ قوانین ہمارے ساتھ تعلق نہیں رکھتے۔ بعض دفعہ اس کا اشارہ مُوسیٰ کی توریت یا پُورے پرانے عہدنامہ کی طرف ہوتا ہے۔ ہم پُوری بائبل کو بھی خُدا کی شریعت یا قانون جو دس احکام کہلاتے ہیں۔ جن میں ہر زمانہ کے تمام لوگوں کے لئے خُدا کی مرضی پائی جاتی ہے۔

اخلاقی شریعت خُدا کا وُہ مکاشفہ ہے جس کے ذریعے وُہ ظاہر کرتا ہے کہ درست کیا ہے اور غلط کیا ہے۔ اور یہ کبھی تبدیل نہیں ہوتا۔ سوال نمبر ۳ کا اشارہ خاص طور پر دس احکام کی طرف ہے

نمبر ۳ پر سوالات

۱۔ یہ سوال بتاتا ہے کہ گُناہ کے بارے میں ہمارے علم کا چشمہ کیا ہے؟

۲۔ ہمیں اپنے گُناہ کا علم حاصل ہوتا ہے۔

ا۔ لوگوں کے بُرے کام دیکھنے سے۔

ب۔ اپنے خیالات کا جائزہ لینے سے۔

ج۔ خُدا کی شریعت سیکھنے سے۔

Scanned with CamScanner

کون سا جواب دُرست ہے؟

۳۔ خُدا کی شریعت پہلے ہمارے ___دل سے___ باتیں کرتی ہے۔

کیونکہ ___زندگی کا سرچشمہ___ یہی ہے۔

۴۔ محاورہ خُدا کی شریعت مندرجہ ذیل طریقوں سے استعمال کیا گیا ہے۔

ا ____

ب ____

ج ____

۵۔ بائبل مقدس میں خُدا کی شریعت کے تمام احکام پوری فرمانبرداری کا مطالبہ کرتے ہیں۔

غلط یا دُرست ___درست___

۶۔ اخلاقی شریعت ___دس احکام___ بھی کہلاتے ہیں۔

ا۔ پُرانے عہد نامہ میں صرف یہودیوں کے لئے ہیں۔

ب۔ اب صرف مسیحیوں کے لئے ہیں۔

ج۔ دورِ حاضر میں سب لوگوں کے لئے ہیں۔

د۔ اب صرف بے دینوں کے لئے ہیں۔

کون سا جواب دُرست ہے؟

۷۔ کیا خادم کے لئے ضروری ہے کہ وہ عبادت کے موقعہ پر دس احکام کو پڑھے؟

ہاں یا نہیں ____ بیان کریں۔

۸۔ کون ہمیں سکھا سکتا ہے کہ ہم نے اپنے دل میں خُدا کی شریعت پر پُوری طرح عمل نہیں کیا اور ہم سزا کے حقدار ہیں۔

خدا کا کلام

۹۔ کوئی شخص گناہ کی وجہ سے کبھی اپنے آپ کو مجرم نہیں سمجھتا اگر اُس نے خُدا کی شریعت کو نہیں سیکھا۔

درست ہے

۱۰۔ رُومیوں ۳: ۱۹ لکھیں۔ اب ہم جانتے ہیں کہ شریعت جو کچھ کہتی ہے ان سے کہتی ہے جو شریعت کے ماتحت ہیں تاکہ ہر ایک کا منہ بند ہو جائے اور ساری دنیا خدا کے نزدیک سزا کے لائق ٹھہرے۔

جس میں خدا کے لئے کامل محبت کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ جیسے کہ اگلے سوال میں سکھایا گیا ہے۔ رُوح القدس ہم پر ظاہر کرتا ہے کہ ہم نے اپنے دل میں دس احکام میں سے ایک پر بھی پُوری طرح سے عمل نہیں کیا۔ اس لئے ہم مجرم ٹھہرائے گئے ہیں اور ہم محسوس کرتے ہیں کہ خُدا کے غضب اور دوزخ کے لائق ہیں۔ یُوں شریعت ہمیں دکھاتی ہے کہ ہمارا گناہ اور اُس کا انجام کیا ہے۔

بیشک ہم سمجھتے ہیں کہ خدا کو ہمارا خالق ہونے کی وجہ سے پُورا حق ہے کہ وُہ ہمیں اپنی شریعت دے اور ہمیں بتائے کہ ہم کیا کریں (اور کیا نہ کریں) قادرِ مطلق خُدا شریعت کا دینے والا ہے اور چاہیے کہ ہم اُس کی فرمانبرداری کریں اور بغیر کسی سوال اور شکوہ شکایت کے اُس کے اختیار کو مانیں۔

نمبر ۳ پر سوالات پچھلا صفحہ دیکھیں۔

خدا کی شریعت ہم سے کس بات کا مطالبہ کرتی ہے۔ سوال نمبر ۴

خُداوند یسُوع مسیح نے متی ۲۲ باب میں اِس کا خلاصہ بتاتا ہے۔ اور اُن میں سے ایک عالمِ شرع نے آزمانے کے لیۓ اُس سے پُوچھا۔ اے اُستاد توریت میں کونسا حُکم بڑا ہے۔ اُس نے اُس سے کہا کہ خداوند اپنے خُدا سے اپنے سارے دِل، اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل سے محبت رکھ۔ بڑا اور پہلا حُکم یہی ہے۔ اور دُوسرا اِس کی مانند یہ ہے کہ اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھ۔ اِن ہی دو حُکموں پر تمام شریعت اور انبیاء کے صحیفوں کا مدار ہے۔

یہاں ہم سیکھتے ہیں کہ شریعت ہم سے کس بات کا مطالبہ کرتی ہے۔ یعنی یہ کہ ہم خُدا سے اور اپنے ہم جنس انسانوں سے کامل محبت رکھیں۔ خداوند یسُوع نے خُود بیان کیا کہ خدا کو صرف کامل محبت ہی قبُول ہے۔ اِس کا مطلب ہے کہ اپنے دل و دماغ اور رُوح اور قوت سے دُوسرے الفاظ میں کہ اپنے پُورے وجُود سے یعنی پُورے طور پر اپنے آپ کو خداوند کے لیۓ مخصُوص کریں۔ ہمارے خیالات، ہمارے الفاظ اور ہمارے کام ہمیشہ خداوند کی محبت میں کامل رہیں ورنہ ہم گنہگار ٹھہرتے ہیں۔

محبت میں نامکمل ہونا شریعت کو توڑنے یا شریعت کے خلاف گناہ کرنے کے برابر ہے۔ ہمارے خُداوند نے شریعت کو دو حصّوں میں تقسیم کیا ہے۔ پہلا حصّہ پہلے چار احکام پر مشتمل ہے جو پہلی تختی پر لکھے گۓ تھے۔ اِن ہی کے بارے میں خداوند نے کہا کہ یہ سب سے پہلا اور بڑا حُکم ہے۔ یعنی خُدا سے محبت رکھنا اور دُوسرا حصّہ پانچویں حکم سے دسویں تک ہے یعنی آدمیوں سے محبت جو خُدا سے محبت کا اظہار ہے۔

خُدا سے محبت کا یہ قانُون پُرانے عہدنامہ میں تمام اخلاقی شریعت کی بُنیاد ہے۔ (شریعت اور انبیاء) اور نئے عہدنامہ میں ہی سچے مذہب کا منشور ہے۔ (This is the charter of all true religion) اور بائبل کا حقیقی ایمان۔ (مشتد ایمان)

نمبر ۴ پر سوالات

۱۔ متی کی انجیل میں سے بائبل کی آیات بتائیں۔ جن میں خداوند یسُوع مسیح نے بیان کیا ہے کہ خُدا کی شریعت ہم سے کس بات کا مطالبہ کرتی ہے۔

۲۔ کیا یہ بھی مُمکن ہے کہ ہم خُدا سے محبت کیۓ بغیر دس احکام میں سے کسی پر عمل کر سکیں۔

---

۳ - کیا آپ نے ہمیشہ اپنے خیالات الفاظ اور کاموں سے محبت کی ہے؟

نہیں

۴ - اگر آپ کسی طرح سے بھی خُدا سے کامل محبت میں ناکام ہُوئے ہیں - آپ اِس بات کے حقدار ہیں -

ا - خُدا کی تعریف -

ب - غُصّہ یا غضب -

ج - ہمدردی -

د - سزا -

کون سا جواب درست ہے - سزا

۵ - بعض لوگوں کے دِل میں اپنے دوستوں کے لئے حقیقی محبت ہوتی ہے - اگرچہ وُہ خُدا سے نہ بھی محبت کرتے ہوں -

غلط یا درست غلط

بیان کریں

۶ - چار الفاظ کے ذریعے ہمیں بتایا گیا ہے کہ ہم کس طرح خُدا سے اپنے سارے

۷ - خُداوند یسُوع نے یہاں پُرانے عہد نامہ کی کونسی آیت کا حوالہ دیا ہے؟

استثنا ۶: ۵

۸ - شریعت کی دوسری تختی پر کتنے احکام تھے؟

۶ احکام

۹ - ایک شخص جو خُدا سے سچی محبت رکھتا ہے - وُہ دس احکام کو پُورا

سکتا ہے کیونکہ وُہ ایسی حالت میں ضرُوری نہیں -

غلط یا دُرست غلط

۱۰ - رُومیوں ۱۳: ۱۰ لکھیں -

محبت اپنے پڑوسی سے بدی نہیں کرتی۔ محبت شریعت کی تعمیل ہے۔

۵ - کیا آپ اِن سب پر مکمل طور سے عمل کر سکتے ہیں؟

نہیں ہیں فطری طور پر خُدا اور اپنے پڑوسی سے نفرت کرنے کی طرف مائل ہُوں -

یہ دیکھ کر کہ شریعت ہم سے کس بات کا مطالبہ کرتی ہے - اب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ حقیقت میں ہم کیا ہیں؟ سوال نمبر ۵ ہم کو سکھاتا ہے کہ ہم پُورے طور پر گنہگار ہیں - خُدا سے محبت رکھنے کی بجائے ہم اُس سے نفرت کرتے ہیں - ہمارا دل اِس قدر گُناہ سے بھرا ہُوا ہے کہ ہم خداوند کی شریعت پر عمل کرنے کے بالکل لائق نہیں -

بائبل مقدس ہم کو سکھاتی ہے اور رُوحُ القدس ہم کو قائل کرتا ہے کہ ہم فطری طور پر خدا کو خُوش کرنے کے لائق نہیں - ہم اِسے مکمل بگاڑ کی حالت کہتے ہیں - ہمارے دِل ہمیشہ خُدا سے باغی اور برگشتہ رہتے ہیں اور ہم

خود غرضی کی وجہ سے دُنیا اور شیطان کی طرف مائل رہتے ہیں۔ ہم اپنے پڑوسی سے بھی محبت نہیں کرتے کیونکہ پڑوسی سے محبت کرنا، خُدا کی خاطر محبت کرنا ہے اور اُس کی نجات کی خواہش کرنا ہے اور خُدا سے نفرت کرنے والا گنہگار یہ کر نہیں سکتا۔

کیا اِس سچائی کا مطلب ہے کہ فطرتی طور پر انسان جو خدا کے فضل سے جُدا ہے۔ ہرگز کوئی نیکی کا کام نہیں کر سکتا۔ وُہ کسی طرح سے بھی خُداوند کی شریعت پر عمل نہیں کر سکتا۔ فطرتی طور پر آدمی بیشک ظاہراً طور پر شریعت کو اِس صُورت میں مانتا ہے کہ وُہ عام طور پر نہ تو قتل کرتا ہے نہ چوری کرتا ہے اور نہ جھُوٹ بولتا ہے اور نہ ہی زناکاری کرتا ہے۔ لیکن یہ ظاہری فرمانبرداری حقیقی فرمانبرداری نہیں کیونکہ یہ غلط مقصد سے کی جاتی ہے۔ چونکہ ایسی فرمانبرداری صرف خُود غرضی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اِس لیے خداوند اِسے قبُول نہیں کرتا۔ اِس لِئے انسان کا گنہگار دِل فطرتی طور پر کوئی رُوحانی نیکی نہیں کر سکتا اور وُہ خُدا کو خوش نہیں کر سکتا۔ (رُومیوں ۸:۸) شریعت پر عمل نہیں کر سکتا۔ (رُومیوں ۸ :۷)

کیا خُدا کا رُوح آپ کو سکھاتا ہے کہ آپ گُناہ سے بھرے ہُوئے اور خُدا سے نفرت کرنے والے دل کے ساتھ پَیدا ہُوئے ہیں اور تبدیلی سے پہلے آپ کے سب سے اچھے کام خُدا کی نظروں میں گندی دھجیوں کی مانند ہیں۔ (یسعیاہ ۶۴:۶)

نمبر ۵ پر سوالات

۱۔ لفظ بروں (مائل۔راغب) کا مطلب کیا ہے ؟

۲۔ یہ سچ ہے کہ ہمارا قُدرتی دِل جس سے ہم پیدا ہُوئے ہیں۔ خُدا سے محبت کی بجائے نفرت سے بھرا ہے۔

غلط یا درُست ______ درست

۳۔ بہُت سے غیر تبدیل شُدہ لوگ سوچتے ہیں کہ وُہ خُدا سے محبت کرتے ہیں۔ لیکن جِس خُدا سے وُہ محبت کرتے ہیں وہ خُدائے بائبل نہیں ہے۔

غلط یا درُست ______ درست ہے

۴۔ خُدا سے فطرتی طور پر نفرت ہماری مکمل۔

______

۵۔ خُدا کی شریعت نہ صرف ظاہری فرمانبرداری کا مطالبہ کرتی ہے بلکہ ______

______

۶۔ چُونکہ ہم گُناہ میں پَیدا ہُوئے ہیں اور خُدا اور انسان سے شریعت کے مطابق محبت نہیں کر سکتے۔ اِس لِئے خُدا اِس کا اَب کوئی مطالبہ نہیں کرتا۔

غلط یا درست ______ غلط

۷۔ ایک دہریہ جو کمیونٹی ہسپتال کو ہزار ڈالر دیتا ہے وُہ خدا کی نظر میں اچھا کام کرتا ہے۔

غلط یا درُست ______ نہیں

۸۔ چُونکہ بے دین کوئی اچھا کام نہیں کر سکتے۔ اِس لئے اُن سے مطالبہ نہیں کرنا چاہیئے کہ وُہ دس احکام میں سے کسی پر ظاہرہ طور پر بھی عمل کریں۔

غلط یا درُست ______ غلط

۹۔ کیا تبدیل شُدہ مسیحی محبت کی شریعت پر پُوری طرح سے عمل کرتے ہیں؟

کتابچے کا سوال نمبر ۲ دیکھ کر ہاں یا نہ میں جواب دیں۔

______ نہیں

۱۰۔ رُومیوں ۳: ۱۰۔ ۱۲ لکھیں۔

۶۔ کیا خُدا نے انسان کو اِس قدر شریر اور سرکش بنایا؟

نہیں۔ خُدا نے انسان کو اچھا اور اپنی شکل وصُورت پر پیدا کیا یعنی راستبازی اور حقیقی پاکیزگی میں۔ تاکہ وُہ حقیقی طور پر خُدا کو جان سکے کہ وُہ اُس کا خالق ہے اور دل سے اُس کو پیار کرے اور اَبدی مبارک حالی میں اُس کے ساتھ زندگی گزار سکے اور اُس کی تعریف اور جلال ظاہر کر سکے۔

سوال نمبر ۶ اور نمبر ۷ میں ہم سیکھتے ہیں کہ ہماری گُناہ آلُودہ فطرت کا آغاز یا وجہ کیا ہے۔ پہلے ہم سیکھتے ہیں کہ ہم کسی پر الزام نہیں لگا سکتے۔ خُدا پر بھی الزام نہیں لگا سکتے۔ کیا کوئی اپنے گنہگار ہونے کا الزام نہیں لگا سکتے۔ کیا کوئی اپنے گنہگار ہونے کا الزام اپنے خالق پر لگاتا ہے۔ آدم کے بہانوں کو یاد کریں۔ جب اُس نے گُناہ کیا۔ اُس نے خدا کو کہا کہ جو عورت تُو نے مجھے دی ہے۔ اُس نے مجھے منع کئے ہُوئے درخت کا پھل دیا اور مَیں نے کھایا۔

(پیدائش ۳: ۱۲)

دُوسرے الفاظ میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ آدم نے خُدا پر الزام لگایا کہ اُس نے حوّا کو مجھے دیا۔ جب لوگ غلط کام کرتے ہُوئے پکڑے جاتے ہیں تو عام طور پر اُن کے پاس کوئی بہانا ہوتا ہے۔ اور اُس بُرے کام کے لئے اپنے آپ پر الزام نہیں لگاتے یا وُہ یہ کہتے ہیں۔ کتابچہ سوال وجواب ہمیں سکھاتا ہے کہ خُدا نے انسان کو گُناہ آلُودہ حالت میں نہیں بلکہ خُدا نے انسان کو نیک پیدا کیا۔

ہم خُدا کی اپنی (ذاتی) پاکیزہ صُورت پر پیدا کئے گئے۔ خُدا کی اِس صُورت سے کیا مراد ہے جس پر آدم اور حوّا پیدا کئے گئے۔ خُدا کی صُورت سے مراد انسان کا وُہ حصّہ ہے جو اُسے خدا کی مانند اور جانوروں سے فرق بناتا ہے۔ خدا کی صُورت کا مطلب وُہ اَبدی رُوح ہے جو شخصیت رکھتی ہے۔ شخصیت میں تین باتیں پائی جاتی ہیں۔ یعنی عقل جذبات اور ارادہ۔ آدم کو خُدا نے بنایا کہ وُہ اپنی عقل سے اپنے خالق کو خُدا کو درست طور سے جان سکے۔ اور اپنے دِل سے خدا کو پیار کرے اور اپنی آزاد مرضی سے راستبازی اور پاکیزگی کا چناؤ کر سکے۔ خُدا کی اِس

صورت کی وجہ سے انسان ابدی مبارک حالی کی حالت میں خدا کے ساتھ رہ سکتا تھا تاکہ اُس کی حمد و ثنا کرے اور اُس کا جلال ظاہر کرے۔ ہم خُدا پر ہرگز الزام نہیں لگا سکتے کہ انسان اب فطرتی طور پر شریر اور بگڑا ہوا ہے۔

نمبر ۶ پر سوالات

۱۔ نمبر ۶ میں ہم سیکھتے ہیں۔

ا۔ کون تھا؟

ب۔ کس پر انسان کے گناہ آلودہ ہونے کا الزام نہیں لگا سکتے؟

خدا پر انسان کے گناہ آلودہ ہونے کا الزام نہیں لگا سکتے

۲۔ لوگ اکثر جب بُرا کام کرتے وقت پکڑے جائیں تو وہ کسی دوسرے پر الزام اور اپنی طرف سے کوئی بہانہ پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ غلط یا درست ___ درست

۳۔ چونکہ خُدا نے ہمیں خراب اور گناہ آلودہ حالت میں پیدا نہیں کیا۔ یہ سچ نہیں کہ ہم پیدائشی طور پر گنہگار ہیں۔

غلط یا درست ___ غلط

۴۔ خُدا کی صورت سے کیا مراد ہے۔ جس سے انسان اور حیوان میں امتیاز کیا جا سکتا ہے۔

___

۵۔ انسانی شخصیت کے تین حصے پیش کریں جو خدا کی صورت کے تین پہلو ہیں۔

ا ___

ب ___

ج ___

۶۔ انسان چونکہ گنہگار اور بگڑا ہوا ہے۔ اِس لئے اب اُس میں خُدا کی صورت کا کوئی پہلو پایا نہیں جاتا۔

غلط یا درست ___ درست

۷۔ جس وقت تک آدم اور حوا نے گناہ نہیں کیا تھا۔ وہ اِس لائق تھے کہ ___

۸۔ افسیوں ۴: ۲۴ کے مطابق انسان کے لئے ممکن ہے کہ انسان راستبازی اور پاکیزگی کو چُننے (خُدا کی مرضی کے مطابق اُس کے لئے زندگی گزارنا)

غلط یا درست ___

۹۔ آدم کے گناہ میں گرنے کا الزام ہم خُدا پر نہیں لگا سکتے اور نہ ہی اپنی گناہ آلودہ حالت کے لئے۔

غلط یا درست ___ درست

۱۰۔ پیدائش ۱: ۲۷، ۳۱ لکھیں۔ ___

۷۔ انسان کی یہ بگڑی ہُوئی فطرت کہاں سے آئی ہے؟

ہمارے پہلے ماں باپ کے گُناہ میں گرنے اور نافرمانی کرنے سے۔

آدم اور حوّا نے باغِ عدن یعنی فردوس میں گُناہ کیا۔ اِس لئے ہماری سرشت اِس قدر بگڑ گئی کہ ہم سب گُناہ کی حالت میں پیدا ہُوئے ہیں۔

سوال نمبر ۶ میں دیکھ کر ہم بگڑی ہُوئی حالت کے لئے خُدا پر الزام نہیں لگا سکتے۔ یہاں ہم سیکھتے ہیں کہ حقیقت میں الزام کس پر آتا ہے۔ آدم اور حوّا ہمارے پہلے ماں باپ اپنی آزاد مرضی سے گُناہ میں گِر گئے جب کہ خُدا نے اُنہیں باغِ عدن یعنی فردوس میں رکھا تھا۔ آدم کے دل میں گُناہ کی آلودگی اُس کے اپنے آزاد فعل کی وجہ سے آئی۔ آدم کے گُناہ کا ذکر ہم پیدائش کی کتاب کے تیسرے باب میں پڑھتے ہیں۔ لیکن صرف آدم کی فطرت ہی گناہ آلُودہ نہیں ہُوئی بلکہ اُس کی گُناہ آلودہ فطرت تمام آئندہ نسلوں میں چلی گئی۔

ہمیں یہ بات قبُول کرنی چاہیئے کہ ہماری فطرت بھی پیدائش ہی کے دِن سے گُناہ آلُودہ ہے۔ ہاں ہماری فطرت ماں کے پیٹ میں بننے کے

دِن ہی سے گُناہ آلُودہ ہے۔ داؤد نبی زبُور ۵۱: ۵ میں اِس بات کا اقرار کرتا ہے کہ "مَیں گُناہ کی حالت میں ماں کے پیٹ میں پڑا۔" رومیوں ۵: ۱۲ میں ہم پڑھتے ہیں کہ ایک آدمی کے سبب سے گُناہ دُنیا میں آیا اور گُناہ کے سبب سے موت آئی اور یُوں موت سب آدمیوں میں پھیل گئی اِس لئے کہ سب نے گُناہ کیا۔ یہ آیت سکھاتی ہے کہ آدم کے ایک ہی گُناہ کے فعل سے ہم سب مُجرِم اور بگڑے ہُوئے قرار دیئے گئے۔ ہم آدم کے اِس گُناہ کو جو ہمارا گُناہ بن گیا۔ نسلی (Original) گُناہ کہتے ہیں۔ ہاں انسانی نسل گُناہ میں گر گئی۔

modernist

بے ایمان لوگوں کو خیال ہے کہ انسانی فطرت اچھی ہے اور ہر وقت اچھی بنتی جاتی ہے اور انسان کو جو کچھ اپنے آپ کو سنوارنے کے لئے چاہیئے کہ تعلیم، روپیہ پیسہ اور خوشگوار ماحول ہے۔ لیکن خُداوند کا کلام بالکل اِس کے برعکس تعلیم دیتا ہے۔ آدم بالکل پاک اور خُوش باش پیدا ہُوا تھا۔ وُہ بہُت عظیم تھا۔ لیکن اپنی مرضی سے گُناہ کر کے بہُت نیچے گر گیا وُہ ناپاک اور (unhappy)۔ اَب ہم بالکل ایک گلے سڑے سیب کی طرح ہیں۔ اِس لئے ہمارے خیالات اور ہمارے کام بلکہ ہماری ساری زندگی فطرتی طور پر بُری اور بگڑی ہُوئی ہے۔

سب سے پہلا سوال جو ہمارے سامنے ہے وُہ یہ ہے کہ آدم جو ایک کامل انسان تھا۔ وُہ کیسے گُناہ کر سکتا تھا۔ ہمارے لئے اِس سوال کا جواب دینا ناممکن ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ ایسا واقع ہُوا اور ہم صرف یہ جانتے ہیں کہ یہ خُدا کی تجویز کا ایک حصّہ تھا تاکہ وُہ ہمیں اپنے بیٹے یِسُوع مسیح کے وسیلے سے

بچا سکے۔ لیکن گناہ کا پُورا پُورا الزام اور جُرم آدم پر لگایا جا سکتا ہے اور اَب ہم پر، خُدا پر نہیں۔

نمبر ۲ پر سوالات

۱۔ یہ سوال کہ کہاں سے ہم نے اپنی بگڑی ہُوئی اور گناہ آلُودہ فطرت حاصل کی۔ اِس کا جواب دینا ناممکن ہے۔

سچ / جُھوٹ

۲۔ ہم گناہ میں گرنے کو کہتے ہیں۔

و ۔ خُدا کی غلطی۔

ب ۔ حوّا کی غلطی۔

ج ۔ نسلی گناہ

د ۔ گناہ میں گر جانا۔

دُرست جواب کے نیچے لکیر لگائیں۔

۳۔ چونکہ خُدا نے انسان کو پاک اور بے گناہ پیدا نہیں کیا تھا۔ اِس لئے وُہ گناہ میں گر گیا۔

سچ / جھُوٹ

۴۔ جب کوئی بچّہ پیدا ہوتا ہے تو وُہ

ا ۔ فطرتی طور پر بہُت اچھا اور بے گناہ ہوتا ہے۔

ب ۔ Partly جُزوی طور پر گناہ آلُودہ ہوتا ہے۔

ج ۔ مکمل طور پر خراب اور گناہ آلُودہ ہوتا ہے۔

دُرست جواب کے نیچے لکیر لگائیں۔

۵۔ modernists اور دُوسرے جو بائبل کو ردّ کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ انسانی فطرت اچھی ہے۔ [illegible]

[illegible] تعلیم [illegible] ماحول [illegible]

۶۔ جب آدم نے منع کیا ہُوا پھل کھا لیا۔ وُہ اِس کا صرف

ا ۔ اپنے لیئے ذمّہ دار تھا۔

ب ۔ اپنے لیئے اور حوّا کے لیئے ذمّہ دار تھا۔

ج ۔ تمام انسانی نسل کے لیئے ذمہ دار تھا۔

صرف ایک کے نیچے لکیر لگائیں۔

۷۔ آدم کے کتنے گناہ انسان پر لگائے جاتے ہیں۔

صرف آدم میں ہی فطرت گناہ آلودہ نہیں ہوئی

بلکہ ہم میں بھی گناہ آلودہ فطرت تمام آئندہ نسلوں میں چلی گئی

۸۔ آدم کے گناہ کے جو نتائج ہُوئے اپنے لیئے اور ہمارے لیئے۔ صرف دو کے نیچے نشان لگائیں۔

و ۔ انسان خُدا کے سامنے مُجرم بن گیا۔

ب ۔ انسان کو سانپ اور عجیب پھل سے ڈر لگتا ہے۔

ج ۔ انسان کو خُوش رہنے کے لیئے تعلیم کی ضرورت ہے۔

د ۔ انسان کا دِل بگڑ گیا۔

۹ ۔ یہ مناسب نہیں کہ مَوجُودہ انسان کو آدم کے گناہ کی وجہ سے مُجرم ٹھہرایا جائے۔

یہ سچ ہے یا جھوٹ

۱۰۔ رُومیوں ۵: ۱۹ کو لکھیں۔

۸۔ کیا ہم اِس قدر بگڑ گئے ہیں کہ کوئی نیک کام نہیں کر سکتے اور ہر قسم کی بدی کی طرف مائل رہتے ہیں؟

ہاں جب تک خُدا کے رُوح سے نئے سرے سے پَیدا نہ ہوں۔

سوال نمبر ۷ میں یہ دیکھ کر کہ ہماری گناہ آلودہ فطرت کی وجہ صرف آدم میں پائی جاتی ہے اور خُدا میں نہیں۔ اب ہمیں یہ بتایا جاتا ہے کہ ہمارے دلوں میں گُناہ کی وسعت کیا ہے؟

یہ سوال ہمیں بتاتا ہے کہ ہم کوئی نیکی کرنے کے قابل نہیں بلکہ ہر قسم کی بدی کی طرف مائل رہتے ہیں یعنی یہ کہ ہم حقیقت میں کس قدر بُرے اور بگڑے ہُوئے ہیں۔

ہماری رُوحوں کی یہ بگڑی ہُوئی حالت جو ہم نے اپنے ماں باپ سے ورثہ میں حاصل کی ہے۔ یہ ہمارا کُلی بگاڑ کہلاتی ہے۔ لفظ (اسم) کُلی بگاڑ لاطینی کے لفظ (deprave) سے نکلا ہے۔ جس کا مطلب ہے ٹیڑھا ہونا۔ بگڑا ہُوا۔ ٹیڑھا ہونے سے یہاں مطلب ہے جو درست ہے اُس سے باہر یا علیحدہ ہونا۔

ہمارے دل راستی سے بالکل باہر ہیں۔ وُہ خُدا کی شریعت کو ماننے کے قابل نہیں گُناہ کا ہمارے دلوں پر ایسا قبضہ ہے کہ ہماری تمام قوتیں خُدا سے نفرت اور بغاوت کی طرف مائل ہو گئی ہیں جب تک نئے سرے سے پیدا نہ ہوں۔ ہمارے دل ہمیشہ خُدا سے ہٹ کر دنیا کی طرف لگے رہتے ہیں۔ فطری طور پر ہم خُدا کے بغیر زندگی گزارنا چاہتے ہیں۔ ہم حقیقت میں خُدا کے بغیر ہیں۔ ہم دُنیا میں خُدا سے جُدا ہیں۔ (افسیوں ۲: ۱۲)

جب تک ہم نئے سرے سے پَیدا نہیں ہوتے۔ ہمارے دل میں ایک بھی پاکیزہ خیال پَیدا نہیں ہوتا یا یہ خواہش پیدا نہیں ہوتی کہ ہم خُدا سے محبت کریں یا اُس کی محبت کی شریعت پر عمل کریں۔ ہم مکمل طور پر بگڑے ہُوئے ہیں۔ ہمارا ارادہ (will) اور ہمارا ضمیر گناہ کی قوت سے آزاد نہیں۔

تاہم اِس کُلی بگاڑ کا یہ مطلب نہیں کہ ہر بے ایمان شخص مُمکن حد تک بدی کا مرتکب ہوتا ہے۔ اِس کا یہ مطلب ہے کہ وُہ بدی کی طرف مائل رہتا ہے۔ حقیقت میں بہت سے بے ایمان شخص بہت سی ایسی باتیں اور کام کرتے ہیں جو انسان کی نظر میں اچھے معلوم ہوتے ہیں۔ وُہ ڈاکٹر کی حیثیت سے دُوسروں کی خدمت کرتے ہیں۔ اپنا روپیہ پیسہ غریبوں کو دیتے ہیں۔ اور اچھے شہریوں کی طرح زندگی گزارتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ

لیکن انسان کے سب اچھے کام بُرے دل سے نکلتے ہیں۔ اِس لئے وُہ خُداوند کی پاک نظروں کے سامنے اچھے نہیں ہوتے۔ فطرتی یا قُدرتی آدمی کی تمام نیکی اور مہربانی انسان کے لئے ہوتی ہے۔ خدا کے لئے کبھی نہیں۔

مہربانی سے نوٹ کریں کہ اِس نیکی کو نہ کرنے کی ناقابلیت ہمیں بدی کرنے کی آزادی نہیں دیتی۔

پھر بھی ہم سے خُدا کے ساتھ کامل محبت رکھنے کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ خُدا کبھی ہمارے کُلی بگاڑ کی وجہ سے ہمیں ہماری ذمہ داری سے بری نہیں کرتا۔ گُناہ جو ہمارے دِل میں ہے اُس کی قوت سے بچنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے اور وُہ یہ ہے کہ ہم رُوح اُلقدس کے وسیلے سے نوزائیدگی حاصل کریں اور اِس طرح خُدا کے رُوح کی قوت سے اپنے مُردہ دِلوں میں رُوحانی زندگی لائیں۔

نمبر ۸ پر سوالات

۱۔ سوال نمبر ۸ ہمیں بتاتا ہے کہ گناہ کی وُسعت کیا ہے اور ہم کس قدر بُرے ہیں۔

۲۔ کیا ہم لوگوں کو بتانے سے ہر دل عزیز ہو جاتے ہیں کہ وُہ تمام قسم کی بدی کی طرف مائل رہتے ہیں نہیں حقیقت میں ہم ___ کیا یہ سچ ہے نہیں

۳۔ محرومیت لاطینی کے لفظ deprave سے نکلا ہے جس کا مطلب ہے ___

۴۔ کمل بگاڑ یا محرُومیت کا مطلب ہے۔ دو پر نشان لگائیں۔

و۔ کچھ لوگ مکمل طور پر بُرے اور بگڑے ہُوئے ہوتے ہیں جیسے سٹالن، ہٹلر اور کیسٹرو وغیرہ۔

ب۔ ہمارے دل لگاتار اور مکمل طور پر خُدا سے نفرت کرنے اور اُس کا مقابلہ کرنے کی طرف مائل رہتے ہیں۔

ج۔ تمام انسان ہر ممکن بُرائی کے کام کرتے ہیں۔

د۔ گناہ نے ہمارے دماغ اور رُوح کے تمام حصّوں کو بگاڑ دیا ہے۔

۵۔ انسان مکمل بگاڑ کی حالت میں پَیدا نہیں ہوا۔ یہ بعد میں ہوتا ہے۔ جب بدی کرنا سیکھتا ہے۔

غلط یا دُرست غلط

۶۔ جب کوئی شخص دُوسروں کی مدد کرتا اور ایک اچھے شہری کی طرح زندگی گزارتا ہے۔ تو اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وُہ مکمل طور پر بگڑا ہُوا نہیں ہے، بلکہ اُس میں خُدا اور اُس کی شریعت کے لئے کچھ محبت پائی جاتی ہے۔

غلط یا دُرست غلط

۷۔ کُلی بگاڑ اور گُناہ کی طرف فطرتی طور سے مائل رہنا ہمیں خُدا سے محبت نہ کرنے اور بے گناہ ہونے کے لئے بے الزام ٹھہراتا ہے۔

غلط یا دُرست غلط

۸۔ نئی پیدائش ___ کہلاتا ہے۔
یہ گُناہ کی قوت کو ہماری زندگی میں ختم کر دیتا ہے اور یُوں ہم مکمل طور پر بگڑے ہُوئے نہیں رہتے۔

۹۔ نو زائدگی کا کام ہماری رُوح میں مکمل کیا جاتا ہے۔
ا۔ ہماری اپنی کوشش سے۔
ب۔ خادم کے ذریعے
ج۔ بپتسمہ سے۔
د۔ استحکام کے ذریعے۔
ر۔ رُوح القدس کی فوق الفطرت قدرت کے ذریعے
س۔ مسیحی تعلیم کے ذریعے
کون سا جواب درُست ہے۔

۱۰۔ یرمیاہ ۱۷ : ۹ اور رُومیوں ۸ : ۷ لکھیں۔

۹۔ کیا خُدا بے انصافی نہیں کرتا جب وُہ اپنی شریعت میں انسان سے ایسے کاموں کا مطالبہ کرتا ہے جنہیں وُہ کر نہیں سکتا۔

نہیں خُدا نے انسان کو اِس طرح بنایا کہ وُہ اِن کاموں کو کر سکے لیکن شیطان کے بہکانے سے اپنی مرضی اور ارادہ سے نافرمان ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں نہ صرف خُود بلکہ اُس کی ساری نسل رُوحانی نعمتوں سے محروم

ہو گی۔

جب لوگ سنتے ہیں کہ خُدا انسان سے کامل فرمانبرداری کا مطالبہ کرتا ہے۔ اگرچہ انسان سچے دل سے خُدا کی فرمانبرداری کے لائق نہیں تو لوگ اکثر یہ سوال پوچھتے ہیں۔ وُہ پوچھتے ہیں کہ کیا خُدا کے لئے یہ انصاف کی بات ہے کہ وُہ مجھ سے ایسی چیز مانگے جو مَیں دے نہیں سکتا۔

بائبل مقدس ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ خُدا ابھی تک انسان سے اِس بات کا مطالبہ کرتا ہے کہ وُہ اُس سے حُکم کے مطابق کامل محبت رکھے۔ متی ۲۲ : ۳۶۔۴۰ میں خداوند یسُوع مسیح نے عالم شرع کے سامنے بڑے حُکم کو دُہرایا۔ اور متی ۵ : ۴۸ میں اُس نے کہا کہ تُم کامل ہو۔ جیسے تمہارا آسمانی باپ کامل ہے۔

جس بات (وجہ) کے سبب سے کہ خُدا مکمل طور پر بگڑے ہُوئے گنہگار انسان سے کامل محبت اور فرمانبرداری کا مطالبہ کر سکتا ہے۔ وُہ یہ ہے کہ انسان اپنی مَوجُودہ حالت زار کا خُود ذمہ دار ہے۔ اگر کوئی لڑکا امتحان کے مَوقعہ پر جان بُوجھ کر سکُول سے غیر حاضر ہو جاتا ہے تو اُس کے فیل ہونے کا الزام اُس کے اُستاد پر لگا سکتے ہیں جو اُس نے آدم سے کئے جب اُس نے اُسے پہلے پیدا کیا۔

ہمارا کُلی بگاڑ اِس بات کا نتیجہ ہے کہ ہم باغ عدن میں راستبازی (پاکیزگی) کی حالت میں آ گئے۔ آدم کو خُدا نے اپنی شکل و صُورت پر پیدا کیا اور وُہ اِس لائق تھا کہ خُدا کی فرمانبرداری کرے۔ (سوال نمبر ۶ پھر دیکھئے) لیکن شیطان کی بات سُننے اور اُس کی فرمانبرداری کرنے

لیکن شیطان کی بات سُننے اور اُس کی فرمانبرداری کرنے سے اُس نے گناہ کیا اور لعنت کے ماتحت ہوگیا اور خُدا سے محبت رکھنے کی رُوحانی قوت کو کھودیا۔

یہ سچ ہے کہ میں اور آپ باغ عدن میں نہ تھے۔ لیکن آدم نے جو کچھ کیا ہمارا نمائندہ ہوکر کیا۔ اِس لئے اُس کا گناہ ہمارا گناہ ہے یعنی اُس کی ساری نسل کا گناہ سمجھا جاتا ہے۔ آدم نے اپنی مرضی سے جان بُوجھ کر نافرمانی کی۔ (اُس کی نافرمانی لاعلمی کی وجہ سے نہ تھی) اُس کی نافرمانی کے ہولناک نتائج میں ہم سب شامل ہیں۔ ہمیں خُدا کے سامنے اِس بات کا اقرار کرنا چاہیئے کہ اپنے کُلی بگاڑ کے لئے ہم مُوردِ الزام ہیں اور خُدا نہیں۔ ہر لمحہ جب ہم خُدا سے کامل محبت رکھنے یا اُس کی فرمانبرداری کرنے میں ناکام ہوجاتے ہیں تو ہم اپنے جُرم میں اضافہ کرتے ہیں۔

نمبر ۹ پر سوالات

۱۔ سوال نمبر ۹ خُدا کے انصاف، محبت اور صبر کے بارے میں سوال کا جواب دیتا ہے۔ ایک بات پر نشان لگائیں۔

۲۔ ہم سچائی سے کہہ سکتے ہیں کہ آدم انسان ہونے کی وجہ سے کبھی اِس لائق نہیں تھا کہ مکمل طور پر خدا کی فرمانبرداری کرے۔

غلط یا درست غلط

۳۔ اگر لوگ اِس وجہ سے خُدا کے منصف ہونے پر اعتراض کرسکتے ہیں کہ وُہ ایسے کاموں کا مطالبہ کرتا ہے جو ہم کر نہیں سکتے تو وُہ کس بات سے لاعلم ہیں

۴۔ انسان خُدا کی شکل و صورت پیدا کیا گیا تھا۔ جس کا بیان سوال نمبر ____ میں کیا گیا ہے۔ اور اِس کا مطلب ہے کہ انسان خُدا سے مکمل طور پر محبت رکھنے اور اُس کی خدمت کرنے کے قابل تھا۔

۵۔ شیطان کے بہکانے سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

۶۔ کیا ہم پر اِس لئے الزام لگایا جاتا ہے کہ آدم نے اپنی مرضی سے نافرمانی کی۔ بیان کریں۔

۷۔ کلام مُقدس سے حوالے پیش کریں جو یہ ثابت کرتے ہیں کہ خُدا گنہگار انسان سے اَب تک مکمل محبت اور خدمت کا مطالبہ کرتا ہے؟

۸۔ آج کل انسانی کاموں میں اِس بات کی تصدیق نہیں کی جاتی کہ کوئی دوسرا ہماری نمائندگی کرے۔ غلط یا درست درست

۹۔ ہمارے لئے یہ مناسب ہے کہ اپنے جُرم اور مکمل بگاڑ کے لئے اپنے آپ پر نہیں بلکہ آدم پر الزام لگائیں۔

غلط

غلط یا دُرست

۱۰۔ رُومیوں ۵ : ۱۲ لکھیں۔ پس جس طرح ایک آدمی کے سبب سے گناہ دنیا میں آیا۔ اور اس گناہ کے سبب سے موت آئی۔ اور یوں موت سب آدمیوں میں پھیل گئی اس لئے کہ سب نے گناہ کیا

۱۰۔ کیا خدا اِس برگشتگی اور نافرمانی کی سزا نہ دے گا؟

کسی وجہ سے وُہ اِسے بے سزا نہیں چھوڑے گا۔ وُہ ہمارے نسلی اور عملی گُناہ سے سخت ناراض (ناخوش) ہے اور وُہ اَبدی عدالت کے وقت ضرُور اِس کی سزا دے گا۔ جیسا کہ اُس نے اپنے کلام میں فرمایا ہے۔ لعنت اُس شخص پر جو شریعت کی اِس کتاب کی باتوں پر عمل کرنے کے لئے قائم نہ رہے۔

سوال نمبر ۹ میں یہ دیکھ کر کہ انسان بذاتِ خوُد اپنے گُناہ کے لئے ذمہ دار ہے اور خدا نہیں ۔ اَب سوال نمبر ۱۰ اور نمبر ۱۱ میں گُناہ کے نتائج کے بارے میں سیکھتے ہیں۔

گُناہ کا لازمی نتیجہ اُس کی سزا ہے۔ سوال نمبر ۱۰ ہمیں بتاتا ہے کہ خُدا ہمارے گُناہ کے ساتھ سخت رنجیدہ (ناراض) ہے۔ اور وُہ

ضرور اُس کی سزا دے گا۔ سوال نمبر ۱۱ ہمیں بتاتا ہے کہ خُدا کی اِس سخت ناراضگی کی وجہ کیا ہے؟ namely وُہ مُنصف ہے۔ اُس کا انصاف اِس بات کا مطالبہ کرتا ہے کہ اُس کی کامل راستبازی اور پاکیزگی کا احترام کیا جائے۔ اُس سزا کے وسیلے سے جو وُہ تمام گناہوں کے لئے دیتا ہے جو اُس کی راستبازی اور پاکیزہ شریعت کے خلاف کئے جاتے ہیں۔ گُناہ خُدا کے خلاف بغاوت ہے اور وُہ اِس سے سخت نفرت کرتا ہے۔ گُناہ اُس کی حُکمرانی کے خلاف حملہ ہے اور اِس کی حسبِ ضابطہ سزا ملنی چاہیئے۔

یہاں ہم سیکھتے ہیں کہ خُدا

۱۔ کِن گُناہوں کی سزا دے گا۔

۲۔ وُہ گُناہوں کی سزا کب دے گا۔

اوّل ہم دو طرح سے گنہگار ہیں۔ ہم ایک بگڑی ہُوئی سرشت کے ساتھ پیدا ہُوئے ہیں۔ ہماری گُناہ آلُودہ فطرت جو ہم نے اپنے ماں باپ کے ذریعے آدم سے حاصل کی ہے (آدم سے وراثت میں ملی ہے) ہماری گُناہ آلُودہ فطرت خدا کی نظر میں مکرُوہ ہے جس کی وجہ سے خُدا کا غضب ہم پر نازل ہوتا ہے۔

ہم اپنے عملی گُناہوں کی وجہ سے بھی گنہگار ہیں۔ ہمارے بُرے خیالات، الفاظ اور کام ہمارے بگڑے ہُوئے دل کا خراب پھل ہے۔ اِن میں سے ہر ایک متفرق عملی گُناہ ہے اور خُدا کی ابدی لعنت کے لائق ہے۔ چنانچہ ہم خُدا کے سامنے دو طرح سے گنہگار ہیں۔

دوم۔ پاک خُدا یا قدوس خداوند ہمارے گناہوں کی سزا کب

دے گا۔

کتابچہ (Catechism) ہمیں سکھاتا ہے کہ گناہوں کی سزا اب بھی ملتی ہے۔ اور آخری عدالت (eternity in hell) کے موقعہ پر بھی ملے گی۔ وہ شخص جس نے یسُوع مسیح کے وسیلہ سے گناہوں کی مُعافی حاصل نہیں کی۔ وُہ اَب بھی خُدا کے غضب کا مزہ پہلے ہی سے چکھ رہا ہے۔ وُہ رُوحانی طور پر مُردہ ہونے کی وجہ سے خُدا کی بخشش اور محبت کو نہیں جانتا۔

اِس دُنیا میں ہرطرح کی خراب یا نقصان دہ چیز اِس کے تجربہ میں آتی ہے۔ مثلاً بیماری، دُکھ، لڑائیاں، حادثات قُدرتی آفات (سیلاب، آگ ٹارنیڈو وغیرہ)

علاوہ اِس کے اور بہُت سی ناخوشگوار باتیں۔ یہ چیزیں اِس خُدا کی طرف سے دُنیا میں بے ایمان لوگوں کی عدالت کے لئے ہیں۔ جِس شخص کو گناہوں سے مُعافی نہیں مِلی۔ وُہ اِس زندگی کے بعد ابدی سزا کے لئے دوزخ میں بھیجا جاتا ہے۔ جہاں رونا اور دانتوں کا پیسنا ہے۔ (متی ۸: ۱۲؛ ۱۳: ۴۲ و ۵۰)

کیا کوئی خُدا کی راست سزا سے بچ جائے گا۔ جن لوگوں کا بھروسہ اپنے کاموں پر ہے۔ اُن میں سے کوئی بھی نہ بچے گا۔ کیونکہ کُلی طور پر خراب گنہگار شخص کے تمام کام خداوند کی شریعت کی کتاب کے مطابق خداوند کو بالکل منظُور نہیں۔

نمبر ۱۰ پر سوالات

۱۔ سوال نمبر ۱، نمبر ۱ میں گُناہ کے نتائج کا ذکر (نتائج) کا ذکر ہے۔

۲۔ گنہگار انسان کو سزا کی توقع اِس لئے کرنی چاہیئے۔ کیونکہ خُدا خیر منصف وُہ ہے

۳۔ گُناہ کیا ہے؟ جو کہ خُدا اُس سے اِس قدر ناخوش ہے اور اُس سے نفرت کرتا ہے۔
گناہ خدا کے خلاف بغاوت ہے

۴۔ نفرت کرنا ہمیشہ غلط ہے۔
غلط یا دُرست غلط ہے۔

۵۔ خُدا کے کلام کے مطابق خُدا بُرے خیالوں، الفاظ اور کاموں کے لئے انصاف سے سزا دے گا۔ کیونکہ یہ ہمارے حقیقی گُناہ ہیں۔ غلط یا درست

۶۔ ہمارے پیدائشی گُناہوں کا دُوسرا نام ہے۔
ا۔ ہمارے پوشیدہ گُناہ آلُودہ خیالات۔
ب۔ ہماری مکمل طور پر بگڑی ہُوئی فطرت
ج۔ گُناہ جو ہمارے دِل سے نکلتا ہے۔ کون سا جواب دُرست ہے۔

۷۔ یہ سچ ہے کہ ہر ایک گُناہ خواہ معمُولی سا بھی کیوں نہ ہو۔ خُدا کے

ابدی غضب اور لعنت کا سزاوار ہے۔ صرف اِس لئے کہ یہ گُناہ ہے۔

غلط یا درُست ______ درست ______

۸۔ وُہ کون سے طریقے ہیں جن سے کہ خُدا گُنہگار کو موجُودہ زندگی میں سزا دیتا ہے۔

بیماری، دُکھ - تکلیفیں، حادثات، قدرتی آفات

سیلاب، آگ، وغیرہ۔ جبکہ شخص کو گناہوں کی معافی نہیں ملی تو اس کو ہمیشہ کے لئے دوزخ میں بھیجا جاتا ہے

۹۔ بے دینی کا مطلب کیا ہے؟

حق کو ناراستی سے دبانے والے لوگ۔

۱۰۔ رُومیوں ۱:۱۸ لکھیں۔ کیونکہ خدا کا غضب ان آدمیوں کی تمام بے دینی اور ناراستی پر آسمان سے ظاہر ہوتا ہے۔ جو حق کو ناراستی سے دبائے رکھتے ہیں۔

۱۱۔ کیا خُدا رحیم نہیں ہے؟

بے شک خُدا رحیم ہے۔ لیکن وُہ اسی طرح عادل یا مُنصف بھی ہے۔ اُس کا عدل، اِس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ جو گُناہ خُدا کی عظمت اور بزرگی کے خلاف کیا گیا ہے۔ اُس کی سخت ترین سزا دی جائے۔ یعنی رُوح اور جسم کے لئے ابدی سزا۔

گُناہ کے نتائج کو مسلسل سامنے رکھتے ہُوئے ہم یہاں سیکھتے ہیں

کہ خدا کا انصاف اور رحم آپس میں نہیں ٹکراتے۔ بہُت لوگ اپنے گُناہ کے بارے میں اِس لئے فکرمند نہیں ہوتے۔ کیونکہ وُہ اِس غلط فہمی کا شکار ہیں کہ خُدا اِس قدر محبت کرنے والا ہے کہ وُہ کسی مخلُوق کو بھی دوزخ کی سزا نہیں دے گا۔ لیکن یہ ایک جھُوٹی اُمید ہے۔ خُدا کی محبت اور رحم اُس کے غضب کو جو گُناہ کے خلاف رَد نہیں کر دیتے۔ خُدا گنہگار مجرم کو ضرُور سزا دے گا۔ کیونکہ وُہ بذاتِ خُود لپنے گُناہ کا ذمہ دار ہے۔ ورنہ (یا) خُدا، پاک، راستباز اور مُنصف نہیں رہتا۔

خُدا صرف آسمانی باپ ہی نہیں بلکہ وُہ نہایت عظیم بادشاہ بھی ہے۔ خداوند یسُوع مسیح نے آسمانی بادشاہی سے دوزخ کا زیادہ ذکر کیا۔ لیکن بہُت لوگ اِس بات کو نہیں جانتے۔ کیونکہ اُنہوں نے کبھی بائبل کو نہیں پڑھا۔ وُہ جھُوٹے مبلغوں پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

جب ہم اِس بات پر غور کر رہے ہیں کہ خدا گُناہ کی سزا دیتا ہے تو اِس بات کے بارے میں درُست خیال رکھیں۔ جب ہم کہتے ہیں کہ خدا گُناہ کی سزا دیتا ہے تو اِس کا مطلب ہے کہ خدا اُس شخص کو سزا دیتا ہے جو گُناہ کرتا ہے۔ گُناہ کا تصور کسی شخص کے بغیر نہیں کیا جاسکتا۔ اِس لئے گُناہ کو گُناہ کرنے والے شخص سے علیحدہ نہیں کیا جاسکتا۔ گُناہ کوئی ایسی چیز نہیں جس کو گُناہ کرنے والے شخص سے علیحدہ کر کے سزا دی جاسکے۔ اسی طرح جب بائبل یہ کہتی ہے کہ خُدا گُناہ سے نفرت کرتا ہے تو اِس کا یہ مطلب ہے کہ خُدا گُناہ کرنے والے شخص سے نفرت کرتا ہے۔ زبور ۷: ۱۱ میں لکھا ہے۔ خُدا شریر سے ہر روز قہر کرتا ہے۔ ہم گُناہ کی واجب سزا سے صرف اسی لئے بچ گئے ہیں۔ کیونکہ ہمارے گُناہ خداوند یسُوع کے ذمہ لگائے گئے۔ (وُہ ہمارے لئے گناہ بنا) پھر ہمیں یاد دلایا جاتا ہے کہ

خُدا اُس شخص کو اَبدی ہلاکت کی سزا دیتا ہے جو گُناہ کے جُرم کے ساتھ مر جاتا ہے۔

بائبل یہ تعلیم دیتی ہے کہ دوزخ میں سزا کے مختلف درجے ہوں گے۔ کیونکہ ہر شخص کے جُرم کا پیمانہ فرق ہوگا۔ (لُوقا ۱۲: ۴۷-۴۸) لیکن دوزخ میں ہر شخص کی سزا نہایت خوفناک ہوگی۔ یہ وُہ جگہ ہے جہاں گہری تاریکی ہوگی۔ جہاں رونا اور دانتوں کا پیسنا ہوگا۔ (متی ۸: ۱۲) جس کا مطلب ہے کہ وہاں خُدا کے رحم کی روشنی ہرگز نہ ہوگی۔ صرف اُس کا غضب ظاہر ہوگا۔ یہ وُہ جگہ ہے جہاں آگ میں جُھلسنے کا عذاب ہوگا۔ (متی ۱۳: ۴۲؛ مکاشفہ ۲۰: ۱۰) جہاں گُناہ کرنے والوں کا ضمیر اور خُدا کی شریعت ایسے کاٹیں گے جیسے دردناک کیڑا ہمیشہ کاٹتا رہتا ہے۔ (مرقس ۹: ۴۸)۔

سچ مُچ دوزخ کا خیال کرنا بھی خوفناک ہے۔ آپ اِس بات کا یقین کر لیں کہ آپ وہاں نہیں جائیں گے اور دُوسروں کو آگاہ کرنے کے لئے وفادار رہیں۔

نمبر ۱۱ پر سوالات

۱۔ بہت لوگ دوزخ کے بارے میں فکرمند نہیں جو کہ اَبدی عذاب (دُکھ) کی جگہ ہے کیونکہ وُہ کہتے ہیں کہ خُدا صرف محبت کا خُدا ہے۔

سچ / جھوٹ ______ جھوٹ

کیا وُہ دُرست ہیں نہیں خدا رحیم ہے لیکن عادل و منصف بھی ہے

۲۔ خُدا کا رحم اور خُدا کا غضب ایک دُوسرے کے متضاد ہیں۔

سچ یا جھوٹ ______ جھوٹ

۳۔ خُدا کا انصاف یا عدل کیا ہے؟ [illegible]

۴۔ بائبل کہتی ہے کہ خُدا

ا۔ گُناہ سے نفرت کرتا ہے۔

ب۔ گنہگار سے۔

ج۔ گنہگار سے علیحدہ گُناہ سے۔

د۔ جو لوگ گُناہ سے علیحدہ ہیں۔

دُرست کے نیچے لکیر لگائیں اور اِس کے ثبوت میں حوالہ پیش کریں۔ زبور ۷: ۱۱ خدا راستباز منصف ہے ہر روز قہر کرتا ہے۔

۵۔ ا۔ اُن کے گُناہ جو گنہگار تبدیل نہیں ہُوئے۔

ب۔ اُن کے گُناہ جو گنہگار تبدیل ہو گئے ہیں۔

اِن میں سے کون سے اَبدی سزا کے حقدار ہیں۔

۶۔ خُدا کس پر ترس کھاتا ہے اور کیوں؟ خدا ان پر ترس کھاتا ہے جن کے گناہ یسوع مسیح [illegible]

۷۔ کیا آپ ایسے خُدا سے محبت رکھ سکتے ہیں جو لوگوں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دوزخ کی سزا دے گا۔ [illegible]

۸۔ اِن آیات کا مقابلہ دوزخ کے بارے میں پانچ خوفناک حقائق سے کریں۔

مکاشفہ ۱۴: ۱۱۔ دوزخ میں سزا کے درجے ہیں۔

متی ۲۵: ۴۶۔ یہ وُہ جگہ ہے جہاں ابدی سیاہی اور تاریکی ہے

لُوقا ۱۲: ۴۷-۴۸۔ یہ وُہ جگہ ہے جہاں دھوآں اور دُکھ ہے۔

یہُوداہ ۱: ۱۳۔ یہ ابدی سزا (ہلاکت) کی جگہ ہے۔

متی ۲۵: ۴۱۔ یہ جگہ ابلیس اور اُس کے فرشتوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔

۹۔ گنہگار اِنسان کے بدن کو اِس دُنیا میں سزا ملتی ہے۔ لیکن اُس کی رُوح کو دوزخ میں ہمیشہ کی سزا ملے گی۔

سچ یا جھُوٹ

۱۰۔ مکاشفہ ۲۰: ۱۴-۱۵ [illegible]

دُوسرا حصّہ - میری مخلصی (نجات) سوال نمبر ۱۲ تا ۸۵

۱۲۔ چونکہ خُدا کی سچی عدالت کی وجہ سے ہم مَوجُودہ اور ابدی سزا کے حقدار ہیں۔ ہم کس طرح اِس سزا سے بچ سکتے ہیں۔ اور خدا کی نظروں میں مقبُول ٹھہرائے جا سکتے ہیں۔

خُدا چاہتا ہے کہ اُس کا انصاف پُورا ہو۔ اِس لیے ہم خود مکمل طور پر اُسے

پُورا کریں یا کوئی اور ہماری جگہ اِس کو پُورا کرے۔

ہمیں کس قدر شُکرگزار ہونا چاہیئے کہ بائبل مقدس اِنسان کے لیے اَبدی سزا کے پیغام کے ساتھ ختم نہیں ہوجاتی اور کتابچہ سوال نمبر ۱۱ کے ساتھ ختم نہیں ہوتا۔

اَب ہم کتابچہ کے دُوسرے بڑے حصّے کا مطالعہ شرُوع کرتے ہیں جو ہمیں گُناہ سے نجات کی خوشخبری کی تعلیم دیتا ہے۔ اِن ۷۴ سوالات کے ذریعے ہم مندرجہ ذیل باتیں سیکھیں گے۔

ا۔ ہماری نجات کِس طرح کی ہے۔

ب۔ ہمارا مخلصی دینے والا کون ہے۔

ج۔ اور ہم سیکھیں گے کہ جو مخلصی اُس نے ہمارے لیے مہیّا کی ہے۔ وُہ ہم کس طرح حاصل کر سکتے ہیں۔ بذریعہ ایمان۔

ہم رسُولوں کے عقیدہ کا مطالعہ کرنے سے سیکھیں گے کہ خوشخبری کیا ہے۔ (نمبر ۲۳ تا ۵۸) اور پھر بڑی حقیقت راستبازی بذریعہ ایمان کا مطالعہ تفصیل کے ساتھ کریں گے۔ (نمبر ۵۹-۶۴)

اِس حصّے کا آخری جُز سیکرامنٹ کے بارے میں بیان کرتا ہے۔ (بپتسمہ اور عشائے ربّانی) اور مسیحی کلیسیا کی طاقت کی چابی یعنی وُہ وسائل جو خُدا نے ہمارے ایمان کو مضبُوط کرنے اور نجات کی راہ پر قائم رکھنے کے لیے ہمیں دیئے ہیں۔

سوال نمبر ۱۲ میں ہم سیکھتے ہیں کہ خُدا گُناہ کی جو سزا دیتا ہے۔ اُس سے ہم خُدا کے عدل کو پُورا کئے بغیر بچ نہیں سکتے۔ اگر اِنسان کی نجات کے

کام کو مکمل کرنا ہے تو یہ صرف خُدا کے کامل انصاف کو پُورا کرنے سے ہو سکتا ہے۔

چُونکہ خدا مُنصف اور راستباز ہے۔ اِس لِئے وُہ ہمارے گُناہوں کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔ اُس کا انصاف اور عذاب اِس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ ہمیں گناہوں کی پُوری سزا دی جائے۔ جیسے کہ سوال نمبر ۱۱ میں بیان کیا گیا ہے۔

سوال نمبر ۱۲۔ الٰہی کفّارہ کی ضرورت کی تعلیم دیتا ہے کہ کس طرح گُناہ کی پُوری سزا دینے سے خدا کا انصاف پُورا ہو سکتا ہے۔ ہمارے لِئے کوئی نجات نہیں جب تک کہ گُناہ کا مسئلہ حل نہ کیا جائے۔

اَب ضرُوری سوال یہ ہے کہ گُناہ کی یہ مُشکل کس طرح حل ہو سکتی ہے۔ کون ہمارا عوضی بن کر خُدا کے غضب کی برداشت کر سکتا ہے جو ہمارے گناہوں کے خلاف ہے اور ایسا کرنے سے ہمیں خُدا کے غضب سے بچا سکتا ہے۔ اگر کوئی عوضی نہیں مِل سکتا تو پھر ہمیں خدا کے انصاف کو مکمل طور پر خُود پُورا کرنا ہے۔ اِس کا مطلب ہے کہ مُوجُودہ دُنیا میں اور آئندہ زندگی میں ہمیں دوزخ کی اَبدی سزا بھگتنی ہوگی۔

انسان کو خُدا کی راست سزا سے بچانا یعنی اُس سزا سے جس کا وُہ حقدار ہے کوئی آسان مسئلہ نہیں۔ صرف خُدا کی حکمت ہی اِس کا کوئی حل نکال سکتی ہے۔ افسیوں ۱:۷،۸

نمبر ۱۲ کے بارے سوالات

۱۔ کتابچہ کے دُوسرے حِصّے کا بڑا مضمُون ہے ________

یہ حصہ سوال نمبر ۱۲ تا 85

۲۔ انجیلِ مُقدّس میں اِن الفاظ کا کیا مطلب ہے؟

ا۔ خُدا کا غضب

ب۔ نجات

ج۔ خُدا کے انصاف کو پُورا کرنا

د۔ کفّارہ یا قُربانی

۳۔ کون سا عقیدہ ہمارے کتابچہ میں بیان کیا گیا ہے؟

____

۴۔ عشائے ربّانی اور کلیسیائی نظم و نسق کا نجات کے ساتھ تعلق ہے۔ غلط یا درست

۵۔ اگر نجات ہمارے لِئے مُمکن ہے۔ تو یہ خُدا کے کامل اور پاک انصاف

ا۔ کے مطابق ہونی چاہیئے۔

ب۔ نہیں ہونی چاہیئے۔

ج۔ شاید اُس کے مطابق ہو۔

د۔ ضرُورت نہیں ہے۔

کونسا جواب درُست ہے۔

۶۔ سوال نمبر ۱۲ ہمیں سکھاتا ہے ________

۷۔ یہ سوال کہ کس طرح انسان مخلصی حاصل کر سکتا ہے۔

ا۔ بہت آسان سوال ہے۔

ب۔ مُشکل ہے۔

ج۔ انسان کے لئے ناممکن ہے کہ وُہ جواب دے۔

۸۔ ہم خُدا کی سزا سے بچ سکتے ہیں۔ لیکن ہمارے گناہ خُدا کے عدل اور غضب سے نہیں بچ سکتے۔

غلط یا دُرست ____درست____

۹۔ اگر ہم خُود خُدا کے عدل کو پُورا کرنے کے لئے کفّارہ دیتے تو ہم سزا سے بچ سکتے تھے۔

غلط یا دُرست ____غلط____

۱۰۔ رُومیوں ۸: ۱۱، ۱۲ لکھیں۔

۱۳۔ کیا ہم خود یہ کفارہ دے سکتے ہیں۔

کسی طرح سے نہیں بلکہ برعکس اس کے ہم ہر روز اپنے جُرم کو بڑھاتے ہیں۔

ہم نے دیکھا ہے کہ خُدا کی مقبُولیت میں بحال ہونے اور آسمان پر اُس کی رفاقت میں رہنے کے قابل بننے کے لئے اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ ہمارے گناہوں کا پُورا کفّارہ دیا جائے۔ خُدا کی راستبازی اور انصاف اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ ہر گناہ کی مکمل سزا دی جائے۔ اگر خُدا گناہ کو نظر انداز کرے تو وُہ خُود راستباز خُدا نہیں رہتا اور اُس کی پاکیزہ شریعت بیکار

بن جاتی ہے۔

اَب جو سوال ہمارے سامنے ہے۔ وُہ یہ ہے کہ خُدا کا انصاف ہمارے لئے کس طرح پُورا ہوگا۔ سوال نمبر ۱۳ میں یہ پُوچھا گیا ہے کہ کیا ہم خُود یہ بڑا کام کر سکتے ہیں۔ اس کا پُرزور (حتمی) (تاکیدی) جواب یہ ہے کہ نہیں۔ خُود اپنا کفارہ یا خُود اپنی نجات کا بندوبست کرنا بالکل ناممکن ہے۔ کس طرح ایک گنہگار اپنی ابدیت دوزخ میں گزارے بغیر اپنے گناہ کا قرض ادا کر سکتا ہے۔ دوزخ میں ابدیت گزارنے کے باوجود یہ قرض ادا نہیں ہوتا۔ اس لئے جو دوزخ میں دُکھ اُٹھاتے ہیں۔ وُہ لگاتار خُدا سے نفرت کرنے کی وجہ سے اپنا جُرم بڑھاتے رہتے ہیں۔ (یہ کس قدر افسوس ناک بات ہے کہ دوزخ میں دُکھ اُٹھانے والے بھی جُرم بڑھاتے رہتے ہیں)۔

دُوسری بات یہ ہے کہ ہم اپنے خراب دل کی وجہ سے خُدا کے انصاف کو پُورا نہیں کر سکتے۔ جس میں کامل محبت اور فرمانبرداری کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اس دُنیا میں کوئی بھی ایسا مخلُوق نہیں جو اپنے خیالات، اپنے الفاظ یا اپنے اعمال سے گُناہ کئے بغیر ایک دِن بھی گزار سکے۔ اپنے آپ کو بچانے کے لئے نہ صرف پچھلے گناہوں کی سزا کو برداشت کرنے کی ضرورت ہے بلکہ اس کے لئے یہ بھی ضرُوری ہے کہ ہم اپنی موجُودہ زندگی کا ایک ایک لمحہ خُدا کی کامل محبت میں گزارنا شرُوع کریں۔ یہ دو باتیں خُود نجات حاصل کرنے یا اپنا کفّارہ خُود دینے کو ناممکن بنا دیتی ہیں۔

۱۔ ہمارے سب گناہوں کے لئے ابدی سزا (سوال نمبر ۱۱) اور دُوسری بات یہ ہے کہ ہم اپنی زندگی کے بقایا دن خُدا کی کامل مرضی کے مطابق نہیں گزار سکتے۔ خداوند یسُوع مسیح کے وسیلہ سے مُعافی حاصل

کرنے کی بجائے ہم روزانہ اپنے جرم کو بڑھاتے ہیں۔

یہ سوال و جواب اِن تمام مذاہب کی مذمت کرتا ہے جو نیک اعمال کے ذریعے نجات حاصل کرنے کی تعلیم دیتے ہیں۔ گنہگار آدمیوں کے جن کاموں کو ہم نیک کام کہتے ہیں۔ وُہ حقیقت میں نیک نہیں۔ وُہ ماضی کے گناہوں اور جرم کے لئے خُدا کے انصاف کو پُورا نہیں کر سکتے۔ جو آسمان (فردوس میں) پر جانے کے لئے اپنے نیک کاموں پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اُن کو معلوم ہو کہ انہیں دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اپنے گناہوں کی سزا اُٹھانی پڑے گی۔

نمبر ۱۳ پر سوالات

۱۔ خُدا کا ___انصاف___ پُورا ہونا چاہیئے۔

۲۔ یہ کسی گنہگار کے لئے ناممکن ہے کہ وُہ اپنے گناہوں کا قرض ادا کرے۔
یہ سچ ہے یا جھوٹ ___سچ___

۳۔ یہ ایک گنہگار کے لئے مُمکن ہے کہ وُہ اپنے گناہ کی سزا کے پُورے قرض کو ادا کر سکے۔
سچ یا جھوٹ ___جھوٹ___

۴۔ سوال نمبر ۱۳ ہمیں سکھاتا ہے۔
[illegible] بالکل ناممکن ہے۔

۵۔ خُدا کا انصاف نہ صرف اِس بات کا مطالبہ کرتا ہے کہ ہمیں

پچھلے گناہوں کی پُوری سزا ملے بلکہ [illegible]

۶۔ ہر روز گُناہ سے بچنا کیوں ناممکن ہے۔
[illegible]

۷۔ رومن کیتھولک کلیسیا کی تعلیم ہے کہ جب کسی شخص کو رُوح کے اعراف میں سزا مِل جاتی ہے تو یہ خُدا کے انصاف کو پُورا کرنے کے لئے کافی ہے۔ اِس لئے کہ وُہ اَب اِس لائق بن گیا ہے کہ خُدا کے فردوس میں جائے۔ یہ تعلیم کیوں غلط ہے۔ [illegible]

۸۔ ہم روزانہ اپنے گُناہ کے جُرم کو بڑھاتے ہیں۔ گُناہ کے خیالات سے اور ___[illegible]___

۹۔ جدید خیالات کے لوگ اور دُوسرے اُن کے ہم خیال خُود نجات پانے یا کفارہ دینے کی تعلیم دیتے ہیں۔ اُن کی تعلیم غلط ہے۔

ا۔ گُناہ۔ نیک کاموں اور نجات کے بارے میں۔

ب۔ وُہ پچھلے گناہوں کے لئے سزا اُٹھانے کی ضرورت کا انکار کرتے ہیں۔

ج۔ نیک کاموں کے بارے دُرست ہیں۔

د۔ ہمارے منجّی کی حقارت (بے عزّتی) کرتے ہیں۔

کونسا دُرست ہے۔

۱۰- زبور ۱۳۰ : ۳ و ۴ لکھیں۔ [illegible]

۱۴۔ کیا کوئی اور جو محض مخلوق ہے ہمارے لئے کفّارہ دے سکتا ہے؟

کوئی نہیں۔ پہلے اِس لئے نہیں کہ خُدا کسی انسان کے گُناہ کے لئے کسی اور مخلُوق کو سزا نہیں دے گا۔ دُوسرا اِس لئے کہ کوئی اور شخص جو محض مخلُوق ہے۔ گُناہ کے خلاف خُدا کے اَبدی غضب کے بوجھ کو برداشت نہیں کر سکتا تاکہ اَوروں کو بچا سکے۔

سوال نمبر ۱۴۔ اِس بات کا جواب دیتا ہے کہ کون ہمارے لئے کفّارہ دے سکتا ہے؟ ہم نے پہلے سوال میں دیکھا ہے کہ ہم خُود اپنے آپ کو بچا نہیں سکتے۔ لیکن کیا یہ مُمکن ہے کہ کوئی اور مخلُوق ہماری جگہ کفّارہ دے اِس کا جواب پھر یہی ہے کہ نہیں۔

کتابچہ (catechism) بیان کرتا ہے کہ محض مخلُوق کا مطلب ہے ایسی چیز یا شخص جو خُدا نے پیدا کیا ہو۔ لیکن وُہ بذات خُود خُدا نہیں۔

ہم نے پہلے سیکھا کہ انسان کے گُناہ کی سزا صرف انسان کو دی جا سکتی

ہے۔ خُدا عادل یا مُنصف نہیں رہتا اگر وُہ انسان کے گُناہوں کی سزا کسی اور مخلُوق کو دے جو انسان نہ ہو۔ یعنی فرشتوں کو جو انسان سے بُلند درجہ رکھتے ہیں اور جانوروں کو جو انسان سے کمتر ہیں۔

فرشتوں کو اِس لئے نہیں کہ وُہ جسم نہیں رکھتے اور جانوروں کو اِس لئے نہیں کہ وُہ صرف جسم رکھتے ہیں اور رُوح نہیں۔ گُناہ کی سزا دونوں کو (رُوح اور جسم) ملنی چاہیئے۔

گنہگار انسان کے لئے صرف حقیقی انسانی ذات ہی مناسب کفّارہ ہو سکتی ہے۔ تاہم کوئی بھی ایسا انسان نہیں جو خُدا کے انصاف کو پُورا کرنے کے لئے ہمارے گناہوں کا کفّارہ دے سکے کیونکہ ہر شخص جو ہمارا ہم جنس انسان ہے خُود گنہگار ہے اور اپنے گناہوں کے لئے اَبدی سزا کا حقدار ہے اور علاوہ اِس کے اگر یہ بات نہ بھی ہو تو کسی انسان کے پاس خُدا کی فرمانبرداری کا فالتُو اَجر نہیں جو وُہ کسی اور کے لئے دے سکے۔ کوئی انسان کسی دُوسرے انسان کی کمی کو پُورا کرنے کے لئے خُدا سے فالتُو اَجر (ثواب) حاصل نہیں کرتا۔

آؤ ہم فرض کریں کہ خدا ایک ایسے انسان کو پیدا کرتا ہے جو بغیر کسی گُناہ کے ہو۔ لیکن کیا وُہ بے گُناہ آدمی آپ کا عوضی ہو گا کہ دوزخ میں جا کر آپ کے گناہوں کی سزا برداشت کرے۔

پھر بھی اِس کا جواب یہی ہو گا کہ نہیں۔ تاہم اگر خُدا ایسا انسان پیدا کر بھی دے تو وُہ انسان خُدا کے عام غضب کو جو گُناہ کے خلاف ہوتا ہے۔ ایک لمحہ بھی برداشت نہیں کر سکے گا۔ وُہ خُدا کے غضب کے نیچے پس جائے گا اور خُدا سے نفرت کرنے لگے گا اور طرح طرح سے سزا دی جائے گی۔

اُسے گنہگار بنا دے گی اور وُہ خود سزا کا حقدار بن جائے گا۔

علاوہ اِس کے ایک کامل انسان جو محض مخلوق ہے۔ صرف ایک اور انسان کے لئے کفارہ دے سکتا ہے۔ وُہ دو یا زیادہ لوگوں کے لئے کفارہ نہیں بن سکتا۔

پھر یہ بات بالکل صاف ہے کہ ہمارے لئے نجات کی ہرگز کوئی اُمید نہیں۔ کیونکہ نہ ہم خود اپنے آپ کو بچا سکتے ہیں نہ کوئی اَور مخلوق ہمارا کفّارہ دے سکتا ہے۔ کوئی اور انسان ہمارے گناہوں کی سزا برداشت نہیں کر سکتا۔ اور نہ کوئی ہماری جگہ خُدا سے محبت کرنا شروع کر سکتا ہے۔ یقیناً ہمارے سامنے کوئی اُمید نہیں۔ صرف خُدا ہی کوئی نجات کا طریقہ ایجاد کر سکتا ہے۔ جس سے اُس کا کامل انصاف بھی پُورا ہو جائے اور اِس سے کامل فرمانبرداری کے لئے ہماری ذمّہ داری بھی پُوری ہو۔ وُہ طریقہ یہ ہے کہ خُدا نے اپنے بیٹے خُداوند یسُوع مسیح کو دے دیا تاکہ وُہ صلیبی موت کے ذریعے ہمارا کفّارہ بنے۔

نمبر ۴ پر سوالات

۱۔ یہ سوال و جواب ہمیں تھوڑی سی اُمید دلاتا ہے کہ شاید کوئی اور مخلوق ہمارا عوضی بن سکتا تھا اور ہمارے لئے نجات خرید سکتا تھا۔

غلط یا دُرست ___غلط___

۲۔ اگر خُدا ہماری جگہ دوزخ میں اپنے کسی پاک فرشتے کو بھیج دیتا تو وُہ

منصف نہ رہتا۔ بیشک وُہ محبت کرنے والا خُدا ہوتا۔

غلط یا دُرست ___درست___

۳۔ ایماندار پُرانے عہدنامہ میں اپنے لئے جانوروں کی قربانیاں پیش کرتے تھے۔

ا۔ کیونکہ وُہ اُن کے لئے کامل عوضی تھے۔

ب۔ وُہ مسیح کی قربانی کے تمثیل تھے جو اُن کے لئے کامل عوضی تھا۔

ج۔ گُناہ کے لئے پیشگی قیمت کے طور پر تھے۔

کون سا جواب دُرست ہے۔

۴۔ کوئی اور محض انسان ہمارا عوضی ہو سکتا تھا۔ اگر وُہ بے گناہ ہوتا۔

غلط یا دُرست ___غلط___

۵۔ یسُوع مسیح خُدا ہے انسان نہیں اِس لئے وُہ گنہگاروں کا عوضی ہو سکتا تھا۔

غلط یا دُرست ___درست___

۶۔ خُدا کے اَبدی غضب کے بوجھ کو گُناہ کی وجہ سے برداشت کرنے کا مطلب ہے گُناہ کی پُوری سزا کو اُٹھانا اور اِس حالت میں بھی خُدا سے محبت کرنا۔

غلط یا دُرست ___درست___

۷۔ خُداوند یسُوع نے ہمارا عوضی ہو کر دو طرح سے خُدا کے عدل کو پُورا کیا۔

(ا) مکمل طور پر ___یسوع مسیح نے___ ہمارے لئے فرمانبرداری کی۔

ب ۔ اُس نے سزا ... پورے طور پر ہمارے لیے برداشت کیا۔

۸ ۔ ہمارے نجات دہندہ نے حقیقت میں خُدا سے کامل محبت کی جبکہ وُہ ہمارے گناہوں کی سزا کو برداشت کر رہا تھا۔

غلط یا درُست

۹ ۔ رومن کیتھولک کلیسیا یہ تعلیم دیتی ہے کہ بعض آدمیوں کے یعنی مقدسین کے نیکی اور پاکیزگی کے لیے فالتو ثواب ہوتے ہیں۔ جو وُہ دُوسروں کو دے سکتے ہیں۔ یہ تعلیم کیوں غلط ہے۔

۱۰ ۔ حزقی ایل ۱۸: ۲۰ لکھیں۔

۱۵۔ کس قسم کے درمیانی اور مخلصی دینے والے کی ہمیں ضرورت (تلاش) ہے۔

جو ایک حقیقی اور راستباز انسان ہے اور سب مخلوقات سے زیادہ قُدرت والا ہے یعنی وُہ جو حقیقی خُدا بھی ہے۔

سوال نمبر ۱۵، ۱۶ اور ۱۷ ہمیں بتاتا ہے کہ حقیقتاً ہمیں کس قسم کے

مخلصی دینے والے عوضی کی ہمیں ضرُورت ہے جو ہماری جگہ خُدا کے انصاف کے تقاضے کو پُورا کر سکے۔

جیسے کہ ہم سوال نمبر ۱۴ میں پہلے دیکھ چُکے ہیں۔ انسان کے لیے عوضی ایک کامل انسان ہونا چاہیئے تاہم ایسا انسان محض انسانوں سے بڑا ہونا چاہیئے۔ وُہ الٰہی شخص خُدا ہونا چاہیئے۔

اُب اِس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارا عوضی ایک فوق الفطرت شخص ہونا چاہیئے۔ ایک لاثانی شخص جو پہلے کبھی دُنیا میں ہُوا ہی نہیں۔ یہ مخلصی دینے والا خُدا کی طرف سے بھیجا گیا ہو۔ (مہیا کیا گیا ہو) اور کسی انسانی نسل کے لیے ممکن نہ ہو کہ اس قسم کا مخلصی دینے والا پیدا کر سکے۔ انسانی نسل کے لیے ممکن نہیں کہ وُہ کوئی عوضی پیدا کر سکے جو خُدا کے عدل کو پُورا کرنے کے لیے ایک انسان کی بھی جگہ لے سکے۔

لیکن خُدا نے ہمارے لیے ایسا درمیانی اور مخلصی دینے والا مہیا کیا ہے جو بالکل ہماری مشکلات کو حل کر سکتا ہے۔ ایک ایسا درمیانی جو کامل خُدا اور کامل انسان بھی ہے۔

سوال نمبر ۱۸ بتاتا ہے کہ وُہ یسُوع مسیح ہے۔ اگر ہم کتابچہ کا بقایا حصّہ اور بائبل مقدّس کو سمجھنا چاہتے ہیں۔ میں تو اِس سوال کے دو الفاظ کی تھوڑی تشریح کرنے کی ضرُورت ہے۔ وُہ الفاظ ہیں۔ درمیانی اور مخلصی دینے والا۔ (بعض ترجموں میں اُسے چھُڑانے والا کہا گیا ہے)۔

۱ - درمیانی

درمیانی وُہ شخص ہوتا ہے جو دو اور شخصوں کے درمیان کھڑا ہو۔ جو

ایک دُوسرے سے تفاوت رکھتے ہوں۔ (یا ایک دوسرے سے جُدا ہوں)
اور اُن کا آپس میں میل ملاپ کرا دے۔

ہم ۲-تیمتھیس ۲:۵ پڑھتے ہیں کہ خُدا ایک ہے اور خُدا اور انسان کے درمیان، درمیانی بھی ایک یعنی یسُوع مسیح جو انسان ہے۔ پُرانے عہدنامہ میں نبی، کاہن اور بادشاہ خُدا اور انسان کے درمیانی کی حیثیت سے کام کرتے تھے۔ لیکن وُہ صرف یسُوع مسیح کے مثیل تھے جو ہمارا حقیقی درمیانی ہے اور صرف وُہی ہمیں خُدا کے پاس لاسکتا ہے اور ہمارے گناہوں کو دُور کرنے اور فضل کا ایک نیا عہد ہمارے ساتھ باندھنے سے خُدا کو ہمارے پاس لاسکتا ہے۔

(دیکھئے عبرانیوں ۸:۶؛ ۹:۱۵؛ ۱۲:۲۴)

۲- چھڑانے والا (Redeemer)

چھڑانے والا وُہ شخص ہوتا ہے جو کسی غلام یا قیدی کی قیمت ادا کرکے اُسے واپس لے لیتا ہے۔ خُدا اپنے لوگوں کو چھڑانے والا ہے اس لیے کہ اُس نے اُنہیں اپنے لئے خرید لیا اُن کی قیمت ادا کرکے خُدا نے بنی اسرائیل کو مُلکِ مصر سے چھڑایا۔ اپنی بڑی قُوت سے اور فسح کی قربانیوں کے خُون کے ذریعے سے (خروج ۶:۶؛ ۱۵:۱۳)۔ اپنے بیٹے اور خُداوند یسُوع مسیح کی جان بطور قیمت ادا کرنے سے خُدا نہیں گناہ سے چھڑاتا اور شیطان کی قُوت سے آزاد کردیتا ہے۔ اُس کے خُون سے ہماری مخلصی خریدی گئی ہے۔ (افسیوں ۱:۷)
ہم یاد رکھیں کہ یہ قیمت شیطان کو نہیں بلکہ خُدا کا انصاف پُورا

کرنے کے لیے دی گئی۔

ہمارا نجات دہندہ نہ صرف درمیانی بلکہ مخلصی دینے والا بھی ہے۔ وُہ خُدا کی طرف سے اِس بڑے کام کے لیے مقرر کیا گیا اور اُس نے رضامندی سے خُدا انسان ہوکر یہ کام ہمارے لیے خُدا کے انصاف کو پُورا کرنے کے لیے کیا۔

نمبر ۱۵ پر سوالات

۱- سوال نمبر ۱۵ سے نمبر ۱۷ تک ہمیں ٹھیک ٹھیک بتاتے ہیں۔
______
خُدا کے انصاف کو پُورا کرنے کے لیے۔

۲- عوضی ہونے کے لیے دو باتوں کی ضرورت ہے۔
ا- پہلے وُہ
ب- پھر بھی وُہ

۳- جو نجات دہندہ ہمیں گناہ سے بچانے کے لیے ظاہر ہُوا۔ وُہ نسلِ انسانی سے پیدا ہُوا تھا۔
یہ سچ ہے یا جھُوٹ ______

۴- یہ مناسب ہے کہ یسُوع مسیح کے حق میں کہا جائے۔
ا- وُہ صرف حقیقی اور بے گناہ انسان تھا۔

ب ۔ صرف حقیقی خُدا تھا ۔

ج ۔ حقیقی خُدا اور حقیقی انسان دونوں تھا ۔

کونسی بات دُرست ہے ____________

۵ ۔ درمیانی وُہ شخص ہے جو کرتا ہے ۔

____

۶ ۔ یسُوع مسیح درمیانی کی حیثیت سے میل ملاپ کراتا ہے ۔

____

۷ ۔ مخلصی دینے والا وُہ شخص ہے جو کرتا ہے ۔

____

۸ ۔ حوالہ جات کے ساتھ اِن باتوں کا (مقابلہ کریں) اِن باتوں کو ملائیں ۔

تیرا مخلصی دینے والا — خرُوج ۱۳:۱۵

نبی ، کاہن اور بادشاہ — گلتیوں ۳ : ۲۰

عبرانی مصر میں — ایُوب ۹ : ۳۳

درمیانی ایک کاہن ہوتا — یسعیاہ ۶۰ : ۱۶

اُسے درمیانی کی ضرُورت تھی ۔ اِس کا اشارہ یسُوع مسیح کی طرف ہے جو سچا یا حقیقی درمیانی ہے ۔

۹ ۔ ____________ وُہ ہمارا درمیانی ہے اور ہمارا نجات دہندہ بھی ۔

____

۱۰ ۔ یسعیاہ ۹ : ۶ لکھیں ۔

٧٥

۱۶ ۔ وُہ کیوں حقیقی اور راستباز انسان ہو

خُدا کا انصاف اِس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ وُہی انسانی ذات جس نے گُناہ کیا ہے وُہ گُناہ کا کفّارہ ہو ۔ لیکن جو خود گنہگار ہے وُہ دوسروں کے گُناہ کا کفّارہ نہیں بن سکتا ۔

سوال نمبر ۱۶ بیان کرتا ہے کہ مخلصی دینے والا کیوں حقیقی راستباز انسان ہونا چاہیئے ۔ ہم سوال نمبر ۱۴ اور نمبر ۱۵ میں سیکھ چکے ہیں کہ مخلصی دینے والے میں دو باتوں کا ہونا لازمی ہے ۔ پہلے یہ کہ وُہ حقیقی انسان ہو اور دُوسرا یہ کہ وُہ کامل خُدا ہو ۔ اور کیوں ایسا ہونا چاہیئے ۔

یہ ضرُوری نہیں کہ جو کچھ ہم نے سوال نمبر ۱۴ اور نمبر ۱۵ میں سیکھا ہے اُسے دُہرایا جائے ۔ صرف یہ بات وضاحت طلب ہے کہ عوضی صرف ہماری انسانی ذات رکھتا ہو اور تاہم ہماری طرح اُس کی گُناہ آلُودہ فطرت نہ ہو ۔ اِس لئے وُہ انسان (آدم) کا ایک عام فرزند نہ ہو ۔ آدم میں سب مرتے ہیں ۔ (۱ ۔ کرنتھیوں ۱۵ : ۲۲) کیونکہ آدم میں ہم سب گنہگار ہیں ۔ انسانی نسل جو بار بار دُہرائی جاتی ہے ، کبھی یسُوع مسیح جیسا بے گُناہ انسان پیدا نہیں کر سکتی تھی ۔

یسُوع کنواری مریم کے رحم میں رُوح القُدس کی قُدرت سے پیدا ہُوا ۔ اِس لئے اُن کی انسانی ذات میں گُناہ نہیں تھا ۔ وُہ آدم کے جُرم اور خرابی سے محفوظ رکھا گیا ۔ مریم کو فرشتے نے کہا ۔ " رُوح القُدس تجھ پر

نازل ہوگا اور خُدا تعالےٰ کی قُدرت تجھ پر سایہ ڈالے گی اور اِسی سبب
سے وُہ مولُودِ مقدّس خُدا کا بیٹا کہلائے گا۔ (لُوقا ۱:۳۵)
رُوحُ القُدس کی قُدرت سے مجسّم ہو کر کنواری سے پَیدا ہونا۔ مسیحی
ایمان کی بُنیادی سچائیوں میں سے ہے اور یہ مسیحی عقیدہ میں پائی جاتی ہیں۔
(دیکھئے سوال نمبر ۳۵)

حقیقی انسان ہونے کی وجہ سے نجات دہندہ اِس لائق تھا کہ ایک
حقیقی انسان کی جگہ لے سکے۔ یہ بات ایک فرشتہ کے لئے ناممکن
ہوتی کہ وُہ ہمارا عوضی بنے کیونکہ فطرتی طور پر فرشتہ مَر نہیں سکتا۔ دُوسری
طرف جانور رُوح نہ ہونے کی وجہ سے رُوحانی سزا کے لائق نہیں جو
خُدا کے انصاف کو پُورا کرنے کے لئے ضرُوری ہے۔ (یا جو خُدا کے انصاف
کا تقاضا ہے) چونکہ ہمارا خداوند راستباز اور بے گُناہ شخص تھا۔ اِس
لئے اُسے اپنے لئے مرنے یا سزا اُٹھانے کی ضرُورت نہیں تھی۔ پس
خُدا نے اُس کے بے گُناہ بدن اور رُوح کو دُوسروں کی گُناہ آلُودہ انسانی
فِطرت کے کفّارہ کے لئے اِستعمال کیا۔

نمبر ۱۶ پر سوالات

۱۔ سوال نمبر ۱۶ بیان کرتا ہے کہ کیوں چھُڑانے والا ________
________ ہونا چاہیئے؟

۲۔ یسُوع مسیح کی حقیقی انسانی ذات کا مطلب ہے۔
ا۔ صرف ایک انسانی جسم۔
ب۔ صرف انسانی رُوح۔
ج۔ دونوں انسانی بدن اور رُوح
کونسا دُرست ہے۔

۳۔ خُدا کے انصاف کا یہ مطالبہ ہے کہ انسانی ذات گناہ آلُودہ انسانی
ذات کا کفارہ دے۔
غلط یا دُرست ____غلط____

۴۔ حقیقی انسان ہو کر یسُوع مسیح ہماری طرح آدم کا فرزند تھا۔
غلط یا دُرست ____غلط____

۵۔ یسُوع مسیح نے انسانی ذات حاصل کی۔
ا۔ رُوحُ القُدس سے جو مریم میں کام کرتا تھا۔
ب۔ صرف مریم سے۔
ج۔ یُوسف اور مریم سے کونسا دُرست ہے؟

۶۔ آج کل بہُت سے کلام سنانے والے مسیح کے کنواری سے
پَیدا ہونے کا انکار کرتے ہیں۔ لیکن ابھی تک مسیحی خادم ہیں؟
سچ یا جھُوٹ ____جھوٹ____

۷۔ جب مسیح مر گیا تو اُس کی انسانی ذات کو کیا ہُوا۔ یعنی
ا۔ اُس کے جسم کو۔
ب۔ اُس کی رُوح کو۔

۸۔ اگر یسُوع مسیح نے ایک دفعہ بھی خُدا کی محبت کے خلاف گُناہ

کیا ہوتا تو وُہ ہمارا نجات دہندہ نہیں بن سکتا تھا۔

غلط یا درست ______ درست

۹۔ یسُوع مسیح کے حقیقی انسان ہونے سے کس بات کا اشارہ ہے۔

کہ یسُوع حقیقی ______ انسان ______ اور حقیقی ______

رکھتا تھا۔ اور ______ کے راستباز انسان ہونے

کا اشارہ ______ اُس کی ذات کی کن خوبیوں کی طرف

ہے ______

۱۰۔ عبرانیوں ۲: ۱۴ لکھیں۔

۱۷۔ کیا ضرورت ہے کہ وہ کامل خدا بھی ہو؟

کہ وُہ اپنی الٰہی قُدرت سے اپنی انسانی ذات میں ہو کر خُدا کے غضب کے بوجھ کو اُٹھا سکے۔ اور اِس طرح وُہ ہمارے لئے راستبازی اور زندگی حاصل کر کے ہمیں بحال کر سکے۔

سوال نمبر ۱۷ میں سوال نمبر ۱۴ کی سچائی کو دُہرایا گیا ہے کہ ہمارے نجات دہندہ کو کامل خُدا ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارا مخلصی

دینے والا عرضی کامل خُدا بھی ہو کیونکہ محض انسان خواہ بے گُناہ بھی ہو۔ خُدا پیس (Crushing) دینے والے غضب کی برداشت نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اُس کا غضب ہولناک ہے۔

یسُوع مسیح کے حقیقی خُدا ہونے کا مطلب ہے کہ وُہ قادرِ مطلق ازلی تثلیث اقدس کا دُوسرا اقنوم ہے اور خُدا باپ اور خُدا رُوح القُدس کے برابر ہے۔ آج کل جدید خیالات کے حامی اور بُت سے فرقے (cults) جیسے کہ یہواہ وِٹنس کرسچن سائنس اور کل کی دُنیا (World Tomorrow) وغیرہ۔ مسیح خُداوند کے خُدا باپ کے برابر ہونے کو نہیں مانتے۔ لیکن مسیح خداوند کی اُلوہیت کا انکار مخالفِ مسیح ہونے یا گمراہ ہونے کے برابر ہے۔

یوحنّا رسول اپنی انجیل اِسی طرح شرُوع کرتا ہے۔ ابتدا میں کلام تھا اور کلام خُدا کے ساتھ تھا۔ (یُوحنّا ۱:۱) بیشک وُہ کلام یسُوع مسیح ہے۔ آیت ۱۴ میں بیان کیا گیا ہے کہ کلام ہی ابتدا میں خُدا باپ اور رُوح القدس کے ساتھ خالق ہے۔ (آیات ۳ تا ۱۰) میں بیان کیا گیا ہے کہ اُس نے پُورے طور پر خُدا کو ظاہر کیا۔ اور صرف خُدا ہی خُدا کو ظاہر کر سکتا ہے۔ (آیت ۱۸) خُدا بیٹے کی الٰہی ذات اور یسُوع کی انسانی ذات کے اتحاد ہونے کا تجسّم کہتے ہیں۔ (خُدا مجسم صُورت میں)

دو ذاتوں کا یہ اتحاد ہمارے لئے ایک بھید ہے لیکن ہم ایمان رکھتے ہیں کہ واقعی ایسا ہُوا اور ہماری نجات کے لئے ایسا ہونا ضروری تھا۔

مسیحی کلیسیا کی تواریخ کی پہلی چند صدیوں میں کچھ ایسے بار سُوخ اُستاد ہُوئے ہیں جنہوں نے ہمارے خُداوند کی الٰہی اور انسانی ذات

کے اتحاد کے بارے میں غلط تعلیم دی ہے۔ یہ غلط نظریے تعداد میں چار ہیں اور اِن چاروں نظریات کی کلیسیائی کونسلوں میں مناسب مذمت کی گئی ہے اور اِن کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ بائبل مقدس کی تعلیم کے مطابق نہیں۔ یہ نظریے مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ (Arianism) ایریس (Arius) نے تعلیم دی کہ یسُوع مسیح خُدا کی مخلُوقات میں سب سے بڑا ہے۔ لیکن وُہ خُدا نہیں ہے۔ یُوں اُس نے مسیح خداوند کی الٰہی ذات کا انکار کیا ہے۔

۲۔ (Apollinarianism) اپولونیرلین نے تعلیم دی ہے کہ یسُوع مسیح کامل خُدا تھا اور کامل انسان نہیں تھا۔ یُوں اُس نے اُس کی انسانی ذات کا انکار کیا ہے۔

۳۔ Nestorianism نسطُوریس (Nestorius) نے تعلیم دی کہ یسُوع مسیح میں دو الگ الگ شخصیتیں ہیں۔ (خُدا اور انسان) بجائے اِس کے کہ اُس کی واحد شخصیت میں دو ذاتوں کا اتحاد ہے۔ (الٰہی اور انسانی) اُس نے مسیح کی واحد شخصیت کا انکار کیا ہے۔

۴۔ (Eutychianism) یُوٹیکس (Eutyches) نے تعلیم دی کہ یسُوع مسیح کی ایک ہی شخصیت اور ایک ہی ذات ہے اور اُس کی واحد ذات دو ذاتوں یعنی الٰہی ذات اور انسانی ذات کا مرکب تھا اور اِس طرح نہ وُہ کامل خُدا تھا اور نہ ہی کامل انسان اُس نے مسیح یسُوع کی دو ذاتوں کا انکار کیا ہے۔

خُداوند یسُوع مسیح کی الٰہی ذات نے اُس کی انسانی ذات کو تقویت دی تاکہ وُہ خُدا کے ہولناک غضب کی برداشت کر سکے اور اُس میں خُدا کے خلاف نفرت اور کڑواہٹ کا جذبہ پیدا نہ ہو۔ اور وُہ دوزخ کی پُوری سزا کو لیتے ہُوئے جو اصل میں تمام ایمانداروں کا حق تھا۔ اُسی نے خُدا باپ سے کامل محبت کی۔ یہ اُس کی الٰہی ذات کی قُوّت تھی کہ یسُوع نے انسانی ذات میں خُدا کے بے حد غضب کو برداشت کیا۔

ہمیں اُس کی دو ذاتوں کے اتحاد اور ناقابلِ بیان دُکھوں کی صرف تھوڑی سی سمجھ حاصل ہے۔ جتنا دُکھ ہمارے نجات دہندہ نے ہمارے لئے اُٹھایا اُتنا دُکھ کسی انسان نے نہیں اُٹھایا نہ کبھی کوئی انسان اتنا دُکھی ہوگا جو اتنا دُکھ اُٹھا سکے۔ اس دُکھ کو وُہ خدا ہو کر ہی برداشت کر سکتا تھا۔ اُس نے اپنی کامل زندگی اور مَوت تک وفادار رہ کر ہمارے لئے راستبازی اور اَبدی زندگی خریدی۔

نمبر ۷ اپر سوالات

۱۔ یسُوع مسیح کے خدا ہونے کا مطلب ہے۔

و ۔ اُس کی انسانی ذات کا راستباز ہونا۔

ب ۔ اُس کی الٰہی ذات۔

ج ۔ رُوح القدس کا یسُوع مسیح میں ہونا۔

کونسا جواب دُرست ہے۔

۲۔ یہ تعلیم کہ یسوع حقیقتاً خُدا ہے۔ وُہ سب گروہ اِسے مانتے ہیں جو مسیحی کہلاتے ہیں؟

سچ یا جھُوٹ

درست یا غلط

۳۔ یُوحنّا کی انجیل کا پہلا باب اِس بات کا ثبُوت ہے۔ کہ یسُوع مسیح

و۔ آیات ۱، ۱۴ میں یسُوع مسیح کہلاتا ہے خالق

ب۔ آیات ۳، ۱۰ بتاتی ہیں

ج۔ آیت ۱۴ بتاتی ہے کہ یسُوع مسیح نے ظاہر کیا

۴۔ کلام بیان کر سکتا ہے۔ یسُوع مسیح میں الٰہی ذات اور انسانی ذات کا اتحاد

۵۔ یسُوع مسیح میں الٰہی اور انسانی ذات کا اتحاد سمجھنا مُشکل ہے لیکن مکمل طور پر سمجھنا ناممکن نہیں۔

۶۔ تجسّم کب واقع ہُوا؟

۷۔ جب خُداوند یسُوع مسیح نے دُکھ اُٹھایا تو اُس کی الٰہی ذات نے اُس کی انسانی ذات کے لئے کیا کیا؟

۸۔ اگر خداوند یسُوع مسیح محض بے گُناہ اِنسان ہوتا تو کیا ہو سکتا تھا جب اُس نے اپنے جسم اور رُوح میں دوزخ کی سزا کا دُکھ برداشت کیا

۹۔ خُدا کے غضب کے تحت ہوتے ہُوئے مسیح کی مَوت نے ہمارے لئے کیا کیا

۱۰۔ فلپیوں ۲: ۶، ۸ لکھیں۔

۱۸۔ لیکن اب وہ درمیانی کون ہے جو واحد شخصیت میں حقیقی خدا اور حقیقی وراستباز انسان ہے۔

ہمارا خُداوند یسُوع مسیح جو کامل نجات اور راستبازی کے لئے ہمیں مُفت دیا گیا۔

سوال نمبر ۱۲ تا ۱۷ تک ہم نے دیکھا کہ ہمیں گُناہ سے چھُڑانے والے عوضی میں کون کون سی خوُبیاں ہونی چاہئیں۔ اَب ہم نے اِس بات کی نشاندہی کی ہے کہ وُہ عوضی اور درمیانی صرف ہمارا خُداوند یسُوع مسیح ہی ہو سکتا ہے جو قریباً دو ہزار برس ہُوئے کنواری مریم سے پیدا ہُوا۔

نوٹ کریں کہ اِس سوال میں تین باتوں کی وضاحت کی گئی ہے۔

۱۔ مسیح ہمیں مُفت بخشا گیا ہے۔ یہ بیان اِس حقیقت پر زور دیتا ہے کہ خُدا نے اپنے مُفت فضل کے سبب سے اپنے بیٹے کو

بھیجا۔ وُہ کسی طرح سے بھی اِس بات کے لیئے پابند نہیں تھا کہ اپنے
پیارے بیٹے کو ہم گنہگاروں کے لیئے بھیجے۔ لیکن اُس نے یہ کام صرف
اپنی محبت اور رحم سے کیا۔ یہ مشہور حوالہ یُوحنا ۳: ۱۶ میں ہمیں سکھاتا ہے۔
کہ خُدا نے اپنے بیٹے کو کیوں ہمارے لیئے بھیج دیا۔
"کیونکہ خُدا نے دُنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا
بخش دیا۔ اور رُومیوں ۵: ۸ میں لکھا ہے کہ خُدا اپنی محبت کی خوبی ہم
پر یُوں ظاہر کرتا ہے کہ جب ہم گنہگار ہی تھے تو مسیح ہماری خاطر مُوا۔
(اُس کے احسان کے حقدار نہ تھے) نہ صرف باپ نے اپنا بیٹا
مُفت میں ہمارے لیئے دے دیا بلکہ بیٹا بھی اپنی پُوری رضامندی سے
ہمارا نجات دہندہ بننے کے لیئے آ گیا۔ افسیوں ۵: ۲ میں سکھایا گیا
ہے کہ مسیح نے ہم سے محبت رکھی اور اپنے آپ کو ہمارے لیئے دے
دیا۔ حوالے دیکھیئے گلتیوں ۲: ۲۰؛ ۱۔ یُوحنا ۳: ۱۶
ہمیں یہ بات سمجھنی چاہیئے کہ گنہگار انسان اُس کا خواہشمند نہیں۔
نہ اُس نے درخواست کی کہ خُدا اُسے بھیجے اور نہ ہی گنہگار انسان اُس
کے بھیجے جانے کا حقدار تھا اور جب وُہ بھیجا گیا تو اُس نے اُس کو قبُول
نہ کیا۔ یسعیاہ ۵۳: ۳ میں لکھا ہے۔ "وُہ آدمیوں میں حقیر و مردُود
مردِ غمناک اور رنج کا آشنا تھا۔ لوگ اُس سے گویا روپوش تھے۔
اُس کی تحقیر کی گئی اور ہم نے اُس کی کُچھ قدر نہ جانی"
۲۔ یسُوع مسیح میں ہمیں کامل نجات اور راستبازی حاصل ہے۔
(اِس بیان کا مقابلہ سوال نمبر ۳ کے ساتھ کریں) یسُوع مسیح کامل
اور ہماری تمام ضرُوریات کے مطابق نجات دہندہ ہے۔ نجات کا کام

جو اُس نے پُورا کیا۔ اُس میں کسی چیز میں بھی اضافہ نہیں کیا جا سکتا۔
اُس نے تمام برگزیدہ لوگوں کے لیئے خُدا کے انصاف کو مکمل طور
پر پُورا کیا۔ وُہ سب کُچھ جو خُدا کے ساتھ ہماری رفاقت کی بحالی اور ہمیشہ
کی زندگی کے لیئے ضرُوری تھا۔ وُہ مسیح کی مَوت اور اُس کے جی اُٹھنے کے ذریعے
پُورا ہو گیا۔ یہاں تک کہ توبہ اور ایمان بھی ایک بخشش ہے جو جلالی اور
آسمان پر اُٹھائے گئے خُداوند یسُوع مسیح کے وسیلہ سے ہم کو ملے
ہیں۔ اعمال ۵: ۳۱؛ افسیوں ۲: ۸
۳۔ درمیانی ایک واحد شخص ہے۔ (سوال میں جو بتایا گیا ہے
اُس پر غور کریں) حقیقی مسیحی کلیسیا کا ہمیشہ یہ ایمان رہا ہے کہ اگرچہ
یسُوع مسیح کی دو ذاتیں ہیں۔ لیکن اُس کی شخصیت ایک ہی ہے۔ یعنی انسانی
نہیں بلکہ الہٰی شخصیت۔ یہاں پھر ایک بھید ہے۔ تو بھی ہمیں اِس بات
پر زور دینا چاہیئے کہ یسُوع مسیح کی دو شخصیتیں نہیں بلکہ وُہ ایک واحد شخص
ہے۔ جب اُس نے اپنے بارے میں کلام کیا تو ہمیشہ اُس نے کہا کہ "مَیں"
اور (اسمِ ضمیر) ہم اُس نے اپنے لیئے کبھی بھی استعمال نہیں کیا۔ جیسے ہم
نے پچھلے سوال میں غور کیا کہ جُھوٹے اُستاد نیسٹوریس (Nestorius)
نے یہ تعلیم دی کہ یسُوع مسیح کی دو شخصیتیں ہیں اور کلیسیا نے اِس سوال پر
بہت بحث اور تکرار کی۔ آخر کار یہ فیصلہ ہُوا کہ (Nestorius)
غلط کہتا ہے۔
کلیسیا نے ایک عقیدہ لکھا جو کیلسیڈان (Chalcedon)
کا عقیدہ کہلاتا ہے (۴۵۱ اے۔ ڈی) تاکہ مسیح کے بارے میں کلام کی
سچی بات لوگوں کو سکھائے۔ کیا آپ اِس مشہور عقیدہ کو (Locate)

کر سکتے ہیں اور مسیح کی دو ذاتوں کے تعلق کا بیان اس عقیدہ میں ہے۔
بیان کر سکتے ہیں۔

نمبر ۱۸ پر سوالات

۱۔ سوال نمبر ۱۸ میں ہمارا مخلصی دینے والا ____

۲۔ اس سوال میں تین ضروری باتوں کی نشان دہی کی گئی ہے۔

ا ____

ب ____

ج ____

۳۔ بائبل مقدس سے چند حوالے دیں جن میں ثابت کیا گیا ہے کہ باپ نے خوشی اور رضامندی سے اپنا بیٹا بخش دیا۔

____

چند ایسے حوالہ جات بھی پیش کریں جن سے ظاہر ہو کہ بیٹے نے اپنی خوشی اور رضامندی سے اپنے آپ کو ہمارے لیے دے دیا۔

____

۴۔ خداوند یسوع مسیح اس دُنیا میں آیا کیونکہ کھوئے ہوئے گنہگار لوگ اُس کو چاہتے تھے۔ جھوٹ یا سچ جھوٹ

۵۔ پُرانے عہدنامہ کا کونسا مشہور حوالہ ہمیں بتاتا ہے کہ گنہگار اُس کے بارے میں کیا محسوس کرتے تھے۔

____

۶۔ چونکہ ہمارے درمیانی نے ہمارے لیے نجات کا انتظام کیا۔ اس لیے وُہ سب جس کا اضافہ ہم نے اس میں کرنا ہے وُہ توبہ اور ایمان ہے۔ سچ یا جھوٹ جھوٹ

۷۔ نجات دینے والا چونکہ کامل خُدا اور کامل انسان دونوں ہی ہے۔ اس لیے اس کی دو شخصیتیں ہیں۔
سچ یا جھوٹ جھوٹ

۸۔ حقیقی خُدا ہونے کی وجہ سے نجات دہندہ کی کوئی انسانی رُوح نہیں۔ سچ یا جھوٹ جھوٹ

۹۔ یسوع مسیح کی ذات اور شخصیت کے بارے میں جو حقیقت ہے وُہ ____ میں بیان کی گئی ہے۔
کلیسیائی اُستادوں کے وسیلہ سے ____ عقیدہ میں جو ____ مذمت کی گئی ہے جس نے تعلیم دی کہ یسوع مسیح کی دو ____

۱۰۔ ا۔کرنتھیوں ۱:۳۰ لکھیں۔ ____

۱۹۔ یہ بات آپ کو کس سے معلوم ہوتی ہے؟

پاک انجیل (خوشخبری) سے جسے خُدا نے خود پہلے فردوس میں ظاہر کیا۔ بعد میں مقدس بزرگوں اور نبیوں نے اِس کا بیان کیا اور شریعت کی قربانیوں اور دیگر مذہبی رسُومات میں بطور— اِسے پیش کیا گیا اور آخرکار اِس کی تکمیل اُس کے بیٹے میں ہُوئی۔

سوال نمبر ۱۹ ہمیں بتاتا ہے کہ نجات دہندہ کس جگہ ظاہر کیا گیا ہے یعنی اُس کا علم ہمیں کس طرح حاصل ہُوا ہے۔ خُدا نے ایک ہی جگہ اُس کے بارے میں تعلیم دی ہے اور یہ اُس کا پاک کلام ہے۔ کلام مقدس خوشخبری کی تعلیم دیتا ہے۔ نجات کی خوشخبری۔

جب خُدا کو یہ پسند ہے کہ وہ بنی نوع انسان کو اپنے بارے میں تعلیم دے وہ تعلیم مکاشفہ ہے۔ ہم خُدا کو صرف اتنا ہی جان سکتے ہیں جس قدر اُس نے اپنے آپ کو ہم پر ظاہر کیا ہے۔ خُدا نے انسان کو دو قسم کا مکاشفہ دیا ہے۔ یہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ عام مکاشفہ اِس کا اشارہ تخلیق کی طرف ہے جس میں خُدا بنائی ہُوئی چیزوں کے ذریعے اپنے بارے تعلیم دیتا ہے۔ یہ دُنیا خُدا کے ہاتھ کی کاریگری ہے۔ (زبور ۱:۱۹)

یہ آیت ہمیں کچھ خُدا کے جلال، حکمت اور قُدرت کے بارے میں بتاتی ہے۔ جسے ہم قُدرت کہتے ہیں۔ یعنی آسمان، ستارے، زمین سمندر، درخت، پودے، جانور اور خاص طور پہ انسان اپنے خالق کی عظمت کو ظاہر کرتا ہے۔ تمام لوگ ہر جگہ قُدرت کی چیزوں میں خُدا کی حضُوری سے پیچھے نہیں ہٹ سکتے۔ اِس لئے وُہ ذمّہ دار ہیں کہ اُس کی پرستش کریں اور اُس کا جلال ظاہر کریں۔ (رُومیوں ۱:۱۹، ۲۰)

جب ہم مُوجودہ دُنیا کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہم خُدا کے عام مکاشفہ کا مطالعہ کرتے ہیں جس میں اُس نے اپنے آپ کو ظاہر کیا ہے۔ کیا سائنس کے اُستاد نے کبھی یہ بات آپ کو بتائی ہے۔

۲۔ خاص مکاشفہ۔ اگرچہ قُدرت کی چیزوں میں خُدا کا ظہُور پایا جاتا ہے لیکن کوئی شخص صرف قُدرت کے مطالعہ سے نجات حاصل نہیں کر سکتا۔ قُدرت کی چیزوں میں ہمارے نجات دہندہ خُداوند یسُوع مسیح کے بارے میں خوشخبری پائی نہیں جاتی۔ نجات کا پیغام صرف بائبل مقدس میں پایا جاتا ہے اور اسے ہم خاص مکاشفہ کہتے ہیں۔

جو علم ہمیں خُدا، خداوند یسُوع مسیح اور نجات بلکہ عام مکاشفہ کے بارے میں بھی حاصل ہے اُس کا آخری وسیلہ بائبل مقدس ہی ہے۔ بائبل مُقدس جو خُدا کا خاص مکاشفہ ہے۔ ہمارے ایمان اور عملی زندگی کے لئے واحد قانُون ہے۔ پُوری بائبل مقدس یعنی پیدائش سے لے کر مکاشفہ تک ہمیں یسُوع مسیح کے بارے میں بتاتی ہے۔

یہ سوال اِس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ پُرانا عہدنامہ بھی یسُوع

مسیح کے بارے میں تعلیم دیتا ہے۔ یہاں تک کہ باغِ عدن میں بھی خُدا نے
نجات دہندہ کا وعدہ کیا۔ پیدائش ۳: ۱۵ میں وُہ عورت کی نسل کہلاتا
ہے اور بائبل کے باقی حصوں میں عورت کی نسل کے اِس وعدہ کو حصّہ بہ
حصّہ کھولا گیا۔ مقدّس بزرگ (لفظی طور پر پُرانے باپ)
خُدا کے بڑے بڑے لوگ (آدمی) ہیں جن کا ذکر پیدائش کی کتاب میں
ہُوا ہے۔ خُدا نے اُنہیں نجات دہندہ کے بارے میں بتایا کہ وُہ ابراہام،
اضحاق، یعقوب اور یہوداہ کی نسل سے ہوگا۔
پُرانے عہدنامہ کے نبی وُہ سب بزرگ لوگ ہیں جنہوں نے آنے والے
یسوع مسیح کے بارے میں اور باتیں تفصیل کے ساتھ خُدا کے الہام سے بیان
کی ہیں۔
کلام مُقدّس کے لکھنے والوں میں ملاکی پُرانے عہدنامہ کا آخری نبی تھا اگرچہ
حقیقت میں یُوحنّا بپتسمہ دینے والا پُرانے عہد کے نبیوں جیسا آخری شخص تھا۔
پُرانے عہدنامہ میں خُدا نے بہُت سی قربانیوں اور مُوسوی شرعی عبادت
کے ذریعے آنے والے یسوع مسیح کے کام کے بارے میں بہُت کچھ سکھایا
ہے۔
لوگوں کو سکھایا گیا کہ اُن کے لئے ایک مخلصی دینے والا مہیّا کرے گا
جو اپنے آپ کو قربانی کے طور پر اُن کے لئے دے گا جس طرح وُہ برّے
اور بکریوں کو اپنے گُناہ کے لئے قربان کرتے ہیں۔ پُرانے عہد کے نبی، کاہن اور
بادشاہ بھی مسیح کی تصویر تھے جو نبی، کاہن اور بادشاہ بن کر آنے والا تھا۔
یسوع مسیح کے متعلق پُرانے عہدنامہ کی تعلیم شروع میں بہُت سادہ
اور کم تھی۔ پھر اور زیادہ باتیں اُس کے بارے میں بیان کی گئیں۔ آخرکار خُدا

کے خاص مکاشفہ کی ایک بڑی کتاب پُرانے عہد کے خاتمے پر ضبطِ تحریر
میں آ گئی۔

جب یسوع مسیح پیدا ہُوا تو پُرانے عہد کے خاص مکاشفہ اور مقصد
کی تکمیل ہو گئی۔ جب سب کچھ پُورا ہو گیا تو خُدا نے اُسے بھیجا۔ (گلتیوں ۴: ۴)
یہ ذرا لمبا سبق ہے۔ لیکن تو بھی بائبل کے الہام کی تھوڑی سی تفصیل کے
بغیر مکمل نہیں ہوتا۔ (ہمارا کتابچہ اِس سوال کے بارے میں ایک علیحدہ
سبق بنا سکتا تھا)۔

ہم کس طرح جان سکتے ہیں کہ بائبل مقدّس واقعی خُدا کا کلام ہے۔
خُدا کا خاص مکاشفہ۔ اِس کا جواب ہم یہ دیتے ہیں۔

۱۔ بائبل مقدّس خُود اِس بات کا دعویٰ کرتی ہے کہ یہ خُدا کا کلام
ہے۔ تمام پُرانے عہدنامہ میں ہم یہ پڑھتے ہیں۔ "خُدا نے فرمایا"۔ اور اِسی قسم
کے محاورات نئے عہدنامے میں بھی استعمال ہوتے ہیں جو اِس بات کی تصدیق
کرتے ہیں کہ پُرانا عہدنامہ خُدا کا کلام ہے۔ دیکھئے لُوقا ۱: ۶۸-۷۰؛
۲-تیمُتھیُس ۳: ۱۶؛ ۲-پطرس ۱: ۲۱

۲۔ خداوند یسوع مسیح نے پُرانے عہدنامہ کے بارے میں ہمیشہ کہا
کہ یہ خُدا کا کلام ہے۔ (متی ۴: ۴؛ یُوحنّا ۱۰: ۳۵)

۳۔ رُوح القُدس کے حصُول کے بعد خداوند یسوع مسیح نے اپنے
شاگردوں کے ساتھ یہ وعدہ کیا کہ نئے عہدنامہ کو لکھنے کے لئے اُنہیں
رُوح القُدس کے وسیلے خاص قابلیت ملے گی۔ یُوحنّا ۱۴: ۲۶؛ ۱۵:
۲۶-۲۷۔

۴۔ نئے عہدنامہ کے مصنّفوں نے دعویٰ کیا کہ جو کچھ اُنہوں نے

لِکھا ہے۔ یہ خُدا کا کلام ہے۔ (۱۔کرنتھیوں ۱۲: ۱۳؛ ۱۔تھسلنیکیوں ۲: ۱۳)۔

یُوں خداوند یسُوع مسیح کا اختیار اور بائبل کا اختیار دونوں ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ بائبل مقدّس کو ردّ کرنا یسُوع مسیح کو ردّ کرنا ہے۔ اِس لِئے ہم اقرار کرتے ہیں کہ کلامِ مقدّس مکمل طَور پر قابلِ اعتبار اور بے خطا ہے۔

بیشک ہمیں یہ (Realise) کرنا چاہیئے کہ کوئی شخص بائبل مقدّس کو کبھی خدا کے کلام کی حیثیت سے قبُول نہیں کرے گا۔ جب تک خُدا کا پاک رُوح اُسے رُوحانی عقل اور سمجھ نہیں دیتا۔ (۱۔کرنتھیوں ۲: ۱۴)۔

جب ہم بائبل کے بارے کہتے ہیں کہ یہ خُدا کا الہامی اور کامل کلام ہے تو ہمارا اشارہ خاص طَور پر اُن عبرانی اور یُونانی کے الفاظ کی طرف ہوتا ہے جو پہلے دیئے گئے۔ ہماری بائبل کے مُختلف ترجمے کبھی کامل نہیں ہوتے تاہم وُہ بالکل قابلِ اعتماد اور درُست ہیں۔

نمبر ۱۹ پر سوالات

۱۔ لفظ مکاشفہ جب خُدا کے لِئے اِستعمال ہوتا ہے تو اِس کا کیا مطلب ہوتا ہے ______ یا کِن معنوں میں لفظ مکاشفہ خُدا کے لِئے استعمال کیا جاتا؟

۲۔ خُدا کے بارے میں دو قسم کے مکاشفات کیا ہیں؟

و ___عام مکاشفہ___

ب ___خاص مکاشفہ___

۳۔ خُداوند یسُوع مسیح اور نجات کا علم ہمیں کِس وسیلہ سے حاصل ہوتا ہے؟

___کلام مقدس کے ذریعے___

۴۔ اگر بائبل مقدّس ہمارے پاس نہ بھی ہوتی تو پھر بھی نجات کا علم ہمیں دُوسرے مذاہب کے مطالعہ سے حاصل ہو جاتا۔

غلط یا دُرست ___غلط___

۵۔ لفظ انجیل کا مطلب ہے؟ ___خوشخبری___

۶۔ مسیح یسُوع کی خُوشخبری

ا۔ مکمل طور پر عہدِ عتیق میں ظاہر کی گئی۔

ب۔ پُرانے عہدنامہ میں اِسے مکمل طور پر ظاہر نہیں کیا گیا۔

ج۔ پُرانے عہدنامہ میں اِسے بالکل ظاہر نہیں کیا گیا۔

کونسا درُست ہے۔

۷۔ مندرجہ ذیل کا مقابلہ کرو۔

نجات دہندہ کا پہلا وعدہ	خُدا کے الفاظ کہے
عہدِ عتیق کے بزرگ	عبرانیوں ۹: ۱۲
نبی	یُوحنّا بپتسمہ دینے والا
رسُومات	پیدائش ۳: ۱۵
عہدِ عتیق کا آخری نبی	یسُوع مسیح کی تصاویر
	پُرانے بزرگ

۸- پُرانا عہدنامہ ہمیں یسُوع کے کاموں کے بارے میں آہستہ آہستہ ترقی کی طرف لے جاتا ہے۔ اگرچہ آدم اور حوّا نجات کی خوشخبری کے بارے میں کافی جانتے تھے۔

____

غلط / دُرست

۹- آپ کیوں یقین کرتے ہیں کہ بائبل مقدس خدا کا کلام ہے۔ چند وجوہات بیان کریں۔

ا [illegible]

ب [illegible]

ج [illegible]

۱۰- یُوحنّا ۵ : ۴۶ - ۴۷ لکھیں۔

۲۰- کیا مسیح کے وسیلے سب نجات کے وارث ہوتے ہیں جس طرح وہ آدم کے وسیلے ہلاکت کے فرزند بنتے ہیں۔

نہیں۔ صرف وُہ جو حقیقی ایمان کے وسیلے اُس میں پیوند

کئے جاتے ہیں اور اُس کے تمام فوائد حاصل کرتے ہیں۔

Catechism کے اگلے تین سوالات ۲۰، ۲۱، ۲۲ ہمیں بتاتے ہیں کہ ہماری نجات میں ایمان کا مقام کیا ہے۔ سوال نمبر ۱۲ سے ۱۹ تک ہم نے سیکھا ہے کہ گُناہ اور شیطان سے مخلصی حاصل کرنا۔ خُدا کی شریعت کی لعنت سے آزاد ہونا۔ عوضی جس نے ہماری جگہ لی۔ اُس کے وسیلے گُناہ کی واجب سزا سے بچ جانا۔ اِس کے بعد ہم نے دیکھا کہ وُہ عوضی یسُوع مسیح ہے جو کامل خُدا اور کامل انسان دونوں ہے۔

اَب ہمیں یہ سوال پُوچھنا چاہیئے کہ کیا یسُوع مسیح کی مَوت کے وسیلے مخلصی حاصل کریں گے۔ کیا مسیح نے دُنیا میں ہر شخص کی جگہ لی۔ ہر بنی نوع انسان کی جو کبھی اِس دُنیا کی لمبی تاریخ میں ہُوا ہے۔ جس طرح آدم میں سب ہلاکت کے فرزند بنتے ہیں۔ کیا مسیح کے وسیلہ سے سب نجات کے وارث ہوں گے۔

اِس کا قطعی جواب ہے کہ نہیں۔ بائبل مقدس ہر بنی نوع انسان کے لئے عالمگیر نجات کی تعلیم نہیں دیتی۔ آج کل نجات کی عالمگیری کی تعلیم بُہت ہر دلعزیز ہے۔ جو یہ کہتی ہے کہ جس طرح آدم میں سب ہلاک ہونے کے لائق ہیں۔ اُسی طرح مسیح میں سب نجات پاتے ہیں۔ ہمیں اِن دونوں سے یعنی جدید روشنی، خیالات اور نجات کی عالمگیر تعلیم سے خبردار رہنے کی ضرورت ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ وُہ سب جو آدم میں قائم رہتے ہیں موت کے

وارث ہوں گے اور وُہ سب جو آدم سے نکل کر مسیح میں داخل ہوتے ہیں زندہ رہیں گے ۔ (دیکھیئے ۱-کرنتھیوں ۱۵:۲۲) یہ سوال ہمیں ایمان کی ضرورت کے بارے میں سکھاتا ہے ۔ وُہ چیز جو ہماری رُوحوں کو مسیح کے ساتھ ملا دیتی ہے وُہ زندہ ایمان ہے ۔ اس کے علاوہ ہم مسیح کے کفارہ کی نجات بخش نعمتوں کو حاصل نہیں کر سکتے ۔ ایمان اُس رُوحانی ہاتھ کی مانند ہے جو یسُوع مسیح کو پکڑ کر اُس کے ساتھ پیوستہ رہتا ہے ۔

اِس سوال میں دیگر ضرُوری باتوں پر غور کریں ۔

۱ - ایمان خُدا کی طرف سے ایک مقرر کردہ وسیلہ ہے جس کے ذریعے ہم مسیح کے فوائد حاصل کر سکتے ہیں ۔ یہ انسان کی اپنی قوّت نہیں ہے ۔ یہ رُوحُ القُدس کی طرف سے ایک بخشش (انعام) ہے (افسیوں ۲:۸)

۲ - انسان اپنے آپ کو خود مسیح میں پیوند نہیں کرتا لیکن وُہ خُدا کی طرف سے پیوند کیا جاتا ہے ۔ یاد رکھیں کہ ایک کسان ٹہنی کے درخت میں پیوند کرتا ہے ۔ ٹہنی اپنے آپ کو خود پیوند نہیں کر لیتی ۔ رُوحُ القدُس ہمیں حقیقی ایمان دے کر مسیح میں لے آتا ہے ۔

۳ - مسیح میں پیوند ہونا ۔ جس کا مطلب ہے ۔ رُوحُ القُدس کے ذریعے مسیح کے ساتھ پیوست ہونا ہے ۔ اِس کے نتیجہ میں ہم مسیح کے فضل اور زندگی لگاتار حاصل کرتے رہتے ہیں ۔ مسیح کے کام کے تمام فوائد اِس زندہ ایمان کے ذریعے حاصل کر سکتے ہیں ۔ ہم اپنے ایمان کو ایک پائپ لائن اور زندہ مسیح کے ہاتھ کے ساتھ دے سکتے ہیں ۔ جس کے ذریعے وُہ لمحہ بہ لمحہ ہمیں زندگی اور فضل دیتا

ہے ۔ مسیح سے جُدا ہو کر جو انگوُر کا حقیقی درخت ہے ۔ ٹہنیوں کے لئے کوئی زندگی نہیں ۔ (یُوحنا ۱۵:۱-۸) اور جب تک رُوحُ القدُس کے وسیلہ سے حقیقی ایمان ہم کو نہ ملے ہم مُردہ ٹہنیاں ہیں ۔ ابھی آدم کے ساتھ مَوت تک ہمارا تعلق ہے ۔

یاد رکھیں کہ یہ کلیسیائی ممبرشپ نہیں بلکہ حقیقی ایمان آدم کے درخت سے جُدا کر کے ہمیں یسُوع مسیح سے ملا دیتا ہے جو زندگی کا درخت ہے ۔

نمبر ۲۰ پر سوالات

۱ - سوال نمبر ۲۰ ، ۲۱ ، ۲۲ ہمیں بتاتے ہیں ۔

۲ - یسُوع مسیح نے عوضی ہو کر جگہ لی ہے ۔

ا - سب آدمیوں کی ۔

ب - کچھ آدمیوں کی ۔

ج - نئے عہد کے سب لوگوں کی ۔

کونسا درُست ہے ۔

۳ - کتابچہ سوال و جواب عالمگیر نجات کی تعلیم دیتا ہے ۔

غلط / درُست

۴۔ ایک حقیقی ____ کو تشبیہ دی جا سکتی ہے۔

____ جوڑ ____ یا ایک پلگ

لائٹ ____ یا ____ یا روحانی

جلا دول جو نکل کر مسیح کو پکڑ لیتا ہے۔

۵۔ لفظ پیوند ہمیں اُس کام کے بارے بتاتا ہے۔

ا۔ جو درخت کرتا ہے۔

ب۔ سرجن (باغبان کرتا ہے) کرتا ہے۔

۶۔ یُوحنا ۱۵: ۱-۶ میں یسوع مسیح اور اُس کے لوگوں کو انگور کے درخت اور ٹہنیوں کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔

ا۔ باغبان کون ہے؟ خدا باپ

ب۔ ٹہنیاں کس کام کے لئے درخت میں پیوند کی جاتی ہیں۔

ج۔ اور زیادہ پھل لانے کے لئے ٹہنیوں کو کس چیز کی ضرورت ہے۔ آیت ۲

____

____

د۔ انگور کے درخت میں قائم رہنے کے لئے ٹہنیوں میں کیا ہونا چاہیئے۔ آیت ۷

اگر تم مجھ میں قائم رہو ____

____

ر۔ ٹہنیاں جو چھانٹی گئیں اور آگ میں ڈالی گئیں۔ وہ کبھی درست طریقے سے کبھی پیوند نہ کی گئی تھیں۔

غلط / درست ____ درست

۷۔ ہم مسیح میں پیوند کئے گئے ہیں۔

ا۔ صرف حقیقی ایمان کی وجہ سے۔

ب۔ ایمان اور کاموں کی وجہ سے۔

ج۔ ایمان، کام اور کلیسیائی ممبرشپ کے ذریعے۔

کونسا درست ہے۔

۸۔ مسیح کے ساتھ پیوست ہونے کے لئے سب آدمیوں کو ایمان کی ضرورت ہے۔ کیونکہ سب لوگ اپنی مرضی سے ایمان لا سکتے ہیں۔

سچ یا جھوٹ ____

۹۔ سوال نمبر ۸ کے مطابق ہمیں رُوح القدس کے ذریعے نئے سرے سے پیدا ہونا چاہیئے۔

اِن برکات کی درست ترتیب کیا ہے؟

ایمان، نئی پیدائش مسیح میں شامل ہونے کے فوائد۔ مسیح میں پیوند ہونا۔

ا۔ ____

ب۔ ____

ج۔ ____

د۔ ____

۱۰۔ افسیوں ۲: ۸ لکھیں۔

کیونکہ تم کو ایمان کے وسیلہ سے فضل ہی سے نجات ملی ہے اور یہ تمہاری طرف سے نہیں۔ خدا کی بخشش ہے۔ افسیوں ۲: ۸

____

۲۱۔ حقیقی ایمان کیا ہے؟

حقیقی ایمان سے مراد صرف اُن سچائیوں کا علم نہیں جو خُدا نے اپنے کلام میں ظاہر کی ہیں بلکہ اُس دلی اعتماد کے ساتھ بھی ہے جو رُوح القدس خوشخبری کے وسیلے مجھ میں پیدا کرتا ہے۔ اور نہ صرف دُوسروں کے لئے بلکہ میرے لئے بھی گناہوں کی مُعافی، اَبدی راستبازی اور نجات، خُدا کی طرف سے مُفت دی گئی ہیں۔ محض یسُوع مسیح کے کام کے سبب سے۔

سوال نمبر ۲۰ میں ایمان کی ضرورت پر غور کرنے کے بعد اب ہمیں ایمان کی فطری خصُوصیات کے بارے میں سکھایا جاتا ہے۔ یہ بہُت ضرُوری ہے کہ ہم جان لیں کہ بائبل مقدّس ایمان کے بارے میں کیا تعلیم دیتی ہے۔ کیونکہ اِس مضمُون کے بارے میں بہُت سے غلط تصورات پیش کئے جاتے ہیں۔ بہُت لوگ ہیں جو سوچتے ہیں کہ ہم حقیقی مسیحی ہیں۔ اگرچہ وُہ بالکل حقیقی مسیحی نہیں ہوتے۔ اِس بات کے بارے میں ہم شیطان کو موقعہ نہ دیں کہ وُہ ہمیں دھوکے یا فریب میں رکھے۔

ریفارمڈ علم الٰہی کے علماء نے کلام مقدّس کے مطالعہ سے دریافت کیا ہے کہ تین قِسم کا بناوٹی یا جھُوٹا ایمان ہوتا ہے۔ سوال نمبر ۲۱ کا معائنہ کرنے کے بعد جس میں حقیقی ایمان کا بیان کیا گیا ہے۔ مختصر

طور پر اُن تین قسموں کے ایمان کا بیان کریں۔ تاکہ ہم خبردار ہو کر اپنے آپ کو دھوکے یا فریب سے بچائے رکھیں۔

۱۔ تواریخی ایمان

وُہ شخص جس کا اِس قِسم کا ایمان ہوتا ہے وُہ صرف بائبل کے حقائق کو سچا قبول کرتا ہے۔ وُہ یسُوع مسیح کو ایک حقیقی تواریخی شخصیت اور اُس کے معجزات کو ماننے کا دعوےٰ تو کرتا ہے۔ لیکن وُہ حقیقت میں شخصی طور سے خداوند یسُوع مسیح پر اعتماد نہیں کرتا۔ مسیح سے دُعا کرتا یا مسیح کے لئے زندہ رہنے کا فضل مانگتا۔ شیطان اور اُس کے شریر فرشتے بھی اِس قسم کا ایمان رکھتے ہیں۔ دیکھئے مرقس ۵: ۶-۱۰؛ یعقوب ۲: ۱۹۔

بہُت سے لوگ بائبل مقدّس کے حقائق کو جانتے ہیں لیکن وُہ نجات یافتہ نہیں ہیں۔

۲۔ عارضی ایمان

اِس قسم کا جھوٹا ایمان شرُوع میں حقیقی دکھائی دیتا ہے لیکن پھر جیسا کہ خداوند یسُوع مسیح نے بیج بونے والے کی تمثیل میں چار قسم کی زمین کا ذکر کیا ہے۔ (متّی ۱۳: ۴-۲۳) یہ صرف تھوڑی دیر قائم رہتا ہے۔ عارضی ایمان والا شخص پتھریلی زمین والا بیج ہے یا جھاڑیوں میں بوئے گئے بیج کی مانند جو ہمیشہ کی زندگی کا پھل نہیں لاتا۔ ایسا شخص مسیح یسُوع کا مرید ہونے کی وجہ سے خُوشی اور مسرّت سے معمُور نظر آسکتا ہے۔ (متّی ۱۳: ۲۰) لیکن جب مُشکلات اور ایذا رسانی آتی ہے یا دُنیوی چیزوں کو حاصل کرنے کی خواہش بہُت

بڑھ جاتا ہے تو وہ اپنے ایمان کو پیچھے چھوڑ دیتا ہے۔ ہم اُسے خُدا
کے لوگوں کے درمیان نہیں دیکھتے۔

۳۔ مُعجزانہ ایمان فوق الفطرت چیزوں کے بارے میں
یہ توہم پرستی کی قِسم کا ایمان ہے۔ اِس قسم کا ایمان رکھنے والے
لوگ مُعجزات کا یقین کرتے ہیں اور اکثر کہتے ہیں کہ مَیں نے مُعجزہ
دیکھا ہے یا میرے تجربہ میں آیا ہے۔ وُہ صرف اِس قسم کی مسیحیت
چاہتے ہیں جو آج کل کے مُعجزات پر زور دیتی ہے جیسے کہ
مُعجزانہ شفا، غیر زبانیں بولنا۔ (دیکھئے متّی ۷: ۲۲-۲۳؛
اعمال ۸: ۱۸-۲۰؛ ا۔کرنتھیوں ۱۳: ۲) وُہ مُعجزات کرنے والا
چاہتے ہیں۔ لیکن وہ حقیقت میں دلچسپی نہیں رکھتے جو گُناہ سے نجات
دیتا ہے۔

اِن میں سے کِسی حالت میں بھی ایماندار خُدا کے کلام سے حقیقی
محبت نہیں رکھتا اور سنجیدگی سے سب کُچھ کا زندگی پر اطلاق نہیں کرتا۔
آؤ ہم دیکھیں کہ بائبل مقدس کے بیان کے مطابق حقیقی ایمان کیا
ہے۔ حقیقی میں دو چیزیں پائی جاتی ہیں۔ جو خدا کے رُوح کا انعام ہے۔

۱۔ یقینی علم: خُدا کے کلام کا درست علم ہونا چاہیئے اور خاص کر
گناہ کا اور گناہ سے نجات دینے والے کا اور مسیحی خدمت کا۔ کوئی نجات
نہیں ہو سکتی۔ اگر کسی شخص میں خوشخبری کے بارے میں ضروری علم
کی کمی ہو۔ ہمارا علم یقینی اور پختہ ہونا چاہیئے۔ (عبرانیوں ۱۱: ۶)

ہم یہاں دیکھتے ہیں کہ کلیسیا میں بائبل کے بارے اچھی تربیت
کی اہمیت کیا ہے۔ اور کلیسیا سے باہر لوگوں کو بائبل کی تعلیم دینا
مشنری کام ہے۔

۲۔ دِلی اعتماد (بھروسہ) خُدا کے کلام کی سچائی کے بارے
رُوحُ القُدس کے ذریعے قائل ہونے کے بعد دُوسرا قدم یہ ہے کہ ہم
شخصی طور پر اپنے آپ کو سچائی کے حوالے کریں۔
ہم دِلی طور پر اپنے آپ کو خداوند کے تابع کریں اور شخصی طور پر اُس
سے درخواست کریں کہ وُہ ہمارے گناہوں کو مُعاف کرے اور اپنی راستبازی
ہمیں عطا کرے۔ حقیقی ایمان میں شخصی سپردگی پائی جاتی ہے۔ رُوحُ القدس
میرے اندر یہ دلی اعتماد پیدا کرتا ہے۔
بائبل مقدّس میں حقیقی ایمان کی ایک سب سے بڑی مثال ابراہام
ہے۔

(۱) رُومیوں ۴: ۲۰-۲۲ ہمیں بتاتا ہے کہ ابراہام کم اعتقادی کی وجہ سے
خُدا کے وعدوں پر لڑکھڑایا نہیں۔ (۲) وُہ پُورے طور پر قائل تھا کہ
جو کُچھ خدا نے وعدہ کیا ہے وُہ اُسے پُورا کر سکتا ہے۔ اگرچہ خُدا نے
اُسے آزمانے کے لئے اُس کے اکلوتے بیٹے اضحاق کی قربانی اُس سے
طلب کی۔ پھر بھی اُس نے دلی طور پر خدا کا اعتماد کیا۔ اِس حقیقی ایمان
کے شخصی فوائد بھی ہمارے اِس سوال میں درج ہیں۔ (۱) گُناہوں کی
معافی (۲) اَبدی راستبازی (۳) اَبدی نجات۔ اِن فوائد کو حاصل
کرنے کے لئے بنیادی بات ہمارا ایمان نہیں۔ دیکھئے سوال نمبر ۱۶

لیکن (ک) خُدا کا مُفت فضل اور (ب) یسُوع مسیح کے کام -

The merits of christ

کیا آپ یہ حقیقی ایمان رکھتے ہیں اور کیا آپ کو ابدی نجات ملی ہے۔
اگر آپ کو اِن باتوں کا یقین حاصل ہے تو خُدا کا شُکر ادا کریں۔

نمبر ۱۲ پر سوالات

۱ - ہر شخص جو کہتا ہے وُہ مسیحی ایماندار ہے. خداوند یسُوع مسیح پر اس کا سچا اور نجات بخش ایمان ہے۔

سچ / جھُوٹ

۲ - تین قسم کے جعلی ایمان کے نام لکھیں جو بہت سے لوگ غلطی سے حقیقی ایمان کی جگہ رکھتے ہیں۔

ا ـ تواریخی ایمان

ب ـ عارضی ایمان (بیج بونے والے کی مثال)

ج ـ [illegible] ایمان ([illegible])

۳ - اگر کوئی شخص کہتا ہے کہ یقیناً مَیں مسیحی ہُوں۔ مَیں نے کتابچہ سوال و جواب پڑھا ہے اور سب کچھ جو اِس میں لکھا ہے سیکھا ہے۔ اُس کا ایمان کس قسم کا ایمان ہو سکتا ہے۔

تواریخی ایمان

۴ - اِس عام محاورہ کے بارے میں آپ کیا سوچتے ہیں. جس کے مطابق کہا جاتا ہے مذہب کی کوئی بات نہیں ۔ اگر آپ سنجیدہ ہیں۔ آپ کسی بھی مذہبی تعلیم کا یقین کر سکتے ہیں۔

صرف [illegible] تعلیم بائبل میں ملتی ہے

۵ - کلامِ مقدس کے حقیقی علم کا مطلب ہے۔

[illegible] نجات کا یقین ہونا چاہیے

۶ - چونکہ حقیقی ایمان کے لئے بائبل کا دُرست علم ضروری ہے۔ مجھے مندرجہ ذیل کاموں کا انتخاب کرنا چاہیئے ۔

ا - سنڈے سکُول

ب - ہفتہ کے درمیان بائبل اسٹڈی کی بجائے ٹی-وی پروگرام۔

ج - یُوتھ فیلوشپ میں جانے کی بجائے دوستوں سے مُلاقات کرنا۔

د - ضلع کی تنظیم۔

ر - کرسچن مشن

س - روزانہ مضحکہ خیز اخبار

ش - خُدا کے کلام کی روزانہ تلاوت

کونسا دُرست ہے۔

۷ - دلی اعتماد کا مطلب ہے۔

ا - شخصی سپُردگی۔

ب - کچھ دلچسپی

ج - ایمان مگر فرمانبرداری نہیں -

د - عارضی ایمان

ر۔ کلیسیا میں شریک ہونا۔

کونسا دُرست ہے۔

۸۔ یسُوع مسیح پر حقیقی ایمان یہ ہے۔

و۔ بہُت لوگوں کے لِئے آسان ہے۔

ب۔ بہُت لوگوں کے لِئے بہُت مُشکل۔

ج۔ رُوحُ القُدس کے ہمارے اندر کام کرنے کے بغیر نامُمکن۔

کونسا دُرست ہے۔

۹۔ حقیقی ایمان ہمیشہ بہُت مضبُوط ہوتا ہے اور کبھی اُس میں شک نہیں ہوتا۔

درُست / غلط

۱۰۔ یُوحنّا ۲۰ : ۳۱ لکھیں۔

۲۲۔ ایک مسیحی کے لِئے کیا کُچھ یقین کرنا ضرُوری ہے۔

وُہ سب کُچھ جس کا وعدہ انجیل میں ہم سے کیا گیا ہے جسے ہمارا عالمگیر اقرار الایمان بغیر کسی شک کے خلاصے کے طور پر ہمیں سکھاتا ہے۔

یہ آخری سوال جس میں مخلصی کے ساتھ ایمان کا تعلق بیان کیا گیا

ہے۔ اُن باتوں کے متعلق ہے جو حقیقی ایمان میں پائی جاتی ہیں۔ یقینی علم جو سوال نمبر ۲۱ میں پیش کیا گیا ہے۔ اِس میں وُہ تمام حقائق شامل ہیں جو رسُولی عقیدہ میں پائے جاتے ہیں۔ یہاں اُن کو بلا شُبہ عالمگیر مسیحی عقیدہ کا جُز کہا گیا ہے۔

حقیقی ایمان کی بُنیاد خُدا کے کلام پر ہے۔ خاص کر تخلیق عالم کے بارے میں سچائی۔ گناہ، مخلصی اور عدالت جسے ہم انجیل (خوشخبری) کہتے ہیں۔ اِن سب باتوں کا ذکر عقیدہ میں کیا گیا ہے۔

یہ دلچسپ بات ہے کہ ہمارا کتابچہ (Catechism) رسولی عقیدہ کا محاورہ استعمال نہیں کرتا۔ اِس کی وجہ شاید یہ ہے کہ زمانہ اصلاح کے دوَر میں رومن کیتھولک کلیسیا یہ سکھاتی تھی کہ رسُولوں نے خُود اِس عقیدہ کو لکھا ہے۔ بیشک یہ بات سچ نہیں ہے بلکہ مسیحی کلیسیا کی پہلی چند صدیوں میں یہ عقیدہ بپتسمہ کے لِئے اقرار کے طور پر حصّہ بہ حصّہ وجُود میں آیا ہے۔ بپتسمہ کے موقعہ پر پاسبان یہ سوال پُوچھتا تھا۔ کیا تم خدا قادرِ مطلق باپ پر ایمان رکھتے ہو۔ بپتسمہ لینے والا شخص جواب دیتا تھا کہ مَیں خُدا قادرِ مطلق پر ایمان رکھتا ہُوں اِسی طرح خُداوند اور رُوحُ القُدس کے بارے میں سوال وجواب ہوتے تھے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ کس طرح یہ عقیدہ لاطینی کے لفظ (Credo) کریڈو سے نکلا ہے۔ جس کا مطلب ہے۔ میں ایمان رکھتا ہوں۔ بپتسمہ کے حُکم سے شرُوع ہُوا۔ جس کا ذکر متّی ۲۸ : ۱۹ میں پایا جاتا ہے۔

اِس عقیدہ کے بارے میں چار باتوں پر غور کریں۔

۱۔ یہ عقیدہ عالمگیر ہے۔ یہ افسوس کی بات ہے کہ ۱۹۵۰ء

میں جب اِس کتابچہ کو یوریکا (Eureka) پریسبیٹیری
نے چھپوایا۔ تو اُس وقت عالمگیر اصطلاح کو نکال دیا جو اصلی
کتابچہ میں پائی جاتی ہے۔ لیکن یہ عقیدہ عالمگیر ہے۔ اِس لئے کہ
تمام کلیسیائیں اِس کو مانتی ہیں۔ خُدا کے لوگوں کا تمام زمانوں میں یہی
ایمان رہا ہے۔

۲۔ **یہ عقیدہ یقینی ہے۔** اگر کوئی اپنے آپ کو مسیحی کہتا ہے تو
وُہ اِس عقیدہ پر کوئی اعتراض یا شک نہیں کر سکتا۔ یہ بات صاف
ظاہر ہے کہ اِس کی بنیاد خُدا کے کلام پر ہے۔ جو حقیقت میں سچائی
ہے۔

۳۔ **یہ عقیدہ مسیحی ہے۔** یہ عقیدہ مسیحی ایمان کی بُنیادی باتیں
سکھاتا ہے۔ مسیحیت سب سے پہلے سچائیوں کا ایک قاعدہ ہے۔ اِن
سچائیوں کے بغیر حقیقی محبت نہیں ہو سکتی۔

۴۔ **یہ ایک ایمان ہے۔** تمام مذاہب کی بُنیاد ایمان یا دلی سُپردگی
پہ ہوتی ہے۔ جو زندگی کو directs کرتا ہے۔

یقیناً زندگی کی تمام باتیں دلی ایمان سے جاری ہوتی ہیں۔ غیر مسیحی
بھی اپنے دل میں بُنیادی ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن جھُوٹے معبُودوں پر
ایمان رکھنا غلطی اور ایمان کی گمراہی ہے۔ ہم خدائے ثالوث پر ایمان
رکھتے ہیں۔ جس کا ذکر کلامِ مقدّس میں پایا جاتا ہے۔ ہمارے ایمان
کا اظہار مخلصی دینے والے بادشاہ کے ساتھ عہدی تعلق میں چلنے
سے ہوتا ہے۔ جو یہ کہتا ہے۔ "اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میرے
حکموں پر عمل کرو۔" (یُوحنا ۱۴: ۱۵)

نمبر ۲۲ پر سوالات

۱۔ ایک مسیحی کے لئے کن باتوں پر ایمان رکھنا ضروری ہے۔
____

۲۔ یہ سوال ہمیں بتاتا ہے ______________ گیا ہے۔ اور یہ
اِس بات پر زور دیتا ہے ______________
پیدا کی ہے ______________
نجات کا واحد وسیلہ ______________
خالی جگہ پُر کریں۔

۳۔ رسُولی عقیدہ پہ یقیناً اعتقاد رکھنا چاہیئے؟ کیونکہ اِسے رسُولوں نے
خود لکھا۔ غلط یا درُست ____غلط____

۴۔ متّی ۲۸: ۱۹ کا رسولی عقیدہ سے کیا تعلق ہے؟
____
____

۵۔ عقیدہ کا لفظ لاطینی سے نکلا ہے۔ جس کا مطلب ہے ______________
____
____

۶۔ رسُولی عقیدہ کے مذہب کی چار خوبیاں ہیں۔
ا ____یہ عقیدہ عالمگیر ہے____
ب ____یہ عقیدہ یقینی ہے____

روح القدس کی قدرت سے پیٹ میں پڑا اور کنواری مریم سے پیدا ہوا، پنطیس پیلاطوس کی حکومت میں دکھ اٹھایا، مصلوب ہوا، مرگیا اور دفن ہوا (عالم ارواح میں اتر گیا) تیسرے دن مُردوں میں جی اٹھا آسمان پر چڑھ گیا۔ خدا قادرِ مطلق باپ کی دہنی طرف بیٹھا ہے۔ جہاں سے وہ زندوں اور مُردوں کی عدالت کرنے کو آئے گا۔ میں ایمان رکھتا ہوں روح القدس پر، پاک کلیسیا پر، مقدسوں کی شراکت، گناہوں کی معافی، جسم کے جی اٹھنے اور ہمیشہ کی زندگی پر۔ آمین۔

یہ سوال ہمارے سامنے رسولوں کے عقیدہ کے بارے میں آرٹیکل پیش کرتا ہے۔ ہم پھر دوبارہ دہراتے ہیں کہ یہ عقیدہ رسولوں کے ہاتھ سے لکھا نہیں گیا تھا۔ نہ کسی ایک شخص نے اس کو لکھا تھا۔ بلکہ یہ سلسلہ وار بنتا گیا۔ جب تثلیث اقدس کے تین بنیادی (آرٹیکل) مخصوص حصوں پر اور اضافی (آرٹیکل) مخصوص حصے بڑھائے گئے۔ ایک جملہ کہ وہ عالم ارواح میں اتر گیا۔ چھٹی ساتویں صدی مسیحی تک شامل نہیں کیا گیا تھا۔ اس عقیدہ کے زیادہ تر (آرٹیکل) مخصوص حصے تیسری اور چوتھی صدی میں اکٹھے کیے گئے۔

بعض اصولوں پر چلنے والے مسیحی یہ محاورہ استعمال کرتے ہیں کوئی عقیدہ نہیں بلکہ مسیح اور رسولی عقیدہ اور ہائیڈل برگ (Catechism) کو نہیں مانتے وہ کہتے ہیں کہ ہم کسی انسان کے بنے ہوئے عقیدہ کو نہیں بلکہ صرف مسیح اور بائبل کو مانتے ہیں۔ اُن کی اس دلیل کا کیا جواب دیا جائے۔

ہمیں اِن لوگوں کو جواب دینا چاہیئے کہ عقیدہ صرف اس ایمان کا

ج

د

۷۔ ہمیں اپنے آپ کو کیتھولک نہیں کہنا چاہیئے۔ کیونکہ ہم رومن کیتھولک کلیسیا میں شریک نہیں۔

غلط یا درست

۸۔ مندرجہ ذیل کا موازنہ کریں۔

میں ایمان رکھتا ہوں — بپتسمہ کا طریقہ

عالمگیر — ایمان کا طریقہ اور مسیح یسوع پر مرکوز زندگی۔

متی ۱۹:۲۸ — عقیدہ

مسیحیت — سب اِس پر ایمان رکھتے ہیں

۹۔ دُنیا میں ہر ایک شخص کے دل میں ایمان ہے۔ جو اُس کی زندگی کی راہنمائی کرتا ہے۔

غلط یا درست

۱۰۔ رومیوں ۱۷:۶ لکھیں۔

۲۳۔ یہ آرٹیکل (خاص حصّے) کیا ہیں؟

(۱) میں خدا قادرِ مطلق باپ پر ایمان رکھتا ہوں جو آسمان اور زمین کا خالق ہے اور اُس کے اکلوتے بیٹے ہمارے خداوند یسوع مسیح پر جو

بیان ہے کہ بائبل مقدس خُدا اور نجات کے بارے میں کیا تعلیم دیتی ہے۔ یہ مقولہ کہ کوئی عقیدہ نہیں بلکہ صرف مسیح حقیقتاً بذاتِ خود ایک عقیدہ ہے۔ یہ بعض کے ایمان کا بیان ہے۔ لیکن یہ کتنا کمزور عقیدہ ہے۔ کیونکہ یہ ہمیں خداوند یسوع مسیح کے بارے میں کچھ نہیں بتاتا اور خداوند یسوع مسیح نے خود اپنے شاگردوں سے پُوچھا کہ تم مسیح کے بارے میں کیا سوچتے ہو کہ وُہ کس کا بیٹا ہے۔ (متی ۲۲ : ۴۲) دراصل ابتدائی صدی میں کئی عقیدے ہوں گے جو رسولوں نے کلامِ مقدس میں لکھے۔ ۱-تیمتھیس ۳ : ۱۶ حقیقت میں ایک ابتدائی مسیحی گیت یا عقیدہ تھا۔ یہ and confessedly, great شروع ہوتا ہے۔ without controversy یہ بہُت کمزور ترجمہ ہے۔

بائبلی عقیدہ جو بڑی احتیاط کے ساتھ بائبل مقدس کی تعلیم سے وجود میں آیا ہو۔ وُہ مندرجہ ذیل اہم مقاصد کو پُورا کرتا ہے۔

۱۔ عقیدہ ایمانداروں کو متحد کرنے میں معاون ہوتا ہے۔ وُہ جن کا ایک جیسا ایمان ہو۔ وُہ ایک دوسرے کے سامنے اپنے ایمان کا اقرار اپنے عقیدہ کے ذریعے کرتے ہیں۔

۲۔ عقیدہ کلیسیا کے ایمان کا ایک معیار ہے۔ یہ کلیسیا کے شرکاء اور اُس میں نئے سِرے سے شامل ہونے والوں کے لئے ایک امتحان (test) ہے۔

۳۔ عقیدہ آنے والی نسلوں کے لئے سچائی کو قائم رکھنے میں مدد دیتا ہے۔ ہمیں دوسروں سے ایمان کا ایک قیمتی خزانہ ملا ہے اور چاہئے کہ ہم اِسے دوسروں کے لئے محفوظ رکھیں۔

۴۔ عقیدہ کلیسیا کے ایمان کے بارے میں تعلیم دینے کا ایک موثر وسیلہ ہے۔ (Tools) جسے مقدس لوگوں نے تیار کیا ہے۔ جنھوں نے رُوح اُلقُدس کی مدد سے بڑی احتیاط کے ساتھ کلامِ مقدس کا مطالعہ کیا کہ یہ حقیقت میں کیا سکھاتا ہے۔ عقیدے کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد کلیسیا اِسے تبدیل بھی کر سکتی ہے۔ (بشرطیکہ اِس میں کوئی ایسی بات ہو جو کلام کے منافی ہو)۔

رسُولوں کا عقیدہ چونکہ کلامِ مقدس کے محاورات (کی تعلیم) سے بنا ہے۔ وقت تبدیل ہو جانے کے بعد اِس میں کوئی تبدیلی نہیں آئی اور قریباً ۱۵ صدیوں سے کلیسیا اِس کا اقرار کرتی آئی ہیں۔ کوئی کلیسیا یا مسیحی جو اِس عقیدہ کو نہیں مانتا وُہ مسیحی نہیں۔ لیکن صرف زبان سے اِس کا اقرار کرنا اور دل سے نہ ماننا بھی ہمیں مسیحی ثابت نہیں کرتا۔

کیا تمہارا اقرار الایمان مسیحی ہے۔

نمبر ۲۳ پر سوالات

۱۔ رسولی عقیدہ کی موجُودہ صُورت میں کتنے جُز ہیں؟

۲۔ سب سے آخر میں کونسا جُملہ بڑھایا گیا؟

مسیحی کلیسیا نے زیادہ تر حصّے کب استعمال کرنے شروع کئے۔

۳۔ و ۔ مشترک ماٹو (مقصد) کوئی عقیدہ نہیں۔ لیکن صرف مسیح، بیشک یہ بالکل مناسب ہے۔

ب ۔ صرف انسان کا بنا ہُوا عقیدہ، یہ مسیحی ایمان کا غلط تصور پیش کرتا ہے۔ کونسی بات درُست ہے۔

۴۔ عقیدہ محض کسی شخص کی خُدا اور خوشخبری کے بارے میں سمجھ اور اعتقاد کا بیان ہے۔

جھوٹ

سچ یا جھوٹ

۵۔ کلیسیا کے لئے عقیدہ کے چار فوائد کا ذکر کریں۔

و ______

ب ______

ج ______

د ______

۶۔ رلفارمڈ، لُوتھرن اور رومن کیتھولک کلیسیا۔ سب رسُولی عقیدہ کو اِستعمال کرتے ہیں اور ایک ہی طریقہ سے اِس کی تشریح کرتی ہیں۔

درست

غلط یا درُست

۷۔ کلیسیا کا عقیدہ یا اقرار الایمان کبھی بدل نہیں سکتا اور نہ اِس میں کوئی اضافہ ہوسکتا ہے۔ کیونکہ یہ کلامِ مقدّس کی طرح بالکل مکمل ہے۔

درست

غلط یا درست

۸۔ ایک شخص کو رلفارمڈ کلیسیا میں واجبات ادا کرنے پر شامل کر لینا چاہیئے۔ اگرچہ وُہ اقرار الایمان یعنی اِس کتابچہ کو قبُول کرنے

سے انکار کرتا ہو۔

غلط

غلط یا درُست

۹۔ ہر ایک شخص جو گرجہ گھر میں رسُولی عقیدہ کو دُہراتا ہے۔ وُہ فوراً مسیحی ہے۔

غلط

غلط یا درُست

۱۰۔ درُست ترجمہ کے ساتھ ۱۔تمُتھیُس ۳:۱۶ لکھیں۔

۴۲۔ عقیدہ کے مضامین کس طرح تقسیم کئے جاتے ہیں۔

تین حصّوں میں، پہلا حِصّہ ہے۔ خُدا باپ اور ہماری تخلیق۔ دُوسرا حِصّہ۔ خُدا بیٹا اور ہماری مخلصی۔ تیسرا حِصّہ۔ خُدا رُوح القُدس اور ہماری تقدیس۔

سوالے نمبر ۴۲ تا ۵۸ رسُولی عقیدہ کے پُورے بارہ حصّوں کا بیان کیا گیا ہے۔ سوالے نمبر ۲۴، ۲۵ عقیدے کا خاکہ بیان کرتے ہیں۔ اور ہمیں دکھاتے ہیں کہ اِس کی بُنیاد خُدا کے ثالُوث پر رکھی گئی ہے۔ مسیحی بُنیادی ایمان یہ ہے کہ سچائی اور زندہ خُدا۔ خُدا کے ثالُوث ہی

ہے۔ باپ، بیٹا اور پاک رُوح۔ یہی خُدا تخلیقِ عالم، مخلصی اور تقدیس کا چشمہ ہے۔

تثلیثِ اقدس کی سچائی سب سے اہم اور بُنیادی سچائی ہے۔ جب تک ہم یہ نہ جان لیں کہ خُدا کون ہے یا کیا ہے۔ دُوسری باتوں کے بارے میں ہم سچائی کو درست طریقے سے کبھی نہیں جان سکتے۔ خدائے ثالوث ہی بُنیادی حقیقت ہے۔ اور باقی تمام سچی باتوں کو اسی صُورت میں دیکھنا چاہیئے کہ وہ خُدائے ثالوث سے صادر ہُوئی ہیں۔

عقیدہ تین حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر ایک کے لئے ایک حصّہ یعنی باپ، بیٹے اور رُوح القدس کے لئے۔ آپ غور کریں گے کہ بڑا حصّہ بیٹے کے لئے وقف کیا گیا ہے۔ (جُز نمبر ۲ سے ۷ تک) اور رُوح القدس کے لئے ایک چھوٹا سا حصّہ ہے۔ یعنی مَیں ایمان رکھتا ہُوں رُوح القدس پر (جُز نمبر ۸) تاہم کتابچہ درست ترتیب سے یہ سکھاتا ہے کہ جُز نمبر ۸ تا ۱۲ بھی رُوح القدس کے کاموں پر مشتمل ہیں۔ اور درحقیقت عقیدہ میں باپ کے لئے سب سے چھوٹا حصّہ ہے۔

بارہ حصّے مندرجہ ذیل ہیں۔

ا۔ خُدا باپ اور ہماری تخلیق۔

(۱) مَیں خُدا قادرِ مُطلق باپ پر ایمان رکھتا ہُوں جو آسمان اور زمین کا خالق ہے۔

ب۔ خُدا بیٹا اور ہماری نجات۔

(۲) اور اُس کے اکلوتے بیٹے ہمارے خداوند یسُوع مسیح پر

(۳) جو رُوح القدس کی قُدرت سے پیٹ میں پڑا۔ کنواری مریم

سے پیدا ہُوا۔

(۴) پنطُس پیلاطوس کے عہد میں دُکھ اُٹھایا، مر گیا، دفن ہُوا۔ (عالمِ ارواح میں اُتر گیا)

(۵) تیسرے دن وُہ مُردوں میں سے جی اُٹھا۔

(۶) وُہ آسمان پر چڑھ گیا اور خُدا قادرِ مُطلق باپ کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہے۔

(۷) جہاں سے وُہ مُردوں اور زندوں کی عدالت کے لیے آئے گا۔

ج۔ خُدا رُوح القدس اور ہماری تقدیس۔

(۸) مَیں ایمان رکھتا ہُوں رُوح القدس پر۔

(۹) اور پاک کلیسیا کلیسیا اور مقدسوں کی شراکت پر۔

(۱۰) گناہوں کی معافی

(۱۱) جسم کے جی اُٹھنے

(۱۲) اور ہمیشہ کی زندگی پر

تثلیثِ اقدس کے اقانیم کی ترتیب، اُن کی حیثیت یا عظمت کی وجہ سے نہیں۔ کیونکہ اگلا سوال اور سوال نمبر ۵۳ سکھاتے ہیں کہ تینوں اقانیم ایک ہی خُدا جو ہر طرح سے برابر اور ازلی ہے۔ لیکن خُدا کے کام ہمیشہ باپ، بیٹے اور رُوح القدس کی طرف سے ہوتے ہیں۔ کوئی اقنوم دُوسرے دو اقانیم کو چھوڑ کر کبھی بھی علیحدہ کام نہیں کرتا۔

نمبر ۲۴ پر سوالات

۱۔ سوالے نمبر ۲۴ اور ۲۵ عقیدے کا خلاصہ بیان کرتے ہیں

________ اور ________

۲۔ عقیدہ میں ________ بڑے حصے ہیں۔ ایک حصہ
ہر اقنوم کے لئے ________
کل ________

۳۔ کل علم کی بنیادی سچائی کیا ہے۔

۴۔ سب سے بڑا حصہ ________ کے لئے مخصوص
کیا گیا ہے۔
سب سے چھوٹا حصہ ________ وقف ہے۔

۵۔ اِن کا موازنہ کریں۔

روح القدس	مخلصی
باپ	تقدیس
بیٹا	تخلیق عالم

۶۔ حصہ ۹ کی کتابچہ کے مطابق اصلی صورت دیں۔

۷۔ کونسا (articles) مضمون روح القدس کے کام کی طرف
اشارہ کرتا ہے؟

۸۔ باپ، بیٹے اور روح القدس کی ترتیب اُن کے چھوٹے بڑے ہونے
کی وجہ سے، باپ سب سے بڑا ہے۔ بیٹا باپ سے چھوٹا ہے اور

روح القدس بیٹے سے چھوٹا ہے۔
سچ یا جھوٹ ________

۹۔ باپ ہمیشہ کام کرتا ہے ________ بیٹا اور
________ روح القدس۔

۱۰۔ ۱۔ پطرس ۱: ۲ لکھیں۔

۲۵۔ جب کہ ایک ہی الٰہی ہستی ہے پھر آپ تین یعنی باپ، بیٹے اور روح القدس کا کیوں ذکر کرتے ہیں

کیونکہ خدا نے اپنے کلام میں ایسا ہی اپنے آپ کو ظاہر کیا ہے کہ یہ تین
اقانیم (اشخاص) ایک ہی حقیقی خدا ہے۔

ہمارے مسیحی ایمان کی بنیاد خدائے ثالوث ہے اور یہ حقیقت رسولوں کے
عقیدہ میں پائی جاتی ہے۔
جب ہم حقیقی خدا کے بارے میں سوچتے ہیں۔ جس نے اپنے آپ کو
قدرت کی چیزوں اور کلام مقدس میں ظاہر کیا ہے تو ہمارے سامنے ایک
پُراسرار ہستی ہوتی ہے۔
بُت پرستوں کے معبود بہت سادہ ہوتے ہیں۔ وہ آدمی سے

زیادہ فرق نہیں ہوتے اور اکثر آدمیوں سے زیادہ گنہگار ہوتے ہیں۔ لیکن حقیقی خُدا اِس قدر بزرگ، جلالی، قُدرت اور حکمت اور انصاف سے معمور ہے کہ ہماری آنکھیں اُس کی بزرگی اور شاہی جلال کو دیکھ کر چُندھیا جاتی ہیں۔ یسعیاہ نبی نے یہ سوال پوچھا "تم خُدا کو کس چیز کے ساتھ تشبیہ دو گے۔ (یسعیاہ ۴۰: ۱۸) مقدس پولُس خدا بیٹے کو شامل کرکے خدا کے بارے میں کہتا ہے "بقا صرف اُسی کو ہے اور وُہ اُس نُور میں رہتا ہے جس تک کسی کی رسائی نہیں ہو سکتی۔ نہ اُسے کسی انسان نے دیکھا اور نہ دیکھ سکتا ہے۔ اُس کی عزّت اور سلطنت اَبد تک رہے۔ آمین۔ (۱۔تیمتھیُس ۶: ۱۶) نہیں ہم خدا کی دولت اور حکمت اور علم کیا ہی عمیق ہے اور اُس کی راہیں کیا ہی بے نشان ہیں۔ (رُومیوں ۱۱: ۳۳) اَب ہم خُدا کی صفات کا مکمل بیان پیش نہیں کر سکتے۔ لیکن بڑی بات جو ہمیں یہاں سیکھنی چاہئے۔ وُہ یہ ہے کہ خُدا تثلیث (ثالوث) ہے۔

دو باتیں ہیں جو خدا کی اصلی ذات کے بارے میں سیکھنی چاہئیں۔

۱۔ **خُدا ایک ہے**۔ دونوں پُرانا اور نیا عہد نامہ تعلیم دیتے ہیں کہ سچّا اور ہمیشہ زندہ رہنے والا خُدا ایک ہی ہے۔ (دیکھئے استثنا ۶: ۴؛ مرقس ۱۲: ۲۹؛ ۱۔تیمتھیُس ۲: ۵

(بُت پرست لوگ بہُت سے خداؤں کو مانتے ہیں۔ اِسے پولی تھی اِزم (Polytheism) کہتے ہیں۔ پولی کا مطلب ہے بہُت سے۔ تھی اِزم۔ خُدا) خُدا اپنی ذات میں ایک ہے۔ وُہ خالص رُوح ہے۔ اُس کا کوئی جسم اور حصّے نہیں۔ وُہ اپنے ارادہ اور مقصد میں ایک ہے اور وُہ لاتبدیل ہے۔

۲۔ اُس کی واحد ذات میں تین اقانیم ہیں۔ یہاں ایک اور بھید ہے۔ واحد خُدا میں تین شخص ہیں۔ باپ، بیٹا اور رُوح القُدس۔ ایک شخص ایسا فرد ہے جو دوسروں سے کلام کر سکتا ہے اور دوسروں کی سُن سکتا ہے۔ خُدا تین طرح سے اپنے آپ سے کلام کر سکتا ہے۔ باپ بیٹے سے اور رُوح القُدس سے کلام کر سکتا ہے اور بیٹا باپ سے اور رُوح القُدس سے باتیں کر سکتا ہے۔ اور رُوح القُدس باپ سے اور بیٹے سے گفتگو کر سکتا ہے۔

تثلیث اَقدس کے تینوں اقانیم اِس الٰہی رفاقت میں واحد خُدا کی حیثیت سے ہمیشہ خوشحال رہے ہیں۔

اَب ثالوث (ٹرائی une کا مطلب ہے۔ تین۔ une کا مطلب ہے۔ ایک) خُدا ہمارے لِئے ایک بھید ہے۔ جب کہ ہم تین سمجھتے ہیں کہ کس طرح واحد خُدا کی ذات میں تین اقانیم (اشخاص) پائے جاتے ہیں تو پھر ہم اِس کا کیوں یقین کرتے ہیں۔ اور رسُولوں کا عقیدہ کیوں اِس کی تصدیق کرتا ہے۔

اِس کا جواب صرف یہ ہے کہ بائبل مقدّس خُدا کے بارے میں یہی تعلیم دیتی ہے۔ خُدا ایک سے زیادہ دفعہ اپنے لِئے جمع کی صورت میں اسما ضمیر استعمال کرتا ہے۔ بائبل مقدّس کے پہلے باب میں (پیدائش ۱: ۲۶) اور دُوسرے حوالوں میں بھی (یسعیاہ ۶: ۳؛ ۴۸: ۱۶) نیا عہد نامہ ہمیں خُدا کی پُوری سمجھ عطا کرتا ہے کہ وُہ باپ بیٹا اور رُوح القُدس ہے۔ اور تینوں اقانیم علیٰحدہ علیٰحدہ شخص کی حیثیت رکھتے ہیں۔ لیکن تینوں ایک ہی خُدا ہے۔ دیکھئے متّی ۳: ۱۶-۱۷

۱۹:۲۸؛ ۱۹؛ یُوحنّا ۸: ۱۹؛ ۱۰: ۳۰، ۳۳؛ اعمال ۵: ۳-۴؛ ۲۰: ۲۸؛
۱-کرنتھیوں ۱۳: ۱۴؛ ۱-پطرس ۱: ۲)

تثلیث اقدس کے اِس ثبوت سے ظاہر ہوتا ہے کہ جدید خیال کے لوگ ماڈرنسٹ، یہواہ وٹنس، آدم سٹرانگ کے پیراؤ اور مورمونز اور دوسرے فرقے جو تثلیث کا انکار کرتے یا تثلیث کی تردید کرتے ہیں۔ بائبل کے خُدا کی پرستش نہیں کرتے۔ خُدا کے بارے میں اُن کا تصور جھُوٹا ہے۔ (۱-یُوحنّا ۲: ۲۳؛ ۲-یُوحنّا ۹)

تثلیث کا انکار بائبل کی ایک بہت بڑی اور بُنیادی حقیقت کا انکار ہے اور تثلیث پر ایمان رکھنا بائبل مقدس کی ایک بہت ضروری (اہم) سچائی پر ایمان رکھنا اور اُس میں زندگی گزارنا ہے جس نے یہ دی ہے۔

نمبر ۲۵ پر سوالات

۱۔ جس وجہ سے کہ مسیحی بائبل کے خُدا پر ایمان رکھتے ہیں۔ وُہ یہ ہے کہ وُہ اِس کے ذریعے آسانی سے خدا کو سمجھ سکتے ہیں؟
سچ یا جھُوٹ ________

۲۔ اگر خُدا ایک پُراسرار ہستی ہے تو اِس کا مطلب یہ ہے کہ ہم حقیقت میں اُس کو کافی نہیں جان سکتے کہ اُس کے ساتھ رفاقت اور شراکت رکھیں۔
سچ یا جھُوٹ ________

۳۔ مسئلہ تثلیث ایسا مسئلہ ہے۔
ا۔ جس پر سوال اُٹھائے جاتے ہیں۔
ب۔ بُنیادی مسیحی سچائی ہے۔
ج۔ ایک ایسا مسئلہ ہے جو سچی مسیحیت کو جھُوٹے مذاہب سے علیحدہ کرتا ہے۔

۴۔ بائبل کے مسئلہ تثلیث میں دو بُنیادی حقائق پائی جاتی ہیں جو ہم بائبل پر ایمان رکھنے کی وجہ سے قبُول کرتے ہیں۔ وُہ یہ ہیں۔
ا ________
ب ________

۵۔ مسئلہ تثلیث ہمارے لئے ایک بھید ہے کیونکہ ہم یہ نہیں جانتے کہ کس طرح واحد خُدا حقیقت میں تین خُدا ہو سکتا ہے۔
سچ یا جھُوٹ ________

۶۔ مندرجہ ذیل کا موازنہ کریں۔
ا۔ باپ خُدا ہے۔ یُوحنّا ۱: ۱
ب۔ بیٹا خُدا ہے۔ ۱-کرنتھیوں ۳: ۱۶
ج۔ رُوح القدس خُدا ہے۔ کلسیوں ۱: ۳

۷۔ لفظ ثالُوث کا مطلب کیا ہے؟
____

۸۔ خُدائے ثالوث کا مسئلہ۔
ا۔ بڑی صفائی کے ساتھ پُرانے عہدنامہ میں ظاہر کیا گیا ہے۔

ب ۔ پُرانے عہدنامہ میں صرف اِس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

ج ۔ پُرانے عہدنامہ کی نسبت نئے عہدنامہ میں زیادہ صفائی سے پیش کیا گیا ہے۔

۹ ۔ ہم اور لوگوں کو مسیحی خیال کرتے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم خُدا پر ایمان رکھتے ہیں۔ اگرچہ وُہ یسُوع مسیح کی الُوہیت کو نہیں مانتے ۔

سچ یا جھُوٹ

۱۰ ۔ ۲۔ کرنتھیوں ۱۳: ۱۴ لکھیں۔

۲۶۔ تم حقیقت میں کیا مانتے ہو جب کہتے ہو کہ

مَیں ایمان رکھتا ہُوں خُدا قادرِ مطلق باپ پر

جو آسمان اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔

ہمارے خُداوند یسُوع مسیح کے اَبدی باپ خُدا نے آسمان اور زمین کو اور جو کچھ اُس میں ہے نیست سے ہست کیا اور جس پر حکومت کرتا ہے اور اُسے اپنی اَبدی مشورت اور پروردگاری کے ذریعے اپنے بیٹے یسُوع مسیح کی خاطر سنبھالتا ہے جو میرا خدا اور باپ ہے جس پر مَیں بغیر کسی شک کے بھروسہ

رکھتا ہُوں کہ وُہ میرے بدن اور رُوح کے لئے جو ضرُوری ہے مہیا کرے گا اور علاوہ اِس کے جو دُکھ اور مصیبت اِس آنسوؤں کی وادی میں مجھ پر بھیجے گا۔ وُہ اِن سب میں میری بھلائی پیدا کرے گا۔ کیونکہ قادرِ مُطلق خُدا ہونے کی حیثیت سے وُہ ایسا کر سکتا ہے اور ایک وفادار باپ ہو کر وُہ خوشی سے ایسا کرے گا۔

سوال نمبر ۲۶، ۲۷ اور ۲۸ عقیدے کا پہلا حصّہ بیان کرتے ہیں۔ مَیں خُدا قادرِ مُطلق باپ پر ایمان رکھتا ہُوں جس نے آسمان اور زمین کو بنایا۔ یہ جُز (Article) خاص طور پر خُدا باپ کے بارے میں بیان کرتا ہے کہ وُہ قادرِ مُطلق ہے۔ خالق ہے (بنانے والا) سب چیزوں کا بنانے والا ہے۔ اور نہ صرف ہمارا بلکہ خداوند یسُوع مسیح کا باپ بھی ہے۔

خُدا باپ کلام مقدّس اور اِس کتابچہ کے مطابق تین طرح سے باپ ہے۔

۱۔ **خدا سب مخلُوقات کا باپ** :۔ جب عقیدہ میں یہ کہا جاتا ہے کہ خُدا باپ نے سب چیزوں کو پیدا کیا تو اِس کا مطلب ہے پُوری الُوہیت۔ باپ بیٹا اور رُوح القدس کلام مقدّس میں جب خُدا باپ کا ذکر کیا جاتا ہے تو اِس سے مُراد تینوں اقانیم ہوتے ہیں یعنی باپ، بیٹا اور پاک رُوح۔ مسئلہ تثلیث مسیحیت کا ایک بُنیادی مسئلہ ہے کیونکہ اِس مسئلہ کو ماننے والی مسیحیت کے علاوہ کوئی اور مسیحیت نہیں ہے۔ پھر بھی آج کل بہت سے ایسے لوگ ہیں جو اِس کا انکار کرتے ہیں تخلیق کا مطلب ہے کہ سب چیزیں خُدا کے کلام کے ذریعے وجُود میں آئیں۔ (زبور ۳۳: ۶؛ عبرانیوں ۱۱: ۳) پیدا کرنے کا مطلب ہے کہ کسی چیز کو نیست سے بنانا۔ حقیقت میں قادرِ مطلق خدا کی قُدرت ہی پیدا کر سکتی ہے۔

صرف بائبل مقدس ہی میں سب چیزوں کے شروع کا ہمیں پتہ چلتا ہے۔ پیدائش کی کتاب کے پہلے اور دوسرے باب کو چھوڑ کر جس میں تخلیق عالم کی کہانی ہے۔ انسان کو یہ یقین کرنا پڑتا ہے کہ سب چیزیں Chance اتفاق سے بنتی ہیں۔ اور مادہ ازلی ہے۔ لیکن یہ نظریہ کچھ بیان نہیں کرتا۔ یہ صرف ایک جھوٹا مذہبی اعتقاد ہے۔

بہت لوگ از روئے علم حیات وصدُور یہ مانتے ہیں کہ تمام قسم کی زندہ مخلوقات یعنی درخت، جانور اور انسان، لاکھوں اور کروڑوں سالوں میں کسی سادہ سی زندگی سے ترقی کرتے کرتے موجودہ حالت تک پہنچے ہیں جو ابتدا میں اتفاق سے ظاہر ہوئی۔ یہ نظریہ ایک حقیقت کے طور پر تقریباً تمام سکولوں کے نصاب میں پڑھایا جاتا ہے۔ اور بہت سی کلیسیاؤں میں بھی۔ لیکن یہ ایک جھوٹ ہے جسے تمام مسیحیوں کو رد کرنا چاہیے اور اِسے کلامِ مقدس کا مخالف سمجھ کر اِس کے خلاف احتجاج کرنا چاہیئے۔

۲۔ خُدا یسُوع مسیح کا باپ ہے۔ تثلیث اقدس کا پہلا اقنوم (شخص) باپ کہلاتا ہے اور کلام مقدس میں دوسرا اقنوم (شخص) بیٹا کہلاتا ہے۔ تثلیث اقدس میں زندگی کی ایک ترتیب پائی جاتی ہے۔ بیٹا باپ سے زندگی حاصل کرتا ہے (تولّد ہوتا ہے) یہی وجہ ہے کہ وہ اکلوتا بیٹا کہلاتا ہے۔ (یوحنا ۱: ۱۴؛ ۱: ۱۸ اور ۳: ۱۶) کتابچے کا سوال نمبر ۳۳ دیکھیں) رُوح القدس باپ اور بیٹے دونوں سے صادر ہوتا ہے، یسُوع مسیح خدا کا ازلی اور حقیقی بیٹا ہے۔ جس کی کوئی ابتدا

یا انتہا نہیں۔

۳۔ خُدا ایمانداروں کا باپ ہے۔ مخلوقات کا باپ اور یسُوع مسیح کا باپ اپنے آپ کو ہمارا آسمانی باپ کہتا ہے۔ لیکن ہم خداوند یسُوع مسیح کی طرح خُدا کے حقیقی بیٹے نہیں ہیں۔ ہم خُدا کے لے پالک فرزند ہیں۔ تاہم جدید خیال کے لوگ یہ کہتے ہیں کہ یسُوع مسیح اور تمام مخلوقات ایک ہی طرح خُدا کے بیٹے ہیں۔

یہ سوال بیان کرتا ہے کہ خدا صرف ایمانداروں کا باپ ہے کیونکہ خُدا شیطان کے فرزندوں کا باپ نہیں۔ یوحنا ۸: ۴۴ اور چونکہ وہ خداوند یسُوع مسیح کے وسیلے ہمارا مہربان باپ ہے۔ وہ . . . .

(الف) ہماری رُوح اور بدن دونوں کے لِئے جو کچھ ضروری ہے مہیا کرتا ہے۔

(ب) ہر قسم کی بُرائی میں ہمارے لئے بھلائی پیدا کر دیتا ہے۔ صرف قادرِ مُطلق خُدا ہی ہے جس نے سب کچھ پیدا کیا۔ ہماری بھلائی اور جلال کے لئے اپنے قبضہ اور اختیار میں رکھ سکتا ہے۔

ہم خُدا کی مخلوقات میں کسی سے کبھی نہ ڈریں بلکہ صرف خالق کی پرستش اور خدمت کریں۔

نمبر ۲۶ پر سوالات۔

۱۔ سوالات نمبر ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ عقیدہ کے مضامین خدا باپ کے بارے

جو بیان کرتے ہیں۔

۲۔ آسمانی باپ تین طرح سے باپ ہے۔ وُہ مندرجہ ذیل ہیں؟

(ا) ______

(ب) ______

(ج) ______

۳۔ تثلیث اقدس کا پہلا اقنوم ہی تخلیق کے کام میں سرگرم اور تخلیق کے کام میں مشغول نظر آتا ہے۔

درست

غلط یا درست

۴۔ خُدا نے زمین اور آسمان کو اُس کیمیا (مادّہ) اور قُوت سے پیدا کیا جو پہلے سے مَوجُود تھا۔

غلط

غلط یا درست

۵۔ مندرجہ ذیل الفاظ کا کیا مطلب ہے؟

ا۔ قادرِ مطلق

ب۔ پیدا کرنا

ج۔ ازلی مشورت

د۔ آنسوؤں کی وادی (وادیٔ بقا)

۶۔ مسیحی ایک ہی وقت میں تخلیق اور ارتقاء کے نظریہ پر ایمان رکھ سکتا ہے؟

غلط یا درست۔ اپنے جواب کو بیان کریں۔

______

۷۔ خُدا باپ جس طرح یسُوع مسیح کا باپ ہے۔ بالکل اُسی طرح ہمارا

بھی باپ ہے۔ غلط یا درست۔ اپنے الفاظ کو بیان کریں۔

______

۸۔ چونکہ خُدا نے سب لوگوں کو پیدا کیا۔ اس لئے وُہ سب لوگوں کا آسمانی باپ ہے۔

درست

غلط یا درست

۹۔ ہمارا آسمانی باپ ہونے کی حیثیت سے خدا کون سے دو کام اس سوال کے مطابق ہمارے لئے کرتا ہے۔

ا ______

ب ______

۱۰۔ کُلسیوں ۱: ۱۶ لکھیں۔

۲۷۔ آپ خُدا کی پروردگاری سے کیا سمجھتے ہیں۔

قادرِ مطلق خدا ہر جگہ اپنی قُدرت کو یُوں ظاہر کرتا ہے۔ جیسے کہ وُہ اپنے ہاتھ سے آسمان اور زمین اور تمام مخلوقات کو سنبھالتا ہے۔ اور اس

طرح اُن پر حکومت کرتا ہے اور تمام جڑی بُوٹیاں اور گھاس، بارش اور خُشک سالی، پھل لانا اور بنجرپن، کھانا پینا، صحت اور بیماری، دولت اور غربت اتفاق سے نہیں بلکہ باپ کے شفقت بھرے ہاتھ سے ظاہر ہوتا ہے۔

سوال نمبر ۲۷ اور ۲۸ میں خُدا کی پروردگاری کا بیان کیا گیا ہے۔ جس کا بہُت گہرا تعلق مسئلہ تخلیق کے ساتھ ہے۔ تخلیق کے کام میں خُدا سب چیزوں (سوائے اپنی ذات کے) کو اپنے وجُود میں لایا۔ تخلیق کا کام چھ دِن میں مکمل ہُوا۔ خدا کی پروردگاری (لاطینی کے لفظ پرووی ڈیری (Providere) سے نکلا ہے۔ جس کا مطلب ہے پہلے دیکھنا کا تعلق پہلے بنائی ہُوئی چیزوں کو سنبھالنے، اُن پر حکومت کرنے اور اُن کو قائم رکھنے کے ساتھ ہے۔ پروردگاری خُدا کی قُدرت وہ فعل ہے۔ جسے وہ سب بنائی ہُوئی چیزوں میں جاری رکھتا ہے تاکہ اُن کو نیستی میں گم ہو جانے سے بچائے۔ اِس لِئے پروردگاری کا کام اُتنا ہی ضرُوری ہے جتنا کہ تخلیق کا کام۔

خُدا کی پروردگاری میں گُناہ اور برائی بھی شامل ہے۔ بُرائی اور گناہ کا وجود مُمکن نہ تھا۔ اگر خدا اُسے اپنی ازلی تقدیر میں شامل نہ کرتا اور اپنے جلال کو ظاہر کرنے کے لِئے اُسے استعمال نہ کرتا۔ لیکن اگرچہ گُناہ خُدا کی ازلی تقدیر اور پروردگاری میں شامل ہے۔ (عاموس ۳: ۶) ہمیں کبھی نہیں بھُولنا چاہیئے کہ خُدا ہمیشہ گُناہ سے نفرت کرتا ہے۔ (استثنا ۲۵: ۱۶)

دُنیا میں کوئی حادثہ یا اتفاقیہ بات واقع نہیں ہوتی۔ جس پر خُدا کی

پروردگاری کی مکمل حکومت نہ ہو۔ اتنی وسیع تخلیق جو آسمان کے ستاروں سے لے کر سب سے چھوٹے ذرّے تک پائی جاتی ہے۔ اور خاص کر ہماری زندگی ستاروں یا اتفاق یا قسمت سے نہیں چلائی جاتی بلکہ قادرِ مطلق خُدا کے ہاتھ جو ہمارا آسمانی باپ ہے۔ (متی ۱۰: ۲۹-۳۱)۔

اگر خُدا نے سب چیزوں کو چھ دن کے عرصہ میں بنایا اور پھر اپنے کام سے فارغ ہُوا۔ ہم یہ پُوچھ سکتے ہیں کہ معجزات کیا ہیں۔ کیا وُہ تخلیق کے کام ہیں یا پروردگاری کے کام۔ ایسا معلُوم ہوتا ہے کہ وُہ معجزات جن میں خُدا ایسی چیزوں کو وجُود میں لایا جو پہلے مَوجُود نہ تھیں۔ مثلاً بیوہ کے لِئے تیل۔ ۱-سلاطین ۱۷: ۸-۱۶؛ ۲-سلاطین ۴: ۱-۷) یا پانچ ہزار کے لِئے کھانا (یُوحنا ۶) الٰہی قُدرت کے اور بھی تخلیق کام ہیں۔ اِس کے علاوہ جب ہم قُدرت کے قوانین کا ذکر کرتے ہیں۔ (جیسے کہ کشش ثقل ہے) ہم کبھی نہ بھُولیں کہ خُدا اِن قوانین کا پیدا کرنے والا ہے اور وُہ اِن سے آگے بھی بڑھ سکتا ہے۔ جب اُس کا جی چاہے۔ ہمیں آج کل معجزات کی توقع نہیں کرنی چاہیئے۔ تاہم خدا کی پُر محبت پروردگاری کی برکات کے لِئے ہمیں ہمیشہ اُمیدوار رہنا چاہیئے۔ (متی ۶: ۳۳؛ ۱-تیمتھیس ۴: ۸)

نمبر ۲۷ پر سوالات

۱- سوال نمبر ۲۷ اور نمبر ۲۸ سکھاتے ہیں کہ خُدا پروردگار ہے

۲ - لفظ پروردگاری لاطینی کے لفظ (Providere) سے نکلا ہے۔ جس کا مطلب ہے

۳ - پروردگاری کا مطلب ہے کہ ۔

ا - خُدا ابھی تک تخلیق کا کام کر رہا ہے۔

ب - خُدا کی قُدرت بعض چیزوں میں کام کر رہی ہے۔

ج - خُدا سب چیزوں کو لمحہ بہ لمحہ سنبھالتا، اُن پر حکومت کرتا ہے تاکہ وُہ اُس کا جلال ظاہر کریں ۔

اِن میں کونسا دُرست ہے۔

۴ - کسی مخلُوق چیز کے ساتھ کیا ہوگا۔ اگر خُدا اپنی پروردگاری کا ہاتھ اُس سے ہٹا لے؟

۵ - جب لوگ خُدا کی پروردگاری پر یقین نہیں کرتے تو وُہ کس قسم کی باتیں کرتے ہیں؟

۶ - انسان اور شیطان کے گُناہ آلُودہ کام خُدا کی (Over all Plan) تجویزِ کل میں شامل نہیں کیونکہ خُدا گُناہ سے نفرت کرتا ہے۔

غلط ہے

سچ یا جھُوٹ

۷ - معجزات آج کل ناممکن ہیں کیونکہ وُہ قوانینِ قُدرت کے خلاف ہیں۔

سچ یا جھُوٹ

۸ - اگر بنجر سال بیماری اور غربت اتفاق سے نہیں بلکہ خُدا باپ کے ہاتھ سے آتی ہے۔

ا - ہمیں اِن چیزوں کو نظر انداز کرنا چاہیئے۔

ب - ہمیں شُکرگزاری سے اِن کو قبُول کرنا چاہیئے۔

ج - ہم جانتے ہیں کہ خُدا ہم سے نفرت کرتا ہے۔ اِس لیے اُس نے اِن (آفات) کو ہم پر بھیجا ہے۔

کونسا دُرست ہے۔

۹ - خُدا کی پروردگاری اور قوانینِ قُدرت ایک دُوسرے کی ضد ہیں۔ یعنی اگر ایک سچ ہے تو دُوسرا سچ نہیں ہو سکتا۔

سچ یا جھُوٹ

۱۰ - اعمال ۱۴ : ۱۷ لکھیں۔

۲۸ - ہمیں یہ جاننے سے کیا فائدہ ہے کہ خدا نے سب کچھ پیدا کیا اور وُہ اپنی پروردگاری سے سب چیزوں کو سنبھالتا ہے؟

تاکہ ہم مصیبت کے وقت صبر کریں اور خوشحالی میں شکرگزار ہوں۔

اور مستقبل کے لئے اپنے وفادار خُدا اور باپ پر اچھی طرح سے بھروسہ رکھیں کر کوئی مخلوق ہم کو اُسی کی محبت سے جُدا نہیں کر سکے گا۔ کیونکہ تمام مخلوق اِس طرح اُس کے اختیار میں ہیں کہ وُہ اُس کی مرضی کے بغیر ہل بھی نہیں سکتے۔

عقیدہ کے پہلے مضمون کا آخری سوال اُس اطمینان کی طرف ہماری راہنمائی کرتا ہے جو یہ جاننے سے حاصل ہوتا ہے کہ خدا قادرِ مطلق ہے اور وُہ قائم رکھنے والا اور سب کچھ مہیا کرنے والا ہے اور سب چیزوں کو اپنے اختیار میں رکھتا ہے۔ اِس سے ہماری زندگی میں بہت بڑا فرق پیدا ہو جاتا ہے کہ خدا کی پروردگاری کو جانتے ہیں یا کہ نہیں۔ آیا ہم یہ ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارا آسمانی باپ ہماری زندگی میں سب چیزوں پر حکمرانی کرتا ہے یا نہیں۔

ہمیں یہاں یہ سکھایا جاتا ہے کہ خدا کی پروردگاری کے بارے میں سہ گونہ رویّہ بڑھائیں۔

۱۔ ہم مصیبت میں صابر ہوں۔

۲۔ خوشحالی میں شُکرگزار ہوں۔

۳۔ مُستقبل یا ابدیت میں اچھی طرح بھروسہ رکھیں۔

وُہ خُدا جس نے ہمیں پیدا کیا اور مخلصی دی وُہ کبھی ہمیں ناکامی میں نہیں چھوڑے گا اور نہ ہمیں ترک کرے گا۔ اُس کی پروردگاری ہمیشہ ہمیں اَبدی نیکی اور جلال کی طرف لے جائے گی۔

کوئی مخلوق ہمیں اُس کی محبت سے جُدا نہیں کر سکے گا۔ مخلوق کا مطلب ہے کوئی بھی چیز جو پیدا کی گئی ہے۔ زندہ یا بے جان، جانور، انسان یا فرشتہ۔ کوئی چیز ہمارے آسمانی باپ کی مرضی کے بغیر حرکت نہیں کر سکتی۔ خواہ سُورج جو آسمان پر ہے یا خیالات جو انسان کے دماغ

میں ہیں۔ یہ کتنے اطمینان اور خُوشی کی بات ہے۔ خاص کر گہرے دباؤ، مصیبت اور غم کے موقعہ پر۔

لیکن یہاں ہمارے سامنے ایک مُشکل ہے۔ کیا زندہ اور سوچنے والا مخلوق جیسے کہ انسان۔ اُس کی اپنی مرضی ہے۔ کیا آپ چناؤ اور فیصلہ کرتے ہیں۔ بیشک آپ کرتے ہیں۔ پھر خُدا کی مرضی اور انسان کی مرضی ایک دُوسرے سے آزاد اور جُدا ہے۔ اُس کا جواب ہے کہ نہیں۔ خُدا کی پوشیدہ مرضی (چھپا ہوا ارادہ) یا اَزلی تقدیر اور پروردگاری تمام مخلوقات کی مرضی پر اختیار رکھتی ہے۔ اِس لئے انسان جو کام بھی اپنے ارادے سے کرتا ہے۔ اُس میں خدا کی مرضی پُوری ہوتی ہے۔ ہاں جب انسان گناہ بھی کرتا ہے اور جب اُنہوں نے خُدا کے بیٹے کو مصلوب بھی کیا۔ تو وُہ خدا کی مرضی کو پُورا کر رہے تھے۔ (اعمال ۲: ۲۳؛ ۴: ۲۶و ۲۸) ہمارے لئے یہ ایک بھید ہے۔ لیکن اُس کی مرضی کے بغیر وُہ حرکت بھی نہیں کر سکتے۔ دیکھئے امثال ۱۹: ۲۱؛ اعمال ۱۷: ۲۸ لو۔ لیکن خُدا کی ایک اور مرضی ہے۔ جیسے خُدا کی ظاہر کردہ یا اُس کی شرعی مرضی (اُس کے احکام یا شریعت کی مرضی) اور خدا کی یہ دُوسری مرضی گنہگار انسان کبھی پوری نہیں کرتا۔ سو ہمیں جاننا چاہیئے کہ خُدا کی مرضی دو طرح کی ہے۔ اُس کی ازلی تقدیر والی مرضی اور اُس کی ظاہر کردہ مرضی اور اِن دونوں کا عجیب تعلق ہم پُورے طور پر نہیں سمجھ سکتے۔ (استثنا ۲۹: ۲۹)

نمبر ۲۸ پر سوالات

۱۔ یہ تسلّی اور اطمینان ہے؟

ا - ایمانداروں کے لئے۔

ب - بے ایمانوں کے لئے یہ جاننا کہ خُدا سب کچھ مکمل طور پر اپنے قبضے میں رکھتا ہے۔

۲ - خُدا کی پروردگاری ایک عجیب بھید ہے۔ اور بعض دفعہ خُدا کی پروردگاری کی وجہ سے بہت ہی اچھے مسیحیوں پر بھی خُدا کی لعنت ہوتی ہے۔

سچ یا جھُوٹ

۳ - اِس کتابچہ میں لفظ مخلُوق کا کیا مطلب ہے؟

۴ - اگر خُدا ہر وقت سب چیزوں پر اختیار نہیں رکھتا تو پھر کوئی اَور طاقت خُدا کے برابر ہوگی؟

سچ یا جھُوٹ

۵ - اِن کا موازنہ کریں۔

شُکرگزار ہونا	مصیبت میں یا تنگی میں
اچھا بھروسہ	خوشحالی میں
مایُوس	مستقبل میں
صابر ہونا	مُشکلات میں

۶ - ہمیں خدا کا شُکر کرنا چاہیئے صحت، خُوشحالی اور اچھی فصل کے لئے لیکن خُشک سالی، بنجر سالوں، بیماری اور غربت کے لئے نہیں۔

سچ یا جھُوٹ

۷ - خُدا کی دُہری مرضی (ل)

اور (ہے) ہم نہیں سمجھ سکتے کہ کس طرح یہ دونوں سچ ہیں۔

اِس میں (ایک بھید ہے۔ کوئی بھید نہیں)

ا - خدا کا چھُپا ہُوا ارادہ وُہی ہے جو اُس کا ظاہر کردہ ارادہ ہے۔

ب - پہلے سے چُن لینا یا مقرّر کرنا۔ کا ارادہ یا مرضی۔

ج - اُس کی پروردگاری کی مرضی یا ارادہ -

کونسا دُرست ہے۔

۸ - انسان اپنے گُناہ آلوُدہ کاموں کے ذمہ دار نہیں کیونکہ انسان کے بُرے کام (گُناہ) بھی خُدا کے چھُپے ہُوئے ارادہ اور پروردگاری میں شامل ہے۔

سچ یا جھُوٹ

۹ - بہُت لوگ ہمیں بتاتے ہیں کہ تمام بنی نوع انسان کی زندگی ایک ایٹمی جنگ کے ذریعے برباد ہو سکتی ہے۔

کیا انسان اِس طرح اُس مُستقبل کو برباد کر سکتا ہے؟ جس کی تجویز اُس نے اپنی کلیسیا کے لئے کی ہے۔

بیان کریں

۱۰ - رُومیوں ۸: ۲۸، ۳۵ لکھیں۔

۲۹۔ خُدا کا بیٹا یسُوع کیوں نجات دینے والا کہلاتا ہے؟

کیونکہ وُہ ہمیں ہمارے گناہوں سے نجات دیتا ہے۔ اور کسی دُوسرے نام میں نجات نہیں۔ اور نہ ہی کسی اور نام میں تلاش کی جا سکتی ہے۔

اِس کتابچہ میں سوال نمبر ۲۹ سے ۵۲ تک رسُولی عقیدہ کے جُز نمبر ۲ سے ۷ تک کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ جُز خُدا کے بیٹے اور ہماری نجات کا بیان کرتے ہیں۔ کتابچہ اِس مضمُون کو تین حِصّوں میں تقسیم کرتا ہے۔

۱۔ مسیح کا نام اور خطاب نمبر ۲۹ تا ۳۴

۲۔ مسیح کی پست حالی کے پانچ اقدام۔ نمبر ۳۵ تا ۴۴

۳۔ مسیح کی سرفرازی کے چار اقدام۔ نمبر ۴۵ تا ۵۲

اَب ہم مسیح کے ناموں کا مطالعہ شرُوع کریں گے۔

بائبل مُقدّس میں خدا اور مسیح کے لِئے بہُت سے نام اِستعمال ہُوئے ہیں۔ اِن میں سے بعض نام آسمانی قوّتوں سے لِئے گئے ہیں۔ مثلاً صُبح کا ستارہ ... آفتابِ صداقت (مکاشفہ ۲۲:۱۶؛ ملاکی ۴:۲) کچھ زمین کے پودوں یا درختوں سے لِئے گئے ہیں۔ مثلاً شارون کی نرگس، وادیوں کی سوسن (غزل الغزلات ۲:۱) بعض زمینی جانوروں (حیوانات) سے لِئے گئے ہیں مثلاً خدا کا برّہ، یہُوداہ کا ببّر (یُوحنّا

۱:۲۹؛ مکاشفہ ۵:۵) اور بہُت سے ایسے نام اُس کو دیئے جا سکتے ہیں۔ یہ سب نام جو نجات دہندہ کے لِئے استعمال ہُوئے ہیں بامعنی ہیں۔ اور اُس کی شخصیت اور کاموں کی عظمت اور بزرگی کو ظاہر کرتے ہیں۔

سب سے عام نام جو ہمارے نجات دہندہ کے لِئے اِستعمال ہُوا ہے۔ وُہ خداوند یسُوع مسیح ہے۔ اِس سوال میں یسُوع نام کی تشریح کی گئی ہے۔ نئے عہدنامہ میں یسُوع اور پُرانے عہدنامہ میں یشُوع کا ایک ہی مطلب ہے خداوند بچاتا ہے۔ فرشتے نے یُوسف کو بتایا۔ (متّی ۱:۲۷) کہ جو لڑکا مریم کے گھر پیدا ہوگا۔ اُس کا نام یسُوع رکھنا کیونکہ وُہ اپنے لوگوں کو گناہوں سے نجات دے گا۔ جب کبھی آپ یسُوع نام پڑھتے یا سُنتے ہیں تو یاد رکھیں کہ اِس کا مطلب ہے۔ گناہ سے آپ کی نجات صرف خدا کے بیٹے یسُوع کے وسیلے سے ہے۔

جِس طرح پُرانے عہدنامہ کا یشُوع بنی اسرائیل کو مُلکِ موعود یعنی کنعان میں لے گیا۔ اِسی طرح نئے عہدنامہ کا یسُوع ہمیں آسمانی کنعان میں لے جاتا ہے۔ یسُوع مسیح واحد نجات دہندہ ہے اور وُہ کامل نجات دینے والا ہے جیسے کہ اگلے سوال میں ہم سیکھیں گے۔

نمبر ۲۹ پر سوالات

۱۔ سوال نمبر ۲۹ سے لے کر ۵۲ تک رسُولی عقیدہ کے کون سے

کے واحد نجات دہندہ ہونے سے انکار کرتے ہیں۔ اِس لئے کہ یسوع مسیح یا تو کامل نجات دہندہ ہیں یا جو حقیقی ایمان سے اِس نجات دہندہ کو قبول کرتے ہیں اُس میں سب کچھ پاتے ہیں جو نجات کے لئے ضروری ہے۔

یہ سوال یسوع نام کی مزید تشریح کرتا ہے۔ "خُداوند بچاتا ہے۔" آج کل بہت لوگ ہیں جیسے کہ جب یہ کتابچہ لکھا گیا تو اُس وقت ایسے لوگ تھے جو یسوع کے نجات دہندہ ہونے کا دعوے کرتے تھے لیکن وُہ اُس کو واحد نجات دہندہ قبول نہیں کرتے تھے۔ رومن کیتھولک یسوع کے ساتھ اور مقدسین کو بھی مانتے ہیں۔ خاص کر کنواری مریم کو اور وُہ یسوع مسیح کے علاوہ اِن مقدسوں سے بھی دُعا کرتے ہیں۔

دُوسرے جیسے کہ آرمینین (جو جیمس آرمنیس کی تعلیم کے پَیرو ہیں۔ یہ سولہویں صدی عیسوی میں نیدرلینڈ کا ایک بدعتی تعلیم دینے والا تھا) جو یہ اپنی آزاد مرضی کو یسوع کے ساتھ ملاتے ہیں اور یہ تعلیم دیتے ہیں کہ یسوع مسیح بچا نہیں سکتا جب تک ہم اپنے قُدرتی ایمان اور آزاد مرضی کو استعمال نہ کریں اور بہت سے لوگ اپنے نیک کاموں پر اور اپنی کلیسیائی ممبر شپ پر بھروسہ کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو ہم قانُونی کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ وُہ یقین رکھتے ہیں کہ نجات کے لئے یسوع مسیح پر ایمان رکھنا اور شریعت پر عمل کرنا ضروری ہے۔

گلتیوں کے نام خط اِس قسم کی تعلیم کے خلاف لکھا گیا۔ دیکھئے گلتیوں ۲: ۱۶-۲۱۔

یہ سب لوگ یسوع مسیح کے واحد اور کامل نجات دہندہ ہونے کا

انکار کرتے ہیں۔ خداوند سے دُعا کریں کہ آپ اُن سب باتوں کے لئے خداوند پر بھروسہ کریں جو نجات کے لئے ضروری ہیں۔

آپ کا ایمان بھی یسوع مسیح کی طرف سے ایک تحفہ ہو۔ (افسیوں ۲: ۸)

نمبر ۳ پر سوالات

۱۔ یہ سوال۔ اور کس بات کی تشریح ہے۔

۲۔ ہر ایک شخص جو ایمان رکھتا ہے کہ یسوع مسیح نجات دہندہ ہے۔ وُہ یہ یقین کرتا ہے کہ وُہ واحد اور کامل نجات دہندہ ہے۔

سچ یا جھُوٹ

۳۔ آپ سوچتے کہ یہ ممکن ہے کہ ایک شخص یسوع مسیح پر فخر کرے اور پھر بھی وُہ اُس کے واحد نجات دہندہ ہونے کا انکار کرے۔

ہاں یا نہ

۴۔ کتابچہ کہتا ہے کہ جب ہم یسوع مسیح کو نجات دہندہ مانتے ہیں تو

چاہیئے کہ ہم ______

حقیقی ایمان ______

۵۔ ہم تین قسم کے لوگوں کے بارے میں سوچتے ہیں جو اپنے آپ کو

مسیحی کہتے ہیں لیکن وُہ یسُوع مسیح کے واحد نجات دہندہ ہونے کو نہیں ملتے وُہ ہیں۔

ا۔ قانُونی (Legalists)
ب۔ کیلونسٹ (Calvinists)
ج۔ رومن کیتھولک (Catholics)
د۔ پریسبٹیرین (Presbyterians)
ر۔ بپٹسٹ (Baptists)
س۔ آرمینین (Arminians)
ص۔ ریفارمڈ (Reformed)

۶۔ آرمینین کیا ہے؟ ____________

۷۔ ایک مشہور مقدس کا نام بتائیں جس سے رومن کیتھولک دُعا کرتے ہیں؟

۸۔ مسیح یسُوع پر حقیقی ایمان پیدا ہوتا ہے۔
ا۔ آپ کی قُدرتی قابلیت سے۔
ب۔ رُوح القُدس کے وسیلے سے۔
کونسا دُرست ہے۔

۹۔ آپ سوچتے ہیں کہ ایک ریفارمڈ کلیسیا کے ممبر شخص کے لئے ممکن ہے کہ وُہ مسیح پر فخر کرے اور پھر بھی اپنی نجات کے لئے مکمل طور پر صرف اُسی پر بھروسہ نہ رکھے ____________
____________ بیان کریں ____________

۱۰۔ کلسیوں ۲: ۱۰ لکھیں۔

۳۱۔ وُہ مسیح کیوں کہلاتا ہے؟

"یعنی مسح کیا ہُوا"

کیونکہ وُہ خُدا باپ کی طرف سے مخصُوص کیا گیا اور رُوح القُدس کے وسیلے سے مسح کیا گیا تاکہ وُہ ہمارا عظیم نبی اور اُستاد بنے۔ ہماری نجات کے لئے اُس نے خُدا کی پوشیدہ مرضی اور ارادہ ہم پر ظاہر کیا اور وُہ ہمارا واحد سردار کاہن ہے۔ جس نے اپنے بدن کو ایک ہی بار قربان کر کے ہمیں نجات دی ہے اور باپ کے سامنے ہماری شفاعت کے لئے ہمیشہ زندہ ہے اور وُہ ہمارا ابدی بادشاہ ہے جو اپنے کلام اور رُوح کے وسیلے ہم پر حکومت کرتا اور ہماری حفاظت کرتا ہے اور اُس نجات کی حالت میں ہم کو قائم رکھتا ہے جو اُس نے ہمارے لئے حاصل کی ہے۔

سوالات نمبر ۳۱ اور ۳۲ میں مسیح نام کو بیان اور استعمال کیا گیا ہے۔ یہ نام نجات دہندہ کو اُس کے ماں باپ کی طرف سے نہیں دیا گیا یہ نام یا خطاب اُس کے عہدہ کی وجہ سے خُدا کی طرف اُسے دیا گیا ہے۔ نجات دہندہ ہونے کی حیثیت سے یہ اُس کے عہدے اور فرائض

کو بیان کرتا ہے۔ (نوٹ کریں۔ جن لوگوں نے یسوع کو رد کیا۔ اُنہوں نے اُسے مسیح بھی قبول نہ کیا۔ وہ کسی دوسرے مسیح کی تلاش میں تھے) مسیح نام یونانی کے خطاب کرسٹاس (Christos) سے نکلا ہے۔ جس کا مطلب ہے مسح کیا ہُوا۔ پُرانے عہدنامہ میں عبرانی خطاب مسایاہ (Messiah) ہے۔

دونوں ناموں کا ایک ہی مطلب ہے۔ (Greek - Christ) (مسایا Hebrew) یعنی مسح کیا ہُوا۔

کتابچہ ہمیں سکھاتا ہے کہ مسیح۔ خدا کے مسح کئے ہُوئے کے تین عہدے (یا کام) ہیں۔ جو اُس نے ادا کرنے ہیں یعنی نبی، کاہن اور بادشاہ کا عہدہ، پُرانے عہدنامہ میں یہ تینوں بڑے کام خُدا کی طرف سے مقرر کئے گئے۔ نبی (جیسے کہ مُوسیٰ، ایلیاہ اور یسعیاہ) کاہن (جیسے کہ ہارُون اور عیلی) اور بادشاہ (جیسے کہ داؤد اور سلیمان) جو خُدا کی طرف سے مقرر اور مسح کئے گئے۔ مسح کرنے کی رسم سر پر تیل ڈالنے سے ادا کی جاتی تھی۔ یہ رُوح القُدس کی معموری کی تصویر تھی۔ مسح کیا ہُوا شخص اپنے کام کے لئے حکمت، دانائی اور قوت سے معمُور کیا جاتا تھا۔ خُدا نے مسیح کو یہ تینوں عہدے دیئے نبی، کاہن اور بادشاہ کا۔ بپتسمہ کے موقعہ پر وہ رُوح القُدس سے مسح کیا گیا۔ (متی ۳:۱۶) جو کبُوتر کی صُورت میں اُس پر نازل ہُوا۔) تاکہ اِن تینوں عہدوں کو پُورا کر سکے۔ مسیح میں ہمارے پاس خدا کا سب سے بڑا نبی، سب سے بڑا کاہن اور سب سے بڑا بادشاہ مُوجود ہے جو پُرانے عہدنامہ کے نبیوں، کاہنوں اور بادشاہوں سے بھی بڑا ہے۔

کتابچہ اِن تینوں عہدوں کے علیٰحدہ علیٰحدہ فرائض سکھاتا ہے۔

۱۔ نبی کی حیثیت سے یسُوع مسیح نے پُورے طور سے ہم پر خُدا کی سچائی کا اعلان کیا۔ (یُوحنا ۱۵:۱)

۲۔ کاہن کی حیثیت سے اُس نے قربانی (اپنے آپ کو) ہمارے لئے پیش کی اور وہ ہمارے لئے دُعا کرتا ہے۔ (عبرانیوں ۷:۲۵،۲۴)

۳۔ بادشاہ کی حیثیت سے وہ ہم پر حکومت کرتا ہے۔ ہماری حفاظت کرتا ہے اور ہمیں ہمیشہ کے لئے قائم رکھتا ہے۔ (لوقا ۱:۳۳)

یسُوع مسیح نے زمین پر اِن تینوں عہدوں کے کام کو کیا اور اَب آسمان پر اُس نے اِن کاموں کو جاری رکھا ہے۔

نمبر ۳۱ پر سوالات

۱۔ مسیح نام یسُوع کو دیا گیا۔

ا۔ اُس کے ماں باپ کی طرف سے۔

ب۔ خُدا کی طرف سے۔

ج۔ آدمیوں کی طرف سے۔

کونسا دُرست ہے؟

۲۔ نئے عہدنامہ میں یسُوع نام یُونانی نام کا خطاب ہے۔ پُرانے

عہد نامہ کے عبرانی خطاب ______
جس کا مطلب ہے ______

۳۔ نئے عہد نامہ میں ہر شخص یسوع کو یسوع مسیح کہتا ہے۔
سچ یا جھوٹ ______

۴۔ اِن حوالوں کا موازنہ عہدوں کے ساتھ کریں۔

۱۔سیموایل ۶:۱۳ نبی — عبرانیوں ۸:۱
یرمیاہ ۱:۵ کاہن — ۱۔تیمتھیئس ۶:۱۵تا
احبار ۸:۱۲ بادشاہ — یوحنا ۴:۱۷-۱۹

۵۔ یسوع کب رُوح القدس سے مسح کیا گیا کہ وہ مسیح کی حیثیت سے کام کرے۔
______
______

۶۔ ہمارا اعظیم نبی اور ٹیچر ہو کر مسیح نے ہم پر کیا ظاہر کیا ہے؟
______
______

۷۔ ہمارا کاہن ہو کر مسیح ہمارے لئے کون سے دو کام کرتا ہے۔
۱ ______
۲ ______

۸۔ کتابچہ ہمیں مسیح بادشاہ کے کاموں کے بارے کیا سکھاتا ہے؟
۱ ______

ب ______
ج ______

۹۔ کوئی شخص مسیح کو اپنا واحد نجات دہندہ مان کر بھی اُس کے شاہی اختیار کو ماننے سے انکار کر سکتا ہے۔
سچ یا جھوٹ ______

۱۰۔ یوحنا ۱:۱ اہم کا لکھیں۔

۳۲۔ لیکن آپ کیوں مسیحی کہلاتے ہیں؟

کیونکہ بذریعہ ایمان میں مسیح کا ممبر ہُوں اور اِس طرح اُس کی مخصُوصیت میں شریک ہوں اور اُس کے نام کا اقرار کرتا ہُوں اور شکر گزاری کے لئے اپنے آپ کو ایک زندہ قربانی کے طور پر پیش کر سکوں اور ایک آزاد اور رضاکارانہ ضمیر کے ساتھ گناہ اور شیطان کے خلاف جنگ اِس زندگی میں کر سکوں اور آنے والی ابدیت میں اُس کے ساتھ تمام مخلوقات پر حکومت کروں۔

کیا آپ کوئی عُہدہ لینا چاہیں گے؟ سیاستدان اِس بات کے خواہش مند ہوتے ہیں کہ اُنہیں کوئی سرکاری عہدہ مل جائے اور اکثر اُن کو حاصل کرنے کے لئے سخت محنت سے کام کرتے ہیں۔ لیکن سب سے بڑی عزت جو کسی آدمی کو دی جا سکتی ہے۔ یہ عزت خُدا کے فرزندوں کو ملتی ہے۔ ہمیں خُدا کے فرزندوں کا عُہدہ ملا ہے۔

مسیحی کا لفظی مطلب ہے مسیح کی پیروی کرنے والا۔ اور چونکہ مسیح ایک خطاب اور عہدہ کا نام ہے۔ اِس لئے مسیحی وُہ ہیں جو اِس عہدہ کی خصوصیت میں شریک ہو کر عہدہ کے کاموں میں شامل ہیں۔ مسیحی نام جو اتنا پُرمطلب اور اہم بن گیا ہے۔ شروع میں مسیح کے دشمنوں نے حقارت کے اور نفرت کے طور پر مسیح کے شاگردوں کے لئے استعمال کیا۔ یہ اصطلاح تین دفعہ نئے عہدنامہ میں استعمال ہُوئی ہے۔ (اعمال ۱۱:۲۶؛ ۲۶:۲۸؛ ۱۔پطرس ۴:۱۶)۔

اَب ہم اِس نام میں بڑی عزت محسُوس کرتے ہیں اور بڑے فخر کے ساتھ اِس کو استعمال کرتے ہیں۔

مسیح کے سہ گُونہ عہدہ کی پیروی کرتے ہُوئے (دیکھیے سوال نمبر ۳۱) ہمارے بھی وُہی سہ گُونہ کام ہیں یعنی نبی، کاہن اور بادشاہ کا۔ حقیقت میں ہمارے پہلے ماں باپ آدم اور حوا کو پیدائش کے وقت یہ سہ گُونہ کام ملا۔ لیکن گُناہ میں گرنے کی وجہ سے وُہ اِن کاموں کو شیطان کے لئے کرنے لگا۔ یعنی شیطان کی طرح جھُوٹ بولنا، اپنے آپ کو شیطان کے کاموں کے لئے مخصوص کرنا اور شیطان کی خاطر دُنیا پر حکومت کرنا۔

مسیح میں سہ گُونہ عہدہ بحال کیا گیا ہے۔ مسیحی ہونے کی وجہ سے ایک دفعہ پھر ہم خُدا کے لئے نبی، کاہن اور بادشاہ بن گئے ہیں۔

۱۔ نبی کی حیثیت سے ہم نے مسیح کے نام کا اقرار کرنا ہے اور دوسروں کے سامنے اُس کی سچائی کو پیش کرنا ہے۔ (اعمال ۲:۱۷؛ رُومیوں ۱۰:۹؛ افسیوں ۴:۲۵)

۲۔ کاہن کی حیثیت سے ہمیں اپنے آپ کو مسیح کے سامنے ایک زندہ

قربانی کے طور پر پیش کرنا ہے اور اپنے آپ کو اور اپنا سب کچھ خداوند کے لئے مخصوص کرنا ہے۔ اِس میں ہمارا مال اور قابلیت دونوں شامل ہیں۔ رُومیوں ۱۲:۱-۲؛ ۱۔پطرس ۲:۹۔

۳۔ بادشاہ کی حیثیت سے ہم نے خُدا کے کلام کے ذریعے اپنے آپ پر، اپنے گھروں پر، اپنی کلیسیاؤں پر اور اپنے سماج پر اختیار رکھنا ہے۔ ہم نے گُناہ اور شیطان کے ساتھ اچھی لڑائی لڑنی ہے اور مسیح کے ساتھ اَب اور ابد تک حکومت کرنا ہے۔ پیدائش ۱:۲۸؛ رُومیوں ۸:۳۷؛ مکاشفہ ۱:۶؛ ۵:۱۰۔

جب ہم مسیحی ہونے کا حقیقی مطلب سمجھنا شروع کر دیتے ہیں تو زندگی ایک عجیب اور نیا چیلنج ہمارے لئے بن جاتی ہے۔

چیف آفیسر یسُوع مسیح کے ساتھ خُدا کی طرف سے آفیسر ہونا کتنی پُرجوش بات ہے۔ مسیح میں ہم اپنی عظیم بلاہٹ کو کبھی نظرانداز نہ کریں اور نہ کبھی اپنے اِس پاک عہدہ یعنی نبی، کاہن اور بادشاہ کے خلاف کام کریں۔ اِس بڑے کام کے لئے ہم رُوح القدس کی قوت اور حکمت پر بھروسہ رکھیں۔ جس نے ہمیں مخصُوص کیا ہے۔ اعمال ۲:۳۸؛ ۱۔یُوحنا ۲:۲۰، ۲۷۔

نمبر ۳۲ پر سوالات

۱۔ چونکہ ہم رُوح القدس کے وسیلے مسیح کے ساتھ متحد ہیں اور اُس کی

پیروی کرنے والے ہیں۔ کیا یہ مناسب نہیں کہ ہم مسیحی کہلائیں؟

سچ

جھوٹ یا سچ

۲۔ لفظ مسیحی کا مطلب کیا ہے؟

۳۔ یہ نام پہلے ایمانداروں کو کس کی طرف سے دیا گیا؟

۴۔ نئے عہد نامے میں یہ نام کتنی دفعہ آیا ہے؟

۵۔ مسیح کی طرف سے نبی کی حیثیت سے ہمارا کیا کام ہے؟

۶۔ مسیح کی حیثیت سے نبی ہو کر ہم نے لوگوں کے سامنے سچائی کو بیان کرنا ہے۔ اگرچہ وہ اسے سننا پسند نہ کریں۔

سچ

سچ یا جھوٹ

۷۔ جب آپ شکرگزاری کے لئے اپنے آپ کو مسیح کے سامنے ایک زندہ قربانی کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ تو آپ

۸۔ اپنے آپ کو مسیح کے لئے مخصوص کرنے کے لئے۔

ا۔ ہم کبھی کبھی مسیح کی خدمت کریں۔ جب ہم اسے محسوس کریں۔

ب۔ اگر پاس بہت سا فالتو مال ہے تو اس میں سے تھوڑا سا مسیح

کے لئے دے دیں۔

ج۔ ہم اچھے شہری ہیں اور اپنے مذہب کے بارے میں زیادہ سنجیدہ نہ ہوں۔

د۔ اگر شہر میں کھیلیں یا کوئی اور کام نہ ہو تو کلیسیائی میٹنگوں میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔

ر۔ ان میں سے کوئی بھی نہیں۔

کونسا درست ہے۔

۹۔ اگرچہ اور لوگ ہمارے ساتھ متفق نہ ہوں ہم مسیح کی طرف سے بادشاہ ہونے کی حیثیت سے حقیقی انجیل کے لئے مضبوط بننے اور لڑنے کے لئے تیار رہوں۔

جھوٹ

سچ یا جھوٹ

۱۰۔ لکھیں مکاشفہ ۱:۶

۳۳۔ وہ کیوں خدا کا اکلوتا بیٹا کہلاتا ہے۔

جبکہ ہم بھی خُدا کے فرزند ہیں (خُدا کے بیٹے اور بیٹیاں)

کیونکہ یسوع مسیح اکیلا خُدا کا ازلی اور حقیقی بیٹا ہے۔ لیکن ہم سب خُدا

کے فضل سے اُس کے لے پالک فرزند ہیں۔

رسُولی عقیدہ میں تیسرا نام جو نجات دہندہ کے لیے استعمال ہُوا ہے وُہ اکلوتا بیٹا ہے۔ اِس سوال میں اِس کی تشریح کی گئی ہے۔

ایک باپ بیٹا کو تولّد کرتا ہے۔ وُہ بیٹے کو زندگی دیتا ہے۔ آپ اپنے باپ سے پَیدا ہُوئے ہیں۔ خدا کا بیٹا اِس لئے کہلاتا ہے کیونکہ وُہ خُدا باپ سے تولّد ہُوا ہے۔ دیکھیے یُوحنّا کی انجیل ۱: ۱۴، ۱۸؛ ۳: ۱۶۔ اِس کا یہ مطلب ہے کہ خُدا باپ اور خُدا بیٹے میں نزدیک ترین تعلق ہے جو ممکن ہو سکتا ہے۔

بیٹا باپ سے زندگی حاصل کرتا ہے۔ اِس کا یہ مطلب نہیں کہ باپ بیٹے سے عمر یا حیثیت میں بڑا ہے۔ بیٹا ازلی ہے جیسا کہ باپ ازلی ہے بیٹا خُدا کا حقیقی بیٹا بھی ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ باپ اور بیٹے کا ایک ہی الٰہی جوہر ہے۔ اور ایک ہی ہستی ہے۔ لیکن خُدا کی زندگی باپ سے صادر ہو کر بیٹے اور رُوحُ القُدس میں جاری رہتی ہے۔ نیچے دیا ہُوا خاکہ مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔
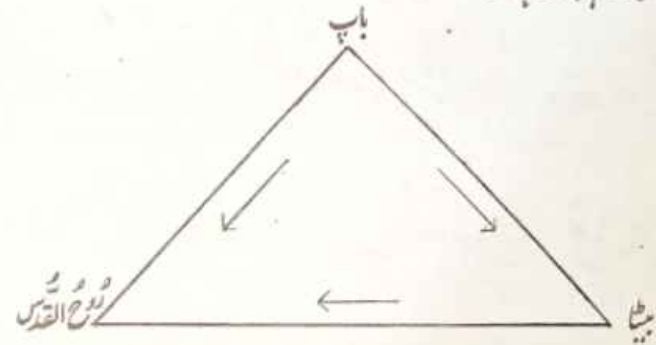
کس طرح الٰہی زندگی تینوں اقانیم میں جاری رہتی ہے۔

اگرچہ کہ جدید خیال کے لوگ مسیح کو خُدا کا بیٹا کہنا پسند کرتے ہیں۔ لیکن وُہ اُن معنوں میں اُس کو خدا کا بیٹا نہیں کہتے۔ جن معنوں میں بائبل مقدّس یا ہمارا کتابچہ اُسے خدا کا بیٹا کہتا ہے۔ لیکن وُہ اُسے اُن معنوں میں خُدا کا بیٹا کہتے ہیں۔ جن معنوں میں ہم سب خُدا کے بیٹے اور بیٹیاں ہیں۔ یسُوع مسیح ہماری مانند ہے اور ہم سب یسُوع مسیح کی طرح خُدا کے بیٹے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ ہم سب خُدا کے لے پالک بیٹے ہیں۔ قُدرتی یا حقیقی بیٹے نہیں جیسے کہ خداوند یسُوع مسیح ہے۔ یسُوع مسیح کو خُدا کو اکلوتا بیٹا کہنے کا مطلب ہے کہ یسُوع مسیح خدا ہے اور یہ کہنا کہ ہم سب خدا کے لے پالک فرزند ہیں۔ اِس کا مطلب ہے کہ ہم سب انسان ہیں۔ جنہیں خدا نے اپنے فضل سے نجات بخشی ہے۔ اور اپنے گھرانے اور خاندان میں شامل کیا ہے۔

نمبر ۲۳ پر سوالات

۱۔ صرف خُدا باپ ہی بیٹے کو تولّد کرتا ہے، انسانی باپ نہیں؟
سچ یا جھُوٹ ______ جھوٹ

۲۔ یہ کہنا کہ یسُوع خدا کا اکلوتا بیٹا ہے۔ اِس کے مترادف ہے کہ باپ بیٹے سے بزرگ اور بڑا ہے؟
سچ یا جھُوٹ ______ جھوٹ

۳۔ یسوع مسیح خدا کا حقیقی بیٹا ہے۔ اِس کا مطلب ہے کہ تمام ایماندار خُدا کے حقیقی فرزند ہیں۔

سچ یا جھوٹ

۴۔ چند حوالے لکھیں جن میں کہ یسوع کے لئے اکلوتے بیٹے کا نام استعمال ہُوا ہے؟

۵۔ یہ کہنا کہ یسوع خدا کا حقیقی بیٹا ہے۔ یہ کہنے کے برابر ہے کہ وُہ خُدا ہے۔

سچ یا جھوٹ

۶۔ ایک خاکہ بنائیں جس سے یہ ظاہر ہو کہ تقدیس اَقدس میں الٰہی زندگی کس طرح جاری رہتی ہے؟
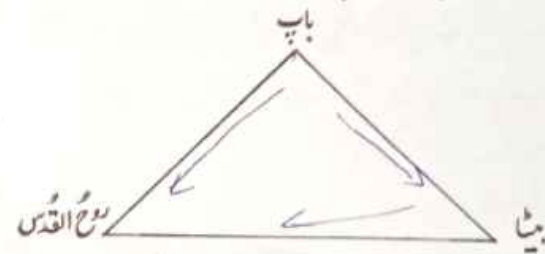
۷۔ آج کل کون سے لوگ یسوع مسیح کو خدا کا بیٹا تو کہتے ہیں۔ لیکن وُہ اُس کو حقیقی خُدا نہیں مانتے؟

۸۔ محض نسل انسانی کے لوگ کسی صُورت میں بھی خُدا کے فرزند نہیں

کہلا سکتے؟

سچ یا جھوٹ

۹۔ یُوحنّا ۱:۱۲ اور رُومیوں ۸:۱۴-۱۶ کو دیکھیں۔

ا۔ بذریعہ فضل خُدا کے خاندان میں شامل ہونے کا کیا مطلب ہے۔

ب۔ لے پالک ہونے کا حق کیسے ملا ہے؟

ج۔ یہ کب واقع ہوا ہے؟ یا کس وقت اُس نے ہمیں لے پالک ہونے کا حق بخشا۔

۱۰۔ افسیوں ۱:۵ و ۶ لکھیں۔

۳۴۔ آپ اُسے "اَے ہمارے خُداوند" کیوں کہتے ہیں؟

اِس لئے کہ اُس نے ہمیں مخلصی دی ہے۔ سونے اور چاندی سے نہیں بلکہ اپنے قیمتی خُون سے اور اپنے لئے ہمارے بدن اور رُوح کو خرید لیا ہے۔ تاکہ ہم گُناہ اور شیطان کی قُوّت سے آزاد ہو جائیں۔ کے لئے چوتھا اور آخری خطاب جس کا ذکر عقیدہ میں ہُوا ہے اور جو یہاں بیان کیا گیا ہے۔ "وہ خداوند

ہے۔ یہ خطاب اُس شخص کو دیا جاتا ہے جو دوسروں پر اختیار اور قُدرت رکھتا ہو۔ یسُوع مسیح سب سے عظیم خداوند ہے۔ وُہ خداوندوں کا خداوند اور بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔ (مکاشفہ ۱۷:۱۴) ۱۹:۱۶) یہ خداوند یسُوع مسیح ہمارے بدن اور رُوح کا خداوند ہے۔ اِس لیئے کہ اُس نے ہمیں ہمارے پہلے مالک شیطان کے اختیار سے ہمیں چُھڑایا ہے۔ کیونکہ ہم اپنی آزاد مرضی سے آدم میں نافرمان ہو کر گُناہ اور شیطان اور موت اور دوزخ کے قبضہ میں تھے۔ جو خُدا کی طرف سے ہمارے گناہوں کی جائز سزا ہے۔

اب مسیح نے ہمیں مخلصی دی ہے۔ یعنی جب ہم غلامی کی حالت میں تھے اُس نے ہمارے لِئے اپنا قیمتی خوُن بطور معاوضہ کی قیمت ادا کر کے ہمیں آزاد کر دیا۔ (۱۔پطرس ۱:۱۸-۱۹)

پرانے عہد نامہ میں ایک غلام کو آزادی مل سکتی تھی۔ اگر اُس کے مالک کو معاوضہ کی رقم ادا کر دی جائے۔ ہمارے نجات دہندہ نے اپنا بیش قیمت خوُن بطور ایک عظیم کفّارہ (معاوضہ) کے پیش کر کے ہمیں شیطان اور گُناہ کی غلامی سے آزاد کر دیا۔ آپ خداوند یسُوع مسیح کو اپنا خداوند اِسی صُورت میں کہہ سکتے ہیں۔ جب کہ آپ صرف اُسے اپنا نجات دہندہ اور خداوند سمجھ کر اُس پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اگر یسُوع مسیح آپ کا خداوند ہے تو آپ بے ایمانوں کی طرح زندگی نہیں گزار سکتے جو ابھی تک شیطان کے غلام ہیں۔

سوال اور جواب نمبر ا پھر پڑھیں۔

نمبر ۴ ۳ پر سوالات

۱۔ یسُوع مسیح کا خداوند ہونا ہمارے لیئے ضرُوری نہیں؟

سچ یا جھُوٹ

۲۔ انسان کب شیطان کا غلام بن گیا۔

۳۔ انسان کو شیطان کا یا یسُوع مسیح کا خادم ہونا چاہیئے؟

سچ یا جھُوٹ

۴۔ بائبل مقدّس اِن کہانیوں میں سے کس میں پیش کرتی ہے؟ کہ فطرتی طور پر ہم شیطان کے غلام ہیں۔

ا۔ آدم اور حوّا باغِ عدن میں کام کر رہے تھے

ب۔ اسرائیلی مصر میں فرعون کے لیئے محنت سے کام کرتے ہیں

ج۔ اسرائیلی سلیمان کے ساتھ خداوند کی ہیکل بنا رہے ہیں

د۔ اسرائیلی بابل کے بادشاہ کی خدمت کر رہے ہیں

۵۔ مخلصی دینے کا مطلب ہے۔

ا۔ بیچنا　ب۔ واپس خریدنا　ج۔ قید کرنا

د۔ سزا دینا

کونسا درُست ہے۔

۶۔ خداوند یسُوع مسیح نے ہمیں چھڑانے کے لیئے کیا ادا کیا۔ تاکہ وُہ ہمارا خداوند اور مالک بن جائے؟ اِس کے لیئے بائبل کا حوالہ دیں۔

۷۔ اسے پُر کریں۔

تمہاری خلاصی ________ یا ________

بلکہ ________ خُون سے ________

جسم اور رُوح ________

اپنا بنا لے۔

۸۔ چُونکہ یسُوع ہمارا مالک ہے۔ اِس لِئے ہُم وُہ ________

ا۔ محبت ب۔ فرمانبرداری

ج۔ عزّت د۔ شُکرگزاری

کونسی بات ________

۹۔ اگر ہم خداوند یسُوع کے ہیں تو ہمارا پیسہ، قابلیت اور گھر کس کا ہے؟ ________

۱۰۔ طِطُس ۲: ۱۴ لکھیں۔

۳۵۔ اِس کا کیا مطلب ہے کہ وُہ رُوح القُدس کی قدرت سے پیٹ میں پڑا اور کنواری مریم سے پیدا ہُوا۔

اِس کا یہ مطلب ہے کہ خُدا کے ازلی بیٹے (ہمارے خداوند یسُوع مسیح) نے جو سچّا اور ازلی خُدا ہے۔ اپنی الٰہی ذات کے علاوہ حقیقی انسانی ذات کو رُوحُ القدس کی قدرت سے کنواری مریم سے حاصل کیا تاکہ وُہ حقیقی ابنِ داؤد کہلا سکے اور سب باتوں میں اپنے بھائیوں کی مانند ہو سوائے گُناہ کے۔

یسُوع مسیح کے چار مختلف ناموں کا مطالعہ کرنے کے بعد ہم اِس کی پست حالی کے ۵ اقدام کا مطالعہ شروع کرتے ہیں۔ جو رسُولی عقیدہ کے آرٹیکل نمبر ۲، ۳، اور ۴ میں پائے جاتے ہیں۔ یہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ اُس کی پیدائش۔

۲۔ اُس کے دُکھ۔

۳۔ اُس کی موت۔

۴۔ اُس کا دفن ہونا۔

۵۔ عالمِ ارواح میں اُترنا۔

خداوند یسُوع مسیح کی پست حالی کا مطلب ہے اُس کا آسمان سے اُترنا اور اِس خراب دُنیا میں گُناہ کے جُرم کے ماتحت زندگی گزارنا اور

اُس کے ہولناک نتائج کو برداشت کرنا۔ خداوند یسُوع مسیح آسمانی جلال کو چھوڑ کر نیچے اُتر آیا اور خدا کے بے حد غضب کی انتہائی گہرائی میں اتر گیا اور آخرکار دوزخ کی سزا کا پُورا دکھ برداشت کیا۔

سوالات نمبر ۳۵ اور ۳۶ عقیدہ کے آرٹیکل نمبر ۳ کو بیان کرتے ہیں۔ یعنی اُس کا کنواری سے پَیدا ہونا۔ اِن سوالات میں بیان کیا گیا ہے کہ وُہ کس طرح اور کیوں کنواری سے پَیدا ہُوا۔

متی پہلے دو ابواب اور لُوقا پہلے دو ابواب ہمارے میں ہمارے خداوند یسُوع مسیح کے بیت لحم میں کنواری مریم سے پیدا ہونے کی کہانی بیان کی گئی ہے۔

انسانی ذات (بدن اور رُوح) رُوح القدُس کی قُدرت سے کنواری مریم کے بطن میں پَیدا کیا گیا۔ مریم سے اُس نے انسانی ذات کو حاصل کیا اور یُوں وُہ سب باتوں میں ہماری طرح بنا۔ سوائے اِس بات کے وُہ بے گُناہ تھا۔ سوال نمبر ۱۶ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ یسُوع مسیح کو حقیقی انسانی ذات اختیار کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ اِس کی نظرثانی کریں۔

جدید خیالات کے لوگ یسُوع مسیح کے کنواری سے پَیدا ہونے کو نہیں مانتے۔ وُہ کہتے ہیں کہ یُوسف اُس کا حقیقی باپ تھا۔ لیکن اگر یسوع مسیح کا باپ گناہ آلُودہ فطرت رکھتا تھا۔ تو وُہ خُود بھی گُناہ آلُودہ فطرت کے ساتھ پیدا ہُوا اور یُوں وُہ ہمارا نجات دہندہ نہیں بن سکتا یسُوع مسیح کی پیدائش کے بعد مریم اور یُوسف کے قُدرتی طور پر بچے پَیدا ہُوئے۔ (یُوحنا ۷:۳؛ اعمال ۱:۱۴) اگرچہ رومن کیتھولک اِس کا انکار کرتے ہیں۔

یہ کیوں ضرُوری ہے کہ ہمارا خداوند حقیقی ابنِ داؤد بنا۔ جیسے کہ جواب میں بیان کیا گیا ہے۔ اِسی طرح زبُور ۱۳۲: ۱۱ اِس کا حل بتاتا ہے۔

نمبر ۳۵ پر سوالات

۱۔ رسولوں کا عقیدہ آرٹیکل ______ اور ______ اُس کی پست حالی کے اقدام بتاتا ہے۔

۲۔ یسُوع مسیح کی پست حالی کا کیا مطلب ہے؟

______

______

۳۔ یسُوع مسیح پَیدا ہُوا۔

ا۔ مریم اور یُوسف سے۔

ب۔ رُوح القدُس کی قُدرت سے مریم کے رحم میں ڈالا گیا۔

ج۔ صرف مریم کے وسیلے سے۔

کونسا درُست ہے۔

۴۔ جب خُدا کا بیٹا انسان بنا وُہ حقیقی اور ابدی خُدا نہ رہا۔

______ سچ یا جھُوٹ

۵۔ رُوح القدُس کی معجزانہ قُدرت سے مریم کے رحم میں ______

۶۔ کون سی انجیل یسُوع مسیح کے اور پیدائش کے بارے میں بیان کرتی ہے؟

۷۔ جدید خیالات کے خادم یسُوع مسیح کی پیدائش کے بارے میں کیا تعلیم دیتے ہیں۔ یعنی یسُوع کا باپ کون تھا؟

۸۔ یسُوع مسیح کے رُوح القُدس کی قدرت اور کنواری سے پیدا ہونے کی کیا ضرورت تھی؟

۹۔ اگر مریم داؤد کے شاہی خاندان سے تھی تو اُس کا بیٹا کس اختیار کا مالک تھا؟

۱۰۔ لُوقا ۱: ۳۵ لکھیں۔

۳۶۔ خداوند یسُوع کے پاکیزگی کی حالت میں کنواری مریم کے رحم میں پڑنے اور پیدا ہونے سے کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں

وُہ ہمارا درمیانی ہے اور اپنی بے گناہی اور کامل پاکیزگی سے میرے

سب گناہوں کو خُدا کی نظر میں ڈھانک لیتا ہے۔ یعنی میرے نسلی اور دیگر تمام گناہوں کو بھی۔

یہاں ہم خداوند یسُوع مسیح کے رُوح القُدس کی قدرت سے کنواری مریم کے رحم میں آنے کا مقصد دیکھتے ہیں۔ اِس کا مقصد یہ تھا کہ وُہ کامل انسانی ذات کو اختیار کر سکے۔ اِس پاکیزہ پیدائش کی وجہ سے خُدا کے ازلی بیٹے کی شخصیت میں بے گناہ انسانی ذات اور الٰہی ذات کا کامل اتحاد دیکھتے ہیں۔ یسُوع مسیح جو کامل خُدا ہے۔ اِس لیے انسان بنا تاکہ ہمارا عوضی، درمیانی اور نجات دہندہ ہو۔ اگر یسُوع صرف یُوسف اور مریم سے پیدا ہوتا تو صرف ایک اور انسان ہوتا۔ جس میں آدم کے گُناہ کی خرابی پائی جاتی ہے۔ وُہ دوزخ کی سزا کے لائق ہوتا۔ لیکن چونکہ وُہ رُوح القُدس کی قُدرت سے پیدا ہُوا۔ اِس لئے وُہ الٰہی شخص بے گُناہ انسانی ذات رکھتا ہے اور اِس قابل ہے کہ ہمارا کامل نجات دہندہ ہو۔ اُس کی راستبازی ہمارے حساب میں لگائی جاتی ہے اور ہمارے گُناہ اُس سے منسُوب کئے جاتے ہیں۔

اگر ہم اُس کے فوق الفطرت طریقے سے رحم میں آنے اور کنواری سے پیدا ہونے کا انکار کرتے ہیں۔ جیسے کہ جدید خیال کے لوگ کرتے ہیں تو حقیقت میں ہم خُدا کے بے گُناہ بیٹے کا انکار کرتے ہیں جو گُناہ سے بچانے کا ایک واحد وسیلہ ہے۔

تجسّم کی حقیقت (خدا کا انسانی ذات اختیار کرنا) ایک بُنیادی اہمیت رکھتی ہے جو نہ صرف ہماری شخصی نجات کے لیئے ضروری ہے بلکہ انسانی آزادی کے لیئے بھی۔

اِس کا بیان یہ ہے۔ کوئی انسانی ادارہ یہ دعوٰے نہیں

کرسکتا ہے کہ انسانی زندگی اُس کے اختیار میں ہے۔ جیسے کہ بے خُدا حکومتیں دعوے کرتی ہیں۔ یسُوع مسیح صرف کامل خُدا اور کامل انسان ہے۔ تمام انسانی اختیار یسُوع مسیح سے حاصل ہوتا ہے اور چاہیے کہ اُس کے قانون کی فرمانبرداری کی جائے۔ جب یہ سچائی اِستعمال کی جائے تو تمام حکومتیں محدود ہو جاتی ہیں اور یُوں انسانی آزادی کا تحفظ ہو جاتا ہے۔ انسان نہیں بلکہ یسُوع مسیح انسان کو خُدا سے ملانے کا ایک واحد وسیلہ ہے۔ اور کوئی انسانی حکومت یہ دعوے نہیں کرسکتی۔

نمبر ۳۶ پر سوالات

۱۔ سوال نمبر ۳۶ میں ہم سیکھتے ہیں ____ اور کنواری سے پیدا ہونا ____

۲۔ دُرست جواب پر نشان لگائیں۔

ا۔ یسُوع مسیح کا مریم کے رحم میں آنا یعنی مریم کے رحم میں ایک بچے کی صورت اختیار کرنا ایک معجزہ تھا ____

ب۔ ____ یسُوع کی پیدائش ایک معجزہ تھا۔

ج۔ دونوں یعنی اُس کا رحم میں آنا اور پیدا ہونا ایک معجزہ تھا۔

____

۳۔ کن باتوں میں یسُوع مسیح ہماری مانند نہ تھا۔ (دیکھئے عبرانیوں ۴: ۱۵)

۴۔ کن باتوں میں یسُوع مسیح ہماری طرح تھا ____

۵۔ اگر یسُوع مسیح یُوسف سے پیدا ہوتا تو وُہ ہمارا درمیانی نہ ہوتا۔ کیوں نہیں؟

۶۔ انسانی ذات اور خُدا کے بیٹے کی شخصیت یسُوع مسیح نے مریم سے حاصل کی؟

غلط یا دُرست ____

۷۔ آپ سوچتے ہیں کہ یہ ضرُوری تھا کہ خدا یُوسف کو یسُوع کا قانونی باپ ہونے کے لئے چُنے؟

دیکھئے متّی ۱: ۲۰؛ لُوقا ۱: ۲۷؛ لُوقا ۲: ۴)

جواب ____

۸۔ یسُوع مسیح کی پیدائش کا اور یسعیاہ ۷: ۱۴ کا اگر کوئی تعلق تھا تو وُہ کیا ہے؟

۹۔ یسُوع مسیح کا تجسّم انسانی حکومت پر کیا اثر ڈالتا ہے؟

۱۰۔ گلتیوں ۴: ۴، ۵ لکھیں۔

۳۷۔ دُکھ اُٹھایا کے لفظ سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

اُس کی تمام زمینی زندگی دُکھ کی زندگی تھی خاص کر اُس نے زندگی کے اختتام پر تمام انسانی نسل کے لیئے اپنے بدن اور رُوح میں گناہ کے خلاف خُدا کے غضب کو برداشت کیا تاکہ اپنے دُکھوں کے وسیلہ سے جو مخلصی کے لئے ایک واحد کفارہ ہے۔ ہمارے بدن اور رُوح کو ابدی ہلاکت سے بچا سکے اور ہمارے لیے خُدا کے فضل، راستبازی اور ابدی زندگی کو حاصل کر سکے۔

سوال نمبر ۳۷، ۳۸ اور ۳۹ ہمارے خداوند کی پست حالی کے دُوسرے قدم کو بیان کرتے ہیں یعنی اُس کے دُکھ۔ اِس سوال کے ساتھ ہم رسُولی عقیدہ کے چوتھے آرٹیکل کا مطالعہ شروع کرتے ہیں۔ اُس نے پنطس پیلاطوس کے عہد میں دُکھ اُٹھایا، مرگیا، دفن ہُوا، عالمِ ارواح میں جا اُترا۔ ہم رسُولی عقیدہ کے اِس چوتھے حصّے کا مطالعہ سوال نمبر ۴۴ تک جاری رکھیں گے۔

ہمارے خداوند یسُوع مسیح نے دُکھ اُٹھایا۔ ہم سب اُس کے دُکھوں کے بارے میں کچُھ نہ کچُھ جانتے ہیں۔ بعض اُس کے جسمانی دُکھوں کے بارے میں بہُت کچُھ جانتے جب کہ وُہ خُود کئی سالوں تک بستر پر درد سے پڑے رہتے ہیں۔ دُوسرے اپنی زندگی میں کسی حادثے کا شکار ہو کر ذہنی طور پر سخت پریشانی اور کوفت محسوس کرتے ہیں۔

بعض خُودکشی کر لیتے ہیں کیونکہ اُن کے دُکھ اُن کی برداشت سے باہر ہوتے ہیں۔ ہمارے نجات دہندہ کی تمام زمینی زندگی دُکھ کی زندگی تھی۔

نہ صرف جسمانی دُکھ بلکہ خاص کر رُوحانی دُکھ۔ یہ دُکھ اور زیادہ ہو گئے جب وُہ مقررہ وقت پر اپنی قربانی دینے کے قریب تر ہوتا گیا۔ گتسمنی باغ میں اُس کی رُوح پر جانکنی کی حالت طاری ہو گئی۔ جب کہ اُس کا پسینہ خُون ہو کر بہنے لگا۔ (لُوقا ۲۲: ۳۹-۴۶)

بدنی طور پر اُس نے بے بیان اذیت برداشت کی۔ جب اُسے کوڑے لگائے گئے اور ہاتھوں اور پاؤں میں کیل لگا کر اُسے مرنے کے لیئے صلیب پر لٹکا دیا گیا۔ لیکن خداوند یسُوع مسیح کے دُکھ گنہگار لوگوں کی طرح نہ تھے جو دُکھوں کے حقدار ہیں۔

خداوند یسُوع مسیح نے یہ سب دُکھ کیوں اُٹھائے۔ یہ سوال اِس بات کا جواب ہم کو دیتا ہے۔

۱۔ اُس کے دُکھ خُدا کی طرف سے ایک سزا تھی۔ خداوند یسُوع مسیح کے بدن کے رُوح کے خلاف خُدا کا غضب نازل ہُوا۔
۲۔ اُس کے دُکھ ہمارے گناہوں کی سزا تھی۔ اُس کے اپنے نہیں کیونکہ وُہ بے گناہ تھا۔ خدا اپنے برگزیدہ لوگوں کے گناہوں کی سزا اُسے دے رہا تھا۔ اُس نے ہمارے دُکھ اور ہماری موت لے لی۔

خداوند یسُوع مسیح کی قُربانی بطور کفارہ کے مُبارک نتائج مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ ابدی ہلاکت سے ہماری مکمل رہائی۔ (مخلصی)
۲۔ مکمل طور پر اُس نے ہمارے لیئے خدا کا فضل خرید لیا۔ جِن کی خاطر اُس نے اپنی جان دی۔

اِس سوال میں ایک اور محاورہ (Expression) کو

اور زیادہ بیان کرنے کی ضرورت ہے، اور وُہ ہے "تمام انسانی نسل" ہم پہلے بھی کئی بار اِس کتابچہ پر غور کر چکے ہیں کہ خدا نے صرف اپنی کلیسیا یعنی برگزیدہ لوگوں کو بچانے کا ارادہ کیا۔ اِس لئے ہمیں یہ نہیں سوچنا چاہیئے کہ خداوند یسوع کی مَوت تمام بنی نوع انسان کے لِئے یعنی برگزیدہ اور مردود لوگوں کے لِئے بھی کفارے کی موت ہے۔ تمام انسانی نسل کا مطلب ہے کہ ہر زمانے میں تمام قسم کے لوگ۔ سوال کا دوسرا حِصّہ بالکل صاف ہے کہ مسیح کن کے لِئے مر گیا۔ ہمارے لِئے یعنی اُن سب کے لِئے جنہوں نے خُدا کے مُفت فضل، راستبازی اور زندگی کی نعمت کو حاصل کِیا ہے اور اِن کے علاوہ کسی اور کے لِئے نہیں۔ اُنہیں اپنے گناہ کے لِئے دُکھ اُٹھانا اور مرنا ہے۔

علم الٰہی کے علماء جو آرمینین فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ وُہ عالمگیر کفّارہ کی تعلیم دیتے ہیں۔ یعنی یہ کہ یسوع مسیح دُنیا کے ہر شخص کے لِئے مر گیا۔ تعلیم کیوں غلط ہے۔ ۱۔ یُوحنّا ۲:۲ میں کیا سکھایا گیا ہے۔

نمبر ۳۷ پر سوالات

۱۔ ہم سوال نمبر ۳۷ - ۳۹ تک خداوند یسوع مسیح

۲۔ خداوند یسوع مسیح نے اپنی زندگی میں کب دُکھ اُٹھایا؟

۳۔ جب خداوند یسوع مسیح ایک چھوٹے بچے کی صورت میں تھے تو اُنہوں نے کس طرح دُکھ اُٹھایا۔ (دیکھئے متّی ۲: ۱۳، ۱۴)

۴۔ متّی ۴: ۱-۱۱ کے مطابق خُداوند یسوع مسیح کے دُکھ کس قسم کے دُکھ تھے؟

ا۔ جسمانی دُکھ

ب۔ رُوحانی دُکھ

ج۔ دونوں قسم کے دُکھ۔

کونسا درست۔ ہے۔

۵۔ خداوند یسوع نے اپنی رُوح کے اندر گتسمنی باغ میں اِس قدر دُکھ سہا کہ (لُوقا ۲۲: ۴۴)

۶۔ ہمارا جواب اِس بات کو بیان کرتا ہے کہ خُداوند یسوع مسیح کے دُکھ بدنی اور رُوحانی طور پر اِس قدر بڑے تھے۔

۷۔ خداوند یسوع مسیح کے دُکھوں اور قربانی جو اُس نے ہمارے لِئے دی اُس کے کون سے دو نتائج ہیں۔

ا ـــــــــــــــ

ب ـــــــــــــــ

۸۔ یہ محاورہ کہ "تمام نسل" کا مطلب ہے۔ ہر شخص جو اس دُنیا میں ہُوا ہے یا کبھی ہوگا۔

غلط یا درُست

۹۔ آرمینین فرقہ کے لوگ ا۔ یُوحنا ۲:۲ کو کس طرح بیان کرتے ہیں؟

آپ اِس کو کس طرح بیان کرتے ہیں؟

۱۰۔ ا۔ پطرس ۲:۲۴ لکھیں۔

۳۸۔ اُس نے دُنیوی منصف پیلاطوس کے عہد میں کیوں دُکھ اُٹھایا

تاکہ وُہ بے گناہ ہونے کے باوجود دُنیوی منصف کے ذریعے مجرم ٹھہرایا جائے اور ہمیں خُدا کی سخت عدالت سے بچالے۔

مختصر رسُولی عقیدہ خُدا کے علاوہ صرف دو آدمیوں کے نام دیتا ہے۔ مریم جس سے وُہ پیدا ہُوا اور پنطس پیلاطوس جس نے اُسے مَوت کی سزا دی۔ اِس بُرے آدمی کا کیوں ذکر کیا گیا ہے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ پیلاطوس قانُونی منصف تھا جو یسُوع مسیح کے مقدمے کا انچارج تھا۔ جب یہودیوں نے اُس پر جھُوٹا الزام لگایا۔ پیلاطوس رُومی بادشاہ (قیصر) کی طرف سے مقرر کیا گیا تھا۔ اِس لئے دُنیوی حکومت اور الٰہی حکومت کا اختیار اُس کے پاس تھا۔

اِس لئے پہلے پیلاطوس نے یسُوع کے خلاف جھُوٹے الزام سُننے کے بعد اِس بات کا اعلان کیا کہ وُہ راستباز اور بے گناہ شخص ہے۔ (لُوقا ۲۳: ۴، ۱۴؛ یُوحنا ۱۹: ۴) دُنیوی حکومت کے اختیار سے یسُوع مسیح قانُونی طور پر بے گناہ ٹھہرایا گیا۔ یہ فیصلہ کبھی بدلا نہیں گیا۔ درحقیقت یسُوع مسیح نے کبھی کوئی جُرم نہیں کیا۔ اور دوسرے پیلاطوس نے یسُوع کو سپاہیوں کے حوالے کیا تاکہ ایک مجرم کی حیثیت سے اُسے سزا دی جائے۔ (لُوقا ۲۳: ۲۴، ۲۵) اِس لئے اُسی دُنیوی حکومت نے یسُوع کو سزائے موت دی ایک بے گناہ شخص کی حیثیت سے۔

یہ سب کچھ بہت مطلب رکھتا ہے۔ دُنیوی رومی حکومت کے فیصلوں کے پیچھے خدا کے اختیار کا ہاتھ دکھائی دیتا ہے۔ (دیکھئے رُومیوں ۱۳: ۱-۲) خُدا خُود پیلاطوس کے ذریعے اِس بات کا اعلان کر رہا تھا کہ یسُوع مسیح شخصی طور پر بے گناہ ہے۔ لیکن خُدا نے پیلاطوس کے ذریعے یسُوع مسیح کو موت کی سزا دی۔ کیونکہ وُہ خُدا کے لوگوں کے گناہ اٹھائے ہُوئے تھا۔ اب پیلاطوس یہ نہیں جانتا تھا کہ حقیقت میں خُدا خود ایک

منصف کی حیثیت سے یسوع کو سزا دے رہا ہے۔ اِس لئے پِلاطُوس کا یہ کام کہ اُس نے ایک بے گُناہ کو موت کی سزا دی خُود اُسے مُجرم ٹھہراتا ہے۔

یسوع مسیح کو موت کی سزا دے کر رومی حکومت نے خُود اپنے آپ کو خُدا کے سامنے موت کی سزا کے لائق ٹھہرایا کیونکہ اُس نے خدا کے بے گُناہ بیٹے کو موت کی سزا دی۔

خداوند یسوع مسیح کی اِس عجیب پیشی کے وقت جب بے گناہ یسوع کو موت کی سزا دی گئی۔ کلیسیا خدا کی عدالت سے بچ گئی اور یسوع کو مُجرم ٹھہرانے کی وجہ سے دُنیا خود مُجرم ٹھہرائی گئی۔

نمبر ۳۸ پر سوالات

۱۔ پنطس پِلاطوس کون تھا؟ (لُوقا ۳:۱)

۲۔ پِلاطوس منصف کا یسوع مسیح کے جُرم یا اُس کی بے گناہی کے بارے میں قانُونی فیصلہ کیا تھا؟

۳۔ اگر یسوع مسیح بے گُناہ قرار دیا گیا تھا تو مُنصف پِلاطوس کو

کیا کرنا چاہیئے تھا؟

۴۔ جب پِلاطُوس نے یسوع مسیح کو مُجرم ٹھہرایا تو اُس نے اپنے آپ کو اور ساری دُنیا کو مُجرم ٹھہرایا؟

سچ یا جھُوٹ

۵۔ پِلاطُوس کے قانُونی فیصلے کے پیچھے ایک شخص کھڑا تھا جو ساری دُنیا کا مُنصف ہے، وہ کون ہے؟

۶۔ یہ ضرُوری تھا کہ یسوع مسیح ایک سزا یافتہ مُجرم کی حیثیت سے مر جائے۔ کیونکہ خُدا اُسے سزا دے رہا تھا۔

ا۔ اُس کے اپنے گناہوں کے لئے۔

ب۔ ہمارے گناہوں کے لئے۔

کونسی بات درُست ہے۔

۷۔ اگر یسوع مسیح کسی بیماری کی وجہ سے یا بوڑھا ہو کر مر جاتا یا وہ کسی حادثے میں جان دے دیتا۔ بجائے اِس کے کہ وہ مُجرم کی حیثیت سے موت کی سزا اُٹھائے۔ وہ ہمیں خدا کی سخت عدالت سے نہیں بچا سکتا تھا جس کے ہم سزاوار ہیں؟

سچ یا جھُوٹ بیان کریں۔

۸۔ یسوع مسیح کی پیشی یا عدالت ایک عجیب پیشی تھی جو انسان نے کبھی نہ دیکھی ہو۔
سچ یا جھوٹ

۹۔ ہمارے خداوند نے کس طرح پنطس پلاطوس کے ماتحت دکھ اُٹھایا؟

۱۰۔ اعمال ۴: ۲۷ و ۲۸ لکھیں۔

۳۹۔ کیا یسوع مسیح کی صلیبی موت میں کوئی ایسی بات پائی جاتی تھی جو کسی اور قسم کی موت میں نہیں ہو سکتی تھی۔

ہاں اسی لئے مجھے یقین ہے کہ جو لعنت میرے اُوپر تھی۔ وہ خداوند یسوع مسیح نے لے لی کیونکہ صلیبی موت خدا کی طرف سے لعنتی موت قرار دی گئی تھی۔

یہ سوال اُس نظریہ کو اور زیادہ بیان کرتا ہے جو سوال نمبر ۳۸ میں پایا جاتا ہے یعنی یہ کہ یسوع مسیح کی موت قانونی فیصلہ کے مطابق صلیبی موت ہو نہ کہ ایک عام موت ہو۔ یسوع مسیح ایک ہولناک صلیبی موت مُوا۔ رومی حکومت کا یہ دستور تھا کہ جسے سزائے موت ملے۔ وُہ صلیب پر چڑھایا جائے۔

اگرچہ یسوع مسیح رُومی دستور کے مطابق صلیبی موت مُوا (صلیب دو لکڑی کے ٹکڑوں سے بنی ہُوئی تھی۔ یسوع کو کیلوں کے ساتھ صلیب پر جڑ دیا گیا) اُس کی سزا پُرانے عہدنامہ کے مطابق ایک لعنت تھی۔ استثنا ۲۱: ۲۲-۲۳- میں ہم پڑھتے ہیں (یہودی دستور کے مطابق سزائے موت پانے والے کو سنگسار کیا جاتا تھا۔) کہ مجرم کی لاش ایک بلی پر یا درخت پر لٹکا دی جاتی تھی۔ تاکہ یہ ظاہر ہو کہ یہ شخص کتنی شرمناک موت مُوا ہے۔ اِس پر خُدا کی لعنت تھی کیونکہ یہ خُدا کی شریعت کو توڑنے والا ہے۔ دُوسروں کی عبرت کے لئے بھی یہ کیا جاتا تھا۔ خداوند یسوع مسیح کا بدن صلیب پر ایک شرم کی بات تھی اور یہ ظاہر کرتا ہے کہ خدا کی لعنت اُس پر تھی۔

خداوند یسوع نے پُوری لعنت اور خُدا کی طرف سے سزا کو اپنے اُوپر لے لیا جو حقیقت میں میرے اور آپ کے لئے واجب تھی۔ سو اگر یسوع گلیل کی جھیل میں ڈوب کر مر جاتا یا ہیضہ کی وجہ سے مر جاتا یا بُوڑھا ہو کر یا کسی اور وجہ سے قُدرتی موت مر جاتا تو اُس کی موت خدا کی طرف سے ایک لعنت اور میرے اور آپ کے گناہوں کے لئے سزا نہ سمجھی جاتی۔ غور کریں کہ خُدا نے اپنے بیٹے کو سزائے موت دی۔ وُہ لوگ کتنے احمق ہیں جو یہ تکرار

کرتے ہیں کہ سزائے موت غیر اخلاقی ہے اور اسے منسوخ کرنا چاہیے وُہ خُدا کے عدل کو اور اس حقیقت کو جان لیتے ہیں کہ وُہ انسانی گناہ سے کتنی نفرت کرتا ہے۔

نمبر ۲۹ پر سوالات

۱۔ خُداوند یسُوع کے دُکھ اور کیوں زیادہ بڑھ گئے جب وُہ ______

______

۲۔ آپ صلیب کا بیان کس طرح کریں گے؟

______

______

۳۔ یہُودی دستور کے مطابق کسی سزا یافتہ مجُرم کو صلیب دی جاتی تھی؟

______ سچ یا جھُوٹ

۴۔ یہ ضرُوری بات نہیں کہ یسُوع کس طرح مُوا۔ یہ ضرُوری بات نہیں کہ یسُوع کس طرح مُوا۔ یہ ضرُوری ہے کہ وُہ مر گیا۔

______ سچ یا جھُوٹ

۵۔ صلیب پر خداوند یسُوع مسیح کی شکستہ ہُوئی لاش کس طرح پُرانے عہدنامہ

کے ساتھ مطابقت رکھتی ہے۔ بیان کریں اور حوالہ بھی پیش کریں۔

______

______

۶۔ مَیں ہُوں ______

وُہ ______

______

______

۷۔ جب دُنیوی رُومی حکومت نے قانُونی فیصلہ کے مطابق صلیب پر سزا دی تو اُس کے ساتھ خداوند کا ہاتھ بھی تھا جو اپنے بیٹے کو اس وجہ سے سزا دے رہا تھا کہ ______

______

______

۸۔ یسُوع مسیح خُدا کی طرف سے ملعُون ٹھہرایا گیا کیونکہ فطرتی طور پر مَیں اور آپ خدا کی طرف سے لعنت کے ماتحت ہیں اور جسمانی اور رُوحانی سزا کے حقدار ہیں؟

______ سچ یا جھُوٹ

۹۔ یسُوع مسیح کی مَوت؟

ا۔ شرمناک تھی۔

ب۔ شاندار اور جلالی تھی۔

ج۔ عوضی تھی۔

د۔ شخصی طور پر وُہ سزا کے لائق تھا۔

کونسا نظریہ درُست ہے ؟

۱۰ - کلسیوں ۳ : ۱۳ - ۱۴ لکھیں۔

۴۔ مسیح خُداوند کے لئے موت کا دُکھ سہنا کیوں ضروری تھا؟

کیونکہ خُدا کے انصاف اور سچائی کو پُورا کرنا کے لئے ضروری تھا۔ خُدا کے بیٹے کی موت کے سوا کسی اور طریقہ سے ہمارے گناہوں کا کفارہ نہیں ہو سکتا تھا۔

اِس سوال میں مسیح کی پست حالی کی تیسرے قدم یعنی اُس کی موت کو بیان کیا گیا ہے۔ شاید کوئی یہ پُوچھے۔ یہ وُہ نہایت ہی بڑے دُکھ جو صلیب پر خداوند نے برداشت کئے جو خدا کے انصاف کو پُورا کرنے کے لئے کافی نہ تھے۔ خداوند یسُوع مسیح کیوں سچ مچ مرنا پڑا؟ اِس کا جواب اُس سزا میں پایا جاتا ہے جو خدا گناہ کے لئے دیتا ہے اور جس کا ذکر پُوری بائبل میں کیا گیا ہے۔ جو جان گناہ کرے گی سو مرے گی۔ (حزقی ایل ۱۸ : ۴ ، ۲۰)
گناہ کی مزدوری موت ہے۔ (رومیوں ۶ : ۲۳) خُدا کی شریعت اور انصاف گنہگار شخص کی موت سے کم کسی بات کا مطالبہ نہیں کرتا۔ (یسعیاہ ۱ : ۱۸)

اِس لئے یسُوع مسیح جو ہمارے گناہ اپنے اُوپر لئے ہُوئے تھا۔ اُس کے لئے مرنا ضرُوری تھا۔

یہ کتنی عجیب بات ہے کہ خداوند یسُوع مسیح جس کی انسانی ذات بھی گناہ سے مبرا تھی اور جو واحد شخص تھا کہ زندہ رہے۔ وُہ جسمانی موت کا تجربہ کر رہا ہے۔ جس کا مطلب ہے رُوح اور جسم کی جدائی اور رُوحانی موت جس کا مطلب رُوح اور بدن دونوں کی خدا سے جُدائی۔ اِسی لئے اُس نے صلیب پر کہا۔ اے میرے خُدا۔ اے میرے خُدا۔ تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا " (متی ۲۷ : ۴۶)

ہمارے لئے گناہ کی پُوری سزا کسی طریقے سے نہیں دی جا سکتی تھی۔ سوائے اِس کے کہ خُدا کا بیٹا ہمارے لئے اپنی جان دے۔ اِس پہ غور کریں اور اکثر اِس بات پر غور کریں۔

نمبر ۴ پر سوالات

۱ - خداوند یسُوع مسیح کی پست حالی میں موت کونسا قدم تھی ؟

۲ - اور کونسے اقدام ہیں جن کا ہم نے اب تک مطالعہ کیا ہے ؟

۳۔ جسمانی موت کیا ہے؟

۴۔ رُوحانی موت کیا ہے؟

۵۔ خداوند یسُوع کو دُکھوں کے علاوہ مرنے کی کیا ضرُورت تھی؟

۶۔ (ا) جسمانی ذات (ب) الٰہی ذات (ج) صلیب پر مسیح کی دونوں ذاتیں یعنی الٰہی ذات اور جسمانی ذات مر گئیں۔

کونسا درُست ہے؟

۷۔ صلیب پر مسیح کی رُوحانی موت کس کلمہ کے ذریعے ظاہر ہوتی ہے؟

۸۔ سوال نمبر ۴ کا جواب لکھیں؟

۹۔ اگر مسیح یسُوع اِس لئے دُنیا میں آیا کہ ہمارے لئے مرجائے تو جن لوگوں نے یہ کام کیا۔ یہ اچھا کام تھا۔

سچ یا جھُوٹ

۱۰۔ فلپیوں ۲ : ۸ لکھیں۔

۴۱۔ وُہ کیوں دفن کیا گیا؟

تاکہ یہ ظاہر ہو کہ وُہ واقعی مرگیا ہے؟

اِس بحث ہی چھوٹے سوال وجواب میں سیکھتے ہیں کہ یسُوع مسیح کیوں دفن کیا گیا۔ (دفن کیا جانا اُس کی پست حالی میں چوتھا قدم ہے) یہاں جو وجہ بیان کی گئی ہے وُہ یہ ہے کہ دفن ہونا اُس کی موت کا پکا ثبوت ہے۔ صرف مُردہ لوگ ہی دفن کئے جاتے ہیں۔ یہ ثبوت کیوں اتنا ضرُوری ہے۔ غیر مسیحی لوگوں کی طرف سے یہ نظریہ گھڑ لیا گیا ہے کہ یسُوع مسیح حقیقت میں نہیں مُوا تھا۔ وُہ صلیب پر صرف بیہوش ہو گیا تھا۔ ایک اور نظریہ یہ ہے کہ وُہ موت کو صرف ایک دکھاوا بنا رہا تھا۔ لیکن حکومت کی طرف سے اُس کو دفن کرنے کی اجازت اِس لئے دی گئی تھی کہ وُہ واقعی مرچکا ہے۔ ایک رُومی سپاہی نے نیزہ اُس کی پسلی میں مارا تو پانی اور خُون اُس کی پسلی سے بہہ نکلا (یُوحنا ۱۹ : ۳۴ و ۳۴) وُہ مرچکا تھا۔

اُس کا دفن ہونا اُس کی لعنت کا نتیجہ بھی تھا جو خدا کی طرف سے اُس کے بدن پر ڈالی گئی تھی۔ آدم کو سزا دیتے وقت خدا نے کہا کہ تُو خاک ہے اور پھر خاک میں لوٹ جائے گا۔ (پیدائش ۳ : ۱۹)

ہمارے لئے مسیح کا بدن تین دن تک قبر کے عذاب کے ماتحت رہا۔ اَب قبرستان میں ہمارے نجات دہندہ کے دفن ہونے کی وجہ سے ہمارے دفن کی تقدیس کی گئی ہے۔ اگرچہ ہمارا بدن قبر میں گل سڑ جائے گا اور

مٹی کے ساتھ مل جائے گا۔ ہم جانتے ہیں کہ مسیح نے اپنی مبارک قیامت کی وجہ سے قبر کی خرابی پر فتح پائی۔ مسیح میں ہماری قبروں کا اندھیرا اور اُداسی دُور ہو گئی ہے "موت فتح کا لقمہ ہو گئی" (۱-کرنتھیوں ۱۵:۵۴)

نمبر ۴۱ پر سوالات

۱- کتابچہ میں دو سوال ہیں جو اس سے چھوٹے ہیں۔ وہ ہیں؟

۲- خداوند یسوع مسیح کی پست حالی کا چوتھا قدم تھا

۳- کتابچہ مسیح کے دفن ہونے کی کیا وجوہات پیش کرتا ہے؟

۴- مسیح کی موت کو یقینی بنانے کے لئے رُومی حکومت نے کیا کچھ کیا۔

۵- اگر مسیح کا بدن نہ مرا ہوتا تو کیا وہ اُس کو دفن کرتے۔
ہاں / نہیں۔

۶- پیدائش ۳:۱۹ میں جسمانی موت اور خاک میں لوٹ جانے کو خدا کی

طرف سے سزا کہا گیا ہے

اُس کے بدن پر گناہ کے لئے

۷- آپ کا خیال ہے مسیح کا بدن جب تین دن قبر کے اندر رہا تو وہ خراب ہونا شروع ہو گیا تھا؟

۸- مسیح کے دفن کا ہمارے دفن کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ (اگر کوئی ہے)

۹- کیا قبر میں مُردوں کے لئے کچھ اُمید ہے؟ ــــ بیان کریں۔

۱۰- لُوقا ۲۳:۵۲-۵۳ لکھیں۔

۴۲- چونکہ مسیح ہماری خاطر مر گیا اس لئے ہمیں مرنے کی کیا ضرورت ہے؟

ہماری موت ہمارے گناہ کا کفارہ نہیں بلکہ موت کے وقت ہم گناہ

کے ساتھ حاضر ہوتا ہے۔ (۲۔کرنتھیوں ۵: ۶-۸) اور مرنا ہمارے بڑے نفع ہے۔ (فلپیوں ۱: ۲۳) اِس لئے ہمیں کبھی موت سے نہیں ڈرنا چاہیئے۔ کیونکہ موت ہمارے لئے لعنت سے مُبارک حالی میں تبدیل کردی گئی ہے۔ خُدا کا یہ کتنا بڑا فضل ہے کہ وُہ ہمیں اِس گناہ آلُودہ جسم اور خراب جہان میں ہمیشہ تک زندہ رہنے کی اجازت نہیں دیتا۔ کیونکہ اِس حالت میں زندہ رہنا کتنی خوفناک بات ہوگی۔

تاہم یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ سب ایماندار نہیں مریں گے۔ اِس لئے کہ مسیح کے آنے پر دُنیا میں مسیحی ایمانداروں کی ایک نسل موجود ہوگی۔ جو موت کا مزہ نہ چکھے گی۔ بلکہ ایماندار بدل جائیں گے اور جو مر گئے ہیں وُہ زندہ ہوں اور سب مِل کر ہوا میں استقبال کریں گے۔ شاید آپ اِن میں ایک ہوں جو مسیح کے آنے تک زندہ ہوں گے۔ (دیکھیئے ۱۔تھسلنیکیوں ۴: ۱۷)

نمبر ۴۲ پر سوالات

۱۔ کیا آپ کبھی خدا کے کلام سے یہ بات جان کر حیران ہُوئے ہیں کہ جب مسیح آپ کے لئے مر گئے تو آپ کو مرنے کی کیا ضرورت ہے؟

۲۔ جو آپ سے یہ سوال پُوچھتا ہے کہ ایماندار کیوں مرتے ہیں۔ آپ اُس کے سامنے کس طرح اِس حقیقت کو بیان کریں گے؟

کی طرف سے مر جاتے ہیں اور اَبدی زندگی میں داخل ہو جاتے ہیں۔

سوال نمبر ۴۲ ایک بہُت عام سوال کا جواب دیتا ہے جو کہ نوزاد مسیحیوں کی طرف سے پُوچھا جاتا ہے۔ جب وُہ یہ سیکھتے ہیں کہ مسیح ہماری جگہ مر گیا۔ اِس لئے پھر ہمیں مرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اِس کا جواب دو حصّوں میں پایا جاتا ہے۔ ایک منفی اور دُوسرا مثبتی۔

پہلا یعنی منفی جواب یہ ہے کہ ایماندار کی موت اُس کے گُناہ کا کفّارہ نہیں ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ وُہ اُس لعنت کے ماتحت ہو کر نہیں مرتا جو گُناہ کی سزا کے طور پر خدا کی طرف سے گنہگار کو دی جاتی ہے۔ گُناہ کی مزدوری موت ہے۔ (رومیوں ۶: ۲۳) لیکن مسیح ایماندار کے لئے یہ مزدُوری پُوری طرح سے خداوند یسُوع نے ادا کر دی ہے۔ کیونکہ وُہ عوضی طور پر ہمارے گناہوں کے لئے مر گیا۔ یسُوع مسیح کی موت ہمارے گناہوں کا کفّارہ ہے۔ پھر مسیحی کی موت اُس کے گناہوں کی سزا کے طور پر نہیں کیونکہ خداوند یسُوع مسیح نے اُس کے سب گناہوں کی پُوری سزا اُٹھائی۔ اِس لئے موت کے ساتھ جو لعنت تھی وُہ ختم ہو گئی کیونکہ مسیح نے خُود اُس لعنت کو برداشت کیا اور ہمیں شریعت کی لعنت سے آزاد کر دیا۔ (گلتیوں ۳: ۱۳)

دُوسرا مثبتی جواب یہ ہے کہ مسیحی ایماندار کی رُوح موت کے ذریعے خُدا کی بادشاہی یعنی آسمان میں داخل ہو جاتی ہے۔ مَوت کے ذریعے مسیحی ایک پُرفضل اور پُرمحبت طریقے سے اِس گُناہ آلُودہ دُنیا اور گُناہ آلُودہ فطرت سے آزاد کر دیا جاتا ہے تاکہ وُہ ابدی خُوشی اور جلال میں داخل ہو جائے۔ بائبل مقدس صفائی سے یہ سکھاتی ہے کہ جسم سے غیر حاضر ہونا خُداوند

۹ - اَبدی زندگی کب شرُوع ہوتی ہے؟ (یُوحنا ۵: ۲۴)

۱۰ - رُومیوں ۱۴: ۷-۸ لکھیں -

۴۳ - اور کون سے فائدے ہم مسیح کی قربانی اور صلیبی مَوت سے حاصل کرتے ہَیں -

اِس کے ذریعے ہماری پُرانی انسانیت مصلوُب ہوتی ہے اور اُس کے ساتھ مرتی اور دفن ہوجاتی ہے - اور جسمانی خواہشات ہم پر حکومت نہیں کرتیں - تاکہ ہم اپنے آپ کو ایک شُکر گزاری کی قربانی کے طور پر پیش کر سکیں -

مسیح کی موت ہمارے گناہوں کے لئے ایک کفّارے کی قربانی تھی - اُس کے بیش قیمت خُون ہمارے سارے گُناہ دھوئے جاتے ہیں اور ہمیں دُوسری پاکیزگی حاصل ہوتی ہے -

۳ - آپ کس طرح بیان کی تشریح کریں گے کہ ہماری موت ہمارے گناہ کا کفارہ نہیں ہے؟

۴ - آپ کس طرح بیان کریں گے کہ مسیحی کے لئے موت حقیقت میں ایک برکت ہے؟

۵ - اِس محاورے کا کیا مطلب ہے یعنی "گناہ کی طرف سے مرنا"

۶ - اَبدی زندگی میں داخل ہونے سے کیا مراد ہے؟

۷ - کیا یہ سچ ہے کہ آپ جسمانی موت کا مزہ نہیں چکھیں گے؟

۸ - مسیحیوں کی آخری نسل کے بارے میں ۱ - تھسلنیکیوں ۴: ۱۶ و ۱۷ کیا سکھاتا ہے؟

۱۔ ہم اپنے گناہ کے جرم سے پاک ہو جاتے ہیں۔ یہ ہماری تصدیق ہے۔

(۲) ہم اپنے گناہ کی آلودگی اور قدرت سے پاک کئے جاتے ہیں۔ یہ ہماری تقدیس ہے۔

سوال نمبر ۳۴ ہم کو سکھاتا ہے کہ جب ہمارا نجات دہندہ ہمارے لئے صلیب پر مر گیا تو اُس نے ہمارے لئے رُوح القدس کے انعام کو خرید لیا جو ہمارے دل میں گناہ کی قوت کو توڑ ڈالتا ہے۔ اِس سوال کا دارومدار رُومیوں ۶:۱-۱۳ پر ہے۔

یہ بہت ضروری ہے کہ ہم جانیں کہ مسیح صرف ہمارے گناہ کے جُرم کو دُور کرنے کے لئے نہیں مُوا بلکہ گناہ آلودہ خواہشات کی قوت کو ختم کرنے کے لئے بھی مر گیا۔ وُہ ہمیں پاک کرنے کے لئے مر گیا۔ وُہ رُوح القدس کی قدرت سے ہمارے دلوں کو پاک کرتا ہے۔

پُرانے انسان کے محاورہ کا اشارہ ہمارے دلوں میں گناہ کی قدرت کی طرف ہے جو آدم سے ہمیں ورثہ میں ملی ہے۔ نوزائیدگی سے پہلے یہ پُرانی انسانیت یا فطرت گناہ کی قدرت تھی جو ہم پر حکومت کرتی تھی۔ لیکن مسیح کی صلیبی موت اور دفن ہونے سے اُس کا زور ہماری زندگی میں رُوح القدس کی قدرت سے مٹ گیا ہے۔ بائبل مقدس ہمارے مسیح کے ساتھ مصلوب ہونے (رُومیوں ۶:۶؛ گلتیوں ۲:۲۰) دفن ہونے (رُومیوں ۶:۴) اور اُس کے ساتھ جی اُٹھنے کا ذکر کرتی ہے۔ (کلسیوں ۳:۱) اِس کا مطلب ہے کہ جب مسیح صلیب پر مر گیا تو ہم مر گئے، ساتھ دفن ہُوئے اور اُس کے ساتھ جی بھی اُٹھے۔ اِس لئے ہمیں مسیح کے جی اُٹھنے کی قوت دی ہُوئی ہے۔ تاکہ ہم اپنی زندگی میں گناہ

پر اور بے ایمانی کی قدرت پر غالب آئیں۔ مسیحیوں کو یہ خُوشی حاصل ہے کہ وُہ مسیح کے رُوح یعنی رُوح القدس کے لئے پاک کئے جاتے ہیں۔

رُوح القدس کے ذریعے نوزائیدگی کو حاصل کرنے سے اَب ہمیں یہ خواہش اور قوت حاصل ہے (اگرچہ ابھی تک پُوری طرح سے نہیں) کہ محبت سے ہم اپنے آپ کو مسیح کے سامنے پیش کریں اور ایک پاکیزہ اور شکرگزاری کی زندگی گزاریں۔ کیا آپ تقدیس کے انعام (پاکیزہ خواہشات) کے اُسی طرح شکرگزار ہیں۔ جس طرح آپ تصدیق (گناہوں کی مُعافی اور دوزخ سے بچنا) کے لئے شکرگزار ہیں۔

نمبر ۳۴ پر سوالات

۱۔ خُداوند یسُوع مسیح نے اپنی موت، دفن ہونے اور جی اُٹھنے کے ذریعے صرف گناہوں کی مُعافی ہی نہیں بلکہ اور بہت سے فائدے ہمارے لئے حاصل کئے؟

صحیح یا جھُوٹ ____صحیح____

۲۔ گناہوں سے پاکیزگی ہم دو طرح سے حاصل کرتے ہیں؟ وُہ کون سے ہیں!

ا ____ہم گناہوں کے جرم سے پاک ہو جاتے ہیں یہ ہماری تصدیق ہے____

ب ____ہم گناہ کی آلودگی اور قدرت سے پاک کئے جاتے ہیں یہ ہماری تقدیس ہے____

۳۔ سوال نمبر ۴۳ کس پاکیزگی کا بیان کرتا ہے؟

۴۔ پرانا آدم ہے۔

ا۔ آدم

ب۔ ہمارا جسمانی باپ

ج۔ گناہ آلودہ فطرت جو ہم نے آدم سے حاصل کی ہے۔

د۔ ہماری عمر

کونسی درست ہے؟

۵۔ بائبل مقدس کے کونسے حصہ سے سوال نمبر ۴۳ لیا گیا ہے۔

۶۔ ہم مسیح کے ساتھ مصلوب ہوئے ہیں؟ (رومیوں ۶ : ۶) اس کا مطلب ہے۔

ا۔ ہم جسمانی طور پر مسیح کے ساتھ تھے جب وہ موا۔

ب۔ ہم روحانی طور پر مسیح کے ساتھ تھے۔ اپنی برگزیدگی اور اُس کے ساتھ منسوب ہونے کی وجہ سے۔

کونسی بات درست ہے۔

۷۔ یہ ممکن ہے کہ کوئی شخص مسیح میں ہوکر روح القدس بھی حاصل کرے اور بگڑی ہوئی فطرت بھی اُس کے اندر ہو؟

سچ یا جھوٹ

۸۔ گناہ ہمارے دلوں میں یعنی بُری خواہشات زیادہ سے زیادہ

تباہ ہوجاتا ہے جونہی ہم۔

ا۔ دعا کے ساتھ بائبل کا مطالعہ کرتے ہیں۔

ب۔ گرجہ گھر میں عبادت سے رہ جاتے ہیں۔

ج۔ گناہ آلودہ کاموں میں شریک ہوتے ہیں۔

د۔ روح القدس کی مدد کے لئے دعا کرتے ہیں۔

کونسی بات درست ہے۔

۹۔ تقدیس کے فوائد کے لئے شکرگزاری کے طور پر ہمیں خدا کے سامنے کیا پیش کرنا چاہیئے؟

کتابچہ کے الفاظ میں جواب دیں۔

۱۰۔ گلتیوں ۲ : ۲۰ لکھیں۔

۴۴۔ وہ عالم ارواح میں اُتر گیا

یہ جملہ عقیدہ میں کیوں لگایا گیا ہے کہ وہ عالم ارواح میں اُتر گیا۔ یہ میری سب سے بڑی (Temptations) ہے۔ مجھے اس بات کا پورا یقین ہے کہ خداوند یسوع مسیح نے اپنی بے بیان جان کنی، درد اور خوف اُس نے اپنی روح میں صلیب پر اور اُس سے پہلے برداشت

کیا۔ مَیں اُس کے وسیلہ سے دوزخ کی تلخی اور عذاب سے بچ گیا ہُوں۔

اَب ہم مسیح کی پست حالی کے پانچویں یا آخری قدم تک پہنچے ہیں۔ ابھی تک ہم رسُولی عقیدہ کے چوتھے حِصّے پر غور کر رہے ہیں۔ عقیدہ میں لکھا ہے وُہ عالمِ ارواح میں اُتر گیا۔ اِس جُملہ کو مختلف طرح سے بیان کیا گیا ہے۔ رومن کیتھولک کلیسیا کی یہ تعلیم ہے کہ حقیقی معنوں میں یسوع مسیح دوزخ میں گیا اور وہاں جا کر تین دن دُکھ اُٹھایا اور پُرانے عہدنامہ کے ایمانداروں کو جو مر گئے تھے آسمان میں لے آیا۔ لُوتھرن کلیسیا کا یہ اعتقاد ہے کہ یسُوع مسیح کی رُوح دوزخ میں تو گئی لیکن دُکھ اُٹھانے کے لئے نہیں بلکہ اپنے دُشمنوں پر فتح مندی کا اعلان کرنے کے لئے۔ رِیفارمڈ نظریہ یہ ہے کہ خداوند یسُوع مسیح صلیبی موت کے فوراً بعد آسمان پر گئے۔ یاد کریں کہ اُس نے صلیب پر ڈاکو سے کہا کہ آج ہی تُو میرے ساتھ فردوس میں ہوگا۔ (لوقا ۲۳ : ۴۳) اُس نے باپ سے بھی کہا کہ مَیں اپنی رُوح تیرے ہاتھوں میں سونپتا ہُوں۔ (لوقا ۲۳ : ۴۶) اِس حِصّے کا پھر کیا مطلب ہے۔ کتابچہ اِس کو صفائی سے بیان کرتا ہے۔ یسُوع مسیح نے صلیب پر اور گتسمنی باغ میں جانکنی کے وقت۔ اپنی رُوح میں دوزخ کے عذاب کو محسُوس نہیں کر سکتا۔ جِس طرح مسیح خداوند نے ہمارے لِئے کیا۔ جب اُس نے چلّا کر کہا۔ اے میرے خدا تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔

وُہ دوزخ کی سب سے نچلی تہ سے چلّا رہا تھا۔ اُس وقت وُہ صلیب پر خدا کا پُورا اور بے حد غضب برداشت کر رہا تھا جسے کوئی مخلوق اُٹھا کر زندہ نہیں رہ سکتا۔ اِس منظر کو تصوّر میں لانے کی کوشش کریں۔ ہمارا

خداوند دوزخ کے تمام دُکھ اور تلخی برداشت کر رہا تھا جو حقیقت میں خُدا کے لوگوں کا حِصّہ ہے۔ اور اُس نے یہ چھ گھنٹے کے عرصہ میں صلیب پر برداشت کئے۔

مُوت کے وقت دوزخ کی سزا پُوری ہو چُکی تھی۔

نمبر ۴۴ پر سوالات

۱۔ آپ سوچتے ہیں کہ دوزخ کی سزا یسُوع مسیح کی موت سے پہلے تھی یا بعد میں؟

موت کے وقت دوزخ کی سزا پوری ہو چکی تھی۔

۲۔ دوزخ کا مطلب وُہ جگہ ہے جہاں مُجرم دُکھ اُٹھاتے ہیں؟

سچ یا جھُوٹ

صحیح

۳۔ خداوند یسُوع مسیح نے کس وقت دوزخ کا بے بیان تلخی، درد اور خوف کو برداشت کیا؟

جب اُس نے کہا کہ اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔

۴۔ مسیح کا بدن تین دِن قبر میں تھا اور اُس کی رُوح چلی گئی۔

ا۔ دوزخ میں۔

ب۔ بہشت یا فردوس میں۔

Scanned with CamScanner

۴۵۔ خداوند یسوع مسیح کے جی اُٹھنے سے ہمیں کیا برکات حاصل ہوتی ہیں؟

سب سے پہلے وُہ اپنے جی اُٹھنے کے سبب سے مَوت پر غالب آیا ہے۔ وُہ ہمیں اُس راستبازی میں شریک کر سکتا ہے جو اُس نے اپنی موت کے وسیلے ہمارے لئے حاصل کی ہے۔ دُوسرے اُس کی قُدرت کے ذریعے نئی زندگی جلانے گئے ہیں۔ تیسرے اُس کا جی اُٹھنا ہمارے جی اُٹھنے کی ضمانت ہے۔

ہم نے مسیح کی پست حالی کے پانچ اقدام یعنی اُس کی پیدائش سے لے کر دوزخ میں اُترنے تک مطالعہ کیا ہے۔ (رسُولی عقیدہ کے چوتھے اور پانچویں آرٹیکل میں یہ اقدام پائے جاتے ہیں) اب ہم خداوند یسُوع مسیح کی سرفرازی کے چار اقدام کا مطالعہ شروع کرتے ہیں۔ جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) اُس کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا۔
(۲) اُس کا آسمان پر اُٹھایا جانا۔
(۳) آسمان پر اُس کی بادشاہی (باپ کے دہنے ہاتھ بیٹھنا)
(۴) اُس کی دُوسری آمد اور دُنیا کی عدالت کرنا۔ یہ چاروں مضامین آرٹیکل نمبر ۵، ۶ اور ۷ میں پائے جاتے ہیں۔

سوال نمبر ۴۵ میں ہم مسیح کے جی اُٹھنے کے مطلب اور حقیقت

ج۔ قبر میں۔
د۔ باپ کے پاس۔
کونسا دُرست ہے۔ ب

۵۔ وُہ دوزخ میں اُتر گیا، کے محاورے کا لُوتھرن کلیسیا کے لوگ کیا مطلب لیتے ہیں۔
یسوع نے شیطان پر مردے دوزخ میں گئے شیطان کو شکست دے کر اپنی رہائی دشمنوں پر فتح مندی کا اعلان کرنے گیا۔

۶۔ اِن میں سے کس حوالے میں یہ پیشین گوئی کی گئی ہے کہ مسیح دوزخ میں دُکھ اُٹھائے گا۔

زبور ۱۸: ۵، ۶۔ زبور ۱۱: ۳-۹ ؛ زبور ۱۱۶: ۳
یسعیاہ ۵۵: ۱ دُرست حوالے کے نیچے لکیر لگائیں۔

۷۔ دوزخ سے مراد ہے رُوح اور بدن کی خُدا کی روشنی زندگی اور محبت سے مکمل اور ابدی جُدائی۔

دُرست یا غلط — درست ہے

۸۔ عام محاورہ کہ زمین پر دوزخ۔ یہ سچائی کلام پر مبنی ہے۔
سچ یا جھوٹ۔ بیان کریں۔ دوزخ کے تمام دُکھ اس میں جو گنہگار کو قبر میں اس نے ملیب پر برداشت کئے صرف دوزخ کی منزل پوری ہوگئی تھی۔

۹۔ مسیح کے دوزخ کی سزا اُٹھانے سے ایماندار کو کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ کتابچہ کے مناسب محاورات میں جواب دیں۔
جس ایمان کے وسیلے سے دوزخ کی تکلیف اور عذاب سے بچ گیا ہوں

۱۰۔ متی ۲۷: ۴۶ کو لکھیں۔ اور دوپہر سے لیکر تیسرے پہر تک تمام ملک میں اندھیرا چھایا رہا۔

کے بارے میں لکھتے ہیں۔ بائبل مقدس اس حقیقت کو بیان کرتی ہے کہ یسوع مسیح تین دن کے بعد حقیقی بدن کے ساتھ مُردوں میں سے جی اُٹھا۔ اگرچہ جی اُٹھنے کے بعد اُس کا بدن جلالی بن گیا تھا اور اُسے اس فتح مند قیامت کے باعث فوق الفطرت قدرت حاصل تھی اور ہم بھی ایک جلالی بدن کے ساتھ مُردوں میں سے جی اُٹھیں گے۔

ہم جانتے ہیں کہ یسوع مسیح کا جی اُٹھنا ایک حقیقت ہے۔ دونوں خالی قبر کی گواہی اور خداوند یسوع مسیح کی شخصی گواہی کے سبب سے۔ شک کرنے والا توما بھی قائل ہو گیا کہ یسوع مسیح مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے۔ (یُوحنّا ۲۰: ۲۴-۲۹) جی اُٹھنے کے بعد خداوند یسوع مسیح قریباً ۱۴ دفعہ اپنے شاگردوں پر ظاہر ہوئے۔ ایک موقعہ پر ۵۰۰ لوگوں نے اُس کو دیکھا۔ (۱-کرنتھیوں ۱۵: ۶) بہت سے لوگ جیسے کہ جدید خیالات کے لوگ یسوع مسیح کی جسمانی قیامت کو نہیں مانتے۔ جو کچھ رسُولوں نے لکھا ہے۔ وہ اس کا یقین نہیں کرتے۔ دُوسرے لفظوں میں وہ یہ کہتے ہیں کہ متی، مرقس، لوقا، یُوحنّا، پولُوس، پطرس اور قیامتِ مسیح کے تمام گواہ جھُوٹے ہیں۔

یسوع مسیح کے جی اُٹھنے کا مطلب بھی اُتنا ہی ضرُوری ہے جتنا کہ اُس کے جی اُٹھنے کی حقیقت۔ یسوع مسیح کے جی اُٹھنے سے ہم تین بڑی برکات حاصل کرتے ہیں۔ جیسے کہ سوال نمبر ۵ ۴ میں ہمیں سکھایا گیا ہے۔

۱- خداوند یسُوع مسیح کا جی اُٹھنا اس بات کا ثبُوت ہے کہ وُہ مُوت کی قُدرت پر غالب آیا اور اس لئے شیطان اور گُناہ کی قُدرت پر جس نے ہم سے موت کے حوالے کیا تھا۔ اب ہم خداوند یسُوع

مسیح کی موت اور جی اُٹھنے کے سبب سے راستباز اور گُناہ سے آزاد قرار دیئے گئے ہیں۔ (رُومیوں ۴: ۲۵) اُس نے خُدا کے عدل کو پُورا کیا۔ اس لئے موت اُس کو اپنے قبضہ میں نہیں رکھ سکتی تھی اور نہ ہمیں۔

۲- نوزائیدگی کے وقت ہمیں مسیح کے جی اُٹھنے کی نئی زندگی ملتی ہے اور ہماری مُردہ رُوحیں زندہ ہو جاتی ہیں اور رُوح القُدس کے وسیلے سے زندہ مسیح کے ساتھ پیوست ہو جاتی ہیں۔ (رُومیوں ۶: ۴، ۱۱)

۳- ہمارے نجات دہندہ کی جلالی قیامت اس بات کی ضمانت ہے کہ ہمارے بدن بھی قبر سے جی اُٹھیں گے۔ کیونکہ ہمارے بدن اور رُوح دونوں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مسیح کے ساتھ پیوست کئے گئے ہیں۔ (۱-کرنتھیوں ۱۵: ۲۱-۲۳)

نمبر ۵ ۴ پر سوالات

۱- نظرثانی کرتے وقت خُداوند یسُوع مسیح کی پست حالی کے کون سے پانچ اقدام تھے؟ (۱) مسیح کی پیدائش (۲) مسیح کے دکھ (۳) مسیح کی موت (۴) مسیح کا دفن (۵) عالم ارواح میں اترنا
خداوند یسوع مسیح کی پست حالی کے اقدام

۲- اُس کی جلالی سرفرازی کے لئے کونسے چار اقدام ہیں؟

۳۔ بائبل مُقدّس اور کتابچہ ہمیں دونوں سکھاتے ______

______ ہمارے خداوند یسوع کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا۔

۴۔ خداوند یسوع مسیح کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے اثبات کیا ہیں؟ کم از کم تین کے نام لکھیں۔

ا ______

ب ______

ج ______

۵۔ اِس نظریہ پر اپنے خیالات کا اظہار کریں جو یہ سکھاتا ہے کہ یسوع مسیح کی تعلیم اور عملی مثال جی اُٹھی ہیں۔ ہمارے دِلوں کو منوّر کریں۔ لیکن اُس کا بدن حقیقت میں اب زندہ نہیں ہے؟

______

۶۔ خداوند یسوع مسیح کا زندہ بدن لعزر کے زندہ کئے گئے بدن سے فرق نہیں تھا؟

سچ یا جھوٹ ______

۷۔ کتابچہ کے مطابق مسیح کے جی اُٹھنے کے کون سے فوائد ہم حاصل کرتے ہیں؟

اُن کا نام لکھیں۔ آپ اپنے الفاظ سے استعمال کر سکتے ہیں۔

______

۸۔ مُردوں میں سے جی اُٹھنا ثابت کرتا ہے کہ خدا نے پورے طور پر اپنے بیٹے کی قربانی کو قبول کیا۔

سچ یا جھوٹ ______

۹۔ اگر خداوند یسوع مسیح مُردوں میں سے جی نہ اُٹھتا تو پھر بھی ہمیں گناہوں سے معافی مل جاتی؟

سچ یا جھوٹ ______

۱۰۔ ۱۔ کرنتھیوں ۱۵: ۲۲ و ۲۳ لکھیں۔

۴۶۔ آپ اِن الفاظ کو کس طرح سمجھتے ہیں!

کہ وُہ آسمان پر چڑھ گیا

یسوع مسیح اپنے شاگردوں کے دیکھتے دیکھتے زمین پر سے آسمان پر اُٹھا لیا گیا اور ہمارے لئے وہاں مَوجُود رہے گا۔ جب تک کہ وُہ دوبارہ زندوں اور مُردوں کی عدالت کے لئے نہیں آتا۔

خداوند یسوع مسیح کی سرفرازی کا دوسرا قدم تھا۔ اُس کا صعود یا اُس کا آسمان پر چڑھ جانا جو زیتون کے پہاڑ پر اُس کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے ۴۰ دن بعد واقع ہُوا۔ (اعمال ۱ باب)

آرٹیکل نمبر ۵ کا پہلا حصّہ کہتا ہے وہ آسمان پر چڑھ گیا اور کتابچہ اِس کا بیان سوال نمبر ۴۷ ، ۴۸ اور ۴۹ میں کرتا ہے۔ اِس سوال میں خاص کر اُس کے صعود کی حقیقت بیان کی گئی ہے۔

ہمارے خداوند یسوع مسیح کا پہاڑ سے ہوا پر چڑھنا ایک تواریخی حقیقت ہے۔ جسے رسُولوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور شاید اور لوگوں نے بھی دیکھا ہو۔ مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد ۴۰ دن تک زمین پر ٹھہرنے کی دو وجوہات ہیں۔

(۱) تاکہ وہ اپنے شاگردوں کو کئی طریقوں سے اپنے زندہ ہونے کا ثبوت دے سکے۔ اعمال ۱: ۲

(۲) اور اپنا کام جاری رکھنے کے لئے اپنے شاگردوں کو آخری ہدایات دے سکے۔ یہ ہدایات اُن کے لئے کارگر نہ ہوتیں۔ اگر وہ اُنہیں پہلے مندرجہ ذیل ہدایات نہ دیتا۔

ا ۔ یروشلیم میں ٹھہرے رہیں جب تک وہ روح القدس سے معمُور نہ ہوں۔ جس کی قُوّت سے وہ اُس کے گواہ بن سکتے تھے۔ (اعمال ۱: ۴ ، ۸)

ب ۔ سب دُنیا میں جا کر مسیح کے جی اُٹھنے کی گواہی دیں اور خُدا کی بادشاہی کی منادی کریں۔ (اعمال ۱: ۴ ، ۸)

ج ۔ سب قوموں کو شاگرد بنائیں بپتسمہ اور خداوند یسوع مسیح کی

تعلیم کے ذریعے سے۔ (متّی ۲۸: ۱۹-۲۰)

جب وہ یروشلیم کے نزدیک زیتون کے پہاڑ پر جمع تھے۔ خداوند یسوع نے ہاتھ اُٹھا کر اُنہیں برکت دی اور جب وہ برکت دے رہا تھا وہ اُن سے جُدا ہو گیا۔ اور اُوپر آسمان پر اُٹھایا گیا۔ (لُوقا ۲۴: ۵۰-۵۱) یسُوع مسیح اَب آسمان پر ہے۔ اپنے زندہ بدن کے ساتھ۔ اُسے آسمان اور زمین کا کُل اختیار دیا گیا ہے۔ (متّی ۲۸: ۱۸) وہ مقرّرہ وقت پر پھر آئے گا تاکہ مُردوں کو زندہ کرے اور سب آدمیوں کی عدالت کرے۔

نمبر ۴۶ پر سوالات

۱۔ خُداوند یسُوع کی سرفرازی میں دُوسرا قدم ہے؟

۲۔ دوسرے قدم پر کتنے سوال ہیں؟

۳۔ مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد خداوند یسوع مسیح کتنے دِن زمین پر رہے؟

۴۔ دو وجُوہات بیان کریں جن کے سبب سے خُداوند یسُوع مسیح کچھ دیر زمین پر رہے؟

۱ [illegible]

۲ [illegible]

۵- خداوند یسوع مسیح کی الوداعی ہدایات (اعمال ۱:۸) آج کل بھی درست ہیں؟ ہاں / نہیں

۶- کیا آپ پاسبان کے علاوہ خداوند یسوع کے جی اُٹھنے کی گواہی کا کام کرتے ہیں؟ ہاں / نہیں

۷- خداوند یسوع مسیح کس جگہ سے اُوپر اُٹھایا گیا؟

[illegible]

۸- خداوند یسوع کے آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد شاگردوں نے کیا کیا؟ دیکھیے لوقا ۲۴: ۵۲-

اور وہ اُس کو سجدہ کر کے بڑی خوشی سے یروشلیم کو لوٹ گئے

۹- آسمان پر اب خداوند یسوع ہے [illegible] جگہ [illegible] اور مردوں کی [illegible]

۱۰- اعمال ۱:۹ لکھیں-

اور یہ کہہ کر وہ اُن کے دیکھتے دیکھتے اوپر اٹھا لیا گیا اور بدلی نے اُسے اُن کی نظروں سے چھپا لیا

۴۷- کیا اَب مسیح ہمارے ساتھ نہیں جیسے کہ اُس نے وعدہ کیا تھا کہ مَیں دُنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہُوں؟

یسُوع مسیح حقیقی انسان اور حقیقی خُدا ہے - وُہ اپنی انسانی ذات کے مطابق زمین پر نہیں لیکن اپنی اُلُوہیت ، شان و شوکت ، فضل اور رُوح کے مطابق کسی وقت بھی ہم سے غیر حاضر (جُدا) نہیں ہوتا۔

یہ اور اگلا دونوں سوال ہمارے خداوند یسُوع مسیح کے اِن الفاظ کو بیان کرتے ہیں جو اُس نے اپنے شاگردوں سے کہے - " دیکھو میں دُنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہُوں- (متی ۲۸: ۲۰) بے شک خداوند کا یہ مطلب نہیں تھا کہ مَیں جسمانی صُورت میں تمہارے ساتھ ہُوں- کیونکہ چند لمحے بعد اپنے صعود کے وقت وُہ جسم کے ساتھ اُوپر اُٹھا لیا گیا- ہمارے لُوتھرن بھائی اِس بات پر زور دیتے ہیں کہ خداوند یسُوع مسیح کی انسانی ذات اَب بھی زمین پر ہَے- وُہ خداوند یسُوع کے اِن الفاظ کا لفظی مطلب لیتے ہیں- اِس کی وجہ یہ ہے کہ وُہ یقین کرتے ہیں کہ عشائے ربانی کے وقت یسُوع مسیح کا حقیقی گوشت اور خُون دونوں روٹی اور شیرے میں موجُود ہوتے ہیں- عشائے ربانی کے اِس نظریہ کی وجہ سے وُہ یہ تعلیم بھی دیتے ہیں کہ یسُوع مسیح کی انسانی ذات خُدا بن گئی ہے اور اِس لیے اَب ہر جگہ موجُود ہے - چنانچہ خداوند یسُوع مسیح کا گوشت لندن اور

نیو یارک اور ہر جگہ ایک ہی وقت مَوجُود ہوتا ہے۔ جب کہ عشائے ربّانی کی پاک رسم ادا کی جاتی ہے۔

لُوتھرن کی اِس تعلیم کے متعلق بائبل مقدّس کا جواب یہ ہے کہ خُداوند یسُوع مسیح کی انسانی ذات الٰہی ذات میں تبدیل ہوگئی ہے۔ یسُوع مسیح کی جلالی انسانی ذات اب بھی انسانی ذات ہے۔ اِس لئے وُہ زمین پر ہر جگہ حاضر نہیں ہوسکتی اور نہ ہی عشائے ربّانی کے وقت ہر کہیں جا سکتی ہے۔

خداوند یسُوع مسیح کی انسانی ذات اَب آسمان پر صرف ایک جگہ مَوجُود ہے اور زمین پر نہیں۔ یُوحنّا ۱۳:۱؛ ۱۶: ۷، ۲۸؛ اعمال ۳:۲۱ اور بہت سے حوالے اِس حقیقت کو ثابت کرتے ہیں۔

خُداوند یسُوع مسیح اَب بھی کامل خُدا ہونے کی وجہ سے اپنی پُوری شان و شوکت فضل اور رُوحُ القُدس کے وسیلے ہمارے ساتھ ہے۔ خُداوند یسُوع مسیح کا جلال اور فضل، خدا کا پاک رُوح ایمانداروں پر لگاتار ظاہر کرتا رہتا ہے رُوحُ القُدس اِس دُنیا میں کلیسیا کے لئے خداوند یسُوع مسیح کا شخصی نمائندہ اور ہر وقت ہمیں تسلّی دینے والا ہے۔ یُوحنّا ۱۴: ۱۶

نمبر ۴۷ پر سوالات

۱۔ نمبر ۴۷، ۴۸ ______ کی تعلیم کو دُرست

کرنے کے لئے دُنیا کے آخر تک تُمہارے ساتھ ہُوں۔ غلط تفسیر کرتے ہیں؟ ______

______

۲۔ خداوند یسُوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ اُس کا انسانی بدن ہمیشہ اُن کے ساتھ رہے گا۔

جھوٹ ______ سچ یا جھُوٹ

۳۔ جہاں کہیں عشائے ربّانی کی رسم ادا کی جاتی ہے۔ وہاں خداوند یسُوع مسیح کا حقیقی بدن یعنی خُون اور گوشت مَوجُود ہوتا ہے۔

جھوٹ ______ سچ یا جھُوٹ

۴۔ کیا لُوتھرن اور ریفارمڈ فیتھ کے لوگوں کے لئے یہ بیوقوفی کی بات ہے کہ وُہ اِس معمُولی حقیقت پر کہ مسیح کا بدن اَب کہاں ہے؟ آپس میں تکرار کریں۔ بیان کریں۔

______

______

۵۔ کیا یہ کہنا مناسب ہے کہ یسُوع مسیح اَب ہمارے ساتھ ہے؟ سچ یا جھُوٹ۔ بیان کریں۔

______

______

۶۔ خداوند یسُوع مسیح نے کس کو بھیج دیا تاکہ وہ ایمانداروں کے لئے اُس کا شخصی نمائندہ ہو؟

______

۷۔ رُوح القدس اور بائبل مقدس جو مسیح کا کلام ہے۔ رکھتے ہُوئے زمینی کلیسیا کو یہ اختیار ہے کہ وُہ مسیح کی خدمت کرے اور سب قوموں کو اُس کے شاگرد بنائے۔ سچ یا جھوٹ

(دیکھیے متی ۲۸: ۱۹، ۲۰)

۸۔ مسیح کی ________ ذات آسمان پر ہے اور مسیح کی ________ ہر جگہ مَوجُود ہے۔

۹۔ خداوند یسُوع مسیح کی انسانی ذات اگرچہ جلالی ہے۔ پھر بھی وُہ خُدا نہیں بن گئی اور آسمان میں ایک جگہ مَوجُود ہے۔

________ سچ یا جھوٹ

۱۰۔ عبرانیوں ۴: ۱۴ لکھیں۔

۴۸۔ چونکہ مسیح کی انسانی ذات ہر جگہ اُس کی الٰہی ذات کے ساتھ حاضر و ناظر تو کیا یہ دونوں ذاتیں ایک دوسرے سے جُدا نہیں۔

ہرگز نہیں۔ چونکہ الٰہی ذات لامحدُود ہے اور ہر جگہ حاضر ہے۔ اس

کا یہ مطلب ہے کہ اُس کی الٰہی ذات، انسانی ذات کو اختیار کرنے سے محدُود نہیں ہو گئی بلکہ شخصی طور پر اُس کے ساتھ متحد ہے۔

جو کچھ بیان کیا گیا ہے کہ مسیح کی انسانی ذات آسمان میں ایک جگہ مَوجُود ہے۔ جب کہ اُس کی الٰہی ذات ہر وقت، ہر جگہ مَوجُود ہے۔ اِس کی روشنی میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اُس کی دونوں ذاتیں اب ایک دُوسرے سے جُدا ہو گئی ہیں۔ شاید تو پھر ہم پر یہ الزام لگائیں گے کہ ہمارا ایک جسمانی نجات دہندہ ہے جو الٰہی ذات سے جُدا ہو گیا ہے۔ اِس لیے کہ ہم نہیں مانتے کہ مسیح کا حقیقی بدن عشائے ربّانی میں مَوجُود ہوتا ہے۔ تاہم یہ بات نہیں ہے۔ الٰہی ذات ہر جگہ حاضر ہونے کی وجہ سے آسمان میں بھی ہے اور مسیح کی انسانی ذات کے ساتھ متحد ہے۔ حقیقت میں مسیح کی الٰہی ذات اُس وقت بھی یسُوع مسیح کے ساتھ متحد تھی۔ جب اُس کا بدن مُردہ حالت میں تین دِن قبر میں پڑا تھا۔ اور موت کے بعد اُس کی رُوح باپ کے پاس فردوس میں تھی۔ دونوں ذاتوں کا ایک دوسرے کے ساتھ دائمی اتحاد ہے۔

یسُوع مسیح کی دونوں ذاتیں کہاں اور کس جگہ ہیں۔ اِس بات کے بارے میں ریفارمڈ نظریہ وُہی ہے جو ابتدائی کلیسیا کے بزرگ لوگ کلام سے سمجھتے تھے اور سکھاتے تھے۔ مثلاً مشہور مسیحی اُستاد اگسٹین (وفات ۴۳۰ اے۔ ڈی) یہ تعلیم دیتا تھا کہ اُس کی انسانی صورت کے بارے میں ہمیں یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ وُہ ہر جگہ ________ گئی ہے۔ کیونکہ ہمیں اِس بات کی احتیاط کرنا چاہیئے

کہ ہم اُس کی الٰہی ذات اور شخصیت کے بارے میں اِس طرح خیال نہ کریں کہ اُس کی انسانی ذات کی حقیقت کو برباد کر دیں۔ دونوں خُدا اور انسان واحد شخصیت ہے۔ ایک مسیح یسُوع جو اپنی الٰہی ذات کی وجہ سے ہر جگہ حاضر ہے۔ لیکن اپنی انسانی ذات میں آسمان پر موجُود ہے۔

آرٹیکل مسیحی ایمان کی سادہ سمجھ کے مطابق یہ مسیحی کلیسیا کا اقرارالایمان ہے۔ (جو thelemann میں quoted کیا گیا ہے) (جو کتابچہ ہائیڈل برگ کا معاون ہے۔ صفحہ ١٨٣۔)

اِس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ ابتدائی کلیسیا بھی ریفارمڈ تشریح یا تفسیر کو سپورٹ کرتی ہے)

اِس سوال میں ہم یاد رکھیں کہ یسُوع مسیح حقیقی اور زندہ خُدا ہے اُس میں خُدا کی تمام صفات پائی جاتی ہیں۔ وُہ تمام قُدرت کا مالک ہے۔ (omnipotence) وُہ سب کچھ دیکھتا اور جانتا ہے۔ omniscience وُہ ہر جگہ اور ہر لمحہ حاضر ہے omnipresence

ہم یہ بھی یاد رکھیں کہ ہمارا نجات دہندہ کبھی ہم کو اکیلا نہیں چھوڑ دیتا۔ اگرچہ دُنیا کے سب لوگ ہم کو چھوڑ دیں۔ ہمارا خداوند ایک مددگار اور راہنما کی حیثیت سے ہمارے ساتھ ہے۔ ہمارا خداوند اور نجات دہندہ اپنے رُوح اور کلام کے وسیلے ہمارے ساتھ ہے۔ ہم خاص طور پر یہ بات تنہائی کے وقت اور مُشکلات میں یاد رکھیں۔

نمبر ۴۸ پر سوالات

١۔ پچھلے اور اِس سوال کا تعلق۔

ا۔ مسیح کے انسانی بدن کی جگہ کے بارے میں ہے۔

ب۔ کیا مسیح خُدا ہے کہ نہیں۔

ج۔ کیا خُدا ہر جگہ حاضر ہے کہ نہیں۔

کونسا دُرست ہے۔

٢۔ جہاں کہیں مسیح کی الٰہی ذات اور شخصیت ہوتی ہے۔ وہاں مسیح کی انسانی ذات بھی حاضر ہوتی ہے؟

سچ ______ سچ یا جھُوٹ

٣۔ اِس کا کیا مطلب ہے کہ خُدا لامحدُود ہے۔ ڈکشنری میں یہ لفظ دیکھیں۔

لامحدود خدا thelemann ______

٤۔ یسُوع مسیح کی الٰہی ذات تثلیث اقدس کا دوسرا اقنُوم ہے؟

سچ ______ سچ یا جھُوٹ

٥۔ خُدا کی تین صفات بتائیں۔ جن کی مثال ہم کسی مخلُوق میں نہیں دیکھ سکتے؟

ا ______ وہ تمام قدرت کا مالک ہے omnipotence

ب ______ وہ سب دیکھتا اور جانتا ہے omniscience

ج ______ وہ ہر جگہ اور ہر لمحہ حاضر ہے omnipresence

۶۔ یسُوع کی اُلُوہیت اور انسانیت تھوڑی دیر کے لئے اُس کی موت کے وقت ایک دُوسرے سے جُدا ہو گئیں۔

جھوٹ

سچ یا جھُوٹ

۷۔ چُونکہ مسیح جسمانی صُورت میں زمین پر یا عشائے ربانی میں حاضر نہیں ہوتا۔ اِس لئے ہم یہ یقین نہیں کر سکتے کہ وُہ ہمارے ساتھ ہے۔ سچ یا جھُوٹ

جھوٹ

۸۔ مشہُور و معرُوف کلیسیا کا نام بتایئں جس نے یہ تعلیم دی کہ مسیح کی انسانی ذات اَب آسمان پر موجُود ہے۔ اِس لیئے وُہ اَب زمین پر نہیں ہے؟

[illegible]

[illegible]

۹۔ جب آپ کے قریبی دوست بھی آپ کو چھوڑ دیں تو آپ کو کس پر بھروسہ رکھنا چاہیئے؟

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۰۔ متی ۲۸ : ۲۰ لکھیں۔

اور اُنکو یہ تعلیم دو کہ اُن سب باتوں پر عمل کریں

جن کا میں نے تم کو حکم دیا اور دیکھو میں دنیا

کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔

۴۹۔ خُداوند یسُوعؔ مسیح کے آسمان پر چلے جانے سے ہمیں کیا فوائد حاصل ہُوئے ہیں

پہلا یہ کہ آسمان پر باپ کے پاس ہمارا ایک مددگار یا شفاعت کرنے والا مَوجُود ہے۔ دُوسرا یہ کہ ہمارا ایک جسمانی نمائندہ آسمان پر ہے۔ جو اِس بات کا ضامن ہے کہ ہمارا سر ہو کر اپنے ممبران بھی اُوپر لے جائے گا تاکہ ہم بھی اُس کے ساتھ ہوں۔ تیسرا یہ کہ وُہ اپنا رُوح (یعنی رُوح القدس) ہمارے لئے بطور بیعانہ کے بھیجتا ہے۔ جس کی قدرت سے ہم عالم بالا کی چیزوں کی تلاش کرتے ہیں۔ جہاں یسُوعؔ مسیح خدا کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہے اور نہ زمین پر کی چیزوں کی۔

یہ سوال ہمیں تین عجیب فوائد سکھاتا ہے جو ہمیں ملتے ہیں کیونکہ ہمارا مخلصی دینے والا آسمان پر چڑھ گیا۔ جہاں خُدا باپ نے اُسے قبول کیا۔

۱۔ یسُوعؔ جو آسمان پر چڑھ گیا ہمارا وکیل ہے۔ ایڈووکیٹ یا وکیل وُہ ہوتا ہے جو جج کے سامنے کسی کی جگہ بولتا ہے اور اُس کی سفارش کرتا ہے۔ عبرانیوں ۷ : ۲۵ میں ہم پڑھتے ہیں کہ یسُوعؔ اُن کی سفارش کے لئے ہمیشہ زندہ ہے۔ خداوند یسُوعؔ مسیح باپ کے سامنے اپنے لوگوں کو پیش کرتا ہے ہمارے لئے دُعا کرتا ہے اور اُس قربانی کی وجہ سے جو اُس نے ہمارے لئے دی ہماری شفاعت کرتا ہے۔ ۱۔ یُوحنّا ۲ : ۱ میں لکھا ہے کہ اگر کوئی گناہ

کرے تو باپ کے پاس ہمارا ایک مددگار موجود ہے یعنی یسوع مسیح راستباز۔ یسوع مسیح کی قربانی کا ثواب لگاتار ہمارے لئے پیش کیا جاتا ہے۔

ہماری دعائیں بھی خداوند یسوع مسیح کے وسیلے باپ کے پاس جاتی ہیں کیونکہ وہی ہمارا ایڈووکیٹ ہے جو آسمان پر ہمیشہ باپ کے دہنے ہاتھ موجود ہے۔

۲۔ خداوند یسوع مسیح کا صعود ہمارے لئے ایک پکی ضمانت ہے کہ ہم بھی آسمان پر اُس کے ساتھ اُٹھائے جائیں گے۔ چونکہ روح القدس کے وسیلے اُس کے ساتھ ہمارا دائمی اتحاد ہو جاتا ہے۔ اس لئے ضرور ہے کہ شخصی طور پر ہم آسمان پر اُس کے ساتھ مل جائیں۔ یہ حقیقت ہے کہ ہماری انسانی ذات مسیح میں ہو کر اب بھی وہاں موجود ہے۔ اس بات کا ثبوت ہے کہ ہمارے جسم بھی کسی دن آسمان پر جائیں گے۔ ہماری روحیں پہلے وہاں جائیں گی اور بعد میں ہمارے جسم۔ مردوں کی قیامت کے بعد۔ خداوند یسوع کا بدن سمیت وہاں ہونا ہمیں ہر وقت اس حقیقت کی یاد دلاتا ہے کہ ہم بھی آسمان پر جانے والے ہیں اور آسمان پر نہ صرف ہماری روحوں کے لئے جگہ ہے بلکہ ہمارے بدن کے لئے بھی۔

۳۔ مسیح نے آسمان پر جا کر اپنے وعدہ کے مطابق روح القدس کو برگزیدہ لوگوں کے لئے بھیج دیا۔ خداوند یسوع مسیح اپنا روح اور انجیل اپنے برگزیدہ لوگوں کو تبدیل کرنے اور اُن کی تقدیس کرنے کے لئے بھیجتا ہے جو یسوع کی صلیبی موت کے وسیلے بچائے گئے ہیں۔ وہ اُن کو اپنے کلام اور روح کے وسیلہ سے بلاتا ہے اور انہیں نوزائیدگی، ایمان، توبہ اور تقدیس بطور انعام دیتا ہے۔ لفظ بیعانہ کا مطلب ہے پیشگی۔

روح القدس کا انعام پیشگی کے طور پر ہم کو دیا گیا ہے اور اس لئے ہم بھی اپنی نجات کا مزہ پہلے سے چکھ سکیں۔ مسیح کا روح ہمیں مسیح کی تلاش کے لئے آمادہ کرتا ہے اور اُس کی مانند بڑھنے میں ہماری مدد کرتا ہے۔ جب کہ ہم اس گناہ آلودہ دنیا میں زندگی گزارتے ہیں۔

نمبر ۴۹ پر سوالات

۱۔ ہمارے نجات دہندہ مسیح کے صعود کے تین فوائد کیا ہیں جو ہمیں حاصل ہیں۔

ا ۔

ب ۔

ج ۔

۲۔ ہمارا خداوند کیوں مددگار یا ایڈووکیٹ کہلاتا ہے؟

۳۔ چاہیے کہ مسیح کی واحد قربانی کے فوائد آسمان پر ہمارا ایڈووکیٹ لگاتار ہمارے لئے پیش کرے۔

سچ یا جھوٹ

۴۔ کتابچہ میں اس محاورہ کا کیا مطلب ہے کہ ہمارا بدن آسمان

پر ہے؟

کیا آپ کا بدن آسمان پر ہے؟

۵۔ ہمارے نجات دہندہ کا آسمان پر ہونا کس بات کی ضمانت ہے؟

۶۔ خداوند یسوع مسیح کس کو زمین پر بھیجتا ہے تاکہ وُہ برگزیدہ لوگوں کو مسیح کی نجات بخش فوائد سے ہمکنار کرے۔

۷۔ رُوح القدس ایک بیعانہ ہے جس کا مطلب ہے۔

ا۔ یہ اُس کے ناموں میں سے ایک ہے۔

ب۔ وُہ ہماری ابدی نجات کے لئے پیشگی ہے۔

ج۔ وُہ بھی آسمان پر چڑھ گیا۔

کونسا درُست ہے۔

۸۔ خداوند یسوع مسیح اپنا رُوح اُن سب لوگوں کو دیتا ہے جو انجیل کی منادی سنتے ہیں۔

سچ یا جھوٹ

۹۔ اِن کا موازنہ کریں۔

سر	یقینی وعدہ
ایڈووکیٹ	پیشگی
بیعانہ	ممبران
ہمارا بدن	مددگار یا وکیل
۱۔ یوحنا ۲:۱	
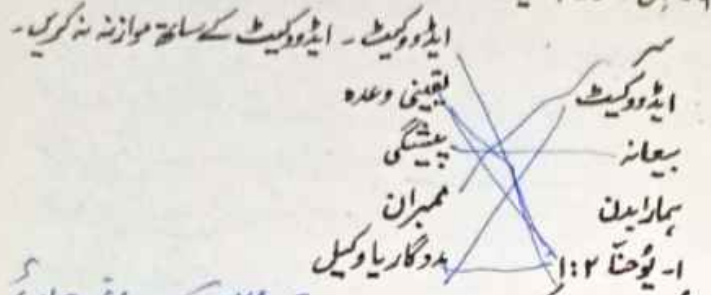
۱۰۔ کلسیوں ۳:۱ لکھیں۔ پس جب تم مسیح کے ساتھ جلائے گئے۔ عالم بالا کی چیزوں کی تلاش میں رہو جہاں مسیح موجود ہے۔ اور خدا کی دہنی طرف بیٹھا ہے۔

۵۰۔ یہ بات کیوں مزید لکھی گئی ہے کہ وُہ خُدا باپ کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہے۔

کیونکہ مسیح خداوند کے آسمان پر جانے کا یہی مقصد تھا کہ وُہ وہاں کلیسیا کا سر اور بادشاہ دکھائی دے۔ جس کے ذریعے باپ سب چیزوں پر حکومت کرتا ہے۔

رسُولی عقیدہ کے چھٹے آرٹیکل کا پہلا حصّہ مسیح کے آسمان پر اُٹھائے جانے کا ذکر کرتا ہے۔ اور اس آرٹیکل کا آخری حصّہ کہتا ہے۔ اور خُدا باپ

کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہے۔

ہم کہہ سکتے ہیں کہ کتابِ مقدس میں اِس محاورہ کی جو تشریح کی گئی ہے۔ اُس سے ہمیں سکھایا گیا ہے کہ تین فوائد (جن کا بیان کیا گیا ہے سوال نمبر ۴۹ میں) کے علاوہ اور خیالات بھی ہیں جو اُن سے فرق ہیں۔ اور چاہیئے کہ علیحدہ اُن پر غور کیا جائے۔ دہنے ہاتھ بیٹھنے سے یسُوع مسیح فتح مند خداوند کی حیثیت سے نظر آتا ہے۔ جس کے سر پر خُدا نے اِس لِئے تاج رکھا کہ وُہ ہمارا درمیانی اور بادشاہ ہو۔

اُسے تمام مخلُوقات پر اختیار بخشا۔ صلیب پر اُس نے گناہ اور شیطان پر فتح پاکر سب چیزوں پر حکومت کرنے کا اختیار حاصل کیا۔ وُہ اُس وقت تک حکومت کرے گا۔ جب تک اُس کے تمام دشمن ہلاک نہیں ہو جاتے (۱۔کرنتھیوں ۱۵: ۲۵؛ عبرانیوں ۲: ۸) فرشتے آسمان پر چڑھتے ہیں اور ہم بھی آسمان پر چڑھیں گے۔ لیکن صرف خداوند یسُوع مسیح کو خُدا کی دہنی طرف بیٹھنے کا اختیار ہے۔ اِس بیٹھنے کا مطلب کیا ہے۔ پُرانے وقتوں میں بادشاہ یا اور بڑے کسی کو خاص عزّت دینے کے لِئے اپنے دہنے ہاتھ بیٹھنے کا اعزاز دیتے تھے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ سُلیمان بادشاہ نے اپنی ماں کو خاص عزّت دینے کے لِئے اپنے دہنے ہاتھ تخت پر اُسے بٹھایا۔ (۱۔سلاطین ۲: ۱۹) یعقوب اور یُوحنا کی ماں نے یسُوع مسیح سے کہا کہ وُہ اُس کے بیٹوں کو تخت پر اپنے دہنے اور بائیں بٹھائے۔ (متّی ۲۰: ۲۱) یسُوع مسیح کو خُدا نے سب سے اُونچا درجہ دیا۔ وُہ تمام مخلُوقات پر اپنی حکومت جاری رکھے گا اور کلیسیا کا سر اور بادشاہ ہونے کی وجہ سے وُہ کلیسیا کی سب باتوں میں راہنمائی کرتا

ہے۔ تاکہ اُس کے برگزیدہ اور مخلصی یافتہ لوگ اکٹھے کئے جائیں اور اُس کی بادشاہی قائم ہو اور اُس کے دشمنوں کی عدالت کی جائے۔

دائیں ہاتھ سے ہمیں یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ خُدا کا ہماری طرح جسم ہے اور ہماری طرح اُس کے ہاتھ ہیں اور وُہ سونے کے تخت پر بیٹھا ہے۔ خُدا خالص رُوح ہے اور وُہ ہماری طرح اُٹھتا بیٹھتا نہیں۔ لیکن بائبل مقدس میں یہ محاورہ ہمیں یہ بات سکھانے کے لِئے استعمال کیا گیا کہ خُدا نے یسُوع مسیح کو جو اَب بھی انسانی ذات رکھتا ہے اور زمین اور آسمان کا کُل اختیار دیا گیا ہے۔

نمبر ۵۰ پر سوالات

۱۔ یسُوع مسیح کے خُدا باپ کے دہنے ہاتھ بیٹھنے سے تین فوائد (جن کا ذکر سوال نمبر ۴۹ میں ہے) کے ساتھ اور فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں۔

سچ یا جھوٹ ____ سچ ____

۲۔ مسیح خُداوند کا آسمان پر درمیانی اور بادشاہ ہونے کی حیثیت سے بیٹھنا۔ اِس بات سے فرق نہیں کہ وُہ آسمان پر چڑھ گیا۔

سچ یا جھوٹ ____ یسوع مسیح کا آسمان پر چڑھ جانا اور دہنے ہاتھ بیٹھنا الگ بات ہے۔ فرشتے آسمان پر چڑھتے ہیں ہم بھی چڑھیں گے۔ لیکن دہنے ہاتھ [illegible] اختیارات کا مالک صرف مسیح یسوع ہے۔ ____

٣- بادشاہ کے دائیں ہاتھ بیٹھنا پرانے زمانہ میں ایک دستور تھا۔ اس کا مطلب تھا ______

مثال دیتا ______

٤- آسمان پر بادشاہ ہونے کی حیثیت سے مسیح کو قدرت حاصل ہے۔

ا- زمین پر کی کچھ باتوں پر۔

ب- صرف اپنی کلیسیا پر۔

ج- صرف فرشتوں پر۔

د- سب آدمیوں پر اور فرشتوں پر۔

ر- گناہ، موت اور دوزخ پر

کونسی بات درست ہے؟ ______

٥- مسیح اپنی کلیسیا پر کس طرح سے حکومت کرتا ہے؟
(جواب کے لئے سوال نمبر ٣١ ج دیکھیں)

______

٦- ہم ایمان رکھتے ہیں کہ مسیح کو دُنیا میں بہت سی چیزوں پر اختیار ہے۔ لیکن دُنیا میں بہت سی ایسی چیزیں ہیں جو اُس کے اختیار سے باہر ہیں۔ مثلاً جنگ، جرائم، ماڈرن ازم اور لا علاج

بیماریاں۔ سچ یا جھوٹ ______

٨- ا۔کرنتھیوں ١٥: ٢٤-٢٨ تک پڑھیں اور مندرجہ ذیل کا جواب دیں۔

ا- مسیح کو حکومت کرنا ہے۔ جب تک سب دُشمن ______ (آیت ٢٥)

ب- آخری دُشمن جو ہلاک کیا جائے گا۔ وُہ ہے۔ ______ (آیت ٢٦)

ج- جب سب دُشمن تابع کر دیئے جائیں گے تو مسیح کس کو بادشاہی دے دے گا ______ (آیت ٢٤)

د- بیٹا باپ کے ماتحت ہے ______ (آیت ٢٨)

٩- مسیح اپنے کلام اور رُوح کے وسیلے کلیسیا پر حکومت کرتا ہے اور وُہ سب چیزوں کو اپنے اختیار میں رکھتا ہے۔ اپنی ______ (آیت ٢٨)

١٠- عبرانیوں ١٠: ١٢ لکھیں ______

١٥- ہمیں اپنے سر اور بادشاہ یسوع مسیح کے جلال سے کیا فائدہ ہے؟

پہلے یہ کہ وُہ اپنے پاک رُوح کے وسیلے آسمانی برکات ہم پر (جو اُس

کے شہر کا ء ہیں) نازل کرتا ہے۔ پھر وہ اپنی قُدرت سے ہمارے تمام دشمنوں کے مقابلہ میں ہماری حفاظت کرتا اور محفُوظ رکھتا ہے۔

اِس اصُول میں ہم اور دو برکات کے بارے میں سیکھتے ہیں جو ہمیں جلالی مسیح سے حاصل ہوتی ہیں جو آسمان پر خُدا کے دہنے ہاتھ ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ دونوں برکات پہلے سے سوال نمبر ۴۹ اور ۵۰ میں شامل کی گئی ہیں۔ لیکن یہاں اِن کا بیان خاص تفصیل کے ساتھ کیا گیا ہے۔

۱۔ رُوحُ القدس کے وسیلے خُداوند یسُوع مسیح ہمیں آسمانی برکات دیتا ہے۔ یہ بات حقیقت میں پنتکوست کے دِن واقع ہُوئی۔ اعمال ۲ باب۔ جب تمام شاگرد رُوحُ القدس سے بھر گئے۔ لیکن یہ کہنا بھی سچ ہے کہ ہر مسیحی ایماندار کو رُوحُ القدس بطور انعام ملا ہے جو اُسے یسُوع مسیح کی طرف سے بھیجا گیا ہے۔ یہ آسمانی برکات کیا ہیں جو رُوحُ القدس کے وسیلے ہم کو ملی ہیں۔ ان میں تمام رُوحانی خواہشات اور قابلیتیں شامل ہیں جو ہم میں ہیں۔ یعنی حقیقی ایمان گناہ کے لئے، غم مسیح کے لئے، محبت، حلیمی، خُدا کی فرمانبرداری کی خواہش، مسیح میں اطمینان اور تسلّی علاوہ اِن کے اور بہت سی باتیں۔ گلتیوں ۵: ۲۲-۲۳ میں اُن برکات کی ایک فہرست پائی جاتی ہے۔ جو خدا کے برگزیدہ لوگ خداوند یسُوع مسیح سے اُس کے پاک رُوح کے وسیلے حاصل کرتے ہیں۔

اِس بات کو اچھی طرح سے نوٹ کرلیں کہ جو اچھی بات ہم میں پائی جاتی ہے۔ یہ سب خداوند یسُوع مسیح کے طفیل سے ہے۔ ہمارا ایمان ہماری محبت وفاداری اور فرمانبرداری، یہ سب خداوند یسُوع مسیح کا رُوح ہم میں پیدا کرتا ہے۔

۲ ۔ یسُوع مسیح جو آسمان پر ہے۔ ہمیں تمام دُشمنوں سے بچاتا اور محفُوظ رکھتا ہے۔ بیشک ہمارے دُشمن ہیں۔ ہماری گناہ آلودہ فطرت اور خراب جہان جس میں ہم رہتے ہیں اور شیطان جو گرجنے والے شیرببر کی طرح دھاڑتا پھرتا ہے کہ کس کو پھاڑ کھائے۔ (۱۔پطرس ۵: ۱۸)
اِن دُشمنوں کے خوفناک ہونے کے باوجُود ہم جانتے ہیں کہ ہمارا خداوند جو آسمان پر ہے ہمیں ایسا فضل اور قوّت دے گا کہ ہم اُس کے ساتھ وفادار رہیں۔ اگرچہ کہ ہمارے دُشمن ہمیں قتل کر دیں۔

ہم جانتے ہیں کہ سب چیزیں مل ملا کر خُدا سے محبت رکھنے والوں کے لئے بھلائی پیدا کرتی ہیں۔ یعنی اُن کے لئے جو اُس کی مرضی کے مطابق بلائے گئے ہیں۔ اِس لئے کہ سب کچھ اُس کے اختیار میں ہے۔ (رُومیوں ۸: ۲۸)

یسُوع مسیح آسمان پر بیکار نہیں بیٹھا۔ اپنے لوگوں کو بچانے کے لئے اُس کا کام سال بہ سال اور دن رات چلتا رہتا ہے۔

نمبر ۵۱ پر سوالات

۱۔ صلیب پر یسُوع مسیح کی موت ہمارے لئے کافی ہے۔ اب آسمان اُسے ہمارے لئے کچھ اور کرنے کی ضرورت نہیں؟
سچ یا جھُوٹ جھوٹ

۲- یسُوع مسیح نے ______ کو بھیج دیا جو تثلیث اقدس کا تیسرا اقنوم ہے۔
تاکہ ہمارے لئے رُوحانی برکات پیدا کریں۔

۳- رُوح القدس پہلے شاگردوں کو دیا گیا تھا۔ یہ کونسا دن تھا؟
The day Pentecost عید پینتیکوست
______

اِس کا ریکارڈ بائبل مقدس میں کہاں پایا جاتا ہے؟
______

۴- چند آسمانی برکات کے نام لکھیں جو یسُوع مسیح ہمیں دیتا ہے۔
______

بائبل مقدس میں اِن کی فہرست کہاں پائی جاتی ہے؟
______

۵- پاک رُوح کی نعمتیں دی جاتی ہیں؟
ا- سب لوگوں کو۔
ب- کچھ مسیحیوں کی۔
ج- اُن سب کو جن کے لئے مسیح مرگیا۔
کونسا درست ہے۔

۶- مسیحی ایمانداروں کو اپنے آپ پر فخر کرنا چاہیئے کہ اُن کا ایمان سچا ہے۔ کیونکہ اور بہت سے لوگ ہیں جن کا ایمان مسیح پر نہیں ہے۔
سچ یا جھوٹ ______ سچ
بیان کریں ______

۷- شیطان بہت خوش ہُوا جب یسوع زمین کو چھوڑ کر آسمان پر چلا گیا کیونکہ اب آسمان پر سے اُسے بُرے کاموں سے روک نہیں سکتا۔
سچ یا جھوٹ ______ جھوٹ

۸- کون سے دُشمن سے خداوند یسُوع مسیح خاص طور پر بچاتا اور محفوظ رکھتا ہے۔
ا ______
ب ______
ج ______

۹- چونکہ یسُوع مسیح خدا کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہے۔ اِس لئے سب چیزوں کو خدا کے لوگوں کے لئے بھلائی پیدا کرنا چاہیئے۔
سچ یا جھوٹ ______ صحیح

۱۰- اعمال ۲: ۳۳ لکھیں۔ ______

۵۲- آپ کے لئے اِس میں کیا تسلّی ہے کہ مسیح زندوں اور مُردوں کی عدالت کرنے کے لئے آئے گا۔

اپنے تمام دُکھوں اور ایذا رسانی کے وقت سر اُٹھا کر میں اُسی یسُوع

کا انتظار کرتا ہُوں۔ جس نے پہلے سے اپنے آپ کو میرے لئے خُدا کے عدل کے تقاضے کو پُورا کرنے کے لئے پیش کر دیا اور جو لعنت مجھ پر تھی اُسے پُورے طور سے دُور کر دیا۔ اَب وُہ اپنے اور میرے تمام دُشمنوں کو خُدا کے ابدی عذاب میں ڈالنے کے لئے آئے گا۔ لیکن مجھے اپنے تمام برگزیدہ لوگوں کو آسمانی خوشی اور جلال میں داخل ہونے کے لئے اپنے ساتھ لے جائے گا۔

سوال نمبر ۵۲ رسُولی عقیدہ کے آرٹیکل نمبر ۷ کو بیان کرتا ہے جو جہاں سے (آسمان) وُہ مُردوں اور زندوں کی عدالت کے لئے آئے گا۔ دُوسری آمد اُس کی سرفرازی میں چوتھا اور آخری قدم ہے۔ کیا یہ آپ کو ابھی تک یاد ہے۔ یہ مندرجہ ذیل ہیں۔

اُس کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا۔ اُس کا صعُود، اُس کا خُدا باپ کے دہنے ہاتھ بیٹھنا اور دُوسری آمد۔

نئے عہد نامہ میں آسمان سے خداوند یسُوع مسیح کی دوسری آمد کا ذکر بہُت دفعہ کیا گیا ہے۔ لیکن بہُت تھوڑے لوگ اُس پر اُمید رکھتے ہیں۔ بہُت لوگ کرسمس (عید ولادت المسیح) اور ایسٹر (عید قیامت المسیح) مناتے ہیں۔ لیکن بہُت تھوڑے لوگ اُمید کے ساتھ اُس کی دوسری آمد کا انتظار کرتے ہیں۔ اُن کے خداوند کی خدمت مصروف نہ ہونے کی وجہ سے ہم یہ جانتے ہیں۔ ۱۔ یُوحنا ۳ : ۳ میں لکھا ہے کہ ہر ایک آدمی جو یہ اُمید رکھتا ہے (ہمارے خداوند کی دُوسری آمد) اپنے آپ کو ویسا ہی پاک کرتا ہے جیسا کہ وُہ ہے۔ یسُوع مسیح آرہا ہے۔ اگر وُہ آپ کی موت سے پہلے آجائے تو کیا وُہ آپ کو ایسے کام کرتے ہُوئے دیکھے گا۔ جن سے وُہ خوش ہوتا

ہے۔ کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ خداوند یسُوع مسیح کب آرہا ہے۔ جو کچھ ہم جانتے ہیں وُہ یہ ہے کہ وُہ واپس آرہا ہے۔ جب سب چیزیں تیار ہو جائیں گی وُہ آجائے گا۔ بہُت سے مسیحی Pre-millennialists پر یقین رکھتے ہیں۔ اکثر یہ تعلیم ریڈیو اور ٹی۔وی کے ذریعے دی جاتی ہے۔ کلیساؤں (fundamentalist) میں بھی یہ تعلیم پائی جاتی ہے۔ اِس نظریے کے مطابق دُنیا کا خاتمہ کئی مرحلوں میں ہوگا۔

۱۔ مسیح آسمان پر ظاہر ہوگا اور وُہ مُردہ اور زندہ ایمانداروں کو یہ طاقت دے گا کہ وُہ ہوا میں اُڑ کر اُس کا استقبال کریں۔ پھر وُہ اُن کو آسمان پر لے جائے گا۔ Pre-millennialists اِس کو Rapture یا کلیسیا کا اُٹھایا جانا کہتے ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ کلیسیا کا اُٹھایا جانا خفیہ طور پر ہوگا۔ کیونکہ دُنیا کے باقی لوگ اِسے واقعہ ہوتے نہ دیکھ سکیں گے۔

۲۔ دُنیا میں صرف بے ایمان رہ جائیں گے اور دُنیا اور سات سال تک اِسی طرح چلتی رہے گی۔ (تاہم سب Pre-millennialists اِس کا یقین نہیں کرتے)۔

۳۔ پھر سات سال کے بعد مسیح اِس دُنیا میں واپس آجائے گا۔ اپنے دُشمنوں کو ہلاک کرے گا اور یہُودی قوم کو تبدیل کرے گا اور اپنی بادشاہی زمین پر قائم کرے گا۔ یہ بادشاہی ہزار سال کے لئے ہوگی۔ جب کہ یروشلیم اِس کا دارالخلافہ ہوگا۔ ظاہر ہے کہ مسیح وہاں (capital building) یا محل وہاں بنائے گا اور حقیقی تخت ہوگا جس پر وُہ بیٹھے گا۔ بعض Pri-millennialist یہ بھی خیال کرتے ہیں

کہ مسیح یروشلیم میں نئی ہیکل تعمیر کرے گا۔

۴۔ ہزار سال کا دور گزر جانے کے بعد یسوع مسیح کے خلاف ایک آخری بغاوت ہوگی۔ اور خداوند اپنے تمام دشمنوں کو ہلاک کرے گا۔ پھر وہ مُردہ شریروں کو زندہ کرکے اُن کی عدالت کرے گا۔ اور انہیں شیطان اور اُس کے فرشتوں کے ساتھ دوزخ میں ڈال دے گا۔

یہ ہزار سالہ بادشاہت کا خاکہ ہے جو مستقبل میں قائم ہوگی۔
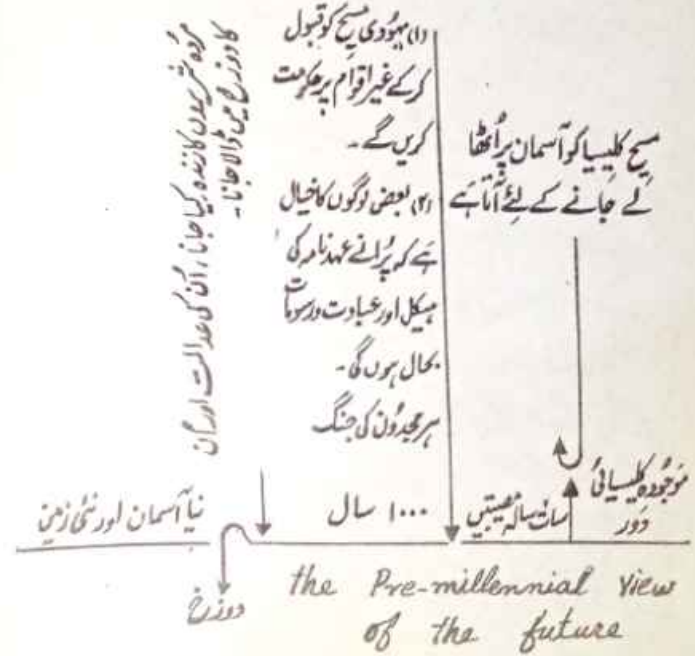
کتابچہ ہائیڈل برگ کا اِس نظریہ کو رَد کرنا مناسب ہے کیونکہ بائبل مقدس اِس کی بجائے جو تعلیم دیتی ہے وہ یہ ہے۔ بائبل مقدس کی منادی تمام قوموں میں سامنے کی جائے گی۔

متی ۲۴: ۱۴؛ ۲۸: ۱۹-۲۰؛ لوقا ۲۴: ۴۷؛ اعمال ۱: ۸) اور خدا کی بادشاہی برگزیدہ یہودیوں اور غیر یہودیوں کی تبدیلی کے وسیلہ آہستہ آہستہ قائم ہوجائے گی۔ (اعمال ۱۵: ۱۴-۱۸؛ رومیوں ۱۱: ۱؛ ۱-کرنتھیوں ۱۵: ۲۵) یہ کُل دَور یعنی نئے عہد نامہ کا زمانہ ایک ہزار سالہ دَور ہے۔ (مکاشفہ ۲۰: ۱-۹ میں ہزار سال لمبے زمانہ کے لئے ایک علامتی نشان ہے) یہ دَور اُس وقت ختم ہوجائے گا۔ جب مسیح آسمان سے آکر مُردوں کو زندہ کرکے اُن کی عدالت کرے گا اور نئے آسمان اور نئی زمین کو قائم کرے گا۔

دُنیا کی تبدیلی میں کامیابی کے بارے ریفارمڈ طالب علم آپس میں اتفاق نہیں کرتے۔ بعض (post millennialists) کا خیال ہے کہ مسیح کی آمد سے پہلے دُنیا کی قوموں میں سے یقیناً مسیحی ہوجائیں گے۔ وہ یہ حوالہ استعمال کرتے ہیں۔ پیدائش ۱۲: ۲، ۳ و ۱۷: ۴-۶؛ زبور ۲: ۸، ۹؛ ۱۸: ۴۳؛ ۲۲: ۲۷-۲۸؛ ۷۲: ۸-۱۹؛ ۸۶: ۹؛ ۱۱۰؛ یسعیاہ ۲: ۱-۴، ۹: ۶-۷؛ ۱۱: ۴-۹؛ دانی ایل ۲: ۳۵ و ۴۴؛ ۷: ۱۳-۱۴؛ ملاکی ۱: ۱۱؛ متی ۱۳: ۳۱-۳۳؛ ۲۸: ۱۹-۲۰؛ مکاشفہ ۱۱: ۱۵؛ ۱۵: ۳-۴؛ ۱۹: ۱۱-۱۶۔ دُوسرے جو (ہزار سالہ بادشاہت کو نہ ماننے والے) یہ خیال کرتے ہیں کہ بڑھتی ہُوئی مخالفِ مسیح کی تحریک تمام کلیسیاؤں کو ختم کر دے گی۔ سوائے ایک چھوٹی سی کلیسیا کے جو آسمان سے اچانک مسیح کی مداخلت کی وجہ سے بچ جائیں گی۔ وہ یہ حوالے پیش کرتے ہیں۔ متی ۲۴: ۲۱-۳۱؛ لوقا ۱۷: ۲۶-۳۰؛ ۱۸: ۸؛ ۲ تھسلنیکیوں ۲: ۳-۴؛ مکاشفہ باب ۱۳

دونوں صُورتوں میں مسیح اپنی دُوسری آمد کے وقت۔

۱۔ راستبازوں اور شریروں دونوں کو زندہ کرے گا۔ یُوحنّا ۵: ۲۸-۲۹
اعمال ۲۴: ۱۵۔

۲۔ تمام قوموں کی عدالت کرے گا۔ بھیڑوں کو بکریوں سے جُدا کرے گا۔
متّی ۲۵: ۳۱- ۴۸

۳۔ اپنے مقدّس لوگوں کے لئے نیا آسمان اور نئی زمین بنائے گا۔ ۲-پطرس ۳: ۱۳

۴۔ شریروں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دوزخ میں ڈال دے گا۔
مکاشفہ ۲۰: ۱۵۔

مستقبل کے بارے میں
ریفارمڈ نظریہ

مسیح کی دُوسری آمد کے وقت
تمام مُردے زندہ ہو جائیں گے
مسیح سب کی عدالت کرے گا۔
نیا آسمان اور نئی زمین قائم ہوگی۔

دُنیا کی قومیں مسیح کو قبول کرتی ہیں۔

یا

مخالفِ مسیح تمام دُنیا کو فتح کرتا ہے۔ سوائے ایک
چھوٹی سی بقیہ کلیسیا کے بغیر۔

مسیحی کلیسیائی دَور جو ہزار سالہ کہلاتا ہے۔
اور آخری ایّام

نیا آسمان
اور نئی زمین

دوزخ

۱-پطرس ۱: ۲۰ عبرانیوں ۱: ۲؛ ۹: ۲۶
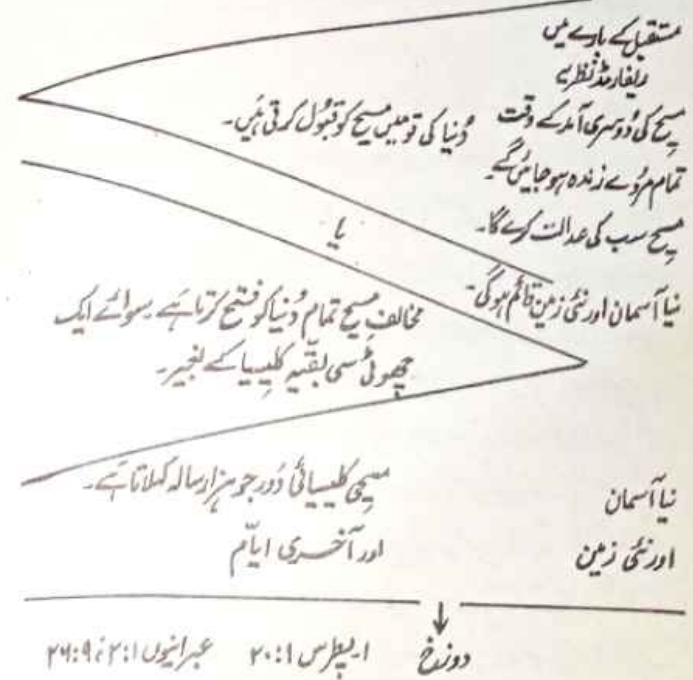
سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا کوئی مسیحی عدالت میں کامیاب نہیں ہوگا اور مجرم ٹھہرایا جائے گا۔ جواب یہ ہے کہ کوئی حقیقی مسیحی اُس عجیب اور ہولناک دِن کے موقعہ پر عدالت میں ناکام نہیں ہوگا۔ کیونکہ مسیح نے پہلے سے اُس کی سزا صلیب پر اٹھائی ہے۔ اُس کے برگزیدوں کی تمام لعنت موقوف کر دی گئی۔ جب اُس نے صلیب پر اپنے آپ کو خدا کی عدالت کے سامنے پیش کر دیا۔ تاہم جو مسیح کا اقرار کرتے ہیں اُن کی بھی عدالت ہوگی اور جن میں رُوح کے پھل نہیں وُہ جھوٹے مسیحی قرار دیئے جائیں گے (بکریاں) اور اُن کے ساتھ دوزخ میں ڈالے جائیں گے جو کبھی کسی ظاہری کلیسیا میں شریک ہوں ہُوئے تھے۔ یہ بہُت ضروری ہے کہ ہم عدالت پر سنجیدگی سے غور کریں اور مناسب چال چلیں۔ دوزخ کے وارث ہو کر اپنے آپ کو فریب دینا خوفناک بات ہوگی۔

نمبر ۵۲ پر سوالات

۱۔ سر اُونچا رکھنے کا مطلب ہے۔

ا - ہم ریفارمڈ کلیسیا کے ممبر ہیں۔

ب - جب ہمیں فرصت ہوگی ہم خداوند کی خدمت کریں گے۔

ج - ہم مسیح کو اوّل درجہ دیتے ہیں اور دلی آرزو کے ساتھ اُس کے واپس آنے کا انتظار کریں گے۔

د - ہمیں شک ہے کہ وُہ ہماری زندگی میں آئے گا یا نہیں۔

کونسا دُرست ہے۔

٢۔ بہت سے نامی مسیحی یہ ظاہر کرتے ہیں کہ وہ حقیقت میں مسیح کا یقین نہیں کرتے کیونکہ وہ سنجیدگی سے اُس کی آمد کے لئے تیاری میں مصروف نہیں ہوتے۔

سچ یا جھوٹ

٣۔ حقیقی مسیحیوں کے لئے جب مسیح صلیب پر مر گیا تو خدا نے پہلے سے اُس کے گناہوں کا فیصلہ کر دیا۔

درست

غلط یا دُرست

٤۔ مسیحیوں کی طرح جو حقیقت میں نجات کے لئے مسیح پر بھروسہ رکھتے ہیں اور اُس کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ آنے والی عدالت کے پیشِ نظر ہو سکتا ہے کہ ہم دوزخ میں جائیں۔

غلط

غلط یا دُرست

٥۔ جو یہ مانتے ہیں کہ دوسری آمد سے پہلے مسیح ہزار سال تک دنیا میں حکومت کرے گا تو اِس سے اُن کا کیا مطلب ہے؟

٦۔ مسیح کے آنے پر تمام مردوں کو کیا ہوگا؟

٧۔ منکروں کی عدالت اُن کے جی اُٹھنے سے پہلے یا بعد میں ہوگی؟

بعد میں

٨۔ منکروں کی رُوحوں کے لئے آخری عدالت سے پہلے نجات حاصل کرنے کا ایک اور موقعہ ہوگا؟

غلط

غلط یا دُرست

٩۔ جب کہ کوئی بھی کامل نہیں ہے تو خُدا کے لئے مناسب ہوگا کہ وہ بے دینوں کو ہمیشہ کی آگ میں ڈال دے؟

بیان کریں

١٠۔ ٢۔ پطرس ٣: ١٤ لکھیں۔

٥٣۔ رُوح القدس کے بارے میں آپ کا کیا ایمان ہے؟

پہلے یہ کہ وہ خدا باپ اور خُدا بیٹے کے ساتھ ازلی خُدا ہے۔ دُوسرا یہ کہ وُہ مجھے ملا ہے۔ حقیقی ایمان کے ساتھ وُہ مجھے مسیح کا اور اُس کو قبول کرنے کے تمام فوائد کا وارث بناتا ہے۔ وُہ مجھے تسلی دیتا ہے اور ہمیشہ میرے ساتھ رہے گا۔

رسُولی عقیدہ کے آرٹیکل نمبر ٢ سے ٧ تک بیان اب ہم نے مکمل کر لیا ہے۔ جن کا تعلق خُدا کے بیٹے اور ہماری مخلصی کے ساتھ ہے۔ (سوال نمبر ٢٩ - ٥٢ کتابچہ میں) عقیدے کا آرٹیکل نمبر ٨ خُدا رُوح القدس اور ہماری تقدیس کے بارے میں بیان کرتا ہے۔ بیشک ہمیں سوچنا چاہیے کہ عقیدے کا باقی حصّہ (٨-١٢) خُدا پاک رُوح کا ذکر کرتا ہے جیسے

کہ آرٹیکل نمبر ۲-۷ کا بڑا مضمون ہمارا خداوند یسوع مسیح ہے۔ آرٹیکل نمبر ۸ کا مختصر بیان پایا جاتا ہے۔ ہم سوال نمبر ۵۳ میں روح القدس پر ایمان رکھتا ہوں (گھوسٹ (Ghost) بہت کمزور ترجمہ ہے) تثلیثِ اقدس کے بارے مبارک تیسرے اقنوم میں یہاں دو باتیں کہی گئی ہیں۔

۱۔ وہ باپ اور بیٹے کے ساتھ ازلی خدا ہے۔ سوال نمبر ۲۵ اور مطالعہ کے لئے امدادی کتب کو دوبارہ پڑھیں۔ روح القدس کے بارے میں گفتگو کرتے وقت ہم کبھی it کا لفظ استعمال نہ کریں (کنگ جیمس ترجمہ رومیوں ۸: ۱۶ ایسا کرتا ہے) جیسے باپ، بیٹے کے لئے ہم it کا لفظ ہم استعمال نہیں کر سکتے۔ روح القدس ایک شخص ہے۔ وہ زندہ خدا ہے۔ الٰہی شخصیت کی تمام خوبیاں اور کاملیتیں اُس میں پائی جاتی ہیں۔

۲۔ روح القدس ہماری تقدیس کرنے والا ہے (دیکھئے سوال نمبر ۲۴) اِس کا مطلب ہے کہ روح القدس شخصی طور پر ہم میں کام کرتا ہے اور نجات کے جو فوائد مسیح نے صلیب پر ہمارے لئے حاصل کئے۔ وہ ہمارے لئے مؤثر بناتا ہے۔

اب ہم جو ریفارمڈ فیتھ کے لوگ ہیں۔ ہمارے لئے یہ فائدہ مند ہوگا کہ اِس موقعہ پر اِس کی تھوڑی سی تواریخ کو دُہرائیں۔ ۱۶۱۸-۱۹ء میں ڈارٹ (Dort) کے مقام پر جو ہالینڈ میں ہے۔ ایک سنڈ کی میٹنگ منعقد ہوئی تاکہ وہ روح القدس کے فضل کی قوت پر غور کرے۔ ڈارٹ (Dort) کی اِس سنڈ نے ایک علم الٰہی کے پروفیسر

کی تعلیم کے بارے میں فیصلہ کرتا تھا۔ جس کا نام آرمینیس تھا۔ ۱۵۱۶ء سے ۱۶۰۹ء اُس کے نام کا ذکر ہماری (Discussion) بحث کے سوال نمبر ۳۰ میں آتا ہے۔ آرمینیس اور اُس کے پیروکار ہالینڈ کی ریفارمڈ کلیسیاؤں میں یہ تعلیم دیتے رہے تھے کہ رُوح القدس اور خدا کا فضل بلا امتیاز اُن سب کو ملتا ہے جو یسوع مسیح کی خوشخبری کو سُنتے ہیں۔ اب یہ انسان کی اپنی مرضی یا ارادہ ہے کہ وہ اِس فضل پر عمل کرے گا یا نہیں۔ دوسرے لفظوں میں آرمینین ازم کی تعلیم یہ ہے کہ خدا کا فضل سب لوگوں کے لئے ہے اور رُوح القدس بھی سب لوگوں کے لئے کام کرتا ہے۔ ہر انسان خود فیصلہ کرتا ہے کہ وہ رُوح القدس کے ساتھ تعاون کرے اور اُس فضل کو اِستعمال کرے جو سب آدمیوں کو یکساں دیا جاتا ہے۔ یوں نجات رُوح القدس کی محدود قوت اور گنہگار انسان کی آزاد مرضی کی قوت کا نتیجہ ہے۔ یہ آرمینیس کا قول ہے۔

ہمارے ریفارمڈ کلیسیائی آباؤں نے آرمینیس کی اِس تعلیم اور دیگر ایسی تعلیمات کو رد کیا اور بجائے اِس کے فوق الفطرت فضل کی تعلیم دی۔ اُنہوں نے معلوم کیا کہ بائبل مقدس صرف برگزیدہ گنہگار لوگوں کے لئے ایک خاص بلاسبب اور خاص فضل کی تعلیم دیتی ہے۔ اور مسیح کا پاک رُوح الٰہی قوت کے ساتھ برگزیدہ لوگوں کے دل اور مرضی میں داخل ہوتا ہے تاکہ اُنہیں نوزائیدگی عطا کرے اور اُن کی مرضی مسیح اور اُس کی خوشخبری کی طرف لگائے۔

رُوح القدس مجھے اپنی غیر معمولی اور پُر فضل قوت سے مسیح اور اُس کے فوائد میں شامل کر دیتا ہے۔ یہاں بے شمار حوالوں میں سے صرف

چند ایک کا ذکر کیا جائے گا جو غیر معمولی فضل کی تعلیم دیتے ہیں۔ ساؤل ترسی اور فلپی کی رہنے والی لدیہ اِس کی مثالیں ہیں۔ (اعمال ۹:۱-۶؛ ۱۴:۱۶) یوحنا ۶:۳۷؛ اعمال ۱۳:۴۸؛ رومیوں ۸:۲۹-۳۰؛ افسیوں ۲:۱، ۵-۱۰ اور فلپیوں ۲:۱۳۔

ڈارٹ DORDT کی سنڈ نے بائبل مقدس کے پانچ بیانات یا معیار تیار کئے جو آرمینین ARMINIANS کی پانچ غلطیوں کی مذمت کرتے ہیں۔ یہ تحریری شہادت ڈارٹ کا معیار کہلاتی ہے۔ جو لوگ اِن باتوں کی سچائی کو جاننا چاہیے۔ اُن سب کو اِس کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ یہ باتیں مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ قطعی طور پہ رد کیا جانا یا مردود دوست۔
۲۔ غیر مشروط برگزیدگی۔
۳۔ محدود یعنی قطعی کفارہ۔
۴۔ غیر معمولی فضل۔
۵۔ مقدسوں کی استقامت۔

علم الٰہی کے اِن پانچ مسئلوں کو کیلون کے پانچ نقطے بھی کہتے ہیں۔ اگرچہ کہ جان کیلون ڈارٹ کی سنڈ پر حاضر نہیں تھا۔ (وہ پچپن سال پہلے مر چکا تھا)۔

کیلون کے پانچ نقطوں کی تھیالوجی (علم الٰہی) حقیقت میں خدا کے حکمرانہ اور مفت فضل کی تھیالوجی ہے۔ آرمینین کی تعلیم جسے آج کل بہت سے بشارتی مسیحی بھی مانتے ہیں۔ حقیقت میں دینِ فطرت کو مانتے ہیں کیونکہ اس کے مطابق فرض کردہ انسانی آزاد مرضی پر ہے۔

اِس سے پہلے سوال نمبر ۵۳ میں ہمیں سکھایا گیا ہے کہ روح القدس ہر برگزیدہ ایماندار کو شخصی طور پر دیا جاتا ہے۔ روح القدس ہمیں حقیقی ایمان کے بند میں مسیح کے ساتھ باندھ دیتا ہے اور یوں ہم اُس کے تمام نجات بخش فوائد میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اِن فوائد میں روح کے پھل بھی شامل ہیں جن کی فہرست گلتیوں ۵:۲۲-۲۳ میں دی گئی ہے۔

کیا آپ مسیحی ہیں؟ اگر ہیں تو پھر مسیح کا روح آپ کو ملا ہے؟ اِس لئے۔ کیونکہ اگر کسی شخص میں مسیح کا روح نہیں تو وہ اُس کا نہیں۔ (رومیوں ۸:۹) اگر آپ مسیحی ایماندار ہیں تو مسیح کا روح آپ کی تقدیس کر رہا ہے اور آپ کو پاکیزہ مسیحی زندگی بسر کرنے کے لائق بنا رہا ہے۔
"خدا کے پاک روح کو رنجیدہ نہ کریں۔" (افسیوں ۴:۳۰)

نمبر ۵۳ پر سوالات

۱۔ سوال نمبر ۲۹-۵۲ ہمیں خدا کے بارے میں سکھاتے ہیں۔
سوال نمبر ۵۳ کا تعلق روح القدس سے ہے ________
جو تثلیث اقدس کا تیسرا اقنوم ہے ________

۲۔ خدا کا بیٹا روح القدس سے زیادہ اہم یا ضروری ہے۔ اِسی لئے اصولِ عقیدہ میں زیادہ مضمون بیٹے کے بارے میں ہیں؟
سچ یا جھوٹ جھوٹ ________

۳۔ رُوحُ القُدس اَزلی ہے

باپ ، بیٹا (اپنے الفاظ میں بیان کریں)

____

۴۔ اِس سوال کے مطابق ہمارا حقیقی ایمان کہاں سے آتا ہے؟

____

____

۵۔ مندرجہ ذیل میں سے غلط پر نشان لگائیں۔

ا۔

ب۔

ج۔

د۔

۶۔ تقدیس

ا۔ مسیح کا کام ہے جو اُس نے صلیب پر میرے لئے کیا۔

ب۔ رُوحُ القُدس کا کام ہے جو وُہ میرے دل میں کرتا ہے۔

ج۔ دونوں کا کام نہیں۔

کونسا درست ہے۔

۷۔ اِس سوال کے مطابق رُوحُ القُدس ہمارے لئے تین کام کرتا ہے؟

ا

ب

ج

۸۔ ڈارٹ کی سنڈ

ا ____________ میں منعقد ہُوئی۔

ب وُہ منعقد ہُوئی تاکہ ____________

کے کام کا جائزہ لے۔

ج ایک ڈاکومنٹ تیار کیا جو ____________

کہلاتا ہے۔

د۔ سنڈ پانچ باتیں سکھاتی ہے جو ____________

____

۹۔ اگر آپ کو رُوحُ القُدس ملا ہے۔

ا۔ تو آپ مسیح کے ہیں۔

ب۔ آپ کامل زندگی گزار رہے ہیں۔

ج۔ مسیح ہمیشہ آپ کا ہوگا۔

د۔ آپ جلدی اُسے بجھا سکتے ہیں۔

ر۔ آپ موت تک قائم رہیں گے۔

کون سا درست ہے؟

۱۰۔ ا۔کرنتھیوں ۶:۱۹ لکھیں۔

۵۴۔ آپ عالمگیر کلیسیا کے بارے کیا ایمان رکھتے ہیں۔

دُنیا کے شروع سے لے کر اخیر تک تمام انسانی نسل میں سے خُدا کے بیٹے نے اپنے رُوح اور کلام کے ذریعے کچھ لوگوں کو چُن لیا اور اپنے لئے اُن کو

اکٹھا کرتا ہے۔ اُن کی حفاظت کرتا اور ابدی زندگی اور حقیقی ایمان کی شراکت اور ابدی زندگی کے لئے اُنہیں محفُوظ رکھتا ہے۔ اور مَیں اِس رفاقت میں اَب بھی شریک ہوں اور ہمیشہ تک رہوں گا۔

اِس سوال میں عقیدہ کے آرٹیکل نمبر ۹ کی تشریح کی گئی ہے۔ میں ایمان رکھتا ہُوں ایک مقدس مسیحی کلیسیا پر۔ دیگر الفاظ اِس کے لئے جو اِس کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ وُہ یہ ہیں۔

"مَیں ایک مقدس عالمگیر کلیسیا پر ایمان رکھتا ہُوں۔" لفظ کیتھولک کا مطلب ہے عالمگیر۔ جس کا مطلب ہے کہ خداوند یسُوع کی کلیسیا دُنیا کے تمام زمانوں اور تمام حصّوں میں پائی جاتی ہے۔ ہم کیتھولک (عالمگیر) تو ہیں مگر رومن کیتھولک نہیں ہیں۔ اس آرٹیکل میں بیان کیا گیا ہے کہ ایک تنظیم یا فرقہ نہیں ہے بلکہ جیسے کہ وُہ خدا کی نظروں میں ہے یعنی برگزیدہ مردوں، عورتوں، لڑکے لڑکیوں کا ایک مخلصی یافتہ بڑا گروہ ہے۔ جس میں رُوح اُلقدس اور کلام کے ذریعے اور لوگ شامل کئے جاتے ہیں اور یہ سب ایک پُراسرار اتحاد میں خداوند کے ساتھ قائم رہیں گے۔ یہ بہُت ضرُوری ہے کہ کسی ریفارمڈ کلیسیا کے ممبر ہوں لیکن اور بھی زیادہ ضرُوری ہے کہ ہم حقیقی ایمان کے ذریعے خداوند کے واحد بدن یعنی کلیسیا میں شریک ہوں۔

حقیقی رُوحانی کلیسیا کی خصُوصیات نوٹ کریں۔

۱۔ خداوند کی صرف ایک کلیسیا ہے۔ آدم سے لے کر آخری انسان تک خداوند کا صرف ایک بدن ہے۔

۲۔ خداوند کی کلیسیا پاک ہے۔ خدا کے برگزیدہ لوگ خداوند یسُوع مسیح کی ملکیت ہونے کے لئے گناہ سے علیحدہ کئے گئے ہیں۔

۳۔ یہ عالمگیر (کیتھولک) ہے۔ اِس میں بلا امتیاز نسل، عُمر اور فرقہ کے وُہ سب شامل ہیں۔ جو خداوند یسُوع پر حقیقی ایمان رکھتے ہوں۔

یہ کہنا چاہئے کہ اگرچہ حقیقی کلیسیا ایک ہی ہے اور صرف ایک ہی انجیل اور ایک ہی حقیقی ایمان تاہم بہُت سی کلیسیائی تنظیمیں ہیں (امریکہ میں تقریباً تین سو سے زیادہ)۔ ہم واحد کلیسیا کو نادیدہ کلیسیا کہتے ہیں کیونکہ صرف خدا یقینی طور پر جانتا ہے کہ کون اِس میں شامل ہے۔ جب کہ مقامی کلیسیائی گروہ ظاہری کلیسیائی کہلاتی ہیں کیونکہ انسان دیکھ سکتے ہیں کہ کون اِس میں شامل ہے۔

ظاہری کلیسیائیں کبھی کامل نہیں ہوتیں اور بعض نے تو انجیل کو بالکل رد کر دیا ہے۔ بعض لوگ نادیدہ کلیسیا میں شامل تو نہیں لیکن وُہ مقامی ظاہری کلیسیا میں شریک نہیں ہیں۔ بہُت سے لوگ ظاہری کلیسیا میں شامل تو ہیں لیکن وُہ حقیقی ایماندار نہیں۔ اِس لئے وُہ نادیدہ کلیسیا میں شریک نہیں ہیں۔ ہم جو مسیح کا اقرار کرتے اور اُس پر ایمان رکھتے ہیں۔ چاہیئے کہ ہم دونوں ہی میں شامل ہوں۔

نمبر ۵۴ پر سوالات

۱ - خُدا کی بہت سی حقیقی رُوحانی نادیدہ کلیسیائیں ہیں جو برگزیدہ مخلصی یافتہ اور اکٹھی کی گئی ہیں۔

سچ یا جھوٹ ______ سچ

۲ - ابراہام اُس کلیسیا میں شامل نہیں تھا جس میں مقدس یُوحنّا رسول شامل تھا؟

سچ یا جھوٹ ______ جھوٹ - شامل تھا

بیان کریں ______

۳ - مُوسیٰ اُس کلیسیا میں شامل نہیں تھا جس میں جان کیلون شامل تھا؟

سچ یا جھوٹ ______

بیان کریں ______

۴ - مندرجہ ذیل کا موازنہ کریں۔

ا - ایک برگزیدہ رفاقت	اکٹھے کرتا حفاظت کرتا اور قائم رکھتا ہے
ب - اُس کا رُوح اور	اُس کا ایک زندہ ممبر
ج - خدا کا بیٹا	خدا کا چُنا ہُوا (برگزیدہ)
د - مَیں ہُوں	کلام

۵ - اگرچہ ایک ہی نادیدہ کلیسیا ہے تاہم بہت سی ظاہری کلیسیائیں ہیں؟

سچ یا جھوٹ ______

۶ - اگر آپ مسیح کے نہیں اور اُس کی نادیدہ کلیسیا میں شامل نہیں تو کوئی فرق نہیں پڑتا کہ آپ کس ظاہری کلیسیا میں شامل ہیں۔

سچ یا جھوٹ ______ جھوٹ

۷ - ایک خاکہ بنائیں جو ایک ظاہری کلیسیا کے ساتھ تعلق بیان کرے؟

۸ - اِس خاکہ میں نشان لگائیں کہ حقیقی ایماندار کو کس جگہ ہونا چاہیئے؟

۹ - بعض ظاہری کلیسیائیں جدید خیالات کی ہو گئی ہیں اور اب وُہ حقیقی عالمگیر کلیسیا کا حِصّہ نہیں ہیں۔

سچ یا جھوٹ ______ سچ

۱۰ - لکھیں افسیوں ۴ : ۴ و ۵ -

۵۵ - مقدّسوں کی شراکت سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

پہلے یہ کہ تمام ایماندار مسیح کے ہم میراث ہیں یعنی اُس کی سب نعمتوں میں شریک ہیں۔ دُوسرے یہ کہ ہر ایماندار کو یہ محسوس کرنا چاہیئے کہ وُہ اُس کی تمام نعمتوں کو رضاکارانہ طور پر اور خُوشی سے استعمال کرنے کا ذمّہ دار ہے۔ نہ صرف اپنے لیئے بلکہ دُوسرے ممبران کے فائدہ کے لیئے۔

مقدسوں کی شراکت آرٹیکل نمبر ۹ کا ایک حصّہ ہے۔ جس میں خاص طور پر کلیسیا کا ذکر کیا گیا ہے۔ کلیسیا ایک زندہ بدن ہے۔ جس میں وُہ سب شامل ہیں جو رُوح القُدس کے وسیلے مسیح کے بدن میں شامل ہونے کے لیئے بُلائے گئے ہیں۔ ایماندار ایک دُوسرے کے ساتھ رُوحانی رشتہ میں خوشحال رہتے ہیں۔ ہم سب خُدا کے فرزند ہونے کی وجہ سے ایک ہی رُوحانی خاندان میں شامل ہیں۔ اگر ہم مسیح کے ہیں تو خُدا ہمارا باپ ہے۔ ہماری ایک ہی رُوحانی خواہش، اور کام کرنے کے لیئے ایک ہی بڑا مقصد ہے۔ ہم سب اپنے آسمانی وطن کے انتظار میں ہے۔

یہ سب ایک جیسا ہونا ہی رفاقت اور شراکت ہے۔ لیکن یہ صرف مقدس لوگ ہی رکھتے ہیں۔ مقدس کا صرف یہ مطلب ہے۔ پاک شخص اور اس کا اشارہ صرف سب حقیقی مسیحیوں کی طرف ہے۔ رومن کیتھولک لوگ کہتے ہیں کہ صرف چند لوگ جو کلیسیا میں بُہت مشہُور ہوتے ہیں اُنہیں مقدس کا خطاب دیا جاتا ہے۔ لیکن بائبل یہ کہتی ہے کہ تمام مسیحی مقدس ہیں۔ (دیکھیئے ۱۔ کرنتھیوں ۱ : ۲)

یہ سوال دو باتوں کی وضاحت کرتا ہے۔

۱۔ تمام مسیحی مسیح کی رُوحانی دولت اور نعمتوں میں شریک ہیں۔ (رُوحانی قابلیتیں جن سے خداوند کی خدمت کی جاتی ہے)۔

۲۔ ہم اِن نعمتوں کو دُوسرے مسیحیوں کی بہتری کے لیئے استعمال کریں خواہ یہ گانا بجانا سکھانے کی نعمت ہے یا لیڈر بننے یا پیسہ کمانے یا دُوسروں کی زندگی میں خُوشی اور آرام لانے کی نعمت ہے۔ وغیرہ وغیرہ

ہمیں اِن تمام نعمتوں اور صلاحیتوں کو مسیح کی خدمت اور دیگر مقدسین کے لیئے استعمال کرنا چاہیئے۔

گُناہ جو ہمارے دل میں ہے۔ وُہ اِس رفاقت کے خلاف کام کرتا ہے۔ یہ دوسروں کے لیئے ہمارے دل میں نفرت، کڑواہٹ، حسد اور غرُور پیدا کرتا ہے اور دوسروں سے آزاد رہنے کے لیئے خُود غرض بناتا ہے۔ لیکن رُوح القُدس کہتا ہے۔ خدا کے لوگوں کے درمیان صُلح اور محبت قائم کریں اور اُن غلطیوں کو نظر انداز کر کے اُن کی ضرُوریات کو پُورا کریں۔ اِس دُنیا میں ہماری خوشی کا دار و مدار اِس بات پر ہے کہ خُدا کے مقدس لوگوں کے ساتھ حقیقی رفاقت میں شریک ہوں۔

نمبر ۵۵ پر سوالات

۱۔ عقیدے کا آرٹیکل نمبر ۹ ________

۲۔ مقدسوں کے ساتھ رفاقت اور شراکت رکھنا اِس کے لیئے ممکن ہے۔ کیونکہ ہم سب جو مسیحی ہیں ایک ہی خداوند اور نجات دہندہ کے ساتھ رفاقت رکھتے ہیں۔

سچ یا جھُوٹ ________

۳۔ مقدسین خاص لوگ ہوتے ہیں اور بہُت تھوڑے مسیحی اِس اُونچے اور قابلِ تعظیم درجے تک پہنچتے ہیں۔

سچ یا جھُوٹ ________

۴۔ ہر مسیحی کو ________ اپنے ________

دوسرے ممبران ________

۵۔ بعض مسیحی بہت قابل ہوتے ہیں۔ کچھ دوسروں کی مدد کے لیے صرف اوسط درجہ کی قابلیت رکھتے اور کچھ بالکل اس قابل نہیں ہوتے کہ دوسروں کی مدد کر سکیں۔

سچ یا جھوٹ ____جھوٹ____

۶۔ چند نعمتوں کے نام لیں جو کہ مسیحی ایماندار دوسرے ممبران کی مدد اور بہتری کے لیے رکھتے ہیں

____

____

۷۔ مقدسوں کی شراکت کا تجربہ ہوتا ہے۔

ا ۔ دوسروں کی مدد کرنے سے۔

ب ۔ ایک دوسرے کے لیے دعا کرنے سے۔

ج ۔ دوسروں کو بھول جانے اور نظر انداز کرنے سے۔

د ۔ دوسروں کے ساتھ مہربانی سے۔

ر ۔ مہربانی اور ہمدردی کے کاموں سے۔

س ۔ مشن اور کلیسیا کے کام کی مدد کرنے سے۔

کونسا درست ہے؟

۸۔ آپ کیوں سوچتے ہیں کہ لفظ خوشی سے اس جواب میں شامل ہے۔ اور یہ شراکت کے لئے کتنا ضروری ہے۔

۹۔ گپیں اور تھوڑی سی نکتہ چینی، برادرانہ محبت کا نشان نہیں ہے؟

سچ یا جھوٹ ____سچ____

۱۰۔ رومیوں ۱۲: ۵، ۱۰ لکھیں۔

۵۶۔ آپ گناہوں کی معافی کے بارے میں کیا ایمان رکھتے ہیں؟

خداوند یسوع مسیح کے کفارے کی خاطر خدا کبھی میرے گناہوں اور بگڑی ہوئی سرشت کو یاد نہیں کرے گا۔ جس کے ساتھ تمام زندگی میری کشمکش رہتی ہے۔ لیکن اپنے فضل سے مسیح کی راستبازی میرے حساب میں لگائے گا۔ اور میں کبھی ہلاک نہیں ہوں گا۔

اب ہم رسولی عقیدہ کے آرٹیکل نمبر ۱۰ پر آتے ہیں۔ جس میں یہ بات ہے۔ "میں ایمان رکھتا ہوں گناہوں کی معافی پر"۔ یہ کتنی عجیب حقیقت ہے کہ ہمارے گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔ لیکن گناہ کیا ہے؟ کتابچہ سوال نمبر ۳ اور ۴ میں ہمیں بتایا گیا ہے۔ خدا سے محبت رکھنے کی کامل شریعت پر عمل کرنے میں ناکام ہونا گناہ ہے۔ خدا کی شریعت ہماری مصیبت ہم پر ظاہر کرتی ہے۔ یعنی گناہ کے

ذریعے ہماری بگڑی ہوئی صورت اور ہمارا جرم مجرم ہونے کی وجہ سے ہم خدا کے
غضب اور سزا کے حقدار ہیں اور اگر ہمارے گناہ معاف نہ کئے جائیں تو ہر جائز
سزا ضرور ہم کو ملے گی۔

بائبل مقدس بار بار اس بات کا ذکر کرتی ہے کہ خدا گناہوں کو معاف کرتا
ہے۔ یہ حقیقت میں خوشی کی خبر ہے۔ لیکن گناہوں کی معافی کا کیا مطلب ہے؟
اس کا صرف یہ مطلب ہے کہ جس شخص کو معافی ملتی ہے۔ اس کے خلاف
گناہ کا جرم لگایا نہیں جاتا۔ جب آپ کسی شخص کو معاف کرتے ہیں تو آپ اس کے
گناہ اور غلط کام کو اس کے خلاف نہیں لگاتے۔ اگر آپ اس کے خلاف لگاتے
ہیں تو حقیقت میں آپ نے اس کو معاف نہیں کیا۔ یہاں ہمیں بتایا گیا ہے کہ خدا
ہمارے گناہوں کو یاد نہیں کرتا۔ جس کا مطلب ہے کہ وہ ہمیں مجرم نہیں ٹھہراتا اور
ایک دفعہ جب ہمیں معاف کر دیا جاتا ہے تو یہ معافی ہمیشہ کے لئے ہے اور ہمیں
کبھی گناہ کی سزا نہیں ملتی۔

یہاں دو قسم کے گناہوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

(۱) ہمارے شخصی گناہ آلودہ کام (خیالات، الفاظ اور کام)

(۲) ہماری بگڑی ہوئی فطرت۔

ہمارا خراب اور بگڑا ہوا دل۔ ہماری بگڑی ہوئی فطرت خدا کی نظروں
میں مکروہ ہے اور ایسی سرشت اور بگڑے ہوئے دل کو رکھنے کی وجہ سے بھی ہم
سزا کے حقدار ہیں لیکن خدا اپنے فضل سے ہماری گناہ آلودہ فطرت اور ہمارے
تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ جن کی وجہ سے ہم مجرم ہیں۔ لیکن خدا
جو راستباز ہے کس طرح گناہ کی جائز سزا دیئے بغیر ہمیں معاف کر سکتا
ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ ایسا نہیں کر سکتا۔ اس نے ہر گناہ کی سزا اور

گناہ آلودہ فطرت رکھنے کے جرم کی سزا ہمارے عوضی خداوند یسوع مسیح کو دی۔
خدا ہمیں صرف اسی لئے معاف کر سکتا ہے کہ یسوع مسیح نے خوشی سے ہماری
سزا برداشت کی۔ یہاں پر ہم خداوند یسوع مسیح کے کفارے کے بارے میں
پڑھتے ہیں۔ صرف اسی نے خدا (کی محبت) اور عدل کے تقاضے کو پورا کیا
اور صرف وہی خدا کے لئے ممکن بناتا ہے کہ وہ آزادی سے ہمیں معاف کرے۔
گناہوں کی معافی کن کو ملی ہے۔ ہر ایک کو نہیں بلکہ صرف اُن کو جو یسوع مسیح
پر حقیقی ایمان رکھتے ہیں اور اپنے گناہ کا اقرار کر کے اس سے معافی مانگتے ہیں۔
کیا آپ نے معافی حاصل کی ہے؟

نمبر ۵۶ پر سوالات

۱۔ گناہوں کی معافی کا بیان آرٹیکل نمبر ______

۲۔ گناہوں کی معافی ہمارے لئے (ضروری ہے۔ غیر ضروری ہے)

______ متعلق جاننے کے لئے ______

۳۔ گناہ کیا ہے؟ اگر آپ چاہیں تو اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

۴۔ گناہوں کی مُعافی کا کیا مطلب ہے؟

۵۔ اگر آپ کسی شخص کو مُعاف کریں۔

ا ۔ اُس کے خلاف ...... رکھ سکتے ہیں۔

ب ۔ اُس کو بتائیں کہ اب اُس کے خلاف کچھ نہیں۔

ج ۔ اُس سے کہیں کہ گُناہ حقیقت میں گناہ نہیں۔

د ۔ اُس کو بتائیں کہ دراصل آپ دونوں کے دِل میں ایک دُوسرے کے لِئے غلط فہمی تھی۔

کونسا جواب دُرست ہے۔

۶۔ خُدا مُعاف کر دیتا ہے ہمارے ______ گناہ اور ______ گناہ آلودہ ______

۷۔ خُدا مُعاف کر سکتا ہے کیونکہ وُہ ہمیشہ گناہ کی سزا نہیں دیتا۔

سچ یا جھُوٹ

۸۔ خدا نے ہمارے گناہوں کو معاف کر دیا۔

ا ۔ وُہ اُن کو بھُول گیا۔

ب ۔ خُدا نے اُن کو نظر انداز کیا۔

ج ۔ ہمیں شخصی طور پر سزا دینے کا مطالبہ کیا۔

د ۔ مسیح میں ہو کر ہمارے گناہ کی سزا کو برداشت کیا۔

کونسا دُرست ہے۔

۹۔ گناہوں کی مُعافی کس کو ملتی ہے؟

۱۰۔ افسیوں ۱:۷ لکھیں۔

۵۷۔ عقیدہ میں جسم کے جی اٹھنے کے محاورہ سے آپ کو کیا تسلّی ملتی ہے۔

اِس زندگی کے فوراً بعد نہ صرف میری رُوح مسیح کے ساتھ (جو سر اور بادشاہ ہے) جا ملے گی۔ لیکن مسیح کی قُدرت سے مردوں کی قیامت کے وقت میرا بدن اور میری رُوح کا بھی اَبدی اتحاد ہوگا اور میرا بدن مسیح کی مانند جلالی بدن ہوگا۔

یہ سوال رسُولی عقیدہ کے آرٹیکل نمبر ۱۱ کو بیان کرتا ہے جو اِس طرح ہے "میں جسم کے جی اُٹھنے پر ایمان رکھتا ہوں۔ ہم نے اِس قیمتی سچائی کے بارے میں سوال نمبر ۴۵ اور ۴۹ میں سیکھا ہے۔ اَب ہمارے پاس اِس مضمون کے لِئے ایک علیحدہ آرٹیکل ہے۔

پہلی بات جو ہمیں سیکھنی چاہئیے۔ وُہ یہ ہے کہ موت کے وقت ہماری

رُوحیں فوراً آسمان میں مسیح کے پاس پہنچائی جائیں گی۔ خداوند یسُوع مسیح کے الفاظ جو اُس نے ڈاکو سے کہے۔ اِس کی تصدیق کرتے ہیں۔ (لُوقا ۲۳: ۴۳) اور ستفنس کی دُعا سے جس کا ذکر اعمال ۷: ۵۹ میں پایا جاتا ہے۔ اے خداوند میری رُوح کو قبُول کر اور فلپیوں ۱: ۲۳ ؛ مکاشفہ ۶: ۹-۱۰ سے بھی ہم بعض فرقوں یعنی SDA سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ اور یہواہ وٹنس کی تعلیم کو غلط سمجھ کر اُس کی تردید کرتے ہیں۔ اور دیگر ایسے فرقوں کی بھی مذمت کرتے ہیں۔ جن کی تعلیم کلامِ مقدس کے خلاف ہے۔ جیسے کل کی دُنیا (World Tomorrow) جس کی تعلیم یہ ہے کہ موت کے وقت انسان کی رُوح بھی قبر میں جسم کے ساتھ سو جاتی ہے۔

سب سے پہلی کتاب جو ریفارمر جان کیلون نے لکھی جس کا عنوان یہ Psychopannychia ہے یعنی رُوح کا سو جانا۔ وُہ اِسی غلط تعلیم کے بارے میں ہے۔

بائبل کی تعلیم یہ ہے کہ ایک بڑا اور جلالی دن آ رہا ہے۔ جب کہ تمام مُردے جو قبروں میں یا اور جگہ ہیں جی اُٹھیں گے۔ ۱۔کرنتھیوں ۱۵: ۵۱ میں لکھا ہے کہ یہ ایک بڑا بھید ہے۔ اِس کا یہ مطلب نہیں کہ جسم کا ہر حصّہ جو مر گیا تھا۔ وُہ بحال کر دیا جائے گا۔ لیکن مُردہ جسم جلائے ہُوئے جسم میں مطابقت ہوگی۔ جارج سمتھ جی اُٹھنے کے بعد بل براؤن نہیں ہوگا بلکہ وُہ جارج سمتھ ہی ہوگا۔

نیا بدن جو ہمیں ملے گا وُہ گندم کے نئے پودے کی طرح ہوگا جو اُس بیج سے نکلتا ہے جو بویا گیا تھا (۱۔کرنتھیوں ۱۵: ۳۶-۳۸) بیج اور پودا ایک دُوسرے سے فرق ہوتے ہیں۔ لیکن پودا بیج ہی سے نکلتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ خُدا کی قُدرت مُردہ بدنوں کو زندہ کر سکتی ہے۔ اگرچہ ہم یہ نہیں جانتے کہ وُہ کس طرح یہ کرے گا۔ اور ہمارا نیا بدن کیسا ہوگا۔

ہم یقین کے ساتھ تین باتیں اپنے جی اُٹھے ہوئے بدن کے بارے میں کہہ سکتے ہیں۔

۱۔ یہ ایک یقینی بات ہے کیونکہ خُدا نے اِس وعدہ کیا ہے۔

۲۔ ہمارا بدن اور رُوح پھر اکٹھے ہوں گے اور پھر کبھی ایک دوسرے سے جُدا نہیں ہوں گے۔

۳۔ ہمارا نیا بدن اور کامل رُوح جلالی ہوں گے۔

جیسا مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد خداوند یسُوع مسیح کا جلالی اور فوق الفطرت بدن تھا۔ (فلپیوں ۳: ۲۱)

بے ایمانوں کے بدن کے بارے میں کیا ہے ؟ وُہ بھی زندہ کئے جائیں گے۔ اور اُن رُوحوں کا ملاپ اُن کے زندہ بدنوں کے ساتھ ہوگا۔ لیکن وُہ دوزخ میں ڈالے جائیں گے تاکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خُدا کی طرف سے سزا اُٹھائیں۔

کھوئے ہُوئے لوگوں کے لئے قیامت کا دن کتنا خوفناک ہوگا۔ (دیکھئے دانی ایل ۱۲: ۲)

قیامت کب ہوگی ؟ صفحہ ۹۱ نکالیں اور پڑھیں کہ یہ زمانہ کس طرح اور کب ختم ہوگا۔

نمبر ۵ پر سوالات

۱۔ جسم کے جی اُٹھنے کے مضمون کا ذکر کتابچہ میں پہلے نہیں کیا گیا؟
غلط یا دُرست ________

۲۔ کیا آپ اپنی قبر پر یہ تختی لگوانا چاہیں گے۔ یہاں (نام) کا بدن اور رُوح آرام کرتے ہیں۔ ہاں یا نہیں۔ ________

بیان کریں ________

۳۔ یہ گروہ اور کلیسیائیں موت کے بارے میں غلط تعلیم دیتی ہیں۔

ا۔ پریسبٹیرین

ب۔ ایس۔ ڈی۔ اے

ج۔ رومن کیتھولک

د۔ ورلڈ ٹو مارو

ر۔ کیلونسٹ

س۔ یہوواہ کے گواہ

کونسی؟ ________

۴۔ جسم جو قیامت کے وقت بحال کئے جائیں گے بالکل اسی حالت میں ہوں گے جو موت سے پہلے تھی۔

غلط یا درست ________

۵۔ جسم جو زندہ کئے جائیں گے موجودہ جسموں سے بالکل فرق ہوں گے اور پہچانے نہیں جائیں گے بلکہ ہم اپنے آپ کو بھی پہچان نہیں سکیں گے؟

غلط یا درست ________

۶۔ ا۔کرنتھیوں ۱۵ اباب جو قیامت کے بارے میں بڑا باب ہے۔ خاص کر آیات ۴۲۔ ۴۴ نکالیں اور مندرجہ ذیل کے جوڑے بنائیں۔

بے عزتی کی حالت میں بویا جاتا ہے۔	قدرت کی حالت میں جی اُٹھتا ہے۔
قُدرتی جسم بویا جاتا ہے۔	بقا کی حالت میں جی اُٹھتا ہے۔
کمزوری کی حالت میں بویا جاتا ہے۔	جلال کی حالت میں جی اُٹھتا ہے۔
فنا کی حالت میں بویا جاتا ہے۔	رُوحانی بدن جی اُٹھتا ہے۔

۷۔ ا۔کرنتھیوں ۱۵: ۳۶ میں استعمال کردہ مثال کیا ظاہر کرتی ہے؟

____

____

۸۔ ہم اپنے زندہ کئے ہوئے بدن کے بارے میں یقینی طور پر جانتے ہیں۔

ا۔ یہ زندہ کیا جائے گا۔ جیسے ________

____

ب۔ میرا بدن اور رُوح ________

____

ج۔ یہ ________ بنایا جائے گا۔

۹۔ شریر لوگوں کے جسم بھی زندہ کئے جائیں گے۔

غلط یا درست ________

کلام سے ثابت کریں ________

____

۱۰۔ یُوحنّا ۶: ۴۰ لکھیں۔ کیونکہ میرے باپ کی مرضی یہ ہے کہ جو کوئی بیٹے کو دیکھے اور اُس پر ایمان لائے ہمیشہ کی زندگی پائے اور میں اُسے آخری دن پھر زندہ کروں۔

۵۸۔ رسولی عقیدہ میں جب آپ کہتے ہیں کہ میں ایمان رکھتا ہوں ؟

ہمیشہ کی زندگی پر تو اِس آرٹیکل (حصہ) سے آپ کو کیا تسلّی ملتی ہے۔ جہاں تک میں جانتا ہُوں مَیں اپنے دل میں محسُوس کرتا ہُوں کہ اَبدی خُوشی میرے دل میں شرُوع ہو گئی ہے۔ اِس زندگی کے بعد مجھے کامل برکت ملے گی۔ ایسی برکت اور خُوشی جو آنکھوں نے کبھی نہ دیکھی ہو اور کانوں نے اُس کے بارے میں نہ سُنا ہو اور نہ کبھی انسان کے دل میں داخل ہوئی ہو تاکہ ہمیشہ خداوند کی شکرگزاری کرے۔

اَب ہم رسُولی عقیدہ کے بارہویں اور آخری حصّے تک پہنچے ہیں۔ اِس آرٹیکل (حصّے) کا مضمُون ہے۔ ہمیشہ کی زندگی۔ بائبل مقدس میں بار بار اَبدی یا ہمیشہ کی زندگی کا ذکر کیا گیا ہے۔ فقط یُوحنّا کی انجیل میں ہی یہ بیان تقریباً ۲۸ دفعہ دُہرایا گیا ہے۔ (مثال کے طور پر دیکھیں یُوحنّا ۳ : ۱۵، ۱۶، ۳۶، ۶: ۲۷، ۴۰، ۴۷، ۵۴، ۶۸)

ہم عام طور پر سوچتے ہیں کہ ہمیشہ کی زندگی اس وقت ملے گی۔ جب ہم موت کے بعد آسمان میں داخل ہوں گے۔ سوال نمبر ۴۲ کی تفسیر اِسں

خیال کے مطابق ہو سکتی ہے۔ تاہم زور اِس بات پر نہیں کہ نئی زندگی کتنی لمبی ہو گی بلکہ خاص کر نئی زندگی کی خاصیت یا خُوبی پر ہے۔ اَبدی زندگی خُدا کے ساتھ رفاقت اور شراکت کی زندگی ہے جو یسُوع مسیح اور رُوحُ القُدس کے وسیلہ سے حاصل ہوتی ہے۔ ابدی زندگی کا یہی حقیقی مطلب ہے۔ خداوند یسُوع نے یُوحنّا ۱۷: ۳ میں کہا: "اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وُہ تجھ خُدائے واحد اور برحق کو اور یسُوع مسیح کو" جسے تُو نے بھیجا ہے جانیں۔ اَب ہم دیکھتے ہیں کہ ہمیشہ کی زندگی کوئی ایسی چیز نہیں۔ جس کا انتظار ہمیں مَوت تک کرنا پڑتا ہے۔ بلکہ یہ وُہ حقیقت ہے جو اب بھی ہمارے پاس ہے اور اِس دُنیا میں شرُوع ہوتی ہے۔ اگر ہم نے خُدا کو جاننا سیکھا ہے، اور اُس کے بیٹے خداوند یسُوع مسیح کے وسیلہ سے اُس کے ساتھ ہماری شراکت ہو گئی ہے۔ ۱۔ یُوحنّا ۵: ۲۴ میں لکھا ہے کہ جو اُس پر ایمان لا چکے ہیں۔ وُہ ہمیشہ کی زندگی رکھتے ہیں۔ (مَوجُودہ زندگی میں) ہمارا کتابچہ یہ بات بڑی صفائی کے ساتھ سکھاتا ہے۔ جب یہ کہتا ہے کہ اَب ہمارے دِل میں اَبدی خُوشی شرُوع ہو گئی ہے۔

بیشک مسیح میں یہ زندگی ہمیشہ تک رہے گی۔ اور اپنی جسمانی موت کے بعد (اگر ہم مر گئے) ہم کامل طور پر خُدا کے ساتھ شراکت کی زندگی میں داخل ہوں گے۔ اور اُس وقت ہم مسیح کو رُو برُو دیکھیں گے۔ (۱۔ یُوحنّا ۳: ۲؛ مکاشفہ ۲۲: ۴)۔

آسمان پر ہم کیا کریں گے۔ بائبل مقدّس اِس کے بارے میں بہُت کچُھ نہیں کہتی۔ کیونکہ ہم اِس بات کو کسی طرح سے بھی نہیں سمجھ سکتے۔ (یہ ایک فوق الفطرت بات ہو گی) ہم یقیناً یہ جانتے ہیں کہ ہمیں کامل برکت ملے گی۔

(کامل خوشی اور برکت) اور ہم ہمیشہ تک خداوند کی تعریف کریں گے۔ اُس نام کے وسیلہ سے جو ہمارے سپرد ہوگا۔ بائبل ہمیں ایک نئے آسمان اور نئی زمین کے بارے میں بتاتی ہے۔ (یسعیاہ ۶۵:۱۷؛ مکاشفہ ۲۱:۱) جو قیامت کے بعد خداوند ہمارے لئے بنائے گا۔ ہمارا کتنا شاندار مستقبل ہے کیونکہ ہم ہمیشہ کی زندگی رکھتے ہیں۔ کیا آپ یسوع مسیح میں ہو کر یہ خوشی اپنے دل میں محسوس کرتے ہیں۔

نمبر ۵۸ پر سوالات

۱۔ رسولی عقیدہ کا آخری آرٹیکل (جزو) کیا ہے؟

۲۔ بائبل مقدس میں ہمیشہ کی زندگی کا بہت دفعہ ذکر آیا ہے کیونکہ ہم یہ بات سمجھنے کے قابل نہیں کہ آسمان کیسا ہوگا؟
سچ یا جھوٹ

۳۔ نئے عہد نامہ کی کتاب کا نام لکھیں۔ جس میں بہت دفعہ ہمیشہ کی زندگی کا ذکر آتا ہے؟

۴۔ ہمیشہ کی زندگی کا اشارہ۔

ا۔ عمر کی لمبائی کی طرف۔
ب۔ زندگی کی اصلیت کی طرف ہے۔
ج۔ زندگی کی درازی اور اصلیت دونوں کی طرف ہے۔
(کونسا جواب درست ہے)

۵۔ یہ کہنا درست ہے کہ ہمیشہ کی زندگی خداوند یسوع کے وسیلے خدا کے ساتھ ایک شراکت ہے۔ اور آج بھی دنیا میں ایسے لوگ ہیں جو ہمیشہ کی زندگی رکھتے ہیں اور وہ روحانی موت کا مزہ نہیں چکھیں گے۔
سچ یا جھوٹ

۶۔ کامل برکت یا مبارک حالی کا کیا مطلب ہے جو ایماندار آسمان پر رکھتے ہیں؟

۷۔ اس جواب میں کتابچہ ایک آیت کے حصے کا اقتباس پیش کرتا ہے۔ (نمبر ۵۸) بائبل کا حوالہ بتائیں۔

۸۔ بے ایمان لوگ آسمان پر خوش ہوں گے اور خداوند کی خدمت اور تعریف کریں گے۔ اگرچہ اب وہ ایسا کرنے سے انکار کرتے ہیں۔
سچ یا جھوٹ

۹۔ مکاشفہ ۲۱: ۱ کے مطابق ہمارے لئے کیا رکھا ہے؟

۱۰۔ مکاشفہ ۲۱: ۴ لکھیں۔

۵۹۔ اِن سب باتوں پر ایمان رکھنے سے آپ کو کیا مدد ملتی ہے؟

کہ مَیں یسُوع مسیح میں خُدا کے سامنے راستباز اور ہمیشہ کی زندگی کا وارث ہُوں۔

یہ سوال انجیل مقدس کی بڑی سچائی (نجات کا پیغام) اور فوائد (راستبازی کا بذریعہ ایمان) کے درمیان ایک پُل یا ترقی کا زینہ مہیا کرتا ہے۔ جس کا بیان ہم نے رسُولی عقیدہ میں سیکھا اور جو سوال نمبر ۵۹ سے ۴۲ تک سکھائی گئی ہے۔

یاد کریں کہ سوال نمبر ۲۱ میں ہم نے حقیقی ایمان کی خاصیت کے بارے میں سیکھا اور سوال نمبر ۲۲۔ رسُولی عقیدہ کا تعارف کراتا ہے جو ہمیں بتاتا ہے کہ ہم کن باتوں پر ایمان رکھیں (ایمان کے Contents)

رسُولی عقیدے کا بڑی احتیاط کے ساتھ سوال نمبر ۲۳-۵۸ میں بیان کرنے کے بعد اَب جو سوال ہمارے سامنے ہے وُہ یہ ہے کہ اِن سب باتوں پر اعتقاد رکھنے سے ہمیں کیا مدد ملتی ہے۔ (تمام سچائیاں جن کا خاکہ رسُولی عقیدہ میں پایا جاتا ہے) اِس کا جواب یہ ہے کہ ہم اِس سچائی کو بذریعہ ایمان قبول کرنے سے راستبازی اور تقدیس بڑی برکات حاصل کرتے ہیں جو صرف خُدا کے مُفت فضل سے ملتی ہیں۔ نتا ئجے کی ترتیب پر بہُت صاف اور قُدرتی ہے۔ (منطقی ہے)

سوال نمبر ۲۱ حقیقی ایمان کی اصلیت۔ یقینی علم اور دِلی اعتقاد یا بھروسہ۔

سوال نمبر ۲۲ تا ۵۹ حقیقی ایمان میں کیا کچھ پایا جاتا ہے۔ خوشخبری جیسے کہ اُس کا خاکہ رسُولی عقیدہ میں پایا جاتا ہے۔

سوالے نمبر ۶۰-۶۴ - حقیقی ایمان کے فوائد۔ خُدا کے فضل سے راستبازی بذریعہ ایمان حاصل ہوتی ہے۔ یہاں مختصر طور پر راستبازی کے فوائد کا بیان کیا گیا ہے۔ لیکن اگلے پانچ سوالوں میں اِس کا تفصیل کے ساتھ بیان کیا جائے گا۔

ہم مسیح میں ہو کر خُدا کے سامنے راستباز ٹھہرائے گئے ہیں۔ یعنی ہم ایک راستبازی رکھتے ہیں۔ (خُدا کی شریعت کی فرمانبرداری) جو خُدا کی نظروں میں بالکل مکمل ہے۔ یہ راستبازی ہمیں صرف مسیح کے فضل سے دی جاتی ہے اور بذریعہ ایمان ہمیں مِلی ہے۔

اِس کامل راستبازی کو پا کر ہم خُدا کی نظروں میں راستباز ٹھہرائے گئے ہیں اور ابدی زندگی کے وارث بنائے گئے ہیں۔

اب یہ بطور حق کے ہماری ہے اور کبھی ہم سے چھینی نہیں جائے گی۔ خداوند یسُوع مسیح کی راستبازی کی وجہ سے ہم تمام گناہوں سے پاک ٹھہرائے گئے ہیں۔ ہمارے مخلصی دینے والے نے اِسے ہم سے منسوب کیا ہے۔

نمبر ۵۹ پر سوالات

۱۔ سوال نمبر ۵۹ ______ درمیان حقیقی ایمان کے Contents اور حقیقی ایمان کے فوائد۔ جوکہ ______

۲۔ یقینی طور پر رسُولی عقیدہ اور راستبازی بذریعہ ایمان میں ایک تعلق ہے۔

سچ یا جھوٹ ______

۳۔ سوال نمبر ۲۱ میں ہم نے سیکھا ______

جوکہ (۱) ______

اور (۲) ______

۴۔ رسُولی عقیدہ میں حقیقی ایمان کے اجزا پائے جاتے ہیں۔ اِس کا مطلب ہے۔

د۔ عقیدہ ہمیں بتاتا ہے کہ نجات حاصل کرنے کے لیے مسیح کے بارے میں کیا جاننا چاہیئے؛

ب۔ رسُولوں کو یہ باتیں الہام سے بتائی گئیں۔

ج۔ اگر کوئی نجات چاہے تو اُسے باقاعدگی کے ساتھ اِس کا ورد کرنا چاہیئے۔

کونسا جواب درُست ہے۔ ______

۵۔ ایک شخص یسُوع مسیح پر ایمان لاکر نجات پاسکتا ہے۔ اگرچہ اُس نے رسُولوں کے عقیدے کے بارے میں نہ کبھی سُنا ہو۔

غلط یا درُست ______

بیان کریں ______

۶۔ ______

۷۔ سوال نمبر ۵۹۔ اِس سے بڑی سچائی سے ہمیں آشنا کرتا ہے کہ کاموں سے نہیں بلکہ راستبازی ایمان سے حاصل ہوتی ہے۔ کسی کی راستبازی بذریعہ ایمان ہم سے منسوب کی جاتی ہے۔ ______

۸۔ راستبازی کی تعریف یہ ہوسکتی ہے؟

۹۔ اَبدی زندگی کا وارث بننے کا مطلب ہے

۱۰۔ ططس ۳: ۷ لکھیں۔

۱۰۔ آپ خُدا کے سامنے کس طرح راستباز ٹھہرتے ہیں۔

صرف خُداوند یسُوع پر حقیقی ایمان رکھنے سے یعنی اگرچہ میرا ضمیر مجھ پر الزام لگاتا ہو کہ مَیں نے بُری طرح سے خدا کے تمام حکموں کی نافرمانی کی ہے اور کبھی ایک پر بھی عمل نہیں کیا۔ اور اَب بھی مَیں ہر قسم کی بدی کی طرف مائل رہتا ہُوں۔ پھر بھی خُدا میری اپنی کسی خُوبی کے بغیر محض فضل سے خداوند یسُوع مسیح کا کامل کفارہ اور راستبازی اور پاکیزگی مجھے عطا کرتا اور میرے نام پر منسوب کرتا ہے کہ گویا مَیں نے کبھی گُناہ نہیں کیا اور نہ کوئی میرا گُناہ تھا۔ اور مَیں نے پُوری طرح سے اُس کی فرمانبرداری

کی ہے جسے دراصل خُداوند یسُوع مسیح نے پُورا کیا ہے۔ بشرطیکہ مَیں اِن تمام فوائد کو دِلی اطمینان سے قبُول کروں۔

ایک طرح سے یہ سوال اِس کتابچہ کی جان ہے۔ کیونکہ ہر بات اِس عجیب اور جلالی سچائی کی طرف رہنمائی کرتی ہے کہ ہم کس طرح خُدا کے سامنے راستباز ٹھہرائے جاتے ہیں۔ ہر ایک بات جو اِس کے ساتھ آتی ہے۔ اُس کی بُنیاد اِس عجیب حقیقت پر ہے کہ مَیں اَب یسُوع مسیح پر ایمان رکھنے کے باعث پاک خُدا کی نظروں میں راستباز ٹھہرایا گیا ہُوں۔ اِس جواب میں بہُت مواد شامل کیا گیا ہے۔ آؤ ہم بڑی بڑی باتوں پر غور کریں۔

۱۔ پاک خُدا کی نظروں میں مقبُول ہونے کے لئے کامل راستبازی کی ضرورت ہے اور اگر ہم اُس کی نظر میں مقبُول ٹھہرے ہیں تو خُدا جو شریعت کا دینے والا ہے۔ اُسے اِس بات کا اعلان کرنا چاہیئے۔ ہم نے اُس کی کامل شریعت کی کامل فرمانبرداری کی۔

۲۔ یہ بات صاف طور پر ناممکن ہے کہ ہم اپنے کاموں کی وجہ سے خُدا کی نظروں میں پاک اور راستباز ٹھہرائے جائیں۔ یہاں تک کہ خُود ہماری اپنی ضمیر ہم کو مجُرم ٹھہراتی ہے کہ ہم نے کبھی خدا کے کسی حُکم کو مکمل طور پر نہیں مانا اور اِس زندگی میں ہم کبھی اُس کی فرمانبرداری نہیں کر سکیں گے۔

۳۔ ہماری شخصی نافرمانی اور جُرم کے باوجُود (مُفت ہمارے حساب میں لگائی جاتی ہے) مسیح کی راستبازی ہمارے حساب میں لگائی جاتی ہے۔ جس نے خُدا کی محبت کی شریعت کو کامل طور پر پُورا کیا۔ جب ہم اِس راستبازی کو جو مُفت ہمارے حساب میں لگائی جاتی ہے۔ ایمان سے قبُول کرتے ہیں تو خدا ہمیں راستباز ٹھہراتا ہے۔

۴۔ صرف ایمانداروں (حقیقی مسیحیوں کو) کو مسیح کی یہ راستبازی مِل سکتی ہے۔ ہمیں شخصی طور سے خداوند یسُوع مسیح پر اپنا پُورا بھروسہ اعتماد اور اُمید رکھنی چاہیئے۔ اُس کی زندگی، مَوت اور قیامت (مُردوں میں سے جی اُٹھنا) ہماری نجات کا ایک واحد وسیلہ ہے۔ جب ہم یسُوع مسیح کو اپنا خُداوند قبول کرتے ہیں تو خُدا کی نظروں میں ہم پاک اور راستباز ٹھہرائے جاتے ہیں اور چونکہ یہ ایمان خُدا کے فضل کی ایک نعمت ہے۔ ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ ہم صرف فضل سے راستباز ٹھہرتے ہیں۔ اِس بڑی سچائی کے اعلان پروٹسٹنٹ رِیفارمرز نے گُناہ سے دَبے ہُوئے لوگوں کے لئے کیا۔ کیا آپ اِس سچّائی اور اِس برکت کو جانتے ہیں۔ مسیح پر بھروسہ نہ کرنا۔ گناہ کے بوجھ کے نیچے اور خدا کے غضب کے ماتحت رہنا ہے۔

نمبر ۶ پر سوالات

۱۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اِس سوال کو کتابچے کی جان کہنا دُرست ہے؟
بیان کریں

۲۔ یہ سوال کیوں اتنا اہم ہے کہ میں کس طرح خدا کی نظروں میں راستباز ٹھہرتا ہُوں؟

۳۔ ہر ایک شخص جو اپنے آپ کو مسیحی کہتا ہے۔ خُدا کی نظر میں راستباز ہے؟

غلط یا درست

۴۔ ایک شخص جو

ا۔ جِس کے پاس صرف مسیح کی راستبازی ہے۔
ب۔ جِس کے پاس اپنی راستبازی ہے۔
ج۔ جِس کے پاس مسیح کی اور اپنی راستبازی ہے۔ وُہ خُدا کی نظر میں راستباز ہے۔

کونسا دُرست ہے؟

۵۔ فضل سے نجات حاصل کرنے کا مطلب ہے۔ ہمیں خُدا کے سامنے پیش کرنے کے لئے کامل راستبازی کی ضرورت نہیں۔ وُہ ہمیں راستبازی کے بغیر بھی قبول کرے گا۔

غلط یا دُرست

بیان کریں

۶۔ مندرجہ ذیل محاورات کا کیا مطلب ہے؟

ا۔
ب۔
ج۔

۷ - اگر کسی شخص کا ضمیر اُسے خُدا کی محبت کی شریعت کو توڑنے کے لئے مجرم ٹھہراتا ہے۔ وُہ راستباز نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔

غلط یا دُرست

۸ - تصدیق کس کا کام ہے۔

ا - کلیسیا کا جسے (Confirmation) کے موقعہ موقعہ پر انجام دیتی ہے۔

ب - خُدا کا جو مُنصف اعلےٰ ہے۔

ج - ہمارا کام ہے جب ہم تبدیل ہو کر مسیح کو قبول کرنا چاہتے ہیں۔

کونسا دُرست ہے۔

۹ - تصدیق میں شامل ہے کامل

۱۰ - رُومیوں ۳ : ۲۴ تا ۲۶ لکھیں۔

۶۱ - آپ کیوں کہتے ہیں کہ میں صرف ایمان سے راستباز ٹھہرتا ہُوں؟

اس لئے نہیں کہ مَیں اپنے ایمان کی کسی خُوبی کی وجہ سے خُدا کی نظر میں

مقبول ٹھہرا ہُوں۔ کیونکہ ہم نہ صرف خُداوند یسُوع مسیح کے کامل کفارہ، راستبازی اور پاکیزگی کی وجہ سے خُدا کے سامنے راستباز ٹھہرتے ہیں۔ لیکن ایمان ہی صرف ایک وسیلہ ہے۔ جس کے ذریعے ہم مسیح کی راستبازی اور پاکیزگی کو اپنا بنا سکتے ہیں۔ ایمان کے بغیر کوئی اور طریقہ نہیں۔

سوال نمبر ۶۰ میں ہم نے سیکھا کہ ہم خُدا کے سامنے راستباز ٹھہرتے ہیں اور تمام قسم کے گُناہ سے آزاد کئے جاتے ہیں. خداوند یسُوع مسیح کی کامل راستبازی (از راہ بزرگی) کے ذریعے سے جو ہمارے حساب میں لگائی جاتی ہے۔ مسیحی وُہ شخص ہے جس نے اپنی جگہ مسیح کے ساتھ تبدیل کی ہے۔ مسیح نے ایماندار کے تمام گُناہ اپنے اُوپر لے لئے ہیں (By imputation) اور مسیحی کو اپنی کامل راستبازی عطا کی ہے۔ (دیکھئے ۲ - کرنتھیوں ۵ : ۲۱)

اَب سوال نمبر ۶۱ میں ہم ایمان اور راستبازی کا تعلق دیکھتے ہیں۔ یعنی یہ کہ کس طرح ایک شخص مسیح کی راستبازی کو اپنا کر گناہوں کی مُعافی حاصل کر لیتا ہے۔ صرف وُہ شخص خُدا کی طرف سے راستباز ٹھہرایا جاتا ہے جو یسُوع مسیح پر حقیقی ایمان رکھتا ہے۔ یہ نہیں کہ وُہ سب جو یسُوع مسیح کے بارے میں سُنتے ہیں نجات کے وارث بن جاتے ہیں۔ لیکن صرف وُہ جو اُس پر حقیقی ایمان رکھتے ہیں۔ رسُولوں نے کہا۔ "خداوند یسُوع مسیح پر ایمان لا تو تُو اور تیرا گھرانہ نجات پائے گا۔ (اعمال ۱۶ : ۳۱) اور پھر (رُومیوں ۵ : ۱) پس جب ہم ایمان سے راستباز ٹھہرے تو خُدا کے ساتھ اپنے خداوند یسُوع مسیح کے وسیلہ سے صُلح رکھیں۔"

جب ہم کہتے ہیں کہ ہم صرف ایمان کے ذریعے ہی سے نجات حاصل کرتے (راستباز ٹھہرائے جاتے) ہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ ہمارے ایمان میں کوئی خُوبی ہے یا ایمان کے ذریعے ہم [illegible] خرید سکتے ہیں یا ہمارا ایمان ہمیں

خدا کی نظر میں مقبول ٹھہرتا ہے۔ آج کل ہم اکثر یہ سُنتے ہیں کہ ہمیں صرف کچھ اور ایمان کی ضرورت ہے اور پھر سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ لیکن ایمان بذاتِ خود ہمیں نہیں بچاتا۔ صرف مسیح بچاتا ہے۔ ہمارا ایمان - ایمان پر نہیں ہوتا۔ ہمارا ایمان مسیح پر ہوتا ہے۔ ایمان کی اپنی کوئی خُوبی نہیں۔ صرف مسیح میں یہ (merit) ہے۔ جیسے کہ یہ سوال ہمیں صفائی سے سکھاتا ہے۔

پھر ایمان کیوں ضروری ہے؟ ایمان وُہ ہاتھ ہے جو مسیح تک پہنچ کر اُسے لے لیتا ہے۔ ایمان ایک وسیلہ ہے جس کے ذریعے ہم مسیح کو اپنا سمجھ کر بنا لیتے ہیں۔ کوئی شخص یسُوع مسیح پر بھروسہ رکھے بغیر بچ نہیں سکتا۔ اگرچہ بچانے کی صلاحیت صرف مسیح میں پائی جاتی ہے۔

جیسے ہم سوال نمبر ۶۵ میں دیکھیں گے کہ مسیح پر یہ ایمان ہم میں رُوح اُلقدُس پیدا کرتا ہے اور وُہ اِس کے لئے خُدا کے کلام کو استعمال کرتا ہے۔ کیا آپ یسُوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ جان کر اُس پر ایمان رکھتے ہیں۔ کیا آپ اپنے ایمان کا اقرار کرتے ہیں۔

نمبر ۱۶ پر سوالات

۱۔ سوال نمبر ۱۶ میں ہمیں صفائی سے بتایا گیا ہے؟

۲۔ اِس کا یہ مطلب ہے کہ ایمان اور نجات ایک ساتھ چلتے ہیں۔

غلط یا دُرست درست

۳۔ چُونکہ صرف مسیح ایک گنہگار کو بچا سکتا ہے۔ اِس لئے خوشخبری (انجیل) کو ماننے یا نہ ماننے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

غلط یا دُرست

۴۔ مسیح پر ایمان رکھنے سے۔

ا۔ راستباز ٹھہرتے ہیں۔

ب۔ راستباز نہیں ٹھہرائے جاتے۔

ج۔ راستباز نہیں ٹھہرائے جاتے۔

کونسا دُرست ہے۔

بیان کریں

۵۔ اِس سوال کے مطابق میری راستبازی کیا ہے؟

۶۔ کوئی فرق نہیں پڑتا کہ آپ کس مذہب کو مانتے ہیں۔ ضرورت اِس بات کی ہے کہ آپ مضبُوطی سے اور سنجیدگی سے ایمان رکھیں۔

غلط یا دُرست

۷۔ ہم ایمان کو کہہ سکتے ہیں

جس کے ذریعے مسیح ہمارا اپنا بن جاتا ہے۔

۸۔ جب ہم مسیح پر ایمان لاتے ہیں تو خُدا ہمیں راستباز ٹھہراتا ہے اور چونکہ حقیقی ایمان کی خُدا کی نظر میں خاص قدر اور صلاحیت ہے؛

غلط یا درست ____ درست

۹۔ مسیح پر ہمارے ایمان اور کلیسیا کی ممبرشپ کی وجہ سے خُدا ہمارے تمام گناہوں کو مُعاف کرتا ہے۔

غلط یا درست ____ (غلط / صرف ایمان)

۱۰۔ رُومیوں ۳: ۲۸ لکھیں۔ چنانچہ ہم یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ انسان شریعت کے اعمال کے بغیر ایمان کے سبب سے راستباز ٹھہرتا ہے۔

۶۴۔ لیکن ہمارے نیک کام کیوں خدا کے سامنے ہماری پُوری راستبازی یا جزوی طور پر اس کا حِصّہ نہیں بن سکتے۔

کیونکہ راستبازی جو خُدا کے تختِ عدالت کے سامنے ٹھہر سکتی ہے۔ وُہ پُورے طور پر مکمل اور الٰہی قانون کے مطابق ہونی چاہیئے۔ لیکن اِس زندگی میں ہمارے سب سے اچھے کام بھی نامکمل اور گُناہ آلُودہ ہوتے ہیں۔

سوال نمبر ۶۲ ہمیں بتاتا ہے کہ جس طرح ایمان میں کوئی خوبی نہیں۔ اِسی

طرح نیک کاموں میں کوئی خوبی نہیں ہوتی تاہم سوال نمبر ۶۳ ہمیں سکھاتا ہے کہ نیک کاموں کے لِئے اجر ضرور ہوتا ہے۔ اِس لِئے آئیے ہم نیک کاموں اور اپنی راستبازی پر غور کریں۔

فطرتی طور پر تمام انسان اپنے دل میں سوچتے ہیں کہ وُہ کچھ ایسا کام کر سکتے ہیں۔ جس سے وُہ خدا کو خوش کر کے اپنے گناہوں کی تلافی کر سکتے ہیں اور آسمان کوئی جگہ خرید کر اپنی موت کے بعد وہاں جا سکتے ہیں۔ باقی تمام مذاہب یہ سکھلاتے ہیں کہ انسان اچھے کام کر کے اپنے آپ کو بچا سکتا ہے۔ صرف مسیحیت جو ایک سچا مذہب ہے۔ یہ سکھاتا ہے کہ انسان اپنے نیک کاموں کے ذریعے اپنے آپ کو بچا نہیں سکتا۔

اِس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے نیک کام اِس قابل نہیں کہ ہمیں خُدا کی نظر میں راستباز اور مقبُول ٹھہرا سکیں یہ ہے کہ وُہ کامل نہیں ہیں جیسے کہ خُدا مطالبہ کرتا ہے۔ کامل کام وُہ ہوتا ہے جو خُدا کے ساتھ کامل محبت اور پڑوسی سے محبت کے پیشِ نظر کیا جاتا ہے اور جو خُدا اور انسان کے لِئے گُناہ کی رغبت سے پاک ہوتا ہے۔ لیکن جیسے ہم نے کتابچہ کے پہلے حِصّے میں دیکھا ہے (سوال نمبر ۵، ۸ کو دوبارہ پڑھیں)

انسان کا دِل اِس قدر بُرا ہے کہ وُہ کامل محبت سے خُدا کی پاکیزہ شریعت کی فرمانبرداری کرنا شروع نہیں کر سکتا۔ اِس لِئے ہمارے سب کام نامکمل اور گُناہ آلُودہ ہوتے ہیں۔ صرف ایک شخص ہی یعنی خُدا کے بیٹے یسُوع مسیح کے کام خُدا کی نظر میں پاک اور مقبُول ہوتے ہیں۔ وُہ سب مکمل اور خدا کو قبُول و منظُور ہوتے ہیں۔ یسُوع مسیح کے کاموں کی نیکی اور پاکیزگی ہمیں مُفت ملی ہے جو صرف اُس کے نام پر ایمان لاتے ہیں۔

لوگ جو کہتے ہیں کہ ہمیں اپنے نیک کاموں اور اخلاقی زندگی کی وجہ سے آسمان پر جانے کی ٹکٹ مل گئی ہے۔ وُہ سخت خُود فریبی کی حالت میں ہیں۔ وُہ مکمل طور پر اُن کاموں کی وجہ سے خراب ہو گئے ہیں جو خدا کی نظر میں مکمل طور پہ گل سڑ گئے ہیں۔ کوئی راستباز نہیں ایک بھی نہیں۔ (رُومیوں ۳: ۱۰) ہم راستباز ٹھہرتے ہیں مگر اپنے نیک کاموں کی وجہ سے نہیں۔

نمبر ۶۲ پر سوالات

۱۔ سوالات نمبر ۶۲ تا ۴۶ ایک حصّہ ہے جو ہمیں بتاتا ہے

ہماری راستبازی کے ساتھ۔

۲۔ سوال نمبر ۶۲ میں ہم سیکھتے ہیں کہ ہمارے نیک کام ہماری راستبازی کا ایک حصّہ ہو سکتے ہیں۔ لیکن مکمل طور پر نہیں کیونکہ ہمیں خداوند یسُوع مسیح کی بھی ضرورت ہے؟

غلط یا دُرست ____ غلط

۳۔ راستبازی خُدا کی پاک شریعت کی پاک دِل سے کامل فرمانبرداری ہے۔ غلط یا دُرست ____ غلط

۴۔ ہمیں راستبازی کی ضرورت نہیں اِس لئے کہ خُدا ایمانداروں کو صرف اپنے فضل سے بچاتا ہے۔

غلط یا دُرست ____ درست

۵۔ کون سے کام گُناہ کی وجہ سے خراب ہو جاتے ہیں۔ چیک کریں۔

ا ۔ اپنی جان بچانے کے لئے جھُوٹ بولنا۔
ب ۔ اپنے پڑوسی کو دھوکا دینا۔
ج ۔ ٹی۔ وی کے گندے پروگرام دیکھنا۔
د ۔ اپنی بائبل کو حلیمی سے پڑھنا۔
ر ۔ دُعائے ربّانی کرنا۔
س ۔ کسی لبرل کلیسیا کا ممبر بننا۔

۶۔ کتابچہ میں اور کون سے سوالات سکھاتے ہیں کہ انسان کے اچھے کام حقیقت میں راستبازی کے کام نہیں ہیں؟

۷۔ تمام مذاہب سوائے مسیحیت کے یہ سکھاتے ہیں کہ انسان اپنے نیک کاموں کی وجہ سے اپنے آپ کو بچا سکتا ہے؟

غلط یا درست ____ درست

۸۔ مسیحی ہونے کے بعد ہم نیک کام کر سکتے ہیں۔ لیکن مکمل کام نہیں؟

غلط یا درست ____ غلط

۹۔ کس نے خُدا کی نظر میں مقبُول اور محبت بھرے دل سے مکمل کام کئے

۱۰۔ یسعیاہ ۶۴:۶ لکھیں۔

۶۳۔ کیا آپ کو نیک کاموں کا کچھ فائدہ نہیں ہوتا

اگرچہ یہ خدا کی مرضی ہے کہ ان کا اجر اس زندگی اور آنے والی زندگی میں دے۔

اجر کسی خوبی کی وجہ سے نہیں ملتا بلکہ خدا کے فضل سے۔

ہم ابھی تک راستبازی بذریعہ ایمان اور اپنے نیک کاموں کے اس کے ساتھ تعلق کی بحث کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ہم نے سوال نمبر ۶۲ میں دیکھا کہ نیک کام بذات خود کوئی خوبی یا صلاحیت نہیں رکھتے کہ اُن کے ذریعے ہم خدا کے سامنے راستباز ٹھہریں۔ لیکن اب ایک مشکل پیدا ہو گئی ہے جس کا جواب دینا چاہیئے۔ کیا بائبل یہ نہیں کہتی کہ اچھے کام کرنے والے اور فرمانبردار شخص کے لئے اجر ہے اور بُرے کام کرنے والے اور نافرمان شخص کے لئے سزا ہے۔

بیشک بائبل یہ کہتی ہے۔ بائبل مقدس میں سو سے زیادہ آیات ہیں جو اجر کا ذکر کرتی ہیں۔ یہاں اُن میں سے چند ایک ہیں جو یہ سکھاتی ہیں کہ خدا اپنے فضل سے اُنہیں اجر دیتا ہے جو نیک کام کرتے ہیں۔ زبور ۱۹:۱۱؛ متی ۶:۴؛ ۱۰:۲۹؛ ۱۔کرنتھیوں ۳:۱۴؛ ۱۔تیمتھیس ۴:۸؛ عبرانیوں ۶:۱۰؛ مکاشفہ

۲۲:۱۲۔ آپ کو چاہیئے کہ ان حوالوں میں سے ایک ایک پہ غور کریں۔ اگر خدا اُن کو اجر دیتا ہے جو نیک کام کرتے ہیں تو پھر یقیناً یہ ظاہر ہو گا کہ نیک کاموں میں ضرور کوئی خوبی ہو گی اور چاہیئے کہ خدا اُن کا اجر دے۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ اجر خداوند اُن کو دیتا ہے جو فرمانبردار ہیں۔ اُس کی بنیاد merit نہیں ہوتا بلکہ اُس کا فضل ہے۔ خدا کسی بات یا چیز کے لئے انسان کا محتاج نہیں ہوتا۔ فرمانبردار کا اجر کبھی نہیں کمایا نہیں جاتا۔ کوئی شخص ضرورت سے زیادہ نیک کام نہیں کر سکتا۔ (لوقا ۱۷:۱۰) ہر شخص خدا کی کامل فرمانبرداری کرنے کا قدرتی طور پہ ذمہ دار ہے۔

علاوہ اِس کے وُہ سب جو اچھے کام ہم کرتے ہیں وُہ کبھی کافی نہیں ہوتے اور وُہ اُسی طاقت سے کیئے جاتے ہیں جو خدا ہمیں دیتا ہے۔ فلپیوں ۲:۱۳ اس لئے کبھی ہم یہ مطالبہ نہیں کر سکتے کہ خدا ہمیں اجر دینے کے لئے قرضدار ہے۔ لیکن خدا ضرور ہمیں اجر دیتا ہے۔ جیسے کہ ہم نے دیکھا ہے لیکن اجر صرف اُس کے فضل سے ہمیں دیا جاتا ہے خدا ہمیں وُہ برکات بھی دیتا ہے۔ جن کے ہم حقدار بھی نہیں ہوتے۔ ہماری نجات بالکل اُس کے فضل سے ہے۔ اور ہمارے کاموں کی وجہ سے نہیں جن میں اجر بھی شامل ہے۔

نمبر ۶۳ پر سوالات

۱۔ چونکہ ہم اپنی راستبازی بذریعہ ایمان مسیح سے حاصل کرتے ہیں۔ اس لئے نیک کاموں کے لئے کوئی اجر نہیں ہوتا۔

غلط یا درست

۲۔ مذکورہ بالا اقتباسات کے لئے بائبل کے حوالے دیں۔

ا۔ میں تجھے (openly) اجر دوں گا۔ متی ۶:۴

ب۔ خدا (unrighteous) نہیں کہ وہ آپ کے کاموں کو بھول جائے۔ عبرانیوں ۶:۱۰

ج۔ اُن کو ماننے کا اجر بڑا ہے۔ زبور ۱۹:۱۱

۳۔ آدمی دوسروں کو اجر دیتے ہیں۔ لیکن خدا گنہگاروں کو اجر نہیں دیتا۔

____

____

۴۔ نیک کام۔

ا۔ خدا کے سامنے اُن کا (merit) ہے۔

ب۔ ایمان کا نتیجہ (پھل) ہے۔

ج۔ خدا کے سامنے ہماری راستبازی کے لئے ضروری ہیں۔

د۔ خدا اُن کا اجر دیتا ہے۔

کونسا درست ہے؟

۵۔ اگر کوئی شخص صرف اپنے فرض کو انجام دیتا ہے تو وہ خدا سے خاص اجر کا مطالبہ کر سکتا ہے۔

غلط یا درست ____ غلط ____

۶۔ لوقا ۱۷: ۱۰ کا ہمارے سبق کے ساتھ کیا تعلق ہے؟

____

____

۷۔ جو یسوع مسیح پر سچے ایمان کے ساتھ خدا کی خدمت کرتے ہیں۔ وہ اجر

کی توقع کر سکتے ہیں۔

ا۔ کسی وقت پر بھی۔

ب۔ صرف اِس زندگی میں۔

ج۔ صرف آسمان پر۔

د۔ اِس زندگی میں بھی اور آسمان پر بھی۔

کونسا جواب درست ہے؟

۸۔ اِن آیات کے مطابق کس قسم کی خدمت کا اجر ملتا ہے۔

ا۔ متی ۱۰: ۴۲

ب۔ عبرانیوں ۱۱: ۶

ج۔ یعقوب ۱: ۱۲

د۔ ۱۔پطرس ۵: ۱-۴

ر۔ مکاشفہ ۲: ۱۰

۹۔ اگر نجات ہمیں خدا ___ کے فضل ___ سے دی جاتی ہے تو اِس کا مطلب ہے کہ ہم نجات کے کسی حصّے کو حاصل کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے اور نہ ہی ہم حقدار ہیں۔

غلط یا درست ____ درست ____

۱۰۔ مکاشفہ ۲۲: ۱۲ لکھیں۔

____

____

____

____

۶۴۔ کیا علمِ الٰہی کا یہ مسئلہ آدمیوں کو لاپرواہ اور دُنیادار نہیں بنا دیتا۔

نہیں یہ ناممکن بات ہے کہ وُہ جو حقیقی ایمان کے ذریعے مسیح میں لگائے گئے ہیں شکرگزاری کا پھل نہ لائیں:

یہ کہنے کے بعد کہ نجات صرف خُدا کے فضل سے اور مسیح کی راستبازی صرف ایمان سے حاصل ہوتی ہے۔ آخرکار یہ دکھائی دے سکتا ہے کہ ہمارے نیک کام اور ہمارا چال چلن حقیقت میں ضرُوری نہیں ہے۔ کیا خُدا کے فرزند کے لئے نیک کام ضرُوری ہیں۔

کتابچہ ہائیڈل برگ اِس بات کے بارے میں ہمیں بائبل کی سچائی بتاتا ہے۔ خُدا کے حُکموں کی فرمانبرداری ہمیں نہیں بچاتی۔ لیکن خُدا کے حُکموں کی فرمانبرداری ہمارے لئے ضرُوری ہے۔ ہم اپنے نیک کاموں کی وجہ سے راستباز نہیں ٹھہرائے جاتے۔ لیکن ہم اِس لئے راستباز ٹھہرائے جاتے ہیں تاکہ نیک کام کریں۔

ہم کتابچہ میں پہلے دیکھ چکے ہیں کہ خُدا ہمیں اِس لئے بچاتا ہے تاکہ ہم اُس کے لئے زندہ رہیں اور اُس کے مقدّس احکام کے مطابق اُس کی خدمت کریں۔ (سوال نمبر ۱ سے ۴۳) دوبارہ پڑھیں۔ یہ بات نہ صرف عمدہ ہے کہ مسیحی اپنے نجات دہندہ کے سامنے پاکیزگی پاکیزہ فرمانبرداری اور شکرگزاری

کی زندگی بسر کریں بلکہ یہ بالکل ضرُوری بات ہے کہ شُکرگزاری کا پھل نہ لائیں۔ ہمارے بچائے جانے کا مقصد یہی ہے کہ ہم مسیح کی مانند مقدّس ہوں۔ (رُومیوں ۸: ۲۹) اور نیک کام ہماری زندگی میں ظاہر ہوں۔ (افسیوں ۲: ۱۰)

ایک نئی اور شُکرگزاری کی زندگی کے لئے مسیحی کہاں سے قُدرتی قوّت حاصل کرتے ہیں۔

رُوحُ القدُس کے ذریعے سے ہم نے نئی پیدائش حاصل کی ہے۔ (یُوحنّا ۳: ۶-۸؛ ۱-یُوحنّا ۳: ۹) خُدا سے نوزائیدگی حاصل کرنے کے بعد ہمیں قُوّت دی جاتی ہے کہ خُدا کی فرمانبرداری کریں۔ (اگرچہ اِس وقت مکمل طور پر نہیں) رُومیوں ۶: ۱۸، ۲۲ میں ہم سیکھتے ہیں کہ ہم خدا کے خادم بنائے گئے ہیں۔ اور ہمیں یہ قُوّت دی جاتی ہے کہ خدا کے حکموں کے مطابق پاک زندگی بسر کریں۔

یہ ہماری تقدیس ہے جو بذریعہ ایمان مسیح سے راستبازی حاصل کرنے کا نتیجہ یا پھل ہے۔ کیا خُدا کا رُوح آپ کے دِل میں خواہش پیدا کرتا ہے کہ آپ خُدا کے فرزندوں کی طرح زندگی گزاریں۔ ہم میں سے ہر ایک کو یہ چاہیئے کہ وُہ اکثر اپنے آپ سے یہ سوال پُوچھے۔

ابھی ہم نے بائبل کے ایک بڑے مسئلہ یعنی راستبازی بذریعہ ایمان کے مطالعہ کو مکمل کیا ہے جو سوال نمبر ۵۹ سے ۶۴ تک ہے۔ ہمارا اگلا مطالعہ سیکرامنٹ کے بارے میں ہوگا جو سوال نمبر ۶۵ سے ۸۲ تک ہے۔

نمبر ۶۴ پر سوالات

۱۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ چونکہ ہم نیک کاموں کے ذریعے نجات حاصل نہیں

کرتے ۔ اِس لئے اُنہیں نیک کاموں کے بارے میں فکر مند نہیں ہونا چاہئیے ۔ وُہ ٹھیک ہیں ۔

غلط یا درست

بیان کریں غلط یہ ناممکن بات ہے جو حقیقی ایمان کے ذریعہ مسیح میں پیوند کئے گئے ہیں شکر گزاری کا پھل نہ لائیں

۲ - اِس سوال میں لفظ پروفین (Profane) کا کیا مطلب ہے؟ (اپنی ڈکشنری دیکھیں)

دنیادار - لادینی - ناپاک - بیہودہ بھی

۳ - ہم بذریعہ ایمان راستباز ٹھہرائے جاتے ہیں اور رُوحُ القدس ہم کو دیا جاتا ہے تاکہ روح القدس کے ذریعہ سے ہم نئی پیدائش حاصل کرتے ہیں

۴ - گلتیوں ۵: ۲۲ - ۲۳ ؛ افسیوں ۵: ۹ میں رُوح کے پھلوں کا ذکر ہے ۔ اُن کے نام لیں یا فہرست بنائیں ۔

مگر روح کا پھل محبت - خوشی - اطمینان - تحمل - مہربانی - نیکی - ایمانداری - حلم - پرہیزگاری ہے

۵ - شکر گزاری کے پھل خدا کے حکموں کی فرمانبرداری کا نتیجہ ہے ۔ خاص کر ۱۰ حکموں کو ماننے کا ۔

غلط یا دُرست

غلط

۶ - خُدا سے محبت اور اُس کی خدمت کرنے کی قُوّت جو ہمارے اندر ہے کہ

ا - ہمارے قُدرتی دل سے نکلتی ہے

ب - ہماری نئی پیدائش سے ۔

ج - دوسروں کی اچھی مثالوں کو دیکھ کر ۔

د - رُوحُ القدس کے وسیلہ سے پیدا ہوتی ہے ۔

کونسا جواب درست ہے ۔

۷ - سوال نمبر ۸۷ کے مطابق جو خُدا کے کلام کی لگاتار نافرمانی کرتے رہتے ہیں آسمان کی بادشاہی میں داخل نہ ہونگے اگرچہ کہ وُہ کلیسیا کے ممبر ہیں ۔

۸ - سوال نمبر ۱۱۴ کے مطابق ایک مسیحی ۔

ا - خُدا کی شریعت کو پُورے طور پر مان سکتا ہے ۔

ب - خُدا کے حکموں یا شریعت کو خالص نیت سے مانتا ہے ۔

ج - نہ صرف چند ایک بلکہ تمام حکموں کے مطابق زندگی گزارتا ہے ۔

کونسا جواب درست ہے ۔

۹ - کتابچے کا یہ حصّہ اُس تعلیم کو مکمل کرتا ہے جس میں یہ تعلیم دی جاتی ہے — راستبازی بذریعہ ایمان

یہ حصّہ سوال نمبر 86 نمبر 64 تک ہے ۔

۱۰ - یُوحنّا ۱۵: ۵ لکھیں ۔ میں انگور کا درخت ہوں تم ڈالیاں ہو ۔ جو مجھ میں قائم رہتا ہے اور میں اس میں وہی بہت پھل لاتا ہے کیونکہ مجھ سے جدا ہو کر تم کچھ نہیں کر سکتے ۔

۶۵۔ چونکہ ہم بذریعہ ایمان مسیح میں شامل ہو کر ہم میراث بن جاتے ہیں یہ ایمان کہاں سے آتا ہے

رُوح القدس ہمارے دلوں میں یہ ایمان کلامِ مقدس (خوشخبری) کے ذریعے پیدا کرتا ہے۔ اور سیکرامنٹ میں شامل ہونے سے اِس کی پختگی ہوتی ہے ۔

سوال نمبر ۶۵ کے ساتھ ہم سیکرامنٹ کا مطالعہ شرُوع کرتے ہیں۔ یہ ہم کو سوال نمبر ۸۲ تک لے جائے گا۔ تقریباً ۲۰ سوال دو سیکرامنٹوں یعنی پاک بپتسمہ اور عشائے ربّانی کے لئے وقف کئے گئے ہیں۔ سیکرامنٹوں میں کیوں اتنا تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ جب کہ صرف ایک سوال میں تثلیثِ اَقدس کی تعلیم دی گئی ہے۔ (نمبر ۲۵ میں) اور کلیسیا کے بارے میں صرف ایک سوال نمبر ۵۴ اور بائبل مقدس کے بارے میں کوئی بھی سوال نہیں۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ جب یہ کتابچہ لکھا گیا اُس وقت (۱۵۶۳) دیگر مسئلوں کے بارے میں کوئی اختلاف کی بات اور سوال اُٹھایا نہیں گیا تھا۔ تاہم سیکرامنٹوں کے بارے میں بہُت اختلاف تھا۔ رومن کیتھولک کا سیکرامنٹوں کے بارے میں اپنا نظریہ تھا۔ لُوتھرن چرچ کا بھی ویسا ہی نظریہ تھا۔ بپٹسٹ کا فرق نظریہ تھا۔ ریفارمڈ چرچ کا اور نظریہ تھا۔ جس کے بارے میں ہمارا ایمان ہے کہ یہ دیگر نظریات سے زیادہ کلام کے نزدیک ہے۔

مہربانی سے نوٹ کریں کہ کتابچے کا یہ حصّہ اِس سوال سے شرُوع ہوتا ہے جو پُوچھا گیا ہے کہ حقیقی ایمان کہاں سے آتا ہے۔ ہم نے پہلے حصّے میں دیکھ لیا ہے کہ نجات کاموں کی وجہ سے نہیں بلکہ مسیح پر ایمان لانے سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ بہُت ضرُوری ہے کہ ہم جانیں کہ مسیح پر ایمان کہاں سے آتا ہے۔ ایمان کے مُوجِد ہم خوُد ہیں یا خدا ہمارے دل میں ایمان پیدا کرتا ہے۔ اگر ہم خود ایمان کے مُوجِد ہیں تو ایمان کے لئے ہمیں اپنا شکریہ ادا کرنا چاہیئے کہ ہم ایمان رکھتے ہیں۔ اگر خُدا کی طرف سے مِلا ہے تو ہم اِس کے لئے خدا کا شکریہ ادا کریں گے کہ اُس نے ہمیں دیا ہے۔

بائبل مُقدّس صفائی سے یہ تعلیم دیتی ہے کہ نجات بخش ایمان خُدا کا ایک خاص تحفہ ہے جو صرف برگزیدہ لوگوں کو ملتا ہے۔ (افسیوں ۲: ۸ ؛ ططیس ۱:۱) رُوح القدس یہ ایمان برگزیدہ لوگوں کے دِل میں ڈال دیتا ہے۔ وُہ کس طرح یہ کرتا ہے؟ ۱۰ اِس کے لئے کلام کو استعمال کرتا ہے۔ خاص کر جب خوشخبری دی جاتی ہے تو رُوح القدس اِسے استعمال کرتا ہے۔ (رُومیوں ۱۰: ۱۴) لیکن ایمان کے پیدا ہونے کے بعد اِسے مُضبوط ہونے اور بڑھنے کی ضرُورت ہے۔ اِس کے لئے دو وسائل ہیں۔ پہلا خدا کا پاک کلام۔ کلام کو لگاتار پڑھنے یا سُننے سے اور دُوسرا سیکرامنٹ میں شمولیت سے پس ہمارے ایمان کے لئے کلامِ مقدس خُدا کے فضل کا ایک بہُت اہم وسیلہ ہے۔ یہ سیکرامنٹوں سے بھی زیادہ ضرُوری ہے۔ لیکن سیکرامنٹ بھی بہُت ضرُوری ہیں۔ جن پر ابھی ہم غور کرنے لگے ہیں۔

نمبر ۶۵ پر سوالات

۱- سوال نمبر ۶۵ میں کیا

۲- بپتسمہ اور عشائے ربانی کے سیکرامنٹ کلام کی منادی سے زیادہ ضروری ہیں۔ اِسی لئے اُن کے بارے میں بہت سے سوالات ہیں؟

غلط یا درست — غلط

۳- تثلیث کلیسیا اور بائبل مقدس کے بارے میں تعلیم پر ریفارمڈ اور لُوتھر کلیسیا کے لوگ اتفاق نہیں کرتے تھے۔

درست یا غلط — غلط

۴- کلام مقدس کے مطابق ایمان رُوح القدس کی طرف سے ایک خاص انعام ہے۔

غلط یا درست — درست

۵- عبادتوں میں شامل ہونے اور آپ کے ایمان کی قوت میں کیا تعلق ہے؟

۶- بائبل کی منادی کے بارے میں آپ کا کیا رویہ ہونا چاہیے؟

(دیکھئے رُومیوں ۱۰: ۱۷ برائے راہنمائی)

۷- مسیح میں ایمان پیدا ہوتا ہے۔ جب کوئی۔

ا- بپتسمہ لیتا ہے۔

ب- جب پہلی عشائے ربانی میں شمولیت ہوتی ہے۔

ج- جب کوئی شخص بائبل پڑھتا ہے۔

د- جب رُوح القدس کلام کا بیج ہمارے دل میں بوتا ہے۔

کونسا جواب درست ہے؟

۸- ہمارے ایمان کے ساتھ کیا کرنے کے لئے رُوح القدس سیکرامنٹ استعمال کرتا ہے؟

۹- سیکرامنٹ کے مقصد اور مطلب کے بارے میں ہم کن کلیسیاؤں کے ساتھ اتفاق نہیں کرتے

۱۰- اعمال ۲: ۳۸ لکھیں۔

۶۶- سیکرامنٹ کیا ہیں؟

سیکرامنٹ ظاہری اور پاکیزہ نشان اور مُہریں ہیں جو خُدا کی طرف سے مقرر کئے گئے ہیں تاکہ وُہ اُن کے استعمال کے ذریعے زیادہ بھرپُور طریقے سے اِن

کا بیان کر سکے اور کلام کے وعدہ یعنی مفت فضل کی مُہر ہم پر لگا سکے۔ وُہ ہمیں گناہوں کی مُعافی اور ہمیشہ کی زندگی مسیح کی قربانی کی وجہ سے دیتا ہے۔ جسے اُس نے صلیب پر پُورا کیا۔

سوال نمبر ۶۶ اور نمبر ۶۷ میں ہم سیکرامنٹ کے مقصد کے بارے میں سیکھتے ہیں۔ وُہ مسیح کی قربانی کی موت کی طرف ہماری توجہ لگاتے ہیں اور جو کچھ ہم اُس کی موت کے وسیلے حاصل کرتے ہیں یعنی نجات۔

سوال نمبر ۶۶ سیکرامنٹ کی تعریف کرتا ہے اور اُس کے مختلف حصے یا اجزا ہمیں دکھاتا ہے۔ لیکن اِن معنوں پر غور کرنے سے پہلے ہم دیکھیں کہ لفظ سیکرامنٹ کہاں سے نکلا ہے۔ آپ اپنی انگریزی کی بائبل میں یہ لفظ نہیں دیکھ سکتے۔ رومن کیتھولک کے پاس لاطینی کی بائبل میں یہ لفظ ہے۔ لفظ سیکرامنٹ لاطینی کے لفظ Sacrare سیکراری سے نکلا ہے۔ جس کا مطلب ہے پاک۔ اِس لفظ کا مطلب پاک قسم جو ایک رُومی سپاہی فوج میں بھرتی ہوتے وقت اُٹھاتا تھا۔ اگرچہ یہ لفظ ہماری بائبل میں نہیں ہے۔ یہ استعمال ہو سکتا ہے۔ کیونکہ دونوں مذہبی رسُومات جو اِس لفظ سے ظاہر ہوتی ہیں۔ بائبل میں ہیں یعنی بپتسمہ اور عشائے ربّانی۔

ہمارا سوال ہمیں سکھاتا ہے کہ سیکرامنٹ کے چار اجزاء ہیں۔

۱۔ یہ ظاہری ہے۔ دونوں بپتسمہ اور عشائے ربّانی میں ایسے ظاہری اور مادّی اجزا پائے جاتے ہیں جو دیکھے اور محسوس کئے جاتے ہیں۔ یہ سیکرامنٹ کا ظاہری (بیرونی) حصّہ ہے۔ سیکرامنٹ کا رُوحانی حصّہ خدا کا فضل ہے جو ظاہری اجزاء کے ساتھ ہوتا ہے۔ جب وُہ ایمان کے ساتھ استعمال کئے جاتے ہیں۔

۲۔ یہ پاک ہے۔ سیکرامنٹ خُدا کی طرف سے مقرر کئے گئے ہیں۔ کسی انسان نے اِن کو مقرر نہیں کیا۔ اِس لئے یہ پاک ہیں اور خُدا کی تعظیم کے ساتھ اِن کو ادا کرنا چاہیئے۔ ظاہری اجزاء یعنی پانی، روٹی اور شیرہ عام استعمال سے ہٹا کر خُدا کی خدمت کے لیئے علیحدہ کئے جاتے ہیں اور اُس کے حُکم کے مطابق ادا کئے جاتے ہیں۔ (خروج ۲۹:۴۴) سیکرامنٹ کی ادائیگی صرف کلام کے مخصُوص شدہ خادموں کے سپرد ہے۔ اور یہ صرف عبادت کے مَوقعہ پر ادا ہونی چاہیئے۔ کبھی پوشیدگی میں نہیں۔

۳۔ یہ ایک علامتی نشان ہے۔ جس طرح کسی شاہراہ پر مسافروں کے لیئے نشان ہوتے ہیں۔ کسی خاص طرف جانے کے لیئے اِسی طرح سیکرامنٹ مسیح کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ ہمارے لیئے یہ ایک عملی سبق کی مانند ہوتے ہیں تاکہ انجیل کے وعدوں کے بارے میں ہمیں سکھائیں۔ کلیسیائی آبا (چرچ فادرز) (Church fathers) انہیں نادیدہ فضل کا دیدہ نشان کہتے ہیں۔

۴۔ یہ ایک مُہر ہے۔ مُہر اختیار کا نشان ہوتی ہے۔ مُہر اُس کے اختیار کو ظاہر کرتی ہے جس کا نام مُہر پر ہوتا ہے۔ سیکرامنٹ خُدا کا ظاہری عہد ہے (قسم ہے) کہ وُہ ضروری نجات کے وعدہ کو اُن کی زندگی میں پُورا کرے گا۔ جو انجیل کے وعدوں کا یقین کرتے ہیں۔ یہ شرائط نشان اور مُہر رُومیوں ۴:۱۱ میں پائے جاتے ہیں۔ جہاں مقدّس پولُس پرانے عہدنامہ کے سیکرامنٹ یعنی ختنے کے بارے میں کہتا ہے کہ وُہ اُس راستباز کی مُہر اور نشان تھا جو ابراہام کو خُدا کے وعدوں پر ایمان لانے سے خُدا کی طرف سے حاصل ہُوئی۔ سیکرامنٹ

پورے طور پر انجیل کے وعدوں کی تصدیق کرتے اور اُن کی مُہر ہم پر لگاتے ہیں۔ کلامِ مُقدّس میں وُہ ہمارے ایمان کے لیئے ایک بڑی مدد ہے۔ سوال کے آخری حصّہ میں انجیل کے وعدوں کی تعریف بیان کی گئی ہے۔ یعنی گناہوں کی مُعافی اور ابدی زندگی مسیح کے کام کے وسیلہ سے جب ہم سیکرامنٹ کے بارے میں اِن سوالات کے مطالعہ کو جاری رکھتے تو ہمیں کئی دفعہ یہ وعدہ دلایا جائے گا۔

نمبر ۶۶ پر سوالات

۱۔ اگر ہمیں لفظ سیکرامنٹ بائبل میں نہیں ملتا تو ہمیں اِس کو استعمال نہیں کرنا چاہیئے؟

غلط یا دُرست ______ غلط

۲۔ لفظ سیکرامنٹ کہاں سے نکلا ہے اور اِس کا اصلی مطلب کیا ہے؟

______

______

۳۔ سیکرامنٹ کا مقصد کہ وُہ خاص طور پر کیا؟

______

______

۴۔ سیکرامنٹ کے چار اجزاء کا نام بتائیں؟

ا ______

ب ______

ج ______

د ______

۵۔ کلیسیا کے لیئے کون سیکرامنٹ مقرر کرسکتا ہے؟

______

۶۔ سیکرامنٹ کو کیوں علامتی نشان کہا گیا ہے؟

______

۷۔ سیکرامنٹ کو مُہر کہا گیا ہے کیونکہ

ا ۔ جن پر اُن کی مُہر لگائی جاتی ہے۔ وُہ ضرور نجات پاتے ہیں۔

ب ۔ خُدا اُن میں اپنے لوگوں سے نجات کا عہد باندھتا ہے۔

ج ۔ وُہ پاسبان کے ذریعے ادا کیئے جاتے ہیں۔

کونسا جواب دُرست ہے؟ ______ ج

۸۔ سیکرامنٹ مسیح کے بارے میں زیادہ بیان نہیں کرتے لیکن وُہ ضرور ہمارے ایمان کو مضبُوط کرتے ہیں کہ ہم نجات یافتہ ہیں۔

غلط یا درست ______ درست

۹۔ اِس سوال میں محاورہ مفت فضل یہ بیان کرتا ہے کہ نجات پُورے طور پر نہ ہمارا حق تھا اور نہ ہی ہم اِس کو حاصل کرسکتے تھے۔

غلط یا درست ______ درست

۱۰۔ رُومیوں ۴: ۱۱ پڑھیں۔

۶۷۔ کیا کلام اور سیکرامنٹ اِس طرح سے مرتّب کئے گئے ہیں کہ دونوں ہمارے ایمان کی راہنمائی خُداوند یسُوع کی صلیبی قُربانی کی طرف اِس طرح کریں کہ وہ ہماری نجات کا ایک واحد وسیلہ ہے

ہاں یہ سچ ہے کیونکہ انجیل مقدّس میں رُوح القُدس ہمیں سکھاتا ہے اور پاک سیکرامنٹوں کے ذریعے ہمیں یقین دلاتا ہے کہ ہماری پُوری نجات کی بُنیاد یسُوع مسیح کی واحد قُربانی ہے جو اُس نے صلیب پر ہماری خاطر دی۔

سوال نمبر ۶۷۔ اِس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ کلام اور سیکرامنٹ مِل کر ہمیں مسیح تک پُہنچاتے ہیں جو ہماری نجات کا ایک واحد وسیلہ ہے۔ لیکن کلام پہلے ہے۔ کیونکہ کلام کی مَوجُودگی کے بغیر بالکل کوئی سیکرامنٹ نہ ہوتا۔ انجیل جس کی منادی کی جاتی ہے اور انجیل جو سیکرامنٹ کے ذریعے پیش کی جاتی ہے۔

۱۔ اُس کے طریقہ میں فرق ہے۔ کلام کی باتیں ہم کانوں سے سُنتے ہیں اور سیکرامنٹ اجزا کو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔

۲۔ دونوں کے اثر میں فرق ہے۔ کلام کے ذریعے ہمارے دل میں ایمان پَیدا اور مضبُوط ہوتا ہے۔ سیکرامنٹ صرف ایمان کو مضبُوط کرتے ہیں۔

تیسرے اُن کی ضرُورت میں فرق ہے۔ کلام نجات کے لئے ضرُوری ہے۔ سیکرامنٹ نجات کے لئے کلیتہً ضرُوری نہیں۔

رومن کیتھولک کلیسیا کے مقابلہ میں جو سیکرامنٹ کو اوّل درجہ اور کلام کو دوسرا درجہ دیتی ہے۔ ریفارمڈ کلیسیائیں دونوں کو مناسب تعلق میں دیکھتی ہیں۔ ہمیں سیکرامنٹ کو ضرُورت سے زیادہ اہمیت نہیں دینی چاہیئے اور نہ ہی اُنہیں محض خالی اور رسمی نشان سمجھنا چاہیئے جیسے کہ بپٹسٹ کلیسیاؤں کا رویّہ ہے۔

پھر ہمیں دیکھنا چاہیئے کہ کتا بچہ رُوح القُدس کی اِس ضرُورت کی وضاحت کس طرح کرتا ہے کہ کلام اور سیکرامنٹ کے ذریعے مسیح کو ہم تک پُہنچائے۔ رُوح القُدس کے اِس قُدرت والے کام کے بغیر جو وُہ ہماری رُوحوں میں کرتا ہے۔ کلام کی منادی اور سیکرامنٹ میں شریک ہونا ہمارے لئے بے فائدہ ہوگا۔ رُوح القُدس ہی ہمیں مسیح پر کامل بھروسہ رکھنے کی قوّت دیتا ہے۔ اور ہم اُسی میں کلام اور سیکرامنٹ کے ذریعے سیری اور آسُودگی حاصل کر سکتے ہیں۔

آپ نے مسیح میں شامل ہونے کا بپتسمہ لیا ہے۔ پانی ہمیں سکھاتا ہے کہ ہمارے گناہ صرف مسیح کے خُون سے دھوئے جا سکتے ہیں۔ کیا آپ کا بپتسمہ آپ کو یقین دلاتا ہے کہ آپ مسیح کے ہیں۔ ہماری دُعا ہے کہ رُوح القُدس آپ کو یہ ایمان دے۔

نمبر ۶۷ پر سوالات

۱۔ یہ سوال سیکرامنٹ کی اہمیت کے بارے غلط نظریئے کو

درست کرتا ہے۔ کون سی کلیسیا؟

۲۔ خدا کے کلام اور سیکرامنٹ کو اکٹھے استعمال کرنے کی ضرورت نہیں۔ غلط یا دُرست

۳۔ دونوں کلام اور بپتسمہ کی پاک رسم اور عشائے ربانی ہماری راہنمائی کرتے ہیں؟

۴۔ کلام اور سیکرامنٹ کی پہنچ (رسائی) میں کیا فرق ہے؟

۵۔ کلام اور سیکرامنٹ دونوں نجات کے لئے ضروری ہیں؟

غلط یا دُرست

۶۔ کیا وجہ ہے کہ بعض لوگ کلام سُنتے ہیں اور سیکرامنٹ میں شریک ہوتے ہیں۔ لیکن پھر بھی حقیقت میں مسیح یسُوع پر اُن کا ایمان نہیں ہوتا؟

۷۔ کیا کلیسیا کے ایک پکے (باقاعدہ) ممبر کے لئے ضروری ہے کہ وُہ عشائے ربانی میں شامل ہو۔ جب بھی وُہ ادا کی جاتی

ہے۔ ہاں / نہیں

بیان کریں

۸۔ کیا جب ایک بچّے کو بپتسمہ دیا جاتا ہے تو کیا آپ کا یقین ہے کہ اُس کا ایمان یسُوع مسیح کی واحد قربانی پر ہے۔

ہاں / نہیں

۹۔ بے ایمان جو سیکرامنٹ میں شامل ہوتے ہیں۔

ا۔ وُہ صرف ظاہری نشان حاصل کرتے ہیں۔

ب۔ نشان اور خدا کا فضل۔

ج۔ نشان اور زیادہ سزا کے حقدار ہوتے ہیں۔

کونسا جواب دُرست ہے؟

۱۰۔ مرقس ۱۶:۱۶ لکھیں۔

۶۸۔ نئے عہد نامہ کے مطابق خُداوند یسوع مسیح نے کتنے سیکرامنٹ مقرر کئے ہیں۔

صرف دو۔ پاک بپتسمہ اور پاک عشاء۔

سوال نمبر ٦٥ تا ٦٧ میں پاک سیکرامنٹ کے مقصد کو دیکھ کر اَب ہم سوال نمبر ٦٨ میں سیکھتے ہیں کہ خداوند یسُوع مسیح نے اپنی کلیسیا کے لئے کُل کتنے سیکرامنٹ مقرر کئے۔ صرف دو ہیں۔ نہ دو سے زیادہ اور نہ کم۔ شاید یہ سوال غیر ضروری معلوم ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ اِس لئے ہے کہ ہم رومن کیتھولک کلیسیا میں پیدا نہیں ہُوئے۔ جیسے ہمارے ریفارمڈ آباؤ اجداد رُومی کلیسیا نے مسیح خداوند کے مقرر کردہ سیکرامنٹ جن کا ذکر نئے عہدنامہ میں ہے پانچ اَور بڑھا دیئے ہیں۔ یہ پانچ مندرجہ ذیل ہیں۔

١۔ کنفرمیشن :- پریسٹ کے ہاتھ رکھنے سے نجات کے لئے فضل کی تصدیق ہوتی ہے۔

٢۔ اعتراف :- فادر کے سامنے گناہوں کا اقرار کرنا اور اپنے گناہوں کے کفارہ کے لئے کسی قسم کے دُکھ کا کام کرنا۔

٣۔ آرڈینیشن :- پاسبانی خدمت کے لئے آرڈینیشن۔ جس کے ذریعے پریسٹ کو اختیار ملتا ہے کہ وُہ روٹی اور مے کو مسیح کے حقیقی گوشت اور خُون میں تبدیل کر سکے۔

میرج (شادی) نئے جوڑے کو پریسٹ کے ہاتھ رکھنے سے خاص فضل حاصل ہوتا ہے۔

٥۔ آخری مالش :- پریسٹ، تیل سے مرنے والے شخص کو مسح کرتا ہے اور وُہ اِس مالش سے مَوت کے ساتھ کشمکش میں مضبُوط ہو جاتا ہے۔

اِن سب میں بُہت توہم پرستی پائی جاتی ہے اور اگرچہ یہ سیکرامنٹ دُرست نظر آتے ہیں۔ لیکن یہ صرف انسان کی طرف سے ایجاد ہے اور بائبل کے مطابق نہ ہونے کی وجہ سے اِن کی مذمت کرنی چاہیئے۔ ریفارمر کلام کی سچائی کی طرف واپس آگئے اور رومی کلیسیا کے اضافی پانچ سیکرامنٹس کو رَدّ کر دیا۔ ہمیں اُن مقدّس لوگوں کے لئے خدا کا شُکر کرنا چاہیئے جو ہمیں بائبل کی سچائی کی طرف واپس لے آئے ہیں۔

جب ہم صرف دو سیکرامنٹ کا ذکر کرتے ہیں۔ یعنی بپتسمہ اور عشائے ربّانی تو ہمیں دیکھنا چاہیئے کہ یہ صرف نئے عہدنامہ کے سیکرامنٹ ہیں جو پُرانے عہدنامہ کے سیکرامنٹ یعنی ختنہ اور عید فسح کی جگہ مقرر کئے گئے ہیں۔ ختنے کی جگہ بپتسمہ اور فسح کی جگہ عشاء کی پاک رسم مقرر کی گئی ہے۔ پُرانے عہدنامہ کے دونوں سیکرامنٹ خونی تھے یعنی اُن میں خُون پایا جاتا تھا اور وُہ مسیح کی ہونے والی قربانی کی طرف (آگے کی طرف) اشارہ کرتے تھے۔ نئے عہدنامہ کے سیکرامنٹ خُونی نہیں ہیں۔ (یعنی اُن میں خُون نہیں پایا جاتا) کیونکہ مسیح نے ایک ہی بار اپنا خُون پہلے سے بہا دیا ہے۔ دو عہدناموں کے سیکرامنٹ خُونی نہیں ہیں۔ (یعنی اُن میں خُون نہیں پایا جاتا) کیونکہ مسیح نے ایک ہی بار اپنا خُون پہلے سے بہا دیا ہے۔ دو عہدناموں کے سیکرامنٹ مسیح کی مَوت کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ ختنہ اور فسح مسیح کی مَوت کے لئے آگے کی طرف اشارہ کرتے تھے۔ بپتسمہ اور عشائے ربّانی مسیح کی موت کی طرف پیچھے

اشارہ کرتی ہیں۔

نمبر ۶۸ پر سوالات

۱۔ سوال نمبر ۶۸ اتنا ضروری نہیں کیونکہ سب جانتے ہیں کہ دو ہی سیکرامنٹ ہیں؟ درست یا غلط ______

۲۔ رومن کیتھولک کلیسیا کتنے سیکرامنٹ کو مانتی ہے؟

______

______

۳۔ اگر کنفرمیشن سیکرامنٹ نہیں تو پھر یہ کیا ہے؟

______

۴۔ رومن کیتھولک کلیسیا عشائے ربانی کے سیکرامنٹ کو کیا نام دیتی ہے؟

______

۵۔ رومن کیتھولک کلیسیا کے (کتنے) نئے عہدنامہ کے سیکرامنٹ کے ساتھ ملائے گئے ہیں جو

ا۔ محض توہم پرستی ہے۔

ب۔ بُری ایجاد ہے۔

ج۔ معصوم غلطی ہے۔

کونسا جواب درست ہے۔

۶۔ کیا ہم کہہ سکتے کہ رومن کیتھولک کلیسیا کے فالتو میں سے کچھ سیکرامنٹ صرف مناسب مسیحی رسمیں ہیں اور سیکرامنٹ نہیں۔ اگر ایسا ہے تو کس کو ہم مسیحی رسم کہہ سکتے ہیں؟

______

______

______

۷۔ مندرجہ ذیل حوالہ جات کو پُرانے اور نئے عہدنامہ کے سیکرامنٹ کے ساتھ لگائیں؟

ا۔ متی ۲۸: ۱۹ — ختنہ

ب۔ پیدائش ۱۷: ۱۰-۱۴ — عیدِ فسح

ج۔ ۱-کرنتھیوں ۱۱: ۲۳-۲۵ — بپتسمہ

د۔ خروج ۱۲: ۴۳-۵۰ — عشائے ربانی

۸۔ پُرانے عہدنامہ کے سیکرامنٹ تھے؟

______

______

______

۹۔ پُرانے اور نئے عہد کے سیکرامنٹ کا اشارہ کس بات کی طرف ہے؟

______

۱۰۔ ۱-کرنتھیوں ۱۰: ۲-۴ لکھیں۔

۶۹۔ بپتسمہ کی پاک رسم میں آپ کے لئے یہ بات کس طرح ظاہر اور سربمہر کی جاتی ہے کہ آپ خداوند یسوع مسیح کی واحد قربانی میں شریک ہیں جو صلیب پر دی گئی۔

چنانچہ یسوع مسیح نے ظاہراً طور پر پانی سے دھوئے جانے کو اِس وعدہ کے ساتھ منسلک کیا کہ میں اُس کے خون اور رُوح سے دُھل گیا ہوں۔ رُوحانی آلودگی سے یعنی اپنے تمام گناہوں سے۔ یقینی طور پر جیسے میں پانی سے بیرُونی طور پر دھویا گیا ہُوں اور جسم کی نجاست دُور ہو گئی ہے۔

پہلا سیکرامنٹ جس کا ہم مطالعہ کریں گے وہ بپتسمہ ہے جو سوال نمبر ۶۹-۷۴ میں بیان کیا گیا ہے۔ اِس مطالعہ کے شرُوع میں ہمیں دیکھنا چاہیئے کہ کتابچہ میں دونوں سیکرامنٹ کے بارے میں بار بار ایک جیسے سوال پُوچھے گئے ہیں۔ اِس چارٹ پر دیکھیں۔

	بپتسمہ	عشائے ربانی
طرز ادا۔ علامت	۶۹	۷۵
ست۔ رُوح۔ جوہر	۷۰	۷۶
مقرر ہونا	۷۱	۷۷
غلطیوں کی تردید	۷۲	۷۸-۸۰
فضل کا دیا جانا	۷۳	۷۹
شریک ہونے والے / شامل ہونے والے	۷۴	۸۱-۸۲

بپتسمہ کا علامتی نشان سوال نمبر ۶۹ میں بیان کیا گیا ہے۔ سیکرامنٹ کے دو علامتی نشان ہیں۔ (۱) ایک بیرُونی یا ظاہری نشان (۲) اندرُونی رُوحانی برکت۔ بپتسمہ کا بیرونی یا ظاہری نشان ہے پانی سے دھونا۔ اندرُونی برکت ہے۔ مسیح کے خون اور رُوح سے گناہوں کا دھویا جانا۔

ہماری زندگی میں پانی کے بہُت سے فوائد ہیں۔ اور اُن میں سے ایک سب سے ضرُوری ہے۔ اِس کی صاف کرنے کی خوبی۔ ہم روزانہ اپنے آپ کو دھونے کے لیے اِسے استعمال کرتے ہیں۔

مسیح خداوند فرماتے ہیں کہ پانی کا بپتسمہ ہماری رُوحوں سے گناہوں کو دُور کرنے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ سیکرامنٹ کا اشارہ صرف علامتی نشان کی طرف نہیں ہوتا۔ جیسے کہ بپٹسٹ کلیسیا کی تعلیم ہے کہ بپتسمہ صرف ایک نشان ہے۔ لیکن ہمارے پاس خُدا کا وعدہ بھی ہے جو اِس سیکرامنٹ کے ساتھ منسلک ہوتا ہے۔ نجات کا فضل اِس سیکرامنٹ کے ساتھ ملا ہُوا ہے۔ آخری جُملہ یا فقرہ پہلے رکھنے سے ہم تعلق کو اور زیادہ صفائی سے دیکھ سکتے ہیں۔ جس طرح

پانی سے دھوئے جانے کا مجھے یقین ہو جاتا ہے اِسی طرح مجھے یقین ہوتا ہے کہ مَیں مسیح کے خُون سے اور اُس کی رُوح سے دُھل گیا ہُوں۔ پس بپتسمہ ایک اندرُونی برکت کا ظاہری نشان اور مُہر ہے۔ بپتسمہ نہ لینے کا مطلب ہے کہ اپنے اُوپر نجات کا نشان اور مُہر نہ لگوانا۔ کیا آپ خدا کا شُکر کرتے ہیں۔ اِس رُوحانی پاکیزگی کے نشان اور مُہر کے لیئے۔

کیا اِس کا یہ مطلب ہے کہ ایک بپتسمہ یافتہ شخص خداوند یسُوع مسیح کی موت کے وسیلہ سے پاکیزگی اور رُوح القدس کے ذریعہ سے نُوزائیدگی حاصل کر چُکا ہے۔ نہیں۔

عام طور پر برگزیدہ لوگ اپنے بپتسمہ کے مُوقعہ پر پاکیزگی حاصل نہیں کرتے۔ لیکن وُہ اپنی مُوت سے پہلے پاک صاف کئے جائیں گے جو برگزیدہ نہیں وُہ کبھی بھی پاک صاف نہیں ہُوتے۔ اگرچہ اُنہوں نے بپتسمہ کا ظاہری نشان حاصل کر لیا ہو۔

بپتسمہ لینے کے لیئے کتنا پانی استعمال کرنا چاہیئے؟ بپتسمہ یافتہ لوگ کہتے ہیں کہ کم از کم اتنا پانی ہو کہ اُس میں کوئی غوطہ لگا سکے۔ بعض کلیسیا میں پانی اُنڈیلنے کا طریقہ استعمال کرتی ہیں۔ ہم چھڑکنے کا طریقہ استعمال کرتے ہیں۔

پُرانے عہدنامہ میں دھونے کی رسم عام طور پر چھڑکنے سے ظاہر کی گئی ہے۔ (دیکھئے احبار ۱۶: ۱۴، ۱۵؛ گنتی ۸: ۷ اور حزقی ایل ۳۶: ۲۵) ہمارا مسیح کے خُون سے دھویا جانا بھی چھڑکنا کہلاتا ہے۔ موازنہ کریں (عبرانیوں ۹: ۱۳-۱۴ اور ۱۰: ۲۲) پانی کی مقدار بپتسمہ کے لیئے ضرُوری بات نہیں ہے۔ ضرُوری بات ہے پانی کے بپتسمہ کا مطلب۔ اس کا مطلب ہے انسانی رُوح کا مسیح کے خُون اور رُوح سے دھویا جانا۔

نمبر ۶۹ پر سوالات

۱۔ سوال نمبر ۶۹ میں بپتسمہ کا علامتی نشان استعمال کیا گیا (بیان) جیسے کہ سوال نمبر 72 عشائے ربانی کا علامتی نشان بیان کیا گیا ہے۔

۲۔ کتابچہ ہدایات دینے کے لیئے ایک خاص طرزِ تعلیم استعمال کرتا ہے۔ غلط یا درست۔ درست ہے [illegible] طرزِ تعلیم۔

۳۔ سیکرامنٹ (پاک رسم) کے دو حصّے ہیں۔ وُہ کون سے ہیں؟

ا [illegible] ظاہری نشان

ب اندرونی روحانی برکت۔

۴۔ بپتسمہ کے پانی سے دھویا جانا کس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے؟ پانی کا بپتسمہ ہماری روحوں سے گناہوں کو دور کرنے کی طرف اشارہ کرتا ہے

۵۔ پانی کے بپتسمہ کے لیئے کون سے تین طریقے استعمال کیے جاتے ہیں؟

ا ڈبونے کا طریقہ

ب پانی انڈیلنے کا طریقہ

ج پانی چھڑکنے کا طریقہ

۶۔ بائبل مقدس سے ثبوت دیں کہ چھڑکنا ہی دھوئے جانے کا مناسب طریقہ ہے؟

احبار 16: 15-16 - گنتی 8: 7 عبرانیوں 9: 13، 19: 22 سے [illegible] ہے۔ چھڑکنا دھوئے جانے کا مطلب ہے۔

۷۔ تمام برگزیدہ لوگوں کے لیے بپتسمہ کے ساتھ خُدا کا یہ وعدہ منسلک کیا گیا ہے؟

۸۔ بپتسمہ کا جو مطلب ایک بچے کے لیے ہوتا ہے۔ وہی مطلب ایک بالغ کے لیے ہے؟ غلط یا دُرست

بیان کریں

۹۔ تمام بپتسمہ یافتہ لوگ حقیقت میں مسیح کے خُون اور رُوح القُدس کے ذریعے نئے مخلوق ہونے کی وجہ سے نجات یافتہ ہیں؟

غلط یا دُرست

۱۰۔ ۱۔ پطرس ۳: ۲۱ لکھیں

۷۔ مسیح کے خُون اور رُوح سے دھوئے جانے کا کیا مطلب ہے۔

اس کا مطلب ہے کہ مسیح کے خُون کی خاطر جو اُس نے صلیب پر قربانی کے طور پر بہایا۔ خُدا کے فضل سے گناہوں کی مُعافی حاصل کرنا اور رُوح کے ذریعے

نیا بن جانا اور مسیح میں شامل ہونے کے لیے پاک کیا جانا تاکہ ہم زیادہ سے زیادہ گناہ کی طرف مر کر پاک اور بے عیب (بے داغ) زندگی گزار سکیں۔

پچھلے سوال میں یہ دیکھ کر کر بپتسمہ میں بیرونی طور پہ دھویا جانا۔ اندرُونی طور پہ مسیح کے خُون اور رُوح سے دھوئے جانے کی تصویر ہے۔ اَب اندرُونی طور پہ دھوئے جانے کا زیادہ وضاحت کے ساتھ ہمارے لیے بیان کیا گیا ہے۔ سوال نمبر ۷ میں بپتسمہ کا جوہر (Essence) یعنی بپتسمہ کا رُوحانی مطلب۔

نجات کی پاکیزگی کے دو پہلو ہیں۔

(۱) مسیح کے خون سے پاک کیا جانا۔

(۲) مسیح کے رُوح سے پاک صاف ہونا۔ اس دوگونہ پاکیزگی کا کیا مطلب ہے؟

۱۔ مسیح کا خُون مسیح کی مَوت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جس کا بہت دفعہ کتابِ مقدس میں ذکر کیا گیا ہے۔ یہ ایک قربانی تھی جو ہمارے گناہوں کے بدلے میں دی گئی۔ اُس کی زندگی ہماری زندگیوں کی عوضی تھی اور اُس کی مَوت ہماری مَوت تھی (ہماری مَوت کی عوضی تھی)۔ ہمارے گناہوں کا جُرم اُس کے خلاف لگایا گیا۔ اور خدا کی لعنت ہمارے بجائے اُس پر تھی۔ اپنی موت کے وسیلے مسیح نے ہمارے لیے زندگی اور نجات حاصل کی۔ ہمارے گناہ (جُرم) دھوئے جاتے ہیں (مُعاف کئے جاتے ہیں) نجات دہندہ کے خُون سے۔ (قربانی موت کے وسیلہ سے) تاہم یہ پاکیزگی جو مسیح کے خُون سے ملتی ہے۔ ہم اپنی زندگی میں شخصی طور سے اِسے کبھی حاصل نہیں کرتے۔ جب تک دُوسرا قدم نہیں اُٹھاتے یعنی مسیح کے رُوح سے پاک صاف ہونا۔

روحُ القدس سے پاکیزگی کی دو منزلیں ہیں۔ پہلی منزل یا پہلا قدم ہے۔ ہماری سرشت یا فطرت کا نیا بن جانا جسے نئی پیدائش یا نوزائیدگی کہتے ہیں۔ (یوحنا ۳: ۳؛ طِطُس ۳: ۵) سوال نمبر ۸ میں نئے سرے سے پیدا ہونے کا ذکر ہے۔ اور سوال نمبر ۵۳ میں ہمیں بتاتا ہے کہ رُوحُ القدس ہی ہمیں حقیقی ایمان دیتا ہے اور ہمیں مسیح اور اُس کی تمام برکات میں (فوائد) شامل کرتا ہے۔ نئی پیدائش ایک لمحہ میں واقع ہوتی ہے اور کبھی دُہرائی نہیں جاتی۔ رُوح سے پاک کئے جانے سے دُوسری منزل ہے تقدیس میں ترقی۔ ایماندار کا لگاتار پاک صاف کیا جانا۔ جس کے ذریعے اُسے قُوت دی جاتی ہے کہ وُہ زیادہ سے زیادہ گُناہ کی طرف سے مر جائے اور پاک و بے داغ زندگی بسر کر سکے۔ (حزقی ایل ۳۶: ۲۵-۲۷؛ ۱-پطرس ۱: ۱، ۲) نوٹ کریں کہ رُوح سے دو گونہ پاکیزگی حاصل کرنے کی بُنیاد بھی مسیح کی مَوت ہے۔

کیا آپ کا بپتسمہ آپ کو سکھاتا ہے کہ مسیح کی مَوت کے ذریعے آپ کے گناہ مُعاف ہو گئے ہیں اور مسیح کے رُوح سے آپ کو ایک نیا دل ملا ہے۔ کیا آپ کی زندگی یہ ظاہر کرتی ہے کہ آپ کو یہ دُہری پاکیزگی ملی ہے۔

نمبر ۷۰ پر سوالات

۱۔ سوال نمبر ۷۰ میں ہمیں سکھایا گیا ہے؟ مسیح کے خون کی خاطر جو اس نے صلیب پر قربانی کے طور پر بہایا خدا کے فضل سے گناہوں کی معافی حاصل کرنا۔ روح کے ذریعے نیا بن جانا۔

۲۔ بپتسمہ ہمیں سکھاتا ہے کہ ہمیں دو طرح کی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ جسمانی پاکیزگی اور رُوحانی پاکیزگی۔

غلط یا درست ___ غلط۔

۳۔ دونوں قسم کی پاکیزگی کا تعلق مسیح کے ساتھ ہے۔ یہ دو طرح کی دُہرائی گیا ہے؟

ا مسیح کے خون سے پاک کیا جانا

ب مسیح کے روح سے پاک کیا جانا

۴۔ "مسیح کا خون" کے محاورہ کا اشارہ کس بات کی طرف ہے؟

مسیح کا خون مسیح کی موت کی طرف اشارہ کرتا ہے

۵۔ دو چیزوں کو نام جو حقیقت میں ہماری تھیں لیکن مسیح نے اُن کو اپنے ذمے لے لیا؟

ا اس کی موت دراصل ہماری موت تھی

ب اس کی لعنت ہماری لعنت تھی

۶۔ مسیح کے رُوح سے پاکیزگی کا اشارہ خراب دل کی پاکیزگی کی طرف ہے جو رُوحُ القدس سے حاصل ہوتی ہے؟

غلط یا درست ___ درست

۷۔ دل کی پاکیزگی کی دونوں منزلوں کا ذکر کریں جو ایک مسیحی کو اس سوال کے مطابق مسیح کے رُوح کے وسیلے حاصل ہوتی ہیں؟

ہماری فطرت کا نیا بن جانا نئی پیدائش نوزائیدگی

تقدیس میں ترقی۔ ایماندار کا لگاتار پاک صاف کیا جانا

۸۔ ہمیں مُعافی مِل سکتی ہے۔

و ۔ اگر ہمارے پاس مسیح کا خُون ہے۔ لیکن مسیح کا رُوح نہیں۔

ب ۔ اگر ہمارے پاس رُوحُ القدس ہے اور مسیح کا خُون نہیں۔

ج ۔ اگر ہمارے پاس دونوں یعنی مسیح کی موت اور رُوحُ القدس ہے۔

د ۔ اِن میں سے کوئی بھی نہ ہو۔

کون سا جواب درُست ہے؟

۹ ۔ مندرجہ ذیل کے لِئے مناسب۔

مسیح کا خُون	ہماری رُوح کی حالت
نوزائیدگی	بپتسمہ کا جوہر
خواب	قربانی کی موت
تقدیس	نئی پیدائش
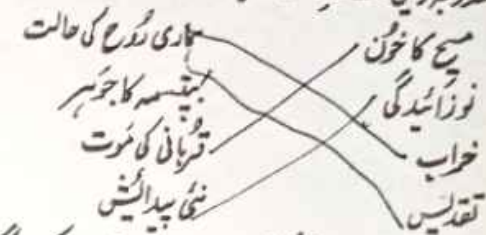
سوال نمبر ۷ ۔ گُناہ کی طرف سے مرجانا اور پاکیزگی میں زندگی گزارنا۔

۱۰۔ ططس ۳: ۵ و ۶ لکھیں۔

۱۷۔ خُداوند یسُوع نے کہاں یہ وعدہ کیا ہے کہ جیسے ہم بپتسمہ کے پانی سے دھوئے جاتے ہیں ویسے ہی یقینی طور پر مسیح کے خُون اور رُوح سے دُھل جاتے ہیں

بپتسمہ کی رسم کو مقرر کرتے وقت۔ جس میں لکھا ہے۔ پس تُم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور اُن کو باپ، بیٹے اور رُوحُ القدس کے نام سے بپتسمہ دو۔ جو ایمان لائے اور بپتسمہ لے وُہ نجات پائے گا اور جو ایمان نہ لائے وُہ ہلاک کیا جائے گا۔" متی ۲۸ : ۱۹؛ مرقس ۱۶: ۱۵-۱۶۔ یہ وعدہ اُس حوالے میں بھی دُہرایا گیا ہے۔ جہاں بپتسمہ کو نئی پیدائش کا غسل یا گناہوں کا دھویا جانا کہا گیا ہے۔

سوال نمبر ۱۷ میں بپتسمہ کی رسم کا تقرر پایا جاتا ہے اور یہی کلام کی طرف سے اختیار اور حُکم ہے۔ بپتسمہ کی رسم پر عمل کرنے کے لئے جیسے کہ ہم پہلے سیکھ چُکے ہیں کہ سیکرامنٹ خُدا کی طرف سے مقرر کئے گئے ہیں۔ (سوال نمبر ۶۶) خاص کر یسُوع مسیح کی طرف سے۔ اِس سوال میں خاص کر کلام مقدس کی چار آیات سے اقتباس کیا گیا ہے تاکہ ثابت کیا جائے کہ بائبل مقدس کی چار آیات سے اقتباس کیا گیا ہے تاکہ ثابت کیا جائے کہ بائبل مقدس میں بپتسمہ کا حُکم خُدا کی طرف سے دیا گیا ہے۔

۱۔ متی ۲۸: ۱۸۔۲۰۔ اِن میں ارشادِ اعظم پایا جاتا ہے اور آسمان پر اُٹھائے جانے سے پہلے خداوند یسُوع مسیح نے اپنی کلیسیا کو اِس کے بارے میں جو ہدایات دی ہیں۔ اِن آیات میں ہم سیکھتے ہیں کہ کلیسیا کی ذمہ داری ہے۔

ا۔ کہ وُہ سب قوموں کو سکھائے اور دُنیا کی سب قوموں میں سے نو مرید (شاگرد) بنائے۔

ب۔ وُہ سب جو مسیح کو قبُول کریں۔ اُن کو خدائے ثالوث (یعنی باپ، بیٹے اور رُوح القُدس) کے نام سے بپتسمہ دے۔

ج۔ اور جن باتوں کا مسیح خداوند نے حُکم دیا ہے۔ وُہ باتیں نو تائید مسیحیوں (شاگردوں) کو سکھانا جاری رکھے۔

اگرچہ یُوحنا بپتسمہ دینے والا اور اُس کے شاگرد اور یسُوع مسیح کے شاگرد بپتسمہ دیتے تھے۔ لیکن صرف ارشادِ اعظم میں مسیحی بپتسمہ دینے کا حُکم پایا جاتا ہے۔ یہ آیت ہم کو سکھاتی ہے کہ بپتسمہ درحقیقت پُورے عہدِ فضل کا نشان اور مُہر ہے جو خدائے ثالوث نے ہمارے ساتھ قائم کیا ہے۔

بیشک مسیح کے خُون اور رُوح سے ہماری پاکیزگی اِس عہد کے وعدہ کا ایک حصّہ ہے جس پر یہ کتابچہ خاص کر زور دیتا ہے۔

۲۔ مرقس ۱۶: ۱۶۔ یہ آیت بھی ارشادِ اعظم کا ایک حصّہ ہے اور اُن لوگوں کے لئے نجات کے وعدہ پر زور دیتی ہے جو ایمان لا کر بپتسمہ لیتے ہیں۔ نوٹ کریں کہ بپتسمہ صرف اُن لوگوں کو ملنا چاہیئے جو مسیح کو ایمان سے قبُول کرتے ہیں۔ تاہم ایمان کا نہ ہونے کا نتیجہ ہلاکت ہے اور

بپتسمہ نہ لینے کا نتیجہ ہلاکت نہیں۔ اگر کوئی شخص بپتسمہ لینے سے انکار کرتا ہے۔ جب کہ اُس کے لئے موقعہ بھی ہے۔ تو پھر اِس کا مطلب ہے کہ اُس کا ایمان سچّا نہیں ہے۔

۳۔ طیطس ۳: ۵۔ یہ آیت جسے ہم پہلے دیکھ چُکے ہیں کہتی ہے کہ ہم نئی پیدائش کے غسل سے اور رُوح القُدس کے نیا بنانے سے بچ گئے ہیں۔ کتابچہ کے مصنّف سوچتے تھے کہ یہ آیت بپتسمہ کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ لیکن پانی کے بپتسمہ کا ذکر یہاں صرف بلاواسطہ کیا گیا ہے۔ یہ آیت سکھاتی ہے کہ دل کی رُوحانی پاکیزگی رُوح القُدس کے وسیلہ سے نئی پیدائش کے ذریعے ہوتی ہے۔ یہ آیت نہیں سکھاتی کہ پانی کے بپتسمہ کے ذریعے نئی پیدائش ہوتی ہے۔ اور بیشک مصنّفین کا یہ مطلب نہیں تھا۔ اگرچہ اُن کے بیان کا یہ مطلب نکالا جا سکتا ہے۔ کیلون اِس آیت کی نہایت موزوں تشریح کرتا ہے جو اِس طرح ہے :۔

یہ خُدا کا رُوح ہے جو ہمیں نوزائیدگی عطا کرتا ہے اور ہمیں نئے مخلُوق بناتا ہے۔ لیکن چونکہ اُس کا فضل ایک نادیدہ اور چھُپی ہُوئی حقیقت ہے۔ اِس لئے بپتسمہ میں اُس کا ایک ظاہری نشان دکھایا گیا ہے۔

۴۔ اعمال ۲۲: ۱۶۔ یہ آیت جو حننیاہ نے تبدیل شُدہ پولوس سے کہی۔ بپتسمہ کا مطلب سکھاتی ہے کہ یہ ایک نشان اور مُہر ہے۔ دل کی پاکیزگی کے لئے۔ یسُوع مسیح کا نام لینا جو پاک کرتا ہے۔ تاہم بیرونی پانی نہیں جیسے کہ اگلے سوال میں ہم سیکھیں گے۔

شاید آپ سوچیں گے کہ یہ آیات سکھاتی ہیں کہ صرف بُوڑھے (بزرگ) نو مریدوں کو بپتسمہ دینا چاہیئے۔ ہم دیکھیں گے کہ یہ ایسا نہیں

ہے۔ جب ہم سوال نمبر ۴،۷ کا مطالعہ کریں گے۔

نمبر ۱۷ پر سوالات

۱۔ بپتسمہ کی رسم کے مقرر کرنے کا مطلب ہے۔

ا ۔ یہ کلیسیا کی ایک رسم ہے۔

ب ۔ کلام مقدس کا اختیار۔

ج ۔ پانی کا بپتسمہ

کونسا جواب درست ہے؟

۲۔ بائبل مقدس کی چار آیات جو اس سبق میں استعمال کی گئی ہیں ۔ اُن سب میں یقینی طور پر بپتسمہ کی تعلیم دی گئی ہے۔

درست

غلط یا درست

۳۔ مندرجہ ذیل بیانات کو چیک کریں ۔ وہ درست ہیں یا غلط۔

ا ۔ مسیح کا پہاڑی وعظ بڑا حکم کہلاتا ہے غلط

ب ۔ یوحنا بپتسمہ دینے والا موجودہ مسیحی بپتسمہ پر عمل نہیں کرتا تھا درست

ج ۔ بپتسمہ عہدِ فضل کا نشان اور مُہر ہے درست

د ۔ بڑا حکم مسیح کی موت سے پہلے کلیسیا کو دیا گیا غلط

۴۔ بپتسمہ کس کے نام سے دیا جانا چاہیئے؟

باپ بیٹے اور روح القدس

کے نام میں۔

۵۔ مرقس ۱۶: ۱۶ میں یہ تعلیم دی گئی کہ اگر کسی شخص کو بپتسمہ نہیں دیا گیا تو وہ ضرور ہلاک ہوگا؟ غلط یا درست

بیان کریں [illegible]

۶۔ اگر کوئی شخص ایمان لے آتا ہے اور بپتسمہ لینے اور کلیسیا میں شامل ہونے سے انکار کرتا ہے۔ آپ اُس کے ایمان کے بارے کیا سوچیں گے؟

[illegible]

اس کا ایمان سچا نہیں

۷۔ طیطس ۳: ۵ کا کوئی تعلق

ا ۔ مسیحی بپتسمہ کے ساتھ نہیں۔

ب ۔ یقینی طور پر اِس میں پانی کے بپتسمہ کا ذکر کیا گیا ہے۔

ج ۔ اِس میں دل کے دھوئے جانے کا ذکر ہے۔

کونسا جواب درست ہے۔

۸ ۔ اعمال ۲۲: ۱۶ کے مطابق حننیاہ نے پولُس سے کہا کہ گناہوں کے دھوئے جانے کے لئے اُسے صرف بپتسمہ کی ضرورت ہے۔

غلط یا درست درست

۹ ۔ مرقس ۱۶: ۱۶ کے مطابق کہ صرف تبدیل شدہ ایمانداروں کو دیا جا سکتا ہے اور بچوں کو نہیں۔

غلط یا درست درست

۱۰۔ متی ۲۸: ۱۹ لکھیں۔ پس تم جا کر [illegible]

۲۷۔ کیا پھر بیرونی طور پر پانی سے دھوتا ہی گناہوں کو دھوتا ہے۔

نہیں۔ کیونکہ صرف مسیح کا خون اور اُس کا رُوح ہی ہیں تمام گناہوں سے پاک کرتا ہے۔

کتا بچہ سوال نمبر ۲۷ میں اس غلطی کی تردید کرتا ہے جو غلطی رومن کیتھولک کلیسیا اور لوتھرن کلیسیا میں پائی جاتی ہے۔ اور وہ غلط تعلیم یہ ہے کہ بپتسمہ کے پانی سے خود انسان کی رُوح دُھل جاتی ہے۔ رُومی کلیسیا کے لوگ حقیقت میں یہ تعلیم دیتے ہیں کہ بپتسمہ کے پانی میں رُوحانی پاکیزگی کی قوت پائی جاتی ہے اور اگر بپتسمہ پانے والا شخص خدا کے فضل کا مقابلہ نہ کرے تو یہ اُس کی زندگی میں کام کرتی ہے۔

لوتھرن کلیسیا کی تعلیم اس انتہاپسندی کی نہیں ہے۔ یہ زیادہ زور ایمان کے بارے میں دیتی ہے۔ لیکن پھر بھی لوتھرن نے یہ تعلیم دی کہ سیکرامنٹ میں بذاتِ خود پاکیزہ قوت ہے۔ اُس نے اس طرح اپنے کتابچہ میں لکھا۔ بپتسمہ گناہوں سے نجات دیتا ہے۔ موت اور شیطان سے بچاتا ہے اور اُن سب کو جو ایمان رکھتے ہیں اَبدی نجات دیتا ہے۔ پھر اُس نے لکھا۔ بپتسمہ پُرفضل زندگی کا پانی اور نئی پیدائش کا غسل (لوتھر کا چھوٹا کتابچہ)

کتابِ مقدس کی ریفارمڈ (حقیقی) تعلیم یہ ہے کہ رُوح کی پاکیزگی کا وسیلہ صرف مسیح کا خون (اُس کی موت) ہے۔ اور مسیح کا رُوح نئی پیدائش کے وسیلہ سے اور اس پاکیزگی کا کوئی تعلق پانی کے بپتسمہ کے عمل کے ساتھ نہیں ہے۔ بلکہ نئی پیدائش برگزیدہ لوگوں کو کسی وقت بھی دی جاسکتی ہے۔ بپتسمہ سے پہلے یا بعد میں یا اس کے بغیر بھی۔ اس کام کا تعلق رُوح القدس کے مقصد پر ہے۔ سیکرامنٹ بذاتِ خود بچانے یا نجات دینے کی کوئی قدرت نہیں رکھتے۔

ہمارے زمانے میں ایک اور کلیسیائی فرقہ ہے جو اپنے آپ کو مسیح کے شاگرد کہتے ہیں یا چرچ آف کرائسٹ۔ جو رومن کیتھولک کلیسیا کی طرح یہ تعلیم دیتے ہیں کہ بپتسمہ نوزائیدگی کا وسیلہ ہے۔ دُوسرے لفظوں میں اس کا یہ مطلب ہے کہ گناہ دھوئے جاتے ہیں۔ جب کوئی بپتسمہ لینے کا حکم مانتا ہے۔ لیکن یہ سچ ہے کہ ہمارے دل گناہ کی قوت سے پاک کئے جاتے ہیں۔

صرف رُوح القدس کی قدرت سے کلام کو استعمال کرنے سے اور جب ہم خداوند یسوع مسیح کی صلیبی موت پر ایمان رکھتے ہیں۔ گناہ کا جرم اور سزا ختم ہو جاتے ہیں۔ (سوال نمبر ۷ پھر پڑھیں) پانی کا بپتسمہ رُوحانی پاکیزگی کا نشان اور مہر ہے جو جسم پر پانی لگاتے وقت ہو سکتے ہیں اور نہیں بھی ہو سکتے۔

نمبر ۲۷ پر سوالات

۱۔ ہمارا کتابچہ اس سوال میں ایک غلطی کی تردید کرتا ہے جو سکھائی جاتی

Scanned with CamScanner

۲۔ یہ اچھا مسیحی رویّہ نہیں کہ دُوسری کلیسیاؤں کی غلطی ظاہر کی جائے اِس لئے اِسے نظرانداز کرنا چاہیئے؟

غلط یا دُرست ___ غلط

۳۔ یہ کلیسیائیں تعلیم دیتی ہیں کہ بپتسمہ خُود بخُود گناہوں کو دھو ڈالتا ہے۔ نیچے لکیر لگائیں کہ کونسی کلیسیا یہ تعلیم دیتی ہے۔

بپٹسٹ — رومن کیتھولک — پریسبٹیرین

ریفارمڈ — لُوتھرن — چرچ آف کرائسٹ

۴۔ دونوں کلیسیائیں یعنی رومن کیتھولک اور لُوتھرن کی تعلیم یہ ہے کہ جب ایک بچے کو بپتسمہ دیا جاتا ہے تو اُسے نئی پیدائش مِل جاتی ہے۔

دُرست یا غلط ___ درست

۵۔ رُوح القدس ہمارے دِل کو پاک کر سکتا ہے

ا۔ بپتسمہ سے پہلے۔

ب۔ دوران

ج۔ اور پانی کے بپتسمہ کے بعد بھی

کونسا جواب دُرست ہے۔

۶۔ مکمل کریں۔

صرف ___ مسیح کا خون

۷۔ نوزائیدگی اور پانی کے بپتسمہ میں کوئی تعلق نہیں۔

غلط یا دُرست ___ درست

بیان کریں

۸۔ کونسا سوال زیادہ تفصیل سے بیان کرتا ہے کہ مسیح کے خون اور رُوح سے پاک کرنے کا کیا مطلب ہے؟

۹۔ آپ کی رُوح میں کونسی بات پہلے واقع ہوتی ہے۔ رُوح سے پاک ہونا یا مسیح کے خون سے پاک ہونا۔

بیان کریں ___ صرف مسیح کا خون اور اس کا روح ہی تمام گناہوں سے پاک کرتا ہے۔

۱۰۔ اعمال ۱۰: ۴۴ تا ۴۸ لکھیں۔

۷۳۔ پھر رُوح القدس بپتسمہ کو نئی پیدائش کا غسل اور گناہوں کو دھو ڈالنا کیوں کہتا ہے؟

خُدا کا پاک رُوح صرف ہمیں یہ بات سکھانے کے لئے نہیں کہتا

کہ جس طرح پانی سے ہمارے جسم کی گندگی دُور ہوتی ہے۔ اِسی طرح مسیح
کا خون اور رُوح ہمارے گناہوں کو دھو ڈالتا ہے بلکہ وُہ خاص طور پر اِس الٰہی نشان
اور مُہر کے ذریعے ہمارے دِل میں یہ اطمینان اور تسلی پیدا کرتا ہے کہ جس
طرح ہم پانی سے جسمانی طور پر صاف ہو جاتے ہیں اِسی طرح رُوحانی طور
پر ہم اپنے تمام گناہوں سے صاف ہو گئے ہیں۔

سوال نمبر ۷۲ میں یہ دیکھ کر یہ سوچنا ایک بھاری غلطی ہے کہ ہمارے
گناہ پانی کے بپتسمہ کے وسیلہ سے دُور ہو گئے ہیں۔ کتابچہ ایک دفعہ
پھر ہمیں یاد دلاتا ہے کہ ہم پانی کے بپتسمہ کو حقیر نہ جانیں یا اُسے غیر
ضروری نہ سمجھیں۔ یقین کا فضل پاک بپتسمہ کے وسیلہ سے ملتا ہے۔
یقیناً خُدا نے ایک گہرا اور قریبی رُوحانی تعلق بپتسمہ کے سیکرامنٹ
اور ہماری رُوحوں کی پاکیزگی میں پیدا کیا ہے جو مسیح کے خون اور رُوح سے
کی جاتی ہے۔

یہ سوال بالکُل سوال نمبر ۶۹ کی طرح ہے۔ دونوں سوال اِس بات پر
زور دیتے ہیں کہ خُدا کے وعدے عہد اور نجات کے نشان اِس سیکرامنٹ
میں ملتے ہیں۔

اگرچہ بپتسمہ خُود ہمیں نہیں بچاتا پھر بھی خُدا کا پاک رُوح ہمارے
بپتسمہ کو ہمیں یقین دلانے کے لئے استعمال کرتا ہے کہ واقعی ہم اپنے گناہ
سے پاک ہو گئے ہیں۔ بپتسمہ نجات کے اِس قدر نزدیک ہے کہ بائبل اکثر
ظاہری صفائی کو ہی باطنی صفائی کہتی ہے۔ اعمال ۲: ۳۸ میں لکھا ہے۔
"توبہ کرو اور تم میں سے ہر ایک اپنے گناہوں کی مُعافی کے لئے یسُوع مسیح

کے نام پر بپتسمہ لے۔ اعمال ۲۲: ۱۶ میں لکھا ہے۔ اب کیوں دیر کرتا ہے۔
اُٹھ بپتسمہ لے اور خداوند یسُوع مسیح کا نام لے کر اپنے گناہوں کو دھو
ڈال (۱۔ پطرس ۳: ۲۰ میں لکھا ہے اور اُسی پانی کا مشابہ بھی یعنی پانی کا
بپتسمہ یسُوع مسیح کے جی اُٹھنے کے وسیلہ سے اب تمہیں بچاتا ہے۔
اُس سے جسم کی نجاست کا دُور کرنا مراد نہیں۔ ظاہری پاکیزگی بلکہ خالص
نیت سے خدا کا طالب ہونا مراد ہے۔ (خداوند یسُوع مسیح کے جی اُٹھنے
کے سبب سے) غور کریں کہ بپتسمہ خداوند یسُوع مسیح ہمیں بچاتا ہے پانی نہیں
لیکن خداوند یسُوع مسیح ہمارے نجات دہندہ نے یہ حکم دیا ہے کہ پانی اُس
کے نجات بخش فضل کے لئے نشان اور مُہر ہو۔ اِس طرح ہمارا بپتسمہ
ضروری ہے کہ نشان کے طور پر ہمیں سکھائے کہ صرف مسیح ہمارے گناہوں
کو دھو سکتا ہے اور مُہر کے طور پر ہمیں یقین دلائے کہ واقعی ہمارے گناہ مسیح
کے وسیلہ سے دُھل گئے ہیں۔

پانی کا بپتسمہ پھر کلام مقدس میں ایک فرض کے طور پر پایا جاتا ہے۔ جس
کو نظر انداز کرنا خُدا کی نافرمانی کرنا ہے۔ لیکن ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ بپٹسٹ
کلیسیا کے لوگ جو اپنے بچوں کو بپتسمہ نہیں دیتے وُہ جان بُوجھ کر کلام مقدس
کی نافرمانی نہیں کر رہے۔ اِس لئے ہم اُنہیں غیر مسیحی لوگوں کی طرح مجرم نہ سمجھیں
یہ اُن کی عقل ہے جو غلط ہے اُن کا دل نہیں۔ اِس لئے ہم اُن کے
دل کو مجرم نہ ٹھہرائیں۔

کیا ہمیں ایماندار لوگوں کے بچوں کو بپتسمہ دینا چاہیے۔ اگلا سوال اِس
کا جواب دے گا۔

نمبر ۳۷ پر سوالات

۱۔ چونکہ پانی سے ظاہری صفائی ہماری رُوحوں کو نہیں دھو سکتی ۔ اِس لیے پانی کا بپتسمہ غیر ضروری ہے۔

غلط یا دُرست ___

۲۔ اور کونسا سوال نمبر ۳۷ کی مانند ہے؟ ___

دونوں کس بات پر زور دیتے ہیں ___

۳۔ بائبل مقدس سے تین حوالے دیں جو ظاہر کرتے ہیں کہ پاک رُوح ، (جو تمام کُتبِ مُقدسہ کا مصنّف ہے) سکھاتا ہے کہ ظاہری طور پر پانی سے دھونے میں اور نجات کے لیے باطنی صفائی میں ایک گہرا رُوحانی تعلق ہے؟

___

___

___

۴۔ دی ہُوئی آیات میں سے ہر ایک آیت (اوپر دی گئی آیات) ہمیں بتاتی ہے کہ کون اور کس طرح گناہوں کو دھو ڈالتا ہے۔ مناسب محاورات سے اقتباس کریں۔

ا ___

ب ___

ج ___

۵۔ پطرس رسُول بپتسمہ کو ایک استعارہ یا تشبیہ کہتا ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ پانی بذاتِ خُود گناہوں کو نہیں دھو دیتا؟

غلط یا دُرست ___

۶۔ بپتسمہ کا سیکرامنٹ ___ جس سے ہمارے گناہ دُور ہو جاتے ہیں۔ اِسے الہٰی ___ بھی کہا جاتا ہے۔

۷۔ اِن سوالوں میں ہمیں بپتسمہ کے بارے میں سکھایا گیا ہے۔ ہم اپنے گناہوں سے صاف ہو جاتے ہیں؟

___

___

۸۔ بپتسمہ چونکہ خُدا کا حکم ہے؟

___

___

۹۔ کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ تمام بپٹسٹ مُجرم ہیں کیونکہ وُہ اپنے بچوّں کو بپتسمہ نہیں دیتے۔

غلط یا درست ___

بیان کریں ___

___

___

۱۰۔ حزقی ایل ۳۶: ۲۵ لکھیں۔

۴۷۔ کیا بچّوں کو بھی بپتسمہ دینا چاہیئے؟

ہاں دینا چاہیئے کیونکہ وُہ اپنے ماں باپ کی طرح عہدِ فضل اور خداوند کے لوگ ہیں۔ اور چونکہ گُناہ سے نجات مسیح کے خُون کے وسیلہ سے ملتی ہے اور رُوح القدس کے ذریعے سے ایمان کا وعدہ ماں باپ کی طرح اُن کے ساتھ بھی ہے۔ اِس لیۓ وُہ بھی بپتسمہ کے ذریعے جو عہد کا نشان ہے۔ مسیحی کلیسیا میں پیوند کئے جاتے ہیں اور غیر مسیحی بچّوں سے فرق سمجھے جاتے تھے۔ نئے عہد نامے میں ختنہ کی جگہ بپتسمہ کی پاک رسم مقرّر ہُوئی ہے۔

سوال نمبر ۴۷ کے ساتھ بپتسمہ کے بیان کا حصّہ ختم ہوتا ہے۔ اِس آخری سوال میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ بپتسمہ کس کو دینا چاہیئے۔ یہ بہُت ضرُوری سوال ہے۔ کیونکہ یہ بیان کرتا ہے کہ دونوں ماں باپ اور بچّوں کو بپتسمہ دینا چاہیئے جو کہ نجات کا نشان اور مُہر ہے۔

یہ سوال بپٹسٹ کلیسیاؤں کی غلطی کی نشان دہی کرتا ہے جس طرح سوال نمبر ۴۳، رومن کیتھولک کلیسیا اور لُوتھرن کلیسیا بپتسمہ کے بارے میں غلطی کی نشان دہی کرتا ہے۔

اِس سوال میں بہُت باتیں ہیں جن پر ہم بحث کر سکتے ہیں۔ لیکن ہم صرف مختصر طور پر بڑی بڑی باتوں پر غور کریں گے۔

سب سے پہلے کتابچہ (بتاتا ہے) کہ مندرجہ ذیل حوالوں میں بچوں کی بپتسمہ کی تعلیم نجات کے عہد کی بُنیاد پر دی گئی ہے۔ یا عہدِ فضل کی وجہ

سے جس میں خُدا کا وعدہ ہے کہ وُہ برگزیدہ لوگوں کو یسُوع مسیح اور اُس کے رُوح کے وسیلہ سے بچائے گا اور ہمیشہ کے لیۓ اُن کا خدا اور دوست ہوگا۔ اِس عہد کا بیان پُوری بائبل میں کیا گیا ہے۔ جب خُدا نے ابراہام کو اپنی نجات کے عہد کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ جب خُدا نے ابراہام کو اپنی نجات کے عہد کے بارے میں بتایا تو اُس نے اُسے یقین دلایا کہ بچّے بھی اِس عہد میں شریک ہیں۔ ہم اِس کے بارے میں پیدائش ۱۷:۱-۹ تک پڑھتے ہیں۔

آیت نمبر ۸ میں دیکھیں (جس میں لکھا گیا ہے) کہ خُدا کا عہد ابدی عہد ہے۔ گو ایمانداروں کی بہُت سی نسلیں ابرہام کے بعد زندہ ہوں گی۔ ابرہام سے شرُوع کر کے تمام پُرانے عہد نامہ میں ختنہ کا سیکرامنٹ عہد کا نشان اور مُہر تھا۔ جو تمام لڑکوں کو دیا جاتا تھا۔ پیدائش ۱۷ باب کی آیات ۱۰ سے ۱۴ تک دیکھیں۔

نئے عہد نامہ میں وُہی عہد جاری رہتا ہے۔ اگرچہ اِس کا نشان اور مُہر بپتسمہ ہے۔ (جیسے کہ ہم دیکھ چکے ہیں) جو کہ ختنے کی جگہ مقرر کیا گیا ہے۔

وُہی عہد ایمانداروں کی نسلوں تک جاری رہتا ہے جو کہ اَب تک ابرہام کے فرزند کہلاتے ہیں۔ گلتیوں ۳:۷، ۲۹۔ ایمانداروں کے بچّے بھی ابھی تک خُدا کے عہد میں شریک ہیں جیسے کہ پُرانے عہد نامہ میں شامل تھے۔ یہ بات پطرس کے وعظ سے ثابت ہوتی ہے جو اُس نے عیدِ پنتکوست کے دن دیا۔ جب اُس نے کہا: وعدہ (عہد) تمہارے ساتھ (جو ایمان لائے ہو) اور تمہارے بچّوں کے ساتھ اور اُن سب دُور کے لوگوں کے لیۓ اور اُن

سب کے لیۓ جنہیں خداوند اپنے پاس بُلائے گا ۔ (اعمال ۲ : ۳۹) ہمارے نجات دہندہ نے دیکھا یا کہ نجات کے وعدے کا عہد ابھی تک بچوں کے لیۓ بھی ہے ۔ جب اُس نے کہا کہ بچوّں کو میرے پاس آنے دو ۔ اُنہیں منع نہ کرو ۔ کیونکہ خُدا کی بادشاہی ایسوں ہی کی ہے ۔ (لُوقا ۱۸ : ۱۵ تا ۱۸ دیکھیۓ) ۔

اِس لیۓ مسیحی ایمانداروں کے بچوّں کے ساتھ خُدا اَب بھی مسیح کے وسیلے نجات اور رُوح القُدس کے وسیلے نو زائیدگی اور ایمان کی نعمت کا وعدہ کرتا ہے ۔ جب بچوّں کے ساتھ عہد کا وعدہ ہے تو ایسے عہد کے نشان اور مُہر کے حقدار ہیں اور یہ بپتسمہ ہے ۔ یہ نوٹ کریں کہ عہد کا وعدہ صرف مسیحی ایمانداروں کے بچوں کے لیۓ ہے ۔ یہ اُن کے بچوّں کے لیۓ ہے ۔ یہ اُن کے بچوّں کے لیۓ نہیں جو مسیح پر ایمان نہیں رکھتے وُہ ابھی تک شیطان کے فرزند ہیں (گناہ میں پیدا ہونے اور اُس میں زندگی گزارنے کی وجہ سے) آنے والے دِنوں میں ہم بپتسٹ مسیحیوں کے بارے میں بحث کریں گے ۔ آپ کو جاننا چاہیئے کہ وُہ کیوں بچوّں کے بپتسمہ کے خلاف ہیں اور کس طرح اُن کو جواب دیں ۔

بچوّں کے بپتسمہ کے خلاف بپتسٹ مسیحیوں کے مندرجہ ذیل اعتراض ہیں اور ہم کلامِ مقدّس سے اِن اعتراضات کا کیا جواب دے سکتے ہیں ۔

۱ ۔ بچے نہ تو توبہ کر سکتے ہیں اور نہ ایمان لاکر مسیح کو قبُول کر سکتے ہیں اور نہ ہی اُنہیں بپتسمہ کی سمجھ ہے ۔ اِس لیۓ اُنہیں بپتسمہ نہیں دینا چاہیئے ۔ اِس کا جواب ہم یہ دے سکتے ہیں کہ پُرانے عہدنامہ میں بھی بچّے ختنہ کی حقیقت کو نہیں سمجھتے تھے ۔ لیکن خداوند کا حُکم تھا کہ اُن کا ختنہ کیا جائے ۔ عہد کا وعدہ

بچوں کو دیا جاتا ہے ۔ اِس لیۓ نہیں کہ وُہ سمجھتے ہیں بلکہ اِس لیۓ کہ وُہ خُدا کے برگزیدوں میں شامل ہیں ۔

۲ ۔ بچوّں کو بپتسمہ دینے کا بائبل مقدّس میں کوئی حُکم نہیں پایا جاتا ۔ ہمارا جواب یہ ہے کہ حُکم کی کوئی ضرورت نہیں ۔ کیونکہ عہد ابدی ہونے کی وجہ سے جاری رہتا ہے اور ایمانداروں کے بچّے ابھی تک اُس میں شامل ہیں ۔ جیسے پطرس رسُول اعمال ۲ : ۳۹ میں کہتا ہے ۔ (یہ وعدہ تم اور تمہاری اولاد کے لیۓ بھی ہے ۔)

بپتسٹ مسیحی لوگوں کو دیکھنا پڑے گا کہ یہ وعدہ کس جگہ بچوّں کے لیۓ ختم کر دیا گیا ہے ۔

۳ ۔ بائبل مقدّس کوئی ایسی مثال نہیں ۔ جب کہ کسی بچّے کو بپتسمہ دیا گیا ہو ۔ اگر یہ سچ ہے تو یہ ثابت نہیں کرتا کہ بچوّں کو بپتسمہ دینا کی رسم غلط ہے ۔ عہد میں بچّے بھی شامل ہیں ۔ اِس لیۓ اُن کو عہد کا نشان ملنا چاہیئے ۔ اِس کے علاوہ اعمال ۱۶ : ۱۵ ، ۳۳ ؛ ۱۸ : ۸ اور ۱ ۔ کرنتھیوں ۱ : ۱۶ میں خاندانوں کے بپتسمہ کا ذکر ہے ۔ جس میں بچّے بھی شامل تھے ۔

۴ ۔ متی ۲۸ : ۱۹ اور مرقس ۱۶ : ۱۶ میں بپتسمہ سے پہلے ایمان کو رکھا گیا ہے ۔ ہمارا جواب یہ ہے کہ یہ دونوں حوالے ارشادِ اعظم کے بارے میں ہیں اور مشن فیلڈ پر جو غیر مسیحی بالغ مسیح کو قبُول کریں ۔ اُنہیں تبدیلی اور ایمان کی بُنیاد پر بپتسمہ دیا جائے ۔ لیکن جب یہ بالغ مسیحی بن جاتے ہیں اور اُن کا بپتسمہ ہو جاتا ہے تو نجات کے عہد کا یہ مطالبہ ہے کہ اُن کے بچوّں کو بپتسمہ دیا جائے ۔ بپتسٹ اپنے بچوّں کو بپتسمہ نہیں دلواتے کیونکہ وُہ پُرانے اور نئے عہدنامہ کے عہد کو ٹھیک طرح سے نہیں سمجھتے ۔ ہم نتیجہ کے طور پر اِس بات کو دُہراتے ہیں کہ ہمارا یہ

ہرگز ایمان نہیں کہ ایک بچّہ جس کو بپتسمہ دیا جاتا ہے۔ وُہ نجات یافتہ ہے۔ بعض بچّے بپتسمہ سے پہلے ہی مسیح کے خُون اور رُوح سے دھوئے جاتے ہیں اور بعض اگرچہ برگزیدہ نہیں تو کبھی پاک نہیں کئے جاتے۔ لیکن مسیحی خاندان کے تمام بچے جو کلیسیا میں پیدا ہوتے ہیں۔ انہیں بپتسمہ ملنا چاہیئے۔

نمبر ۴۷ پر سوالات

۱۔ سوال نمبر ۴۷ ہمیں بتاتا ہے ___ اور ہم سیکھتے ہیں ___ غلطی پر ہیں۔

۲۔ کتابچہ ہمیں دکھاتا ہے کہ کس بُنیاد پر بچوں کو بپتسمہ دینا چاہیئے۔

ا۔ بچوں کی معصومیت۔

ب۔ نئے عہدنامہ میں بچوں کے بپتسمہ کی مثال۔

ج۔ عہدِ فضل

د۔ بچوں کو بھی نجات کی ضرورت ہے۔

۳۔ عہدِ فضل یا نجات کا عہد کیا ہے؟

۴۔ نجات کا عہد جو خدا نے ___

پیدائش باب ___ پرانے عہدنامہ میں جاری رہتا ہے۔

اور اب نئے عہدنامہ میں ___

۵۔ بچوں کے ساتھ خدا کا وعدہ سوال نمبر ۴۷ کے مطابق مشتمل ہے۔

ا۔ نجات ___ یسوع مسیح کے وسیلے۔

ب۔ رُوح القدس ___ ایمان۔

۶۔ کون سے بچوں کو بپتسمہ ملنا چاہیئے؟

۷۔ اُن آیات کے نیچے لکیر لگائیں۔ جن میں ایمانداروں کے بچوں کو نجات کے عہد میں شامل کیا گیا ہے؟

پیدائش ۱۷: ۱۰ ؛ ۱۲: ۳۹ یوایل ۲: ۱۶ متی ۱۹: ۱۴

یوحنا ۷: ۱ اعمال ۲: ۳۹ ۱۔کرنتھیوں ۷: ۱۴

۸۔ نجات کا عہد

ا۔ تمام پُشتوں میں جاری رہتا ہے۔

ب۔ نجات کے عہد کو بپٹسٹ صحیح طور پر سمجھتے ہیں۔

ج۔ نجات کے عہد کی پطرس نے تبلیغ کی۔

د۔ نجات کے عہد میں صرف وُہ شامل ہیں جو توبہ کرتے اور مسیح پر ایمان لاتے ہیں۔

ر۔ نجات کا عہد معصوم بچوں کے بپتسمہ کی بنیاد ہے۔ کون؟

۹۔ آپ بپٹسٹ کی اِن دلائل کا کیا جواب دیں گے؟

ا۔ چھوٹے بچوں کو بپتسمہ دینے کے لئے نئے عہدنامہ میں کوئی حکم نہیں پایا جاتا؟

بچّے ۔ بچّے خداوند یسوع مسیح کے بارے میں خوشخبری کو نہیں سمجھ سکتے۔ اس لئے انہیں بپتسمہ نہیں دینا چاہئے [illegible]

١٠۔ پیدائش ١٧: ١٧ لکھیں [illegible]

٥٧۔ عشائے ربّانی میں آپ کے لئے کس طرح یہ ظاہر ہوتا اور اس پر مہر کی جاتی ہے کہ آپ اس سیکرامنٹ کے ذریعے مسیح کی واحد قربانی جو صلیب پر دی گئی اور اس کے فوائد میں شامل ہیں؟

وہ اس طرح ہے کہ مجھے اور تمام ایمانداروں کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ اُس کی یادگار میں اس توڑی ہوئی روٹی میں سے کھائیں اور اس پیالے میں سے پئیں اور اُس نے اِن وعدوں کو اس کے ساتھ جوڑا ہے۔

پہلے یہ کہ میرے لئے اُس کا بدن صلیب پر قربانی کے طور پر چڑھایا گیا

اور اُسے توڑا گیا۔ یقینی طور پر جیسے مَیں اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہُوں کہ خداوند کی روٹی میرے لئے توڑی گئی اور پیالہ مجھے دیا گیا۔ اور مزید وُہ اپنے مصلُوب بدن اور بہائے ہُوئے خُون کے ذریعے میری رُوح کو ہمیشہ کی زندگی کے لئے سیر اور آسُودہ کرتا ہے۔ اور یقینی طور پر جیسے میں پاسبان کے ہاتھ سے خداوند کی روٹی اور شیرہ لیتا اور اپنے مُنہ سے اُسے چکھتا ہُوں جو مسیح کے بدن اور خُون کی علامت ہے۔

سوال نمبر ٧٥ سے ٨٢ تک دُوسرے سیکرامنٹ یعنی عشائے ربّانی کا بیان کیا گیا ہے۔ جسے ہمارے نجات دہندہ خداوند یسوُع مسیح نے مقرر کیا۔ اِس کا بیان اُسی طرح سے کیا جائے گا۔ جیسے بپتسمہ کے حصّے کا بیان کیا گیا ہے۔ (جس کا تعلق سوال نمبر ٦٩ سے ہے) چارٹ دیکھیں۔

اِس حصّے میں عشائے ربّانی کے بارے میں اُسی قسم کے سوال پُوچھے گئے ہیں جو سوال نمبر ٦٩ میں بپتسمہ کے بارے میں پُوچھے گئے تھے۔ یعنی اُس کی علامتی تعلیم۔

عشائے ربّانی میں (جو پاک شراکت اور خداوند کی میز کہلاتی ہے) اِس میں دو اجزاء ہیں یعنی روٹی اور شیرہ۔ جن دنوں میں بائبل مقدّس لکھی گئی اُن میں یہ خوراک کا ایک عام حصّہ تھے اور بیشک روٹی اَب بھی ہماری خوراک کا ایک بڑا حصّہ ہے۔ خداوند یسُوع مسیح نے کھانے پینے والی چیزوں کو چُنا کہ وُہ ایک پاک سیکرامنٹ کی علامت ہوں۔ کیوں؟

جس طرح خوراک ہماری جسمانی زندگی کے قیام کے لئے ضروری ہے۔ اسی طرح اُس کا بدن اور خون ہماری رُوحوں کی اَبدی زندگی کے لئے ضروری ہے۔ روٹی

اور شیرہ ہمیں مسیح کے بدن اور خُون کی یاد دلاتے ہیں۔ ضرُور ہے کہ کھانے کے لئے روٹی توڑی جائے۔ (اُن دِنوں میں چھُری سے روٹی کو نہیں کاٹتے تھے۔

ہمارے گناہوں کی ادائیگی کے لئے مسیح کا بدن توڑا گیا۔ (نوٹ کریں کہ مسیح کی ہڈی توڑی نہیں گئی۔ (دیکھئے یُوحنا ۱۹: ۳۱-۳۶) لیکن مَوت کے ذریعے اُس کا بدن اور رُوح ایک دُوسرے سے جُدا کئے گئے اور اِس صُورت میں اُس کا بدن ہمارے لئے توڑا گیا۔ شیرہ (مَے) لال رنگ کا ہوتا ہے اور اِس طرح وُہ خُون کو ظاہر کرتا ہے۔ اور مَے تھکے ماندوں اور کمزوروں کو تازگی بخشتی ہے۔ (اِسی طرح ہمیں رُوحانی تازگی حاصل ہوتی ہے)

اِس سوال میں دیکھتے ہیں کہ عشائے ربّانی دو سبق ہمیں سکھاتی ہے۔

(۱) مسیح نے جو کچھ بھی کیا ایک ہی بار کیا۔

(۲) جو کام کرنا وُہ جاری رکھتا ہے۔ اُس کا بدن اور خُون ایک ہی دفعہ صلیب پر چڑھایا گیا اور راستبازی اور رُوحانی زندگی جو اُس نے اپنی قیمتی موت کے ذریعے ہمارے لئے حاصل کی۔ وُہ رُوح القدُس کے ذریعے ہمیں لگاتار دیتا رہتا ہے۔ جِس طرح ہمیں ہمیشہ خوراک کی ضرُورت ہوتی ہے۔ اِسی طرح ہمیں مسیح کی زندگی اور اُس کے فضل کی ہر وقت ضرُورت ہے۔ ورنہ ہماری رُوحانی زندگی ختم ہو جائے گی۔

اِس طرح توڑی ہُوئی روٹی اور انڈیلا ہوا شیرہ ہمیں اُس کام کی یاد دلاتا ہے۔ جو مسیح نے صلیب پر ہمارے لئے کیا اور جیسے ہم روٹی اور مَے کو دیکھتے ہیں اور جس طرح ہم اُن میں شریک ہوتے ہیں۔ ہمیں اِس بات کا یقین حاصل ہوتا ہے کہ مسیح بذاتِ خُود ہماری رُوح کو ہمیشہ کی زندگی کے لئے سیر اور آسُودہ کرتا ہے۔

نوٹ کریں کہ دو دفعہ لفظ یقیناً استعمال ہُوا ہے۔

اِس سیکرامنٹ کے بیرُونی اجزاء یقیناً مسیح کے ساتھ ہمارے اتحاد کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ مسیح خداوند نے اِس سیکرامنٹ کے ذریعے رُوحانی سیری اور آسُودگی کا وعدہ کیا ہے۔ جِس طرح اُس نے بپتسمہ کے سیکرامنٹ کے ذریعے رُوحانی پاکیزگی کا وعدہ کیا ہے۔

نمبر ۷۵ پر سوالات

۱۔ سوال نمبر ۷۵ [illegible] ۸۲ دوسرے سیکرامنٹ پاک عشاء کے بارے جس طرح سوال نمبر [illegible]

۲۔ سیکرامنٹ کے مختلف نام بتائیں عشائے ربانی [illegible]

Holy Communion [illegible]

۳۔ اِس سوال کے مطابق کون عشائے ربّانی میں شامل ہو سکتا ہے؟ [illegible]

۴۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ عشائے ربّانی روحانی خوراک کا سیکرامنٹ ہے۔

کیوں [illegible]

ہماری روحوں کی ابدی زندگی کے لیے ضروری ہے

۵۔ مسیح کے کام کے بارے روٹی اور شیرہ ہمیں دو باتیں سکھاتے ہیں ۔ وُہ ہیں۔

و یسوع مسیح کے بدن کی روٹی کا ٹوٹنا

ب یسوع کے خون کی علامت انگوروں کا شیرہ

۶۔ جب ہم مسیح کے توڑے ہُوئے بدن کے بارے میں کہتے ہیں تو ہمارا اشارہ

۱۔ اُس کی ہڈی کا توڑا جانا جوکہ ایک خوفناک منظر ہے۔

۲۔ موت کے ذریعے اُس کے بدن اور رُوح کا جُدا ہونا۔

کونسا جواب درست ہے ؟

۷۔ مسیح کی مَوت ایمانداروں کو لگاتار راستبازی اور رُوحانی زندگی مہیّا کرتی ہے۔

درست ہے

غلط یا درست

۸۔ عشائے ربّانی میں شامل ہونے سے خُدا ہمارے ساتھ وعدہ کرتا ہے ؟

و ۔ سب جو اِس میں شریک ہوتے ہیں۔ یقینی طور پر حقیقی ایماندار ہیں۔

ب ۔ مسیح نے اپنا بدن ایک ہی بار حقیقی ایمانداروں کی نجات کے لیئے قُربان کر دیا۔

ج ۔ مسیح اپنی موت کے فوائد کے ذریعے ہماری رُوحوں کی پرورش کرتا رہتا ہے ۔

د ۔ وُہ سب جو دیکھتے اور روٹی کھاتے اور شیرہ کو پیتے ہیں حقیقت میں مسیح کے لوگ ہیں۔ غلط ہے

۹ ۔ عشائے ربّانی میں کھانے کے اجزاء مناسب ہیں کیونکہ مسیح ہماری رُوحوں کے لیے حقیقی خوراک ہے ؟

غلط ہے

غلط یا درست

۱۰ ۔ لُوقا ۲۲: ۱۹-۲۰ لکھیں۔ [illegible]

۷۶۔ مسیح مصلوب کا گوشت کھانے اور اُس کا خُون پینے کا کیا مطلب ہے ؟

اِس کا صرف یہ مطلب نہیں کہ ہم دِلی شوق اور خوشی کے ساتھ مسیح کے تمام دُکھوں اور موت کو قبُول کریں اور اِس طرح گناہوں کی مُعافی اور ابدی زندگی حاصل کریں۔ لیکن علاوہ اِس کے رُوح القدُس جو ہم میں اور مسیح میں سکونت کرتا ہے۔ اُس کے وسیلے سے مسیح کے مقدّس بدن کے ساتھ زیادہ سے زیادہ۔ پیوست ہوں اور اگرچہ وُہ آسمان پر ہے اور ہم زمین پر۔ باوجود اِس کے ہم اُس کے گوشت میں گوشت اور ہڈی میں سے ہڈی ہیں۔ اور ایک رُوح ہوکر اُس کے بدن یعنی کلیسیا میں شریک ہیں اور ایک ہی رُوح کے وسیلہ

سے زندہ اور ہمیشہ تابع ہیں۔

یہ سوال عشائے ربّانی کی حقیقت یا اُس کے رُوحانی مطلب کو بیان کرتا ہے۔ جس طرح سوال نمبر ، بتاتا ہے کہ رُوحانی پاکیزگی کا کام مسیح کے خُون اور رُوح کے ذریعے مکمل ہوتا ہے۔ سو یہاں ہم سیکھتے ہیں کہ رُوحانی طور پر مسیح کو کھانا اور پینا کیا ہے؟

غیر مسیحیوں کے لیے یہ بات بُہت عجیب اور نفرت انگیز ہوگی کہ انسانی گوشت کھایا اور خُون پیا جا سکتا ہے۔ مسیحیت کے ابتدائی دِنوں میں مسیحیوں پر دُشمنوں کی طرف سے یہ الزام لگایا جاتا تھا کہ یہ انسانی گوشت کھاتے اور خُون پیتے ہیں۔ بیشک عشائے ربّانی میں جسمانی طور پر مسیح کا گوشت کھانا اور خُون پینا نہیں بلکہ رُوحانی طور پر اُس سے سیری اور آسُودگی حاصل کرنا ہے۔

ہمیں یہاں سکھایا گیا ہے کہ ہم ایمان کے ذریعے مسیح سے سیری اور آسُودگی حاصل کرتے ہیں۔ ہم یقین کرنے والے دِل کے ساتھ مسیح کو قبُول کرتے ہیں۔ جیسے کہ پہلے سوال میں ظاہر کیا گیا ہے کہ مسیح کے بارے دو باتیں ہیں جو عشائے ربّانی میں شریک ہوتے وقت ہم یقین کرتے ہیں۔

۱۔ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ صلیب پر اُس کی قربانی بطور ایک کفّارہ تھی اور اُس کے دُکھ اور موت گُناہوں کی مُعافی اور ابدی زندگی کے لئے تھی۔

۲۔ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ رُوحانی طور پر اُس کے بدن کے ساتھ ہمارا اتحاد رُوح القدس کے وسیلہ سے ہوتا ہے اور مسیح کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کی زندگی ہماری رُوحوں میں سرایت کرتی ہے۔ مسیح ہمارا سر ہے اور ہم اُس کے بدن کے اعضا ہیں۔ کلیسیا کے شرکاء ہیں۔ ہم مسیح

کے اِس قدر قریب ہیں۔ جس طرح اُس کے جسمانی بدن کا اپنا گوشت اور ہڈّی ہوتی ہے۔

عشائے ربّانی میں شریک ہوتے وقت ہمارا ایمان دو باتوں کے بارے میں مضبُوط ہوتا ہے۔ (۱) مسیح کی قربانی جو اُس نے زمین پر دی۔ (۲) ہمارا اتحاد اُس کی شخصیت کے ساتھ جو آسمان پر ہے۔ اور جونہی ہم کھاتے ہیں۔ ہمیں اِس بات کا یقین حاصل ہوتا ہے کہ ہم اُس کے ہیں اور کبھی کوئی اُس کی راستبازی زندگی اور محبت سے ہمیں جُدا نہیں کرے گا۔

عشائے ربّانی میں ہمارا ایمان بُہت سرگرم ہوتا ہے۔ ہم گہرے طور پر یہ سوچتے ہیں کہ مسیح ہمارے لیے کیا کُچھ ہے۔ بپتسمہ اور عشائے ربّانی میں یہ فرق ہے۔ بپتسمہ اِس بات کا نشان اور مُہر ہے کہ خُدا نے ہمیں اپنا بنا لیا ہے جب کہ خُود ہمیں اِس بات کا علم ہوتا اور شاید جو کام وہ ہمارے لئے کر رہا ہے۔ وہ ہمارے شعُور میں نہیں ہوتا۔ ہم اپنی نئی پیدائش کے لئے کُچھ نہیں کرتے۔ لیکن عشائے ربّانی کے وقت ہماری رُوحیں بُہت سرگرم اور شعُوری حالت میں ہوتی ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں۔ ہم چکھتے ہیں اور کھاتے ہیں۔ ہماری رُوحیں مسیح سے سیری اور آسُودگی حاصل کرتی ہیں اور خُوش ہوتی ہیں۔ (لُطف اندوز ہوتی ہیں) چونکہ ایک ہی بار خُدا کے ساتھ اتحاد ہو جاتا ہے اِس لئے ایک ہی دفعہ ہمارا بپتسمہ ہوتا ہے۔ اِس لئے ہمیں عشائے ربّانی کو لینا اپنی پُوری زندگی میں جاری رکھنے کی ضرُورت ہے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ عشائے ربّانی میں داخل ہونے سے ہمیں چند لمحوں کے لئے شراکت حاصل نہیں ہوتی بلکہ اِس کی برکت اُس وقت تک جاری رہتی ہے جب تک ہمیں عشائے ربّانی میں پھر شامل ہونے کا موقعہ نہیں ملتا۔

نمبر ۶۷ پر سوالات

۱۔ سوال نمبر ۶۷ میں ہم لکھتے ہیں کہ ___________ مسیح مصلوب ہے۔ کا گوشت کھانے اور اس کا خون پینے کا مطلب ہے؟

اور مسیح سے سیری اور آسُودگی حاصل کرنے کا کیا مطلب ہے؟

____

۲۔ ہمیں اِس بات کا اقرار کرنا چاہیئے کہ ہم مسیح آدم خور ہیں۔ کیونکہ ہم مسیح کا گوشت کھاتے اور اُس کا خُون پیتے ہیں؟

غلط یا درُست ___ غلط ___

بیان کریں ___________

____

۳۔ یُوحنّا ۶: ۵۳ - ۵۸ تک پڑھ کر مندرجہ ذیل سوالوں کا جواب دیں؟

ا۔ مسیح کو کھانے اور پینے سے ہمیں کیا حاصل ہوتا ہے؟

آیات ۵۳-۵۴

____

ب۔ جب ہم مسیح کو کھاتے اور پیتے ہیں ___________

ہم مسیح میں ___________

یُوحنّا ۶: ۵۶ ___________

ج۔ مسیح زندہ ___________ آسمان سے

اسرائیلیوں نے ___ بیابان میں ___

___ من کھایا ___ اور مر گئے۔

د۔ مسیح کو کھانے اور پینے سے ہماری رُوحیں ہمیشہ زندہ رہیں گی

اور ہمارے بدن ہمیشہ ___________

____

___________ آیت ۵۴

۴۔ مسیح کو کھانے سے ہم خاص طور پر اُس کے بارے میں دو باتوں کا یقین کرتے ہیں؟

ا ___________

ب ___________

۵۔ مسیحیوں کا اتنا گہرا تعلق مسیح کے ساتھ ہے کہ بائبل مقدس ہمارے بارے میں کیا کہتی ہے؟

____

____

۶۔ زندہ مسیح کی زندگی لگاتار ہماری رُوحوں میں رُوح القدس کے وسیلے بہتی رہتی ہے؟

غلط یا درست ___ درست ___

۷۔ اگر بے ایمان لوگ عشائے ربّانی میں شامل ہوں تو وُہ ظاہری اجزاء یعنے روٹی اور شیرہ کو حاصل کرتے ہیں۔ لیکن اُن کی رُوحوں کو مسیح سے سیری اور آسُودگی حاصل نہیں ہوتی۔

غلط یا درُست ___ درست ___

۸۔ اگر تمام مسیحی مسیح کے بدن یعنے کلیسیا سے متحد ہوں تو رُوحانی طور پر وُہ ایک دُوسرے سے متحد ہوتے ہیں۔

غلط یا درست ________ درست

۹۔ بپتسمہ اور عشائے ربّانی میں یہ فرق ہے کہ بپتسمہ اِس بات کا نشان ہے کہ ہمیں خدا کا فضل ہمارے تعاون کے بغیر ہمیں حاصل ہوتا ہے۔ لیکن عشائے ربّانی میں خُدا کا فضل ہمارے تعاون اور سرگرم ہونے کا نشان ہے۔ غلط یا دُرست ________ درست

۱۰۔ ۱۔کرنتھیوں ۱۰:۱۶ لکھیں۔

۷۷۔ کونسی جگہ مسیح نے وعدہ کیا ہے کہ وُہ ایمانداروں

____

کی پرورش اِس طرح اپنا بدن کھلانے اور خون پلانے

____

کے ذریعے سے کرے گا جس طرح وُہ یقینی طور پر توڑی ہوئی

____

روٹی کو کھاتے اور پیالے میں سے پیتے ہیں۔

____

عشائے ربّانی کو مقرر کئے جانے کے بارے میں لکھا ہے۔ خداوند یسوع

نے جس رات وُہ پکڑوایا گیا۔ روٹی لی اور شُکر کرکے توڑی اور کہا۔ لو کھاؤ یہ میرا بدن ہے جو تُمہارے لئے توڑا جاتا ہے۔ میری یادگاری کے لئے ایسا ہی کیا کرو۔ اِسی طرح اُس نے کھانے کے بعد پیالے کو بھی لیا اور کہا یہ پیالہ میرے خون میں نیا عہد ہے۔ جب کبھی پیئو میری یادگاری کے لئے یہی کیا کرو۔ کیونکہ جب کبھی تم یہ روٹی کھاتے اور اِس پیالے میں سے پیتے ہو خداوند کی موت کا اظہار کرتے ہو۔ جب تک وُہ نہ آئے۔

مقدس پولُس نے بھی اِس وعدہ کو دُہرایا ہے۔ جہاں وُہ کہتا ہے۔ برکت کا پیالہ جس پر ہم برکت چاہتے ہیں۔ کیا یہ مسیح کے خُون کی شراکت نہیں کیونکہ روٹی ایک ہی ہے۔ اِس لئے ہم جو بہت سے ہیں ایک بدن ہیں کیونکہ ہم سب ایک ہی روٹی میں شریک ہوتے ہیں۔

سوال نمبر ۷۷ میں عشائے ربّانی کے قیام کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ ہمارے پاس کلام مقدس کی طرف سے اختیار ہے کہ عشائے ربّانی واقعی ایک سیکرامنٹ ہے۔ جسے خداوند یسُوع مسیح نے مقرر کیا ہے۔ یہ سوال بالکل سوال نمبر ۷۱ کی طرح ہے جس میں بپتسمہ کے مقرر ہونے کو ظاہر کیا گیا ہے۔ (ہمارے پاس بائبل کا اختیار ہونا چاہیئے۔ اگر سیکرامنٹ انسان کی مقرر کردہ رسموں سے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں)۔

تین اناجیل (متی، مرقس، لُوقا) اور ۱۔کرنتھیوں ۱۱:۲۳-۲۵ عشائے ربّانی کے مقرر ہونے کا ذکر کرتے ہیں۔ خداوند یسُوع مسیح کی شخصیت اور موت سے رُوحانی طور پر پرورش کرنے کا وعدہ اِن حوالوں میں پایا جاتا ہے۔ اِس کتابچہ میں عشائے ربّانی کے عنوان کے تحت ایک مزید حوالہ ۱۔کرنتھیوں ۱۰:۱۶-۱۷ سے اقتباس کیا گیا ہے۔ اور یہ وعدہ بھی دُہرایا گیا ہے۔

استعمال کیا گیا ہے۔
(نوٹ کریں کہ سوال نمبر ۱۷ کے آخر میں وُہی محاورہ
جس کا ظاہری طور پر یہ مقصد تھا۔ بات کی تصدیق کی جائے کہ دونوں سیکرامنٹ
مسیح کے مقرر کردہ ہیں۔ جن کی تجدید مقدس پولُس نے کی ہے۔
آؤ ہم پاک عشاء کو ادا کرنے کے بارے میں مزید باتوں پر غور کریں۔
۱۔ عشائے ربّانی عیدِ فسح کی رسم کے سلسلہ میں خداوند یسُوع نے قائم کی۔
عیدِ فسح کا کھانا کھانے کے بعد خداوند یسُوع مسیح نے فسح کے کھانے کی میز
پر سے بے خمیری روٹی اور مے کو لے کر اِس نئے سیکرامنٹ کو قائم کیا۔ یہ
حقیقت میں عیدِ فسح کے سیکرامنٹ کو جاری رکھتا ہے۔ ماسوائے اِس کے کہ عشائے ربّانی
میں ہم پیچھے دیکھتے ہیں اور مسیح کی موت کو یاد کرتے ہیں۔ جب کہ پُرانے عہدنامہ میں فسح
کا اشارہ سامنے مسیح کی مُوت کی طرف تھا۔ ایک اور فرق یہ ہے کہ فسح ایک خُون کا
سیکرامنٹ تھا (فسح کے برّے کا خُون لگایا جاتا تھا) جب کہ عشائے ربّانی میں خُون
نہیں کیونکہ مسیح نے پہلے ہمیشہ کے لئے صلیب پر اپنا خُون بہا دیا۔
۲۔ خداوند یسُوع مسیح کا حُکم ہے کہ سب ایماندار اِس میں شامل ہوں۔
اِسی طرح کیا کرو کا مطلب ہے کہ جو خداوند یسُوع پر ایمان رکھتے ہیں، وُہ عشائے ربّانی
کے وقت اپنی رُوحوں کو سیر اور آسُودہ کریں۔ اِسے نظرانداز کرنا یا اِس میں سستی اور
لاپرواہی کرنا مسیح کے خلاف اور اُس کے کفّارہ کی موت کے خلاف ایک بڑا گناہ ہے۔
۳۔ عشائے ربّانی کی پاک رسم اکثر کلیسیا میں منائی جائے۔ "کیونکہ جب
کبھی تُم یہ روٹی کھاتے یا اِس پیالے میں سے پیتے ہو" (۱۔ کرنتھیوں ۱۱: ۲۵) کلام
مقدّس میں یہ مقرر نہیں کیا گیا کہ یہ پاک رسم کتنی دفعہ منائی جائے۔ جان کیلون کا
خیال ہے کہ اِس پاک رسم کو ہفتہ میں ایک دفعہ منانا چاہیئے۔ بعض کلیسیائیں
بیشک ہفتہ میں ایک دفعہ اِسے مناتی ہیں۔ بعض مہینے میں ایک دفعہ۔ بعض

ہر تین ماہ کے بعد اور بعض سال بھر میں صرف تین دفعہ۔ مقامی کلیسیا کی بہتری
اور ترقی کے لئے سیشن کو چاہیئے کہ وُہ اِس کے بارے میں خود فیصلہ کرے۔
۴۔ یہ سیکرامنٹ بپتسمہ کی طرح کلیسیا کا ضابطہ ہے۔ کلام کی تعلیم کے ساتھ
اِسے بھی لازمی طور پر ماننا چاہیئے۔ خداوند یسُوع مسیح کے شاگرد اکٹھے تھے
جب اُس نے اِس پاک رسم کو مقرر کیا۔ اِسے پوشیدگی یا علیحدگی میں ادا نہیں
کرنا چاہیئے۔ اگرچہ ایلڈر کی زیرِ نگرانی اِسے شخصی گھروں میں ادا کیا جا سکتا ہے۔
۵۔ عشائے ربّانی میں دُوسرے ایمانداروں کے ساتھ جو اِس میں شریک
ہوتے ہیں ایک رُوحانی شراکت پائی جاتی ہے۔ یہ بات ۱۔ کرنتھیوں ۱۰: ۱۷ میں
بڑی صفائی کے ساتھ سکھائی گئی ہے جو حقیقت میں اِس طرح سے ہے: "چونکہ
روٹی ایک ہی ہے۔ اِس لئے ہم جو بہُت سے ہیں۔ ایک بدن ہیں کیونکہ ہم سب
اِسی ایک روٹی میں شریک ہوتے ہیں۔ عشائے ربّانی کے میز پر روٹی کھانے سے۔
(ریفارمڈ کلیسیاؤں میں قربانی کے لئے کوئی مذبحہ نہیں ہوتا) دُوسرے ایمانداروں
کے ساتھ مسیح میں ہماری شراکت ہوتی ہے۔ جو زندہ روٹی ہے۔

نمبر ۱۷ پر سوالات

۱۔ سوال نمبر ۱۷ میں عشائے ربّانی کے لئے ہمارے پاس بائبل کا اختیار
ہوتا ہے ________________
مسیح خداوند کی مقرر کردہ ہے۔
۲۔ لُوقا اور یُوحنّا سب عشائے ربّانی کے دیئے جانے (مقرر ہونے) کا

ذکر کرتے ہیں؟

غلط یا درست

۳۔ عشائے ربانی درحقیقت پرانے عہد نامہ کی رسم کا منانا جاری رکھتا ہے؟

۴۔ ہمارے پاس کیا ثبوت ہے کہ جب کبھی عشائے ربانی کی پاک رسم ادا کی جائے تو ہر ایماندار اُس میں شامل ہو؟

۵۔ بائبل مقدس ہم کو بتاتی ہے کہ عشائے ربانی کی رسم سال میں کم از کم چار دفعہ منانی چاہیئے؟

غلط یا درست

بیان کریں

۶۔ عشائے ربانی رسُولوں کے لئے مقرر کی۔ جب وُہ سب جمع تھے۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں۔

ا ۔ کہ یہ رسُولوں کے لئے ہے۔

ب ۔ پاسبان جہاں چاہے وُہ اِسے شخصی طور پر دے سکتا ہے۔

ج ۔ صرف کلیسیا کو دینی چاہیئے۔ جب وُہ کلام سُننے کے لئے جمع ہوتے ہیں۔

کونسا جواب دُرست ہے۔

۷۔ آپ اِس رسم کے بارے میں کیا سوچتے ہیں کہ عشائے ربانی مستقیم ہونے والوں کو کلیسیا کی موجودگی میں دینی چاہیئے؟ (جب باقاعدہ ممبران دیکھتے رہے ہوں)۔

۸۔ مندرجہ ذیل میں موازنہ کریں۔

سیکرامنٹوں کا مقرر کیا جانا۔	کلام مقدس میں منع کیا گیا ہے۔
پرانے عہد نامہ کی عید فسح	اس سے لاپرواہی کرنا گناہ ہے۔
خفیہ طور پر عشائے ربانی کو ادا کرنا۔	ایمانداروں کی شراکت
یہ میری یادگاری میں کیا کرو۔	سوال نمبر ۱ ، ،،
ایک روٹی	عشائے ربانی میں جاری رہتی ہے۔

۹۔ ایک روٹی جو عشائے ربانی میں استعمال ہوتی ہے ہمیں سکھاتی ہے کہ وُہ سب جو زندہ روٹی مسیح میں شامل ہیں۔ اُن کی شراکت

ا ۔ صرف مسیح کے ساتھ ہوتی ہے۔

ب ۔ دُوسرے مسیحیوں کے ساتھ۔

ج ۔ مسیحیوں اور مسیح دونوں کے ساتھ۔

کونسا جواب دُرست ہے۔

۱۰۔ متی ۲۶:۲۶-۲۷

۸۷۔ کیا پھر روٹی اور شیرہ مسیح کا حقیقی گوشت اور خون بن جاتے ہیں؟

نہیں۔ جس طرح بپتسمہ میں پانی مسیح کے خون میں تبدیل نہیں ہو جاتا۔ نہ ہی گناہوں کو دھونے کے لئے ایسا ہوتا ہے۔ یہ صرف الٰہی نشان ہے۔ ہمارے یقین اور تسلی کے لئے۔ اسی طرح عشائے ربانی میں مقدس روٹی مسیح کے بدن میں تبدیل نہیں ہو جاتی۔ بلکہ اُس کی خاصیت ویسی ہی رہتی ہے۔ اگرچہ استعمال کے وقت ہم اُسے مسیح کا بدن کہتے ہیں۔

سوال نمبر ۸۷، میں رومن کیتھولک کلیسیا کی غلطی کی تردید کی گئی ہے۔ (یہ سوال ایک طرح سے سوال نمبر ۷۲ کا جڑواں حصہ ہے جو بپتسمہ کے بارے میں غلطی کی تردید کرتا ہے۔)

۱۲۱۵ء میں رومی کلیسیا نے یہ تعلیم اختیار کی کہ عشائے ربانی میں روٹی اور شیرہ مسیح کے حقیقی بدن اور خون میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ یہ تبدیلی مادہ یا جوہر کی تبدیلی کہلاتی ہے۔ یہ لاطینی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے جوہر یا مادے کا کسی اور جوہر میں بدل جانا۔

سوال نمبر ۸۰ جو رومی کلیسیا کی اس غلطی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اُس کا اضافہ بعد میں کیا گیا۔ جیسے کہ ہم اس کتابچہ میں ہم دیکھیں گے۔ مادہ کی تبدیلی کی تعلیم یہ ہے کہ روٹی اور شیرہ معجزانہ طریقہ سے مسیح کے حقیقی

بدن اور خون میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ یہ تعلیم اتنی عجیب و غریب ہے کہ آپ حیران ہو جاتے ہیں کہ کس طرح کسی کے دماغ میں ایسا خیال آ سکتا تھا۔ یہ غلط تعلیم خداوند یسوع مسیح کے ایک چھوٹے سے جملہ کی غلط تفسیر یا تشریح سے پیدا ہوئی ہے جو اُس نے پاک عشا کے موقعہ پر کہا۔ اُس نے متی ۲۶: ۲۶-۲۸ میں کہا "یہ میرا بدن ہے" (روٹی کی طرف اشارہ کر کے) لیکن خداوند یسوع مسیح کا یہ مطلب نہیں تھا کہ وُہ اپنے ہاتھ میں اپنے گوشت کا ایک ٹکڑا پکڑے ہوئے ہے۔ یا اپنے حقیقی خون کا پیالہ اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے ہے۔ لیکن اس چھوٹے سے جملے کا مطلب ہے کہ روٹی اور شیرہ اُس گوشت اور خون کو ظاہر کرتے ہیں۔ (یا اُس کے گوشت اور خون کی علامت ہیں)۔

کیا ہم یہ ثابت کر سکتے ہیں۔ جی ہاں۔ جب اُس نے کہا۔ دروازہ میں ہوں۔ (یوحنا ۱۰: ۷) اور جب اُس نے کہا کہ انگور کا حقیقی درخت میں ہوں۔ (یوحنا ۱۵: ۱) اُس کا یہ مطلب نہیں تھا۔ وُہ حقیقی معنوں میں دروازہ بن گیا ہے یا انگور کا درخت بن گیا ہے۔ بلکہ وُہ دروازے اور حقیقی انگور کو ظاہر کرتا ہے یا اُن کی علامت ہے۔

رُومی کلیسیا کی یہ تعلیم نہ صرف کلام کو مروڑ کر پیش کرتی ہے۔ یہ بات ہماری عقل کے بھی خلاف ہے۔ یہ بیوقوفی کی بات ہے کہ ایک چیز جو دیکھنے، چکھنے، کھانے اور قدرتی اجزاء کے لحاظ سے بھی روٹی ہو۔ وُہ انسانی گوشت کا ٹکڑا ہو۔ یہ ایمان نہیں بلکہ توہم پرستی ہے۔ جو معجزے خداوند نے کئے وُہ حقیقی معجزے تھے۔ جب اُس نے پانی کو مَے میں تبدیل کیا (یوحنا ۲: ۶-۸) یہ حقیقت میں جوہر یا مادے کی تبدیلی ہے۔ وُہ ہر لحاظ سے مَے تھی اور کسی کو بھی اُس کے بارے میں شک نہیں تھا۔

کیوں یہ سوال صرف روٹی کے بارے میں کہتا ہے اور شیرے کے بارے میں نہیں۔ کیونکہ رومن کیتھولک کلیسیا کی عشائے ربانی میں اسے پاک ماس کہتے ہیں۔ صرف روٹی لوگوں کو دی جاتی ہے اور چونکہ گوشت میں خون ہوتا ہے۔ اس لئے لوگوں کو خون بھی ملتا ہے۔ جب وہ گوشت (روٹی) کو کھاتے ہیں۔ بیشک یہ اور زیادہ خراب انسانی دلیل ہے۔

لوتھرن کلیسیا کی تعلیم بھی اتنی اچھی نہیں۔ مارٹن لوتھر نے سکھایا ہے کہ مسیح کا گوشت اور خون اس روٹی اور شیرہ کے ساتھ ہوتے ہیں۔ اگرچہ وہ حقیقت میں (روٹی اور شیرہ) تبدیل نہیں ہو گئے۔ مسیح کا انسانی بدن، ایک ہی ہے اور وہ آسمان پر ہے۔ وہ عشائے ربانی کی میزوں پہ ہر دور اور زمانے میں بکھرتا نہیں ہے۔ مسیح کا بدن روحانی نہیں بلکہ جسمانی ہے اور اسے ہم جسمانی طور پر کھا نہیں سکتے۔

ہم ان معنوں میں مسیح کے بدن سے سیری اور آسودگی حاصل کرتے ہیں کہ بذریعہ ایمان اس کی نجات بخش موت اور اس کے جی اٹھنے کی برکت میں شامل ہو جاتے ہیں اور یہ روح القدس کے وسیلہ سے ہوتا ہے جو ہمارے دلوں میں کام کرتا ہے۔

نمبر ۸۷ پر سوالات

۱۔ مجھے سوال نمبر ۲۷ پسند ہے کیونکہ یہ سوال ________ تردید کرتا ہے ________ کلیسیا ________

۲۔ ________ غلط تعلیم کب قانونی طور پہ قبول کی گئی۔ کونسے سال میں ________

۳۔ جوہر یا مادہ کی تبدیلی کے محاورے کا کیا مطلب ہے۔ اور عشائے ربانی کی طرف یہ کس طرح اشارہ کرتا ہے؟

____

____

۴۔ آپ مسیح کے اِن الفاظ کی کیا تشریح کریں گے۔ "یہ میرا بدن ہے" ________

____

____

۵۔ رومی کلیسیا کا معجزہ کہ روٹی بدن میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ ناقص اور کمزور معجزہ ہے۔ کیونکہ فرضی تبدیلی کے بعد بھی روٹی ویسی کی ویسی ہی ہے؟

____

____

۶۔ جب لوگ رومن کیتھولک کلیسیا کی ماس میں شیرہ نہیں لیتے تو وہ کیسے خیال کرتے ہیں کہ انہیں شیرہ (خون) بھی ملا ہے۔

____

۷۔ لوتھرن کلیسیا کی تعلیم ہے۔

ا۔ روٹی اور شیرہ مسیح کا حقیقی گوشت اور خون بن جاتے ہیں۔

ب۔ روٹی اور شیرہ کے ساتھ مسیح کا گوشت اور خون ہوتا ہے۔

کونسا جواب درست ہے۔

۸۔ لُوتھر کا خیال ہے کہ وُہ پاک عشاء کے وقت مسیح کا حقیقی گوشت، کھاتے اور حقیقی خُون پیتے ہیں؟

____

غلط یا دُرست

۹۔ مسیح کا حقیقی بدن عشائے ربّانی کے وقت حاضر نہیں ہو سکتا؟

کیونکہ ____________

____

____

۱۰۔ یُوحنّا ۶: ۳۶ لکھیں۔ لیکن میں نے تم سے کہا کہ تم نے مجھے دیکھ لیا پھر بھی ایمان نہیں لاتے

۷۹۔ پھر کیوں مسیح یسُوع روٹی کو کہتا ہے کہ یہ میرا بدن ہے اور شیرہ کے پیالہ کو یہ میرا خُون ہے یا میرے خون میں نیا عہد ہے اور مقدّس پولُوس اسے مسیح کے بدن اور خون میں شراکت کہتا ہے۔

مسیح نے اسے بغیر بڑے مقصد کے نہیں کہا۔ یعنی کہ وُہ ہمیں سکھائے کہ جس طرح روٹی اور شیرہ ہمارے بدن، جسم اور عارضی زندگی کو قائم رکھتے

ہیں۔ اُسی طرح اُس کا مصلُوب بدن اور بہایا ہُوا خُون ابدی زندگی کے لئے ہماری رُوحوں کے لئے خوراک ہے۔ بلکہ اِس سے کہیں زیادہ وُہ اِس ظاہری نشان اور عہد کے ذریعے یقین دلاتا ہے کہ جس طرح ہم جسمانی طور پر اِن ظاہری نشانات کو اُس کی یادگاری میں لیتے ہیں رُوحانی طور پر ہم اُس کے حقیقی بدن اور خُون میں شریک ہو گئے اور اُس کے دُکھ اور فرمانبرداری ہماری ہے۔ جیسے کہ ہم نے خُود دُکھ اُٹھایا ہے اور سب کچھ کیا ہے۔

یہ دیکھ کر کہ عشائے ربّانی میں جسمانی طور پر نہ اُس کے بدن کو کھا سکتے ہیں اور نہ ہی خُون کو پی سکتے ہیں۔ اَب ہم سیکھتے ہیں کہ روٹی اور شیرہ لیتے وقت ہم کیا کھاتے اور پیتے ہیں۔ جیسے سوال نمبر ۷۳ میں سکھایا گیا ہے کہ بپتسمہ کے سیکرامنٹ میں یقین کا فضل ملتا ہے۔ ہم یہاں سیکھتے ہیں کہ ایمانداروں کو یقین کا فضل حاصل ہوتا ہے۔ جب وُہ مناسب طریقے سے عشائے ربّانی میں شریک ہوتے ہیں۔ منزلاً ایمانداروں کو یقین دلاتا ہے کہ مسیح کا بدن اور خُون یعنی اُس کی موت حقیقت میں اُس کی نجات کے لئے ہے۔

ہمیں سیکرامنٹ کی زبان سے واقف ہونا چاہیئے۔ اِس کا یہ مطلب ہے کہ ظاہری نشان اکثر بذاتِ خُود رُوحانی برکت کہلاتا ہے۔ بپتسمہ کا پانی گُناہ کو دھونے والا کہلاتا ہے۔ (اعمال ۲۲: ۱۶) روٹی اور شیرہ مسیح کا بدن اور خُون کہلاتے ہیں۔ اِسی لئے فضل کے وعدہ کو ظاہری علامت کے ساتھ لگایا گیا ہے۔ جب وُہ مناسب طور سے لئے جاتے ہیں۔ حقیقت میں یہی سیکرامنٹ ہے یعنی ایک ظاہری نشان جسے رُوحُ القدس رُوحانی فضل ہم تک پہنچانے کے لئے استعمال کرتا ہے۔ بپتسمہ اور عشائے ربّانی محض خالی رسمیں نہیں بلکہ خُدا اُن کے ذریعے اپنا فضل ہمیں دیتا ہے۔ تاہم یہ

بیان کرنا ہمارے لئے ضروری ہے کہ دونوں یعنی بپتسمہ اور عشائے ربانی تبدیل کرنے والے سیکرامنٹ ہیں لیکن ایمان کو مضبوط اور فضل کی تصدیق کرنے والے ہیں جو پہلے سے موجود ہوتا ہے یا موجود ہوگا۔ بچوں کے بپتسمہ کے معاملہ میں۔

اِس سوال میں عشائے ربانی کے دونوں پہلوؤں یعنی نشان اور مہر کو دوبارہ بیان کیا گیا ہے۔ (سوال نمبر ۷۵ میں بھی اِس پہ زور دیا گیا تھا)۔ اوّل ہمیں یہ سکھایا گیا ہے کہ اُس کا مصلوب بدن اور بہایا ہوا خون ہماری رُوحوں کی اَبدی زندگی کے لیے حقیقی کھانے اور پینے کی چیز ہیں۔ دوم۔ مسیح خداوند کی فرمانبرداری اور موت کی مہر ہم پہ رُوح القدس کے وسیلہ سے لگائی جاتی ہے۔ جب ہم بذریعہ ایمان روٹی اور مے کو لیتے ہیں یعنی ہمارے دلوں میں اِس بات کا پختہ یقین پیدا ہوتا ہے کہ ہم مسیح کی ملکیت ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ یہ کتنا ضروری ہے کہ عشائے ربانی کے مطلب اور مقصد کو مناسب طور سے جانیں کہ یہ سب سے بڑا رُوحانی حق ہے جو خدا نے ہم کو دیا ہے۔ آپ ایک لمحہ بھی صبر نہ کریں۔ جب تک آپ کو پاک عشاء میں شامل ہونے کی اجازت نہ ملے۔

نمبر ۷۹ پر سوالات

۱۔ سوال نمبر ۷۹ ہمیں سکھاتا ہے کہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

جب ہم پاک عشاء میں مناسب طور سے شامل ہوتے ہیں۔

۲۔ یہ سچ ہے کہ عشائے ربانی لیتے وقت ہم مسیح کو یاد کرتے ہیں۔ لیکن ہمیں کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

غلط

غلط یا درست

۳۔ سیکرامنٹ کی زبان کا مطلب ہے۔ درست کے نیچے لکیر لگائیں۔

ا۔ ظاہری نشان سیکرامنٹ نہیں ہوتا۔

ب۔ ظاہری نشان کو وُہی کچھ کہا جاتا ہے جن باتوں کو ظاہر کرتے ہیں۔

ج۔ ظاہری اجزا اور اجزا میں بدل جاتے ہیں۔

۴۔ یہ مناسب نہیں کہ ہم سیکرامنٹ کی روٹی اور شیرہ کو مسیح کا بدن اور خون کہہ کر پکاریں۔

درست

غلط یا درست

۵۔ سیکرامنٹ ایک تبدیل کرنے والا قانون ہے۔ یعنی یہ ایک رُوحانی طور پر مُردہ شخص میں زندگی پیدا کر سکتا ہے۔ جب وُہ اِس میں شریک ہوتا ہے؟

درست

غلط یا درست

بیان کریں لیکن ایمان کو مضبوط اور فضل کی تصدیق کرنے والے ہیں جو پہلے سے موجود ہوتا ہے

۶۔ عشائے ربانی دونوں ایک ظاہری علامت اور مُہر ہے۔ یہ سکھاتا ہے

رُوح القدُس کے کام کے وسیلہ سے

۷۔ کیا بے ایمان اگر عشائے ربّانی میں شامل ہوں تو اُنہیں سوائے تھوڑی سی روٹی اور شیرہ کے کچھ نہیں ملتا؟

۸۔ اَب جب کہ آپ ایماندار بن گئے ہیں۔ آپ سوچتے ہیں کہ اَب جماعت کے رُوبرُو اقرار اور اِس کی تصدیق سے پہلے آپ عشائے ربّانی میں آپ کو شامل ہونا چاہیئے؟
بیان کریں

۹۔ جب آپ عشائے ربّانی کی برکتوں کے بارے میں اور سیکھ رہے ہیں تو کیا آپ اِس میں شامل ہونے کے لیۓ زیادہ خواہش مند ہوگئے ہیں؟

۱۰۔ ا۔ کرنتھیوں ۵ : ۸ لکھیں۔

۸۰۔ عشائے ربّانی اور پوپ صاحب کی مقرّر کردہ ماس میں کیا فرق ہے۔

عشائے ربّانی اِس بات کی تصدیق کرتی ہے۔ خداوند یسُوع مسیح کی واحد قُربانی سے جو صلیب پر دی ہمارے تمام گُناہ مُعاف ہُوگئے ہیں اور رُوح اُلقدُس کے وسیلہ سے ہم مسیح میں پیوند کئے گئے ہیں جو اپنے حقیقی بدن سمیت اب آسمان پر باپ کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہے جہاں اُس کی پرستش ہوتی ہے۔ لیکن ماس یہ سکھاتی ہے کہ مُردوں اور زندوں کو مسیح کے دُکھوں کے ذریعے گناہوں کی معافی نہیں ملتی۔ جب تک پریسٹ کے ہاتھ سے مسیح اُن کے لیۓ عشائے ربّانی میں روزانہ قُربانی نہیں کیا جاتا۔ اور روٹی شیرہ کی صُورت میں مسیح جسمانی طور پہ حاضر ہوتا ہے۔ اور اِس لیے اُن کے ذریعے مسیح کی پرستش کرنی چاہیئے۔ اِس لیۓ بُنیادی طور پر ماس صرف مسیح کی واحد قُربانی دُکھوں کے انکار کے سوا اور کُچھ نہیں ہے اور ایک طرح سے لعنتی بُت پرستی ہے۔

جب ہم اپنا چارٹ چیک کرتے ہیں جو سوال نمبر ۹،۲ کے ساتھ دیا گیا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک سوال نمبر ۲،۷ میں بپتسمہ کے بارے غلطی کی تردید کی گئی ہے۔ لیکن وہاں دو سوال ہیں جن میں عشائے ربّانی کے بارے رومن کیتھولک کلیسیائی غلطی کے لیۓ علامت کی گئی ہے۔ (نمبر ۸، ۷، ۱۰) سوال نمبر ۸۔ سیکرامنٹ کو بیان کرنے میں کتابچہ کی طرز اور ترتیب سے باہر دکھائی دیتا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ جب یہ کتابچہ لکھا گیا تو سوال نمبر ۸۰ اس کا حصّہ نہیں تھا۔ رومن کیتھولک کی مزید ملامت کے لئے اِسے فریڈرک سوم کے حُکم سے کتابچہ میں داخل کیا گیا۔ اُس نے محسوس کیا کہ سوال نمبر ۷۸ رومن کیتھولک ماس کی ملامت کے لئے کافی مضبُوط نہیں۔

رومن کیتھولک کلیسیائے عشائے ربّانی کو پاک ماس کیوں کہتی ہے۔ یہ لفظ لاطینی کے لفظ مِسّا (missa) سے نکلا ہے۔ جس کا مطلب ہے۔ برخاست (Dismiss) کرنا۔ وعظ کے بعد اور عشائے ربّانی سے پہلے جو لوگ پاک عشائے میں حصّہ نہیں لینا چاہتے تھے۔ اُنہیں برخاست کر دیا جاتا تھا۔ بعد میں یہ لفظ سیکرامنٹ کے لئے استعمال ہونے لگا۔ حقیقت میں اِس کا مطلب ہے کہ اِن لوگوں نے خُود عشائے ربانی کو برخاست کر دیا ہے۔

جواب کا پہلا حصّہ کلام کے مطابق عشائے ربّانی کا مطلب بتاتا ہے۔ جس پر ہم نے پچھلے سوال پر غور کیا۔ جواب کا دُوسرا حصّہ دو بہت بڑی غلطیوں کا ذکر کرتا ہے جو رومن کیتھولک کلیسیا کی ماس سے متعلق ہیں۔ ہم جواب کے دوسرے حصّے پر غور کریں گے۔

۱۔ ماس میں اِس بات کا جھوٹا دعویٰ کیا جاتا ہے کہ ہر دفعہ عشائے ربّانی کی پاک رسم ادا کی جاتی ہے تو مسیح کی قربانی نئے سرے سے ادا کی جاتی ہے۔ تو مسیح کی قربانی نئے سرے سے ادا کی جاتی ہے۔ رومن کیتھولک کلیسیا کا ایک کتابچہ (سوال وجواب) میں لکھا ہے کہ ماس بالکل وُہی قربانی ہے جو مسیح نے صلیب پر دی۔ (بالٹی مور کیٹی کزم نمبر ۹۳۱ Baltimore Catechism 931) چنانچہ رومن کیتھولک یہ نہیں مانتے کہ مسیح اُن کے لئے قربان ہُوا تھا بلکہ یہ مانتے

ہیں کہ یسُوع لگاتار اُس کے لئے قربان ہوتا رہتا ہے۔ یہ تعلیم مسیح کی موت کی حقیقت کو نہ ہونے کے برابر بناتی ہے۔ اگر یہ سچ ہے تو پھر کوئی حقیقی موت نہیں جس سے ایک بار تمام گناہوں کا کفارہ دیا جا سکے۔ اگر ۲۰۰۰ ہزار سالوں کے بعد مسیح نے بار بار مرنا ختم نہیں کیا تو ہمیں کس طرح اِس بات کا یقین ہو سکتا ہے کہ اُس کا مرنا کبھی ختم نہ ہوگا۔ اِس طرح نہ وُہ جو مسیح میں مر گئے بچ سکتے ہیں اور نہ ہی وُہ جو اُس کی کامل قربانی پر ایمان رکھتے ہیں۔ بائبل مقدس اِس کے بالکل اُلٹ (خلاف) تعلیم دیتی ہے۔ تاہم۔ یسُوع نے کہا تمام ہُوا۔ (یُوحنّا ۱۹ : ۳۰) اور عبرانیوں ۹: ۲۶، ۲۸ نیز ۱۰: ۱۲ میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ مسیح ایک ہی بار قربان ہُوا اور بہتوں کے گناہ اُٹھا لئے۔

رومن کیتھولک لوگ عام طور پر کلیسیا پریسٹ اور ولیفر (Wafer) پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ لیکن مسیح خداوند کی واحد قربانی پر نہیں جو صلیب پر اُس نے دی۔ رومن کیتھولک کلیسیا تعلیم دیتی ہے کہ چونکہ مسیح واقعی روٹی اور شیرہ میں مادہ یا جوہر کی تبدیلی کے وقت حاضر ہوتا ہے۔ اِس لئے اُن میں اُس کی پرستش کرنی چاہیئے۔ چنانچہ جب پریسٹ اپنے ہاتھ میں ولیفر اور پیالہ اُٹھاتا ہے۔ سب لوگوں کو جُھک کر اُن اجزاء کو سجدہ کرنا چاہیئے۔ یہ پرستاروں کو بُت پرستی میں ملوث کرتا ہے۔ ایک بُت کی پرستش۔ کتابچہ بہت سخت الفاظ میں ماس Mass پر ملامت نہیں کرتا اور یہ نہیں کہتا کہ ماس حقیقت میں مسیح کی قربانی کا انکار اور ایک لعنتی بُت پرستی ہے۔" یہ ملامتی الفاظ وُہی ہیں جو مارٹن لُوتھر نے پوپ صاحب کی ماس کے بارے میں کہے کہ یہ بہت بڑی ہیبت ناک اور گھناؤنی رسم ہے۔ اور پوپ کی بُت پرستیوں میں سے سب سے بڑی۔ (سمال ٹاک آرٹیکل

پارٹ ۲ آرٹیکل ۲) اور کیا آپ جانتے ہیں کہ کچھ ایسے پروٹسٹنٹ لوگ بھی ہیں جو اعتقاد رکھتے ہیں کہ رومن کیتھولک کلیسیا ٹھیک ہے۔ اُن کی لاعلمی بہت بڑی اور افسوسناک ہے۔

نمبر ۸۰ پر سوالات

۱۔ جب ہم سوالوں کی طرز یا نمونے کو دیکھتے ہیں تو کس طرح اس حقیقت کا جواب دے سکتے ہیں کہ سوال نمبر ۸۰ غلط جگہ پر ہے؟

۲۔ آپ سوچتے ہیں کہ سوال نمبر ۸۰ میں رومن کیتھولک ماس کی بہت سخت مذمت کی گئی ہے؟

بیان کریں

۳۔ لفظ ماس نکلا ہے۔

ا۔ نئے عہدنامہ کی ایک آیت سے۔

ب۔ ایک یونانی لفظ سے جس کا مطلب ہے شام کا کھانا۔

ج۔ لاطینی کے ایک لفظ سے جس کا مطلب ہے برخاست کرنا۔

کونسا جواب درست ہے؟

ج

۴۔ اس سوال کے مطابق ماس کی دو غلطیاں ہیں؟

ا۔ مسیح ابھی تک

ب۔ مسیح جسمانی طور پر

پریسٹ شخص

۵۔ اگر مسیح ہر دفعہ ماس میں مصلوب ہوتا ہے تو پھر ہم مسیح کی واحد موت سے مخلصی حاصل نہیں کرتے؟

درست

غلط یا درست

۶۔ کلام کی تعلیم کے مطابق مسیح کا بدن کہاں ہے؟

۷۔ رومن کیتھولک کی تعلیم کے مطابق مسیح کا بدن کہاں ہے؟

پاک ماس کے وقت [illegible] حال

یا روٹی کی تبدیلی کے وقت جسمانی طور پر حاضر ہوتا ہے

۸۔ پروٹسٹنٹ مسیحیوں کے لئے یہ درست ہے کہ کبھی کبھی رومن کیتھولک کلیسیا اور دُوسری کلیسیاؤں کے ساتھ عبادت میں شریک ہوں؟

غلط یا درست

بیان کریں

۹۔ اگر اس ملعون بُت پرستی ہے۔ تو اُن لوگوں کا کیا بنے گا۔ جو اِس پر عمل کرتے ہیں؟

کی نجات سے

محروم

۱۰۔ عبرانیوں ۱۰: ۱۲-۱۴ لکھیں۔

۸۱۔ کس قسم کے لوگ خُداوند کی میز کے پاس آسکتے ہیں۔

جو اپنے گناہوں کے سبب سے پشیمان ہیں۔ تاہم ایمان رکھتے ہیں کہ اُن کے گناہ مُعاف کردیئے گئے ہیں اور اُن کی باقی ماندہ کمزوری مسیح کے دُکھوں اور موت سے ڈھانک دی گئی ہے۔ اور جو چاہتے ہیں کہ اُن کا ایمان زیادہ سے زیادہ مضبُوط ہو اور اُن کی زندگی دُرست ہو جائے۔ لیکن توبہ نہ کرنے والے اور ریاکار اپنی سزا کھاتے اور پیتے ہیں۔

سوال نمبر ۸۱ اور ۸۲ میں ہم سیکھتے ہیں کہ کون عشائے ربّانی میں شریک ہو سکتے ہیں۔ یہ سوالات، سوال نمبر ۷۰ کی مانند ہیں جو بیان کرتا ہے کہ بپتسمہ کون لے سکتا ہے۔

خداوند کی عشاء ایک پاک عشاء ہے اور صرف وُہی خداوند کی برکت کے ساتھ اِس میں شامل ہو سکتے ہیں جو اُسے مقبُول ہوتے ہیں۔ جو مسیح کو قبُول نہیں ہوتے وُہ اپنی سزا کھاتے اور پیتے ہیں۔ (۱۔کرنتھیوں ۱۱: ۲۹)

یہ سوال ہمیں بتاتا ہے کہ عشائے ربانی میں لائق طریقے سے شامل ہونے کے لیے ایک مسیحی میں کون کونسی خوبیاں ہونی چاہئیں۔ اگلے سوال میں ہم سیکھتے ہیں کہ پاک عشائے میں شامل ہونے کے لیے مقامی چرچ کے ممبران میں کونسی خوبیاں ہونی چاہئیں۔

عشائے ربانی میں شامل ہوتے وقت ہمیں جاننا چاہیئے کہ اس کو منانے کا مطلب اور مقصد کیا ہے۔ جس طرح پُرانے عہد نامہ میں لوگ فسح کے بارے میں جانتے تھے۔ جو لوگ عقل مند اور سال خوردہ ہیں اور جنھیں مناسب تربیت دی گئی ہے وُہ اِس میں شامل ہو سکتے ہیں۔ عشائے ربّانی میں ہمارے ایمان کو مسیح سے آسودگی حاصل ہونی چاہیئے اور ہمیں اُس کی موت کو یاد رکھنا چاہیئے۔ اِس طرح بچوّں کی پہلے خوشخبری میں تربیت ہونی چاہیئے۔ اِس سے پہلے کہ وُہ خداوند کی میز کے پاس آئیں اور یہی وجہ ہے کہ آپ اپنی بائبل پڑھتے ہیں اور ایسا کتابچہ پڑھ رہے ہیں۔ اِس سے پہلے کہ کوئی مسیحی عشائے ربّانی میں شامل ہو اُسے چاہیئے کہ نئے سرے سے اپنا امتحان کرے۔ (۱۔کرنتھیوں ۱۱: ۲۸) شخصی جائزہ کے تین حصّے ہیں۔ جیسے کہ سوال نمبر ۸۱ میں اُن کا خاکہ پیش کیا گیا ہے۔

عشائے ربّانی میں شامل ہونے سے پہلے ایماندار کو سنجیدگی سے اپنے گناہ، اپنے نجات دہندہ اور اپنی خدمات کے بارے میں پُوچھنا چاہیئے۔ جیسے آپ کتابچہ کا خاکہ بھی کہہ سکتے ہیں۔

۱۔ میرا گناہ کیا مَیں واقعی اپنے گنہگار ہونے پر غمگین ہُوں۔ کیا مَیں اپنے آپ سے اِس لیے ناخوش ہُوں کہ میری فطرت بگڑی ہوئی ہے۔

اور میں نے خدا کے بہت سے حکموں کو توڑا ہے۔ کیا میں پہچانتا ہوں کہ میں
خدا سے محبت نہیں کرتا اور اپنے ہم ایمان مسیحی بھائیوں اور اپنے پڑوسیوں سے
ویسی ہی محبت نہیں کرتا جیسی مجھے کرنی چاہیئے۔ کیا میں شکستہ رُوح کے
ساتھ اِن تمام گناہوں کے لِئے خدا کے سامنے اقرار کرتا ہُوں۔

٢۔ میرا نجات دہندہ کیا مَیں اپنے گناہوں کے ڈھانکے جانے کے
لِئے صرف خداوند یسُوع مسیح کی مَوت پر بھروسہ رکھتا ہُوں۔ کیا مَیں نے واقعی
اِن تمام گناہوں اور خرابیوں سے مُعافی کے لِئے یسُوع مسیح کے سامنے اقرار
کیا ہے۔ کیا مَیں یہ پہچانتا ہُوں کہ خدا کا بیٹا ہونے کی وجہ سے صرف وہی
مجھے بچا سکتا ہے اور اَبدی زندگی دے سکتا ہے۔

٣۔ میری خدمت کیا مَیں سنجیدگی سے اِس بات کا خواہش مند
ہُوں کہ مسیح کے لِئے زیادہ پاکیزہ زندگی بسر کروں۔ کیا مَیں زیادہ ایمان اور
زیادہ راستبازی کا چال چلن چاہتا ہُوں۔ کیا میری دلی خواہش ہَے کہ خدا کی
مرضی کی فرمانبرداری کروں۔

اگر کوئی شخص محسُوس کرتا ہَے کہ وُہ سنجیدگی سے اِن تین ہمارے
سوالوں کا جواب نہیں دے سکتا۔ وُہ رُوحانی طور پہ خداوند کی میز کے پاس
آنے کے قابل نہیں اُسے خدا کے سامنے توبہ کرنا چاہیئے اور خدا کے فضل کے
لِئے دُعا کرنا چاہیئے تاکہ وُہ اِن سوالوں کا تسلّی بخش جواب دے سکے۔ جو
شخص تیار نہیں اُس کے لِئے زیادہ بہتر ہے کہ خداوند کی میز سے نہ
کھائے اور نہ پیئے۔ بہ نسبت اِس کے کہ وُہ صرف آدمیوں کو دکھانے
کے لِئے شامل ہو کر اپنے خداوند یسُوع کا غضب یا قہر لے لے۔ غیر
تائب اور ریاکار کھانے پینے سے برکت نہیں بلکہ سزا اور لعنت اپنے
اُوپر لیتے ہیں۔ خبردار رہیں۔

نمبر ٨١ پر سوالات

١۔ سوال نمبر 81 اور 82 ہم سیکھتے ہیں۔ کون
عشائے ربانی [illegible] پہلا سوال بتاتا ہے ______
______ دوسرا سوال بتاتا
ہے۔

٢۔ خُدا بُلاتا ہے۔
ا۔ سب آدمیوں کو۔
ب۔ تمام بپتسمہ یافتہ مسیحیوں کو۔
ج۔ تمام توبہ کرنے والوں کو پاک عشاء کے لِئے۔
کونسا جواب درست ہے۔

٣۔ جیسے پُرانے عہد نامہ میں صرف تربیت یافتہ ایماندار سیکرامنٹ
میں شامل ہو سکتے ہیں۔
غلط یا درست
______

٤۔ ا۔ کرنتھیوں ١١ : ٢٨ بتاتا ہے کہ ایک مسیحی عشائے ربانی میں شامل ہونے

سے پہلے اُسے چاہیئے ________________

____

____

۵۔ ہمارا کتابچہ بتاتا ہے ________ (کتنے) شخصی جائزہ کے کتنے حصّے ہیں اور کس طرح اُسے دل کا امتحان کرنا چاہیئے۔ کیا اُسے ہمیشہ ایسا کرنے کی ضرورت ہے۔

۶۔ خداوند کی میز کے پاس آنے سے پہلے ہر ایک کو اپنے آپ سے سوال پُوچھنا چاہیئے؟

ا۔ اپنا ________________

ب۔ اپنا ________________

ج۔ اپنا ________________

۷۔ کیا کسی جوان کو اُس کی عمر کے سبب سے عشائے ربانی میں شامل کر لینا چاہیئے یا اِس لِئے کہ وُہ انجیل کو سمجھتا ہے۔ اور اُس پر ایمان رکھتا ہے؟

نہیں ________________

۸۔ خُدا چاہتا ہے کہ پاک عشاء میں شامل ہونے والے۔

ا۔ کہ وُہ کامل ہوں۔

ب۔ اپنے گناہ کے لِئے حقیقت میں پشیمان ہوں۔ ✓

ج۔ ایک بڑے اُستاد کی حیثیت سے مسیح کی عزّت کریں۔

د۔ زیادہ راستبازی اور فرمانبرداری کی زندگی گزارنے کے خواہشمند ہوں۔

کونسا جواب درست ہے۔

۹۔ جو سنجیدگی سے اپنا جائزہ نہیں لیتے۔ اُنہیں خداوند کی عشاء میں شامل نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ ایسا کرنے سے وُہ ________________

____

____

ا۔ کرنتھیوں ۱۱: ۲۸۔

۱۰۔ ا۔ کرنتھیوں ۱۱: ۲۷، ۲۸ پڑھیں۔

۸۲۔ کیا ان کو بھی عشائے ربّانی میں شامل ہونے دینا چاہیئے جو اپنے عمل اور اقرار سے بے ایمانی اور ناراستی کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔

نہیں۔ کیونکہ اِس طرح خُدا کے عہد کی بے حُرمتی ہوتی ہے اور اُس کا قہر ساری کلیسیا کے خلاف بڑھتا ہے۔

اِس لِئے مسیحی کلیسیا خداوند اور اُس کے رسُولوں کے حُکم کی وجہ سے پابند ہے کہ ایسے لوگوں کو مذہبی اختیار سے علیحدہ کرے۔ جب تک وُہ اپنی زندگی کو درست نہ کریں۔

اِس سوال میں ہم سیکھتے ہیں کہ پاک عشا میں شامل ہونے کے لیئے ایک مقامی کلیسیا کے شرکاء میں کونسی خوُبی یا صلاحیت ہونی چاہیئے۔ ریفارمڈ کلیسیا نے ہمیشہ اِس بات پر زور دیا ہے کہ صرف وُہ مسیحی عشائے ربانی میں شامل ہو سکتے ہیں جو کلیسیائی قوانین کو اچھی طرح سے مانتے ہیں۔ مقامی کلیسیا کے ایلڈر صاحبان کو عشائے ربانی کی حفاظت کرنی چاہیئے کہ صرف وُہ لوگ اِس میں شامل ہوں جو درست طریقہ سے کلام کو مانتے ہیں اور راستبازی کی زندگی بسر کرتے ہیں۔

اگر نااہل لوگ خداوند کی میز سے کھائیں اور پئیں تو ان کے دو بُرے نتائج پیدا ہوتے ہیں۔

۱۔ خداوند کے عہد کی بے حُرمتی ہوتی ہے اور اُس کا قہر یا غضب ساری کلیسیا کے خلاف بڑھتا ہے۔

۲۔ وُہ شخص جو ناقابلیت کی حالت میں شامل ہوتا ہے۔ وُہ اپنی سزا کھاتا اور پیتا ہے۔

اِس کے بارے میں تین قسم کے نظریئے ہیں کہ کِس کو پاک عشاء میں شامل ہونے کی اجازت ملنی چاہیئے۔

۱۔ کھُلی پاک شراکت :۔ اِس کا یہ مطلب ہے کہ سیکرامنٹ میں شمولیت کے لیئے سب لوگوں کے لیئے کھُلی دعوت جِس کا جی چاہے وُہ لے۔ اِس میں شامل ہونے کے لیئے کوئی پابندی نہیں۔

ہر ایک شخص اپنے دل کو جانچے۔ لیکن ایلڈر آنے والوں میں سے کسی کے ایمان کو نہیں جانچتے۔ مثال کے طور پر اِس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آزاد

خیال کے لوگ اور زناکار اگر چاہیں تو حقیقی مسیحیوں کے ساتھ اپنی سزا کھاتے اور پیتے ہیں۔ جب کہ عہد کے لینے بچے ابھی تک کنفرم نہ ہونے کی وجہ سے پیچھے رہ جاتے ہیں۔ لیکن یہ بالکل غلط ہے کیونکہ خداوند یسوع مسیح نے دُنیا کے لوگوں کو شامل نہیں کیا بلکہ صرف اپنے شاگردوں کو سیکرامنٹ میں شامل کیا تھا۔ اور مقدس پولُس نے کلیسیا کو کہا کہ شریر لوگوں کو اپنے درمیان میں سے نکال دو۔ (۱۔کرنتھیوں ۵: ۱۳) اور ہر ایک بھائی سے کنارہ کرو جو بے قاعدہ چلتا ہے۔ (۲۔تھسلنیکیوں ۳: ۶) یہ سیکرامنٹ صرف اقرار کرنے والے ایماندار مسیحیوں کے لیئے ہے اور ایلڈروں کو چاہیئے کہ خداوند کی میز کو صرف اُن ہی تک محدوُد رکھیں۔

۲۔ بند یا تنگ شراکت :۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ صرف مقامی کلیسیا یا اپنے فرقے کے لوگ ہی اِس میں شامل ہو سکتے ہیں۔ اِس نظریہ میں فرض کیا جاتا ہے کہ باقی سب کلیسیائیں اور اُن کے تمام ممبران حقیقی مسیحی نہیں۔ یہ بات یقینی طور پر صحیح نہیں ہے۔ تاہم دوسرے آرتھوڈاکس کلیسیاؤں کے حقیقی مسیحیوں کو عشائے ربانی میں شامل ہونے سے روکنا غلط بات ہے۔

۳۔ محدود یا پابند شراکت :۔ یہ مناسب اور دُرست نظریہ ہے۔ اِس نظریہ کو ہمیں اپنانا چاہیئے۔ یعنی ایلڈر اِس بات کے ذمّہ دار ہیں کہ وُہ حقیقی مسیحیوں کو اُن کی تعلیمی زندگی کو دیکھ کر اُنہیں شمُولیت کی اجازت دیں جو دُوسری کلیسیاؤں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اُن کو بھی شمُولیت کی اجازت ہے۔

اگر

۱۔ وُہ درست طریقے سے کلام کی سچائی کا اقرار کریں۔

۲۔ اگر وُہ بائبل پر ایمان رکھنے والی کلیسیا کے شرکاء ہیں اور اپنی کلیسیا کے سرگرم ممبر ہیں۔

اِس جانچ پڑتال کی اِس وقت ضرورت ہوتی ہے جب کوئی شخص کلیسیا کا ممبر نہیں تو بھی وُہ پاک عشائیں شامل ہونے کی درخواست دے۔ اِس طرح سے کسی بھی سچے مسیحی کو عشائے ربّانی میں شامل ہونے سے روکا نہیں جائے گا۔ لیکن شریر اور بے ایمان لوگوں کو اجازت نہیں ہوگی کہ وُہ عہد کو بے حُرمت کرنے سے اپنی ذات اور کلیسیا کو نقصان پہنچائیں۔ ہمارے ایلڈر صاحبان اِس بات کے بارے میں بہت فکرمند ہونا چاہیئے تاکہ خداوند کی میز ایک برکت کی میز ہو اور سزا اور لعنت کی میز نہ ہو۔

نمبر ۸۲ پر سوالات

۱۔ سوال نمبر ۸۲ میں ہم نے سیکھا ہے کہ انسان کو اپنے دل کی جانچ کے علاوہ اور کچھ پڑتال کی ضرورت ہے ______

______

______

کلیسیا کے ایلڈر ______

۲۔ ایلڈرز کسی شخص کو عشائے ربّانی داغ یا خارج کر سکتے ہیں۔ جس کا مطلب ہے کہ وُہ اُس شخص کے بارے میں کچھ جانتے ہیں؟

______ غلط یا درست

۳۔ فعل پروفین (profane) کا کیا مطلب ہے؟

۴۔ اگر سیکرامنٹ خُدا کی نجات کے عہد کا نشان اور مُہر ہیں۔ پھر کلیسیا لوگوں کو اجازت دے کہ وُہ اِس عہد کے نشان اور مہر کو ______ لیں۔

______

______

۵۔ عکن کے گُناہ یعنی سونے اور کپڑے کی چوری سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک آدمی کے گُناہ کی وجہ سے ساری جماعت کے خلاف خُدا کا قہر بھڑکتا ہے۔

______ غلط یا درست

۶۔ عشائے ربّانی میں شامل نہ ہونے دینا۔ عام مسیحی جو تیار نہیں۔

ا۔ اُس کے لئے یہ مہربانی کی بات ہے۔

ب۔ آزاد خیال کے لوگ جو داخل ہونے کی خواہش رکھتے ہیں اُن کے لئے یہ مہربانی نہیں۔

کونسا جواب درست ہے۔

۷۔ کلام مقدس کی کونسی آیت کلیسیا کے آفیسرز کو اختیار دیتی ہے کہ جو نااہل ہیں اُن کو سیکرامنٹ میں شامل ہونے سے روکیں۔

ا۔ متی ۱۷:۱۶ ۱۹ ب۔ گلتیوں ۱:۲۱

ج۔ یُوحنّا ۲۰: ۲۳

د۔ ۱۔کرنتھیوں ۵: ۱۳

ر۔ ۲۔تھسلنیکیوں ۳: ۱۴

جواب دیں۔

۸۔ مندرجہ ذیل کا موازنہ کریں۔

ا۔ کُھلی شراکت

ب۔ محدود شراکت

ج۔ بند شراکت

د۔ خُدا کی بادشاہی کی کنُجیاں

______ صرف مسیح کا اقرار کرنے والے مسیحی۔ کلیسیائیں جو بائبل پر ایمان رکھتی ہیں۔ وُہ شریک ہوسکتی ہیں۔

______ کلیسیا کے ایلڈر۔

______ جو کوئی چاہے وُہ پاک شراکت میں حصّہ لے سکتا ہے۔

______ صرف اپنی کلیسیا کے ممبر شریک ہوسکتے ہیں۔

۹۔ کس شراکت کے بارے میں کس نظریئے کو اپنائیں تاکہ خداوند کی میز کی حفاظت ہو اور دُوسرے حقیقی مسیحیوں کے لئے رکاوٹ نہ بنیں؟

۱۰۔ زبُور ۵۰: ۱۶ - ۱۷ لکھیں۔

۸۳۔ خُداوند کی بادشاہی کی کنُجیاں یا اختیار کا عہدہ کیا ہے؟

مقدس انجیل کی منادی اور مسیحی ضابطہ۔ اِن دونوں سے خدا کی بادشاہی مسیح پر ایمان نہ لانے والوں کے لئے بند کی جاتی ہے اور جو شخصی طور پر اُسے قبُول کریں اُن کے لئے کھولی جاتی ہے۔

ہم نے سیکھا ہے کہ کلیسیا کی یہ ذمہ داری ہے کہ اپنے مخصُوص شدہ افسران کے ذریعے جو ایلڈر کہلاتے ہیں خداوند کی میز کی حفاظت کرے اور وُہ لوگ جو غلط تعلیم مانتے ہیں یا ناپاک زندگی گزارتے ہیں اُنہیں خداوند کی میز کو ناپاک یا بے حُرمت نہ کرنے دے۔ اَب ہم کلیسیائی اختیار، کنجیوں کا عہدہ (اختیار کا عہدہ) کی طرف رُخ کرتے ہیں جو سوال نمبر ۸۳، ۸۴ اور ۸۵ میں پایا جاتا ہے۔ سوال نمبر ۸۳ ہمیں بتاتا ہے کہ دو چابیاں یا کنجیاں ہیں۔ جن سے خُدا کی بادشاہی کو کھولا اور بند کیا جاتا ہے۔ (جس کا مطلب ہے ظاہری اور باطنی کلیسیا) (دیکھیئے سوال نمبر ۵۴) یہ محاورہ خداوند یسُوع مسیح کی اُن ہدایات سے لیا گیا ہے جو اُنہوں نے متی ۱۶: ۱۹؛ مکاشفہ ۱: ۱۸، ۳: ۷ - ۸۔ کنجیوں سے مراد ہے۔ باقاعدہ کلیسیا کی منادی اور باقاعدہ کلیسیائی نظم وضبط۔ یہ دونوں کام ایلڈروں کے اختیار میں ہیں۔ کنجیوں یا اختیار کو استعمال کرنے سے لوگ یا تو کلیسیا میں داخل ہوتے ہیں یا باہر بند کر دیئے جاتے ہیں۔ محض انسانوں کے لئے ایسا اختیار رکھنا

زیادتی کی بات معلوم ہوتی ہے۔ اِس لئے بہت سی پروٹسٹنٹ کلیسیائیں اِس تعلیم کو رَدّ کرتی ہیں۔ لیکن یہ تعلیم کسی انسان کی نہیں بلکہ ہمارے خداوند یسوع مسیح کی ہے اِس لئے ہمیں سنجیدگی سے اِس پر غور کرنا چاہیئے۔ اختیار کے عُہدہ پر غور کرنے سے پہلے ہمیں کلیسیائی حکومت کو جاننا چاہیئے جیسے کہ اُس کے بارے میں نئے عہدنامہ میں تعلیم دی گئی ہے۔ آج کل تین قسم کی کلیسیائی حکومت پر عمل کیا جاتا ہے۔ وُہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ **مذہبی راہنماؤں کا اختیار** :۔ اِس کے مطابق سپرنٹنڈنٹ، بشپ، آرچ بشپ اور پوپ وغیرہ کا اختیار مانا جاتا ہے جو عام پادریوں سے اعلیٰ سمجھے جاتے ہیں۔ رومن کیتھولک کلیسیا، بشپی کلیسیائیں، میتھوڈسٹ اور ایونجلیکل یونائیٹڈ برودرن کلیسیائیں اِس نظام پر عمل کرتی ہیں۔

۲۔ **کانگریشنل نظام** :۔ مقامی کلیسیا کا سب باتوں میں کُل اختیار مانا جاتا ہے۔ ممبران کو داخل یا خارج کرنا اور دیگر تمام باتوں میں کلیسیا کے ووٹ لئے جاتے ہیں۔ کسی اور کلیسیا کا ایلڈر یا آفیسر مقامی کلیسیا پر اختیار نہیں جتا سکتا۔ بپٹسٹ۔ کانگریگیشنلسٹ اور دیگر آزاد کلیسیائیں اِس طرزِ حکومت کو استعمال کرتی ہیں۔ بعض کانگریشنل کلیسیائیں اِس نظام کی پابند نہیں بلکہ وُہ ایلڈروں کا سلسلہ استعمال کرتی ہیں۔

۳۔ **پریسبٹیرین یا ریفارمڈ طرزِ حکومت** :۔ اِس قسم کی طرزِ حکومت میں۔

ا۔ مسیح خداوند کو کلیسیا کا سر مانا جاتا ہے۔ (افسیوں ۵:۲۳)

ب۔ ایلڈروں کے عُہدے (بشپ یا پریسبٹیر) کو قبول کیا جاتا ہے کہ کلیسیا پر حکومت کرنا اُس کا حق ہے۔ کلیسیا کے ممبران، ایلڈروں کو چُنتے ہیں۔ لیکن وُہ صرف مسیح خداوند کے دیئے ہُوئے اختیار سے حکومت کرتے ہیں۔ (اعمال ۲۰:۱۷، ۲۸)
(۱۔کرنتھیوں ۱۲:۲۸؛ عبرانیوں ۱۳:۱۷)

ج۔ تمام ایلڈروں کا برابر اختیار ہوتا ہے۔ (ایلڈروں یا پاسٹر) ہر کلیسیا میں کم از کم پاسبان سمیت دو ایلڈر ہونے چاہئیں۔
(اعمال ۱۴:۲۳؛ ۱۔پطرس ۵:۱)

د۔ دُوسرے ایلڈروں کے اختیار کو قبول کیا جاتا ہے جو اور کلیسیاؤں میں ہوتے ہیں۔ جب اُن کا اجلاس ہوتا ہے جسے کلاسز یا پریسبٹیری کہتے ہیں۔ اعمال ۵:۲۲؛ ۱۔تیمتھیس ۴:۱۴

ر۔ مقامی کلیسیائی محکمہ کی طرف سے اپیل کا حق قبُول کیا جاتا ہے۔ یعنی کہ وُہ اعلےٰ کلیسیائی محکمہ کے سامنے اپیل پیش کر سکتے ہیں۔
(اعمال ۱۵ باب)

صرف ریفارمڈ پریسبٹیرین کلیسیائیں اِس طرزِ حکومت اور بائبل کے اصُولوں کو مانتی ہیں۔ اِس لئے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ صرف پریسبٹیرین نظام ہی کلام کے مطابق زیادہ درست ہے۔ سو کلیسیا کے ایلڈروں (تعلیم دینے والوں اور حکومت کرنے والوں) کو ہی حکومت کرنے کا اختیار دیا گیا ہے اور کلیسیا کے دیگر ممبران کو نہیں۔ اِس لئے لازم ہے کہ ہم اِن آدمیوں (بزرگوں) کو کلیسیا میں مناسب عزّت دیں اور اُن کی فرمانبرداری کریں۔ کیونکہ وُہ ایلڈر کے عُہدہ کے لئے خداوند کی طرف سے مخصُوص کئے گئے ہیں۔

نمبر ۸۳ پر سوالات

۱۔ کلیسیا کا فرض ہے کہ وُہ خداوند کی میز کی حفاظت کرے اور نااہل لوگوں کو اُس میں شامل نہ ہونے دیں ______
کیونکہ کلیسیا کو مسیح خداوند نے ______

______

۲۔ کون سے سوال میں اختیار کا عُہدہ بیان کیا گیا ہے ؟

______

______

۳۔ جس طرح چابیاں دروازہ کھولنے اور بند کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔ اِسی طرح ایلڈروں کو خداوند یسُوع کی طرف سے اختیار مِلا ہے کہ وُہ لوگوں کو کلیسیا میں داخل اور خارج کریں ______

______

جس کا مطلب ہے کہ خداوند کی کلیسیا ______

______

۴۔ خُدا کی بادشاہی کی دو کُنجیاں کیا ہیں ؟

ا ______

ب ______

۵۔ بائبل مقدّس سے چند حوالے دیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ کلیسیا کو یہ (چابیوں کا) اختیار خداوند یسُوع مسیح سے مِلا ہے ؟

______

______

۶۔ چابیوں کے اختیار اور کلیسیائی اختیار کو سمجھنے کے لئے ہمارے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ نئے عہدنامہ میں کلیسیائی حکومت کے بارے میں کیا تعلیم دی گئی ہے۔

غلط یا دُرست ______

۷۔ کلیسیائی حکومت اُن تین نظریات کا نام لکھیں جو کلیسیائیں آج کل اِستعمال کرتی ہیں؟

ا ______

ب ______

ج ______

۸۔ بائبل مقدّس کے مطابق مسیح کلیسیا کا ______
وُہ کلیسیا کے لئے افسران دیتا ہے جو ______
______ کہلاتے ہیں۔ ______
کلیسیا پر حکومت کرنے کے لئے یہ افسران ______

______

وُہ اختیار استعمال کرتے ہیں ______
بادشاہی کا اختیار ______ جب وُہ ایک بڑے گروہ کی صُورت میں میٹنگ کرتے ہیں تو وُہ ______
کہلاتے ہیں۔ وُہ تمام نمائندہ کلیسیاؤں پر حکومت کر سکتے ہیں ______
______ یہ طریقہ ______
______ ریفارمڈ طرزِ حکومت

______

۹۔ اِس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کلیسیا میں کونسا طریقۂ حکومت استعمال کیاجاتا ہے۔ جب تک کہ کلیسیا میں بطور نجات دہندہ کے مسیح پیش کیا جاتا ہے؟

غلط یا دُرست ______

بیان کریں ______

______

______

۱۰۔ متی ۱۶:۱۹ لکھیں۔

۴۸۔ مقدس انجیل کی منادی سے کس طرح آسمان کی بادشاہی کھولی اور بند کی جاتی ہے؟

اِس طرح سے کہ خُداوند یسُوع کے حُکم کے مطابق کُھلے طور پر اِس کی منادی کی جاتی ہے۔ اور ایمان لانے والوں کے سامنے اِس کی گواہی دی جاتی ہے کہ جتنے حقیقی ایمان سے انجیل کے وعدوں کو قبول کرتے ہیں۔ خُدا واقعی اُن کے تمام گناہ یسُوع مسیح کی خاطر مُعاف کرتا ہے۔ اور اِس کے برعکس تمام ریاکاروں اور ایمان نہ لانے والوں پر خدا کا غضب اور ابدی سزا کا حُکم اُس وقت تک رہتا ہے۔ جب تک وُہ تبدیل نہیں ہوجاتے۔ خدا مُوجودہ زندگی اور آنے والی زندگی میں انجیل کی اِس گواہی کے مطابق لوگوں کی عدالت کرے گا۔

خُداوند یسُوع مسیح نے پطرس اور دُوسرے رسُولوں سے کہا۔ دیکھئے متی ۱۶:۱۹؛ ۱۸:۱۸ "جو کچھ تُو زمین پر باندھیں وُہ آسمان پر باندھا جائے گا۔ اور جو کچھ وُہ زمین پر کھولیں وُہ آسمان پر کھولا جائے گا۔ اِس کا اشارہ اِس اعلان کی طرف ہے کہ توبہ نہ کرنے والے گنہگار اپنے گناہوں میں جکڑے رہتے ہیں اور جو توبہ کرنے والے گنہگار ہیں آزاد کر دیئے گئے ہیں۔ صرف خُدا ہی گناہوں کو مُعاف کرسکتا ہے یا سزا کے لئے مجُرم ٹھہرا سکتا ہے۔ لیکن کلیسیا کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وُہ قانونی طور پر اِس بات کا اعلان کرے کہ کس کے گناہ مُعاف ہُوئے ہیں اور کس کے مُعاف نہیں ہُوئے۔ یہ کلیسیا کی باضابطہ منادی کا اختیار (کی کُنجی) ہے جو سوال نمبر ۸۴ میں بیان کیا گیا ہے۔

جب کوئی خُدا کے کلام کا خادم (جو خُدا کی طرف سے بُلایا جاتا ہے اور مسیح کی طرف سے کلیسیا کی معرفت اُس کی مخصُوصیت ہوتی ہے) منادی کرتا ہے۔ وُہ تمام سُننے والوں کو اِس بات سے آگاہ کرتا ہے کہ نادیدہ کلیسیا کا دروازہ (خُدا کی بادشاہی) اُن سب کے لئے کُھلا ہے جو یسُوع مسیح کی خوشخبری کو قبُول کرتے ہیں۔ تمام توبہ کرنے والے ایمانداروں کو یہ یقین دلایا جاتا ہے کہ اُن کے تمام گناہ مُعاف ہوگئے اور اُن کو ابدی زندگی مِلی ہے۔ مبلغ یا واعظ کو ضرور اِس بات کا اعلان کرنا چاہیئے "کہ جو کوئی خداوند کا نام لے گا وُہ نجات پائے گا۔ (رُومیوں ۱۰: ۱۳) اور ہر ایمان لانے والے کے لِئے انجیل نجات کے لِئے خُدا کی قُدرت ہے۔ (رُومیوں ۱: ۱۶)

صرف خداوند یسُوع مسیح ایمانداروں کو اپنی بادشاہی میں داخل کرتا ہے۔ لیکن اُس کے پاس خادم ہیں جن کے ذریعے وُہ اِس کا اعلان عام لوگوں کے سامنے کرتا ہے۔ جب ایک سچا خادم (مبلغ) خُدا کے کلام کو پیش کرتا

ہے۔ تو حقیقت میں مسیح اُس کے وسیلہ سے کلام کرتا ہے اور اُن کے لئے جو اُس کے بھُوکے اور پیاسے ہیں نجات کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

لیکن کلیسیا کی باضابطہ منادی اِس دروازے کو بہتوں کے لئے بھی دیتی ہے۔ جو یسوع مسیح کے تابع ہونے سے انکار کرتے ہیں۔ وفادار خادم کو چاہیئے کہ وُہ اِس بات کا اعلان بھی کرے کہ ایمان نہ لانے والے اور ریاکار جب تک تبدیل نہ ہو جائیں۔ خُدا کے غضب اور ابدی سزا کے ماتحت رہتے ہیں اور خدا کی بادشاہی کا دروازہ اُن کے لِئے سختی سے بند کیا جاتا ہے۔ یہ بات اُنہیں غیر یقینی الفاظ میں نہیں بتائی چاہیئے۔ (یُوحنّا ٣: ٣٦؛ لُوقا ١٣: ٣)

جب کوئی یسوع مسیح کا خادم خُداوند کی خوشخبری کو باضابطہ طریقے سے پیش کرتا ہے تو ایک کھُلنے اور بند ہونے کا عمل واقعہ ہوتا ہے۔ یعنی نجات کا دروازہ کھُلتا اور بند ہوتا ہے۔ وُہ سب جو سُنتے ہیں اُنہیں صفائی سے آگاہ ہونا چاہیئے کہ وُہ دیکھیں کہ دروازہ کی کونسی طرف کھڑے ہیں۔ کلام کی صحیح منادی سے دونوں قسم کے لوگوں کے نشانات ظاہر ہوتے ہیں۔ وُہ جو راستباز اور نئے مخلوق ہیں اور وُہ جو ریاکار ہیں۔ ابھی تک گُناہ سے محبت رکھنے کی وجہ سے سزا کے ماتحت ہیں۔ آپ کتنی دفعہ اپنے پاسبان کے لئے دُعا کرتے ہیں کہ وُہ شریعت اور خوشخبری کو بڑی قُدرت اور صفائی اور خُدا کے خوف کے ساتھ پیش کرے تاکہ مقدسوں کو تسلّی حاصل ہو اور گنہگار قادرِ مطلق خُدا کے سامنے کانپیں۔

جب خدا کا خادم اُس کے کلام کو پیش کرتا ہے تو وُہ (مرنے والوں کے لئے) ایمان نہ لانے والوں کے لئے موت کی بُو ہوتا ہے اور ایمانداروں (زندہ رہنے والوں کے لئے) کے لِئے زندگی کی خوشبُو ہوتا ہے۔ ٢-کرنتھیوں ٢: ١٦

نمبر ٨٤ پر سوالات

١۔ یہ سوال پہلی چابی کا بیان کرتا ہے۔ جو ____________

____

____

٢۔ جِس کے نام اور حکم سے کلام کا خادم اِس کُنجی کو استعمال کرتا ہے؟

____

____

٣۔ جب خُدا کا خادم کلام پیش کرتا ہے تو مسیح خداوند بعض کے لِئے نجات کا دروازہ کھولتا ہے اور بعض کے لئے بند رکھتا ہے۔

درُست یا غلط ____________

٤۔ کیا خادم کلام پیش کرنے کی کُنجی کو استعمال کرنے میں لاپرواہی نہیں کرتا جب وُہ لوگوں کو نہیں بتاتا کہ کس طرح سے نجات پا سکتے ہیں ____________

____

کیا وُہ اِس کُنجی کو مناسب طریقے سے اِستعمال کر رہا ہے۔ جب وُہ ریاکاروں کو بتاتا ہے کہ اگر وُہ توبہ نہ کریں تو دوزخ میں جائیں گے ____________

____

____

٥۔ خادم کا کوئی حق نہیں کہ وُہ ایمان نہ لانے والوں کو بتائے کہ خدا مُوجودہ زندگی میں اُن کی عدالت کرے گا؟

غلط یا درست ____________

۶۔ ہر واعظ میں ہمیں یہ سننا چاہیئے کہ اگر ______

______ وعدہ ______

______ ہمارے تمام گُناہ

______ خداوند یِسُوع مِسیح کی قربانی کی خاطر

______

۷۔ کلام کو پیش کرنے کی کُنجی کے ذریعے پاسبان کو مختلف لوگوں کے دل کو جانچنا چاہیئے؟

غلط یا دُرست ______

۸۔ گرجا گھر اتوار کے دِن تمام لوگوں کے لِئے کُھلا رکھنا چاہیئے؟

غلط یا درست ______

سب لوگ جو آتے ہیں اُنہیں بتانا چاہیئے کہ وُہ خُدا کی بادشاہی میں ہیں؟ غلط یا دُرست ______

۹۔ کلیسیا کے تمام ممبران کو پاسبان کے لِئے کیوں دُعا کرنے کی ضرورت ہے۔ جب وُہ وعظ تیار کرتا اور پیش کرتا ہے؟

______

______

______

۱۰۔ اعمال ۱۰: ۴۲ و ۴۳ لکھیں۔

______

______

______

۸۵۔ مسیحی ضابطہ کے ذریعے کس طرح آسمان کی بادشاہی بند کی جاتی اور کس طرح کھولی جاتی ہے؟

خُداوند کے حُکم کے مطابق وُہ اِس طرح سے ہے کہ اگر کوئی مسیحی کہلا کر غلط راہ زندگی اختیار کرے تو اُسے برادرانہ نصیحت کی جاتی ہے۔ اگر وُہ کئی دفعہ نصیحت کرنے کے باوجود غلط تعلیم اور غلط راہ کو ترک نہ کرے تو اُس کی شکایت کلیسیا اور خاص طور کلیسیا کے افسران (ایلڈران) کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔ اگر وُہ اُن کی بھی نہ مانے تو اُسے عشائے ربانی کے پاک سیکرامنٹ سے محروم کر دیا جاتا ہے اور یُوں اُسے مقدسوں کی شراکت سے علیحدہ کر دیتا ہے۔ لیکن اگر وُہ اپنے آپ کو دُرست کرنے کا وعدہ کرے اور عملی طور پر حقیقی توبہ کے آثار دکھائے تو اُسے پھر مسیحی شراکت اور خداوند یسُوع کی کلیسیا میں ممبر کی حیثیت سے قبُول کر لیا جاتا ہے۔

خداوند یِسُوع مِسیح نے کلیسیا کے افسران کو دو کُنجیاں دی ہیں۔ (۱) کلام پیش کرنے کی کُنجی اور (۲) ضابطے کی کُنجی۔ اگر زیادہ نہیں تو بہت کلیسیائیں ایسی ہیں جو خاص طور پر کُنجی نمبر ۲ کو نظر انداز کرتے ہیں۔ لیکن بائبل کو ماننے والی ریفارمڈ کلیسیائیں باقاعدہ ضابطے کی کُنجی کو ضرور استعمال کریں گی۔ جیسے کہ کتابچہ کے سوال نمبر ۸۵ بیان کیا گیا ہے۔

کلیسیائی ضابطے کی کنجی کلام کو پیش کرنے کے فوراً بعد استعمال کرنی
چاہیئے۔ جُونہی لوگ تبدیل ہوکر مسیح کو قبول کرتے ہیں اور کلام کی کنجی کے
ذریعے سے آسمان کی بادشاہی میں لائے جاتے ہیں۔ تب اُنہیں ظاہری کلیسیا
یعنی مقامی جماعت میں دُوسری کنجی کے استعمال کے ذریعے داخل کر لینا
چاہیئے۔ ایلڈروں کو چاہیئے کہ وُہ نومریدوں کے اقرار اور زندگی کا جائزہ
لیں۔ اور اُن کے لئے کلیسیا ممبرشپ کا دروازہ کھول دیں یا (اگر وُہ ابھی
تک لائق نہیں) اُن کے لئے دروازہ بند کر دیں۔ دونوں صورتوں میں
یہ کام خداوند یسُوع کے نام اور اختیار سے ہوتا ہے جو کلیسیا کا سر (اور
بادشاہ) ہے۔ جو کلیسیا میں شامل ہوتے ہیں۔ وُہ کنجی نمبر ۲ کے تحت
ہوتے ہیں جو ایلڈروں کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔

خُدا کے کلام کے مطابق دونوں کنجیوں کا چارگونہ مقصد ہوتا ہے۔
جب اُنہیں اکٹھا استعمال کیا جائے۔ (اُن کو کبھی ایک دوسرے سے
علیٰحدہ نہیں کرنا چاہیئے۔

۱۔ اِن کے استعمال سے اُن لوگوں کو اندر لایا جاتا ہے جو باہر ہیں لیکن
بذریعہ ایمان اور خدا کے فضل سے وُہ اندر ہونے کا حق رکھتے ہیں۔
۲۔ اِن کے استعمال سے اُن لوگوں کو باہر نکالا جاتا ہے جو اندر ہیں لیکن
نافرمانی اور کم اعتقادی کی وجہ سے اُنہیں باہر ہونا چاہیئے تھا۔
۳۔ اِن کے استعمال سے باہر والوں کو باہر رکھا جاتا ہے۔ اُن کی بغاوت
(نافرمانی) کی وجہ سے۔
۴۔ اِن کے استعمال سے اندر والوں کو باہر جانے کی آزمائش سے محفُوظ
رکھا جاتا ہے۔ کیونکہ اُن کا حق ہے کہ اندر رہوں۔ اِس لئے کہ نئے سرے

سے پیدا ہوتے ہیں۔

بہت سے لوگ کلیسیا کے ضابطے کے خلاف ہیں۔ خاص کر اِس
کے آوارہ گرد ممبران۔ وُہ عام طور پر یہ وجوہات پیش کرتے ہیں۔ کیوں بے دینوں
کو ممبر بنانے کے لئے کچھ نہیں کیا جاتا۔

و۔ ضابطے سے لوگ ناراض ہو جاتے ہیں۔ اِس لئے اِسے نظرانداز
کرنا چاہیئے۔ نہ صرف غلطی کرنے والا بھائی ناراض ہوگا جسے نصیحت کی جاتی ہے
بلکہ کلیسیا میں جو اُس کے دوست ہیں وُہ بھی ناراض ہو جائیں گے۔ اِس اعتراض
کا جواب یہ ہے کہ آدمیوں کو ناراض کرنا مسیح خداوند کو ناراض کرنے سے بہتر ہے۔
یہ تجویز کرنا یا خیال کرنا کہ ضابطے کی کنجی سخت اور محبت سے خالی قابلِ اعتراض
ہے۔ خداوند یسُوع مسیح کو اِن گناہوں کا مرتکب ٹھہرنا ہے۔ سچ یہ ہے کہ اگر
مسیحی ضابطے کو اندر ہی اندر کیا جائے تو گنہگار کی رُوح کو نظرانداز کیا جاتا
ہے اور اُس کو چھوڑ دیا جاتا ہے کہ وُہ اپنی سخت دلی اور گناہ میں قائم رہے
اور مر جائے۔ کرنتھس کی کلیسیا میں مسیحی ضابطے اِس لئے استعمال کیا گیا کہ
ایک گناہ کرنے والا ممبر توبہ کرے۔ دیکھئے ۱۔کرنتھیوں ۵: ۱۳؛ ۲۔کرنتھیو
۲: ۶-۸۔ اِس کے نتیجہ سے کسی کو بھی ناراض نہیں ہونا چاہیئے۔

ب۔ ضابطہ غلط ہے کیونکہ اِس سے کسی شخص کے دل کو پرکھا جاتا
ہے۔ اِس راست دکھائی دینے والے اعتراض کا جواب یہ ہے کہ اِس قسم
کا اعتراض کرنا ہی غلط ہے۔ کیونکہ کلیسیائی ضابطہ کی ہرگز یہ کوشش نہیں کہ کسی
شخص کے دل کو پرکھا جائے بلکہ اِس کا تعلق صرف کسی شخص کے اقرار اور
عملی زندگی کے ساتھ ہے۔ اگر خداوند یسُوع مسیح ایلڈروں کو کہتا ہے کہ وُہ ضابطہ
کی کنجی کو اِستعمال کریں تو چاہیئے کہ وُہ اُس کا حکم مانیں اور کلیسیا میں جو لوگ

اُن کے سپرد ہیں۔ اُن کے ایمان اور چال چلن کا جائزہ لیں۔ متی ۷: ۱۶-۲۰؛
متی ۷: ۱ کے متضاد نہیں ہے۔ "عیب جوئی نہ کرو کہ تمہاری بھی عیب جوئی
نہ کی جائے۔" مقدس پولس خداوند کے اِن الفاظ کو کرنے کے لئے مجرم نہیں تھا
جب اُس نے لکھا۔ (۱-کرنتھیوں ۵: ۷؛ ۱-تھسلنیکیوں ۵: ۱۴؛ ۲-تھسلنیکیوں
۳: ۶، ۱۴ اور ۱۵؛ ۱-تیمتھیس ۵: ۲۰ اور طِطُس ۳: ۱۰-۱۰)۔ اگر ایلڈروں کے لئے یہ
غلط ہے کہ وہ اُن ممبران کا جائزہ لیں اور اُن کے لئے ضابطہ کی کنجی استعمال
کریں جو کلیسیا کے اندر ہیں۔ تو یہ بھی غلط ہے کہ وہ لوگوں کا امتحان لے کر
اُنہیں کلیسیا میں شامل کریں۔ بیشک انسان کے دل کے گہرے مقاصد صرف
خُدا جان سکتا ہے۔ لیکن اُس کے اقرار اور زندگی کو لوگ جانتے ہیں اِس لئے
اُس کا جائزہ لینا چاہیئے کہ وہ خداوند کے کلام کے معیار کے مطابق ہیں یا نہیں۔

ج۔ کلیسیا کو اُس کے ممبران کی شخصی زندگی سے کچھ سروکار نہیں
ہونا چاہیئے۔ اِس کا جواب یہ ہے کہ ایلڈرز خداوند یسُوع مسیح کے سامنے
اُن لوگوں کی رُوحوں کے لئے ذمّہ دار ہوتے ہیں جو اُن کے سپرد ہیں۔ عبرانیوں
۱۳: ۱۷۔ خداوند کا کلام کلیسیا کے لوگوں کی شخصی اور سماجی زندگی میں کوئی
خاص فرق پیش نہیں کرتا۔ ایلڈروں کو کسی کی شخصی زندگی اور کاموں میں
دخل اندازی نہیں کرنی چاہیئے۔ لیکن ایلڈروں کو خداوند یسُوع مسیح کی ہر
ایک بھیڑ کی رُوحانی بہتری کے بارے میں فکرمند ہونا چاہیئے۔ اِس لئے
ضرُوری ہے کہ ایلڈر ممبران کے ساتھ شخصی تعلق رکھیں اور شاید اِس بات کی
بھی ضرُورت ہے کہ وہ کبھی کبھار خاص موقعوں پر ممبران کو مدِّنظر رکھیں۔ کلام کے
مطابق تعلق کو قائم رکھنے کے لئے باقاعدہ خاندانی ملاقاتوں کی ضرُورت ہے۔
(اعمال ۲۰: ۲۰) شخصی بات کلیسیائی بات بن جاتی ہے۔ جب ضابطہ

شخصی طور پر کامیاب نہیں ہوتا۔

سوال نمبر ۸۵ میں ہم کلیسیائی ضابطہ کا طریقہ سیکھتے ہیں۔ ان ہدایات
کی بُنیاد اُن ہدایات پر ہے جو خداوند یسُوع نے خود دی ہیں۔ متی ۱۸: ۱۴-۱۸
آپ کلام کے اِس طریقے کو یاد رکھیں۔ یہ بہت ضرُوری ہے۔ اگرچہ اِس پر
بہت کم عمل کیا جاتا ہے۔

۱۔ کلیسیا کے ہر ایک ممبر کا یہ فرض ہے کہ وہ غلطی کرنے والے ممبر
کی بحالی کے لئے خواہش اور کوشش کرے۔ اگر کسی نے آپ کو دُکھ دیا ہے
یا نقصان پہنچایا گیا ہے تو آپ خود دُکھ دینے والے یا نقصان پہنچانے والے
کے پاس جائیں اور شخصی طور پر اُس گُناہ کے بارے میں بات چیت کریں۔
جس کی وجہ سے یہ بات واقع ہُوئی ہے۔ (گلتیوں ۶: ۱) اگر جان بوجھ کر
آپ نے کسی کو رنجیدہ کیا ہو تو آپ کو اُس کے پاس جا کر مُعافی مانگنی چاہیئے۔

۲۔ اگر گناہ کرنے والا بھائی توبہ نہیں کرتا تو آپ دو گواہوں کو اپنے ساتھ
لے جائیں جو دونوں طرف جھگڑے کی بات سُنیں۔

۳۔ اگر گُناہ کرنے والا بھائی پھر بھی نہ سُنے اور توبہ نہ کرے تو کلیسیا
کے ایلڈروں کو بُلائیں تاکہ وہ اِس جھگڑے کا فیصلہ کریں۔

۴۔ ایلڈر پہلے گُناہ کرنے والے شخص کو نصیحت کریں کہ وہ توبہ کرے۔
اگر وہ توبہ نہیں کرتا تو ایلڈر اُسے کلیسیائی حقُوق سے معطل کریں۔ مثلاً پاک
سیکرامنٹ میں شریک ہوتا یا کلیسیا میں کوئی عہدیدار بنتا۔ اگر وہ پھر بھی
توبہ کرنے سے انکار کرے تو اُسے کلیسیا سے علیحدہ کر دیا جائے اور بے دین
کی طرح سمجھا جائے۔ بے ایمان کلیسیائی ضابطے کا مقصد یہ ہے کہ کلیسیا کو جھگڑے
یا جُدائیاں پیدا کرنے والے گناہوں سے پاک کیا جائے اور یہ نہیں کہ ایسے مسیحیوں

کو کلیسیا سے نکال دیا جائے۔ اگر ضابطے کی کنجی کو رد کا یا اُس پر اعتراض کیا جاتا ہے تو گنہگار کو پاک صاف کرنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ ساری کلیسیا اُس کی وجہ سے خراب ہو جائے اور مسیح کا غضب ساری جماعت پر نازل ہو۔ (۱۔ کرنتھیوں ۵: ۹، ۷) تمام قسم کا گناہ خدا کی نظروں میں ملعون یا مکروہ ہے۔ اور جب وُہ کلیسیا میں ظاہر ہوتا ہے تو چاہیئے کہ ہم صاف دلی سے اُس کا سدِ باب کریں۔ کسی ظاہرا گناہ کو کلیسیا میں نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ ہر قائم رہنے والے گناہ کے خلاف ضابطے کا استعمال ضروری ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ توبہ کے بعد بُرے سے بُرے شخص کو بھی مُعاف کرنا اور اُسے دوبارہ کلیسیا میں شامل کر لینا چاہیئے۔ مسیح خداوند نے ہر توبہ کرنے والے گنہگار کے ساتھ مُعافی کا وعدہ کیا ہے اور اِسی طرح اُس کی کلیسیا کو بھی کرنا چاہیئے۔ کلیسیا جو ضابطے کی کنجی کو استعمال کرنے سے ڈرتی ہے۔ وُہ مسیح کی کلیسیا نہیں ہے۔ کیا آپ کی کلیسیا ہے؟

نمبر ۸۵ پر سوالات

۱۔ مسیحی ضابطے کا اختیار

و ۔ ضرورت سے زیادہ ۔

ب ۔ کبھی کبھی

ج ۔ وفاداری کے ساتھ برائے نام مسیحی کلیسیاؤں میں استعمال ہوتا ہے۔

کونسا جواب درست ہے ۔

____

۲۔ وُہ کلیسیا جو گُناہ کرنے والی کلیسیاؤں کے خلاف اختیار استعمال کرنے سے انکار کرتی ہے۔

و ۔ اپنی بہتری کے لئے ضرورت سے زیادہ فکر مند ہے۔

ب ۔ وُہ مسیح کی محبت اور صبر دیکھانا چاہتی ہے۔

ج ۔ وُہ نافرمانی میں زندگی بسر کر رہی ہے اور مسیح کے کلام کی نافرمانی کرنے کا نتیجہ بھگتے گی۔

۳۔ دونوں قسم کے ضابطہ کے اختیار میں کیا تعلق (اگر کوئی ہے) ہے۔

____

____

۴۔ ضابطہ کے بیان کردہ چار میں سے ایک کا نام لیں؟

____

____

۵ ۔ تین غلط وجوہات کیا ہیں؟ جو کلیسیائیں اکثر مسیحی ضابطہ کے خلاف استعمال کرتی ہیں؟

و ____________________

ب ____________________

ج ____________________

۶۔ ۲۔ تھسلنیکیوں میں سے بائبل کی آیت پیش کریں کہ ایلڈروں کو گناہ کرنے والے ممبروں کے خلاف ضابطے کا استعمال کرنا چاہیئے؟

____

____

٧۔ کلیسیائی ضابطے کا مقصد ہے۔

ا۔ گنہگاروں کا مسیح کے ساتھ تعلق بحال کرنا۔

ب۔ لوگوں کو پریشان کرنے کے لیے۔

ج۔ مسیح کے لیے کلیسیا کو پاک رکھنا۔

د۔ تاکہ لوگوں کا نام کلیسیا سے خارج کیا جائے۔

ر۔ تاکہ لوگ خُدا کے خوف میں زندگی گزاریں۔

کونسا جواب درست ہے؟

٨۔ متی ١٨: ١٥-١٨ کو دیکھ کر مندرجہ ذیل کا موازنہ کریں۔

ا۔ ضابطے کا پہلا قدم	اپنے ساتھ ایک یا دو آدمیوں کو لے جا۔
ب۔ ضابطے کا دوسرا قدم	وُہ تمہارے لئے ایک بے دین کی مانند ہو۔
ج۔ ضابطے کا تیسرا قدم	علیحدگی میں اُس کے پاس جا کر اُس کا قصُور بتا۔
د۔ ضابطے کا چوتھا قدم	کلیسیا کے بزرگوں کو بتا۔

٩۔ کیا یہ مناسب ہے کہ جس کا قصُور ہے اُس کو بتانے سے پہلے کسی اور کے سامنے اُس کا قصُور بیان کریں۔

غلط / درُست ____________

بیان کریں ____________

____

____

١٠۔ یعقوب ٥: ٢٠ لکھیں۔

____

تیسرا حصّہ

"میری شُکرگزاری"۔ سوال نمبر ٨٦ سے ١٢٩ تک

٨٦۔ چونکہ ہم اپنی کسی خُوبی کے سبب نہیں بلکہ فضل سے خداوند یسُوع مسیح کے وسیلے سے بچائے گئے ہیں۔ ہم کیوں نیک کام کریں یا ہمیں نیک کام کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

چونکہ مسیح ہمیں اپنے خُون سے چھڑا کر رُوحُ القُدس کے وسیلے اپنی شکل پر بنا رہا ہے۔ ہم اپنی ساری زندگی سے خُدا کی برکتوں کے لیے شُکرگزاری کا اظہار کرتے ہیں تاکہ وُہ ہم میں اور ہمارے وسیلہ سے جلال پائے اور ایمان کے پھلوں سے ہمیں اُس کا یقین حاصل ہو اور ہمارے نیک چال چلن سے دُوسرے لوگ مسیح کے لئے جیتے جائیں۔

کتابچہ کا دُوسرا حصّہ جو سب سے بڑا حصّہ ہے جو ہماری نجات کے بارے میں ہے۔ (سوال نمبر ١٢ تا ٨٥) مکمل کرکے اب ہم کتابچہ کے تیسرے یعنی آخری حصّے کا مطالعہ شروع کرتے ہیں جو ہمیں شُکرگزاری اور خدمت کے بارے میں سکھاتا ہے۔

ہم خداوند کے کتنے قرضدار ہیں کہ اُس نے ہمیں نجات دی ہے۔ ہم

اُس کی رحمتوں کے لئے اپنی شکرگزاری ہمیشہ اپنے آپ کو اُس کے سامنے پیش کرنے سے کرتے ہیں۔ ایک فرمانبردار سے خداوند یسوع مسیح نے فرمایا کہ جس کے زیادہ گناہ معاف ہوئے وُہ (اس کے بدلہ میں) زیادہ محبت کرے گا۔ لُوقا ۷: ۴۷۔ اگر واقعہ آپ کو خداوند یسوع مسیح کے وسیلے سے گناہوں کی معافی اور دوزخ سے آزادی ملی ہے تو آپ اپنی زندگی کے طور طریقے سے اپنی دلی شکرگزاری کا اظہار کریں گے۔ آپ ایک تبدیل شدہ اور پاک زندگی گزاریں گے۔ آپ ہر روز دُعا کریں گے اور خدا کا کلام پڑھیں گے اور خدا کی سچائی اور اُس کے فضل میں ترقی کے خواہش مند ہوں گے۔

یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ مسیحی پاکیزگی یعنی راستبازی کی زندگی گزارنا اُسی صورت میں ممکن ہے۔ جب کہ ہمیں شخصی طور پر نئے سرے سے پیدا ہونے اور تبدیل ہونے کا تجربہ حاصل ہو۔ جدید خیال کے لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں مسیحی زندگی بسر کرنی چاہئے۔ لیکن وُہ مسیحی نجات کا انکار کرتے ہیں جو حقیقت میں ہمارے لئے ممکن بناتی ہے کہ ہم مسیح کے لئے زندہ رہیں۔ مسیحی تعلیم ہی ہماری مسیحی زندگی کی بُنیاد ہے۔ جدید خیال کے لوگ مسیحی زندگی بسر نہیں کر سکتے کیونکہ وُہ مسیحی مسائل یعنی تعلیم کا انکار کرتے ہیں۔

سوال نمبر ۸۶ سے ۹۱ تک ہمیں بائبل کے مطابق نیک اعمال کی تعلیم دی گئی ہے۔ ہم اسے دیکھیں گے۔

۱۔ نیک اعمال کا مقصد ۔ سوال نمبر ۸۶

۲۔ نیک اعمال کی ضرورت ۔ سوال نمبر ۸۷

۳۔ نیک اعمال کا چشمہ ۔ سوال نمبر ۸۹-۹۰

۴۔ نیک اعمال کی نوعیت کیا ہے ۔ سوال نمبر ۹۱

نیک وُہ پھل اور کام ہیں جو ہمارے نئے دل سے نکلتے ہیں اور ہمارے بدنوں کے ذریعے خدا کی مرضی کے مطابق ادا کئے جاتے ہیں۔ وُہ خدا سے محبت اور اُس کی فرمانبرداری کے کام ہیں۔ جن کو کرنے کے لئے وُہ ہماری مدد کرتا ہے اور جن سے وُہ خوش ہوتا ہے۔

ہم کیوں نیک کام کریں؟ اِس کا جواب مندرجہ ذیل ہے۔ چونکہ ہم اُس کے خون (موت) کے وسیلہ سے بچائے گئے اور رُوح القدس کے ذریعے نئے بنائے گئے ہیں (نئے سرے سے پیدا ہوتے ہیں) ہمیں اس لئے مخلصی ملی ہے کہ نیک کام کریں۔ ہم اپنے آپ کو بچانے کے لئے یا نئے سرے سے پیدا ہونے کے لئے نیک کام نیک کام نہیں کرتے۔ یہ نیک کام جو نجات یافتہ مسیحی کرتے ہیں۔ اِن کے کئی مقاصد ہیں۔ وُہ یہ ہیں۔

۱۔ اِن کے ذریعے ہم اپنی شکرگزاری خدا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ ہم کسی اور طریقہ سے خدا کی شکرگزاری نہیں کر سکتے تھے۔ سوائے اِس کے کہ اُس کی فرمانبرداری میں نیک کام کریں۔

۲۔ تاکہ خُدا ہم میں جلال پائے۔ خدا کا نام جلال پاتا ہے۔ جب اُس کے مخلوق وُہ کام کرتے ہیں جو وُہ کہتا ہے۔ بے خُدا لوگ اپنے بُرے کاموں سے خُدا کے نام کی حقارت کرتے ہیں۔

۳۔ تاکہ ہمیں اپنے ایمان اور مسیح کے ساتھ یگانگت کا یقین حاصل ہو۔ اگر ہم خُدا کے حکموں کو توڑیں تو ہمیں یقین نہیں ہوتا کہ ہم خداوند کے ہیں۔ "اگر ہم اُس کے حکموں پر عمل کریں گے تو اِس سے ہمیں معلوم ہوگا کہ ہم اُسے جان گئے ہیں۔ ۱۔ یُوحنا ۲: ۳ فرمانبرداری کی زندگی اور ایمان کے یقین کو ہم جُدا نہیں کر سکتے۔

۴۔ تاکہ ہم اَوروں کو مسیح کے لیے جیت سکیں۔ ہم موثر گواہ اور دُوسروں کے لیے مسیحی بننے کے لیے دلچسپی کا باعث اُسی صُورت میں بن سکتے ہیں۔ جب ہم اپنی عملی زندگی سے دکھاتے ہیں کہ حقیقی مسیحیت کیا ہے۔

کیا لوگ یہ محسوس کرتے ہیں کہ آپ اپنی عملی زندگی سے یسُوع مسیح اور خُدا کو پیش کرتے ہیں۔ آئیے ہم نیک کام کرنے میں سرگرم ہوں۔ (طِطُس ۲: ۱۴) تاکہ یہ چار مقاصد ہماری زندگی میں پورے ہوں۔

نمبر ۸۶ پر سوالات

۱۔ کتابچہ کے تین حصّے یہ ہیں۔

ا ۔ میری ______________________

ب ۔ میری ______________________

ج ۔ میری ______________________

۲۔ شُکرگزاری اور مسیح کی خدمت ہمارے لیے ضروری ہے۔ اگر اُس نے واقعی ہمیں گُناہ اور دوزخ کے دُکھ سے بچایا ہے؟

غلط یا درست ______________

۳۔ کیا ایک شخص اچھی مسیحی زندگی گزار سکتا ہے اور خُدا کے حکموں کو مان سکتا ہے۔ اگر وُہ بائبل مقدّس کے مطابق یہ نہیں مانتا کہ مسیح کنواری سے پیدا ہُوا تھا؟

غلط یا درُست ______________

۴۔ سوال نمبر ۸۶ سے ۹۱ تک ہمیں کیا تعلیم دیتے ہیں ______________

____

____

۵۔ اِس سوال کے مطابق ہمیں اچھے کام کرنے چاہئیں۔

و ۔ اپنے آپ کو بچانے کے لئے۔ (اپنی نجات کے لئے)

ب ۔ خُدا سے برکت حاصل کرنے کے لئے۔

ج ۔ کیونکہ رُوحُ القُدس کے وسیلے ہمیں نوزائیدگی مِلی ہے۔

د ۔ تاکہ ہم دوسروں کو مسیح کے لئے جیت سکیں۔

کونسا جواب درست ہے؟

۶۔ نیک کام۔

ا ۔ شُکرگزاری کا پھل ہیں۔

ب ۔ اپنے خالق کے لئے نیک کام کرنا فرض ہے۔

ج ۔ نیک کام مُفید ہوتے ہیں۔ لیکن بالکل ضروری نہیں۔

کونسا جواب دُرست ہے؟

۷۔ نیک کاموں اور خُدا کے کلام کی فرمانبرداری میں کیا تعلق ہے؟ جب ہم یہ جانتے ہیں کہ مسیح پر ہمارا ایمان ہے۔

____

____

۸۔ کیونکہ رُوحُ القُدس کے وسیلے ہمیں نوزائیدگی ملتی ہے۔ اِس لیے ہمیں خدا کے لیے شُکرگزاری کی زندگی گزارنی چاہیے؟

____

۹۔ خُدا اِس لئے ہمیں بچاتا ہے کہ ہم اُس کے محبت کرنے والے اور وفادار فرزند ہیں ۔ جن کی خوشی اُس کی مرضی پُورا کرنے میں ہے۔

۱۰۔ طیطس ۳: ۸ لکھیں۔

۸۷۔ کیا وہ بچ سکتے ہیں جو اپنی ناشکر گزار زندگی کو نہیں چھوڑتے اور توبہ کرکے خدا کی طرف نہیں پھرتے؟

ہرگز نہیں کیونکہ کلام میں لکھا ہے کہ کوئی ناپاک شخص بُت پرست ، زناکار، چور، لالچی، شرابی، گالیاں بکنے والا یا ظالم ڈاکو یا ایسے کام کرنے والے خدا کی بادشاہی کے وارث نہ ہوں گے۔

جب ہم نیک کاموں کی شکر گزاری کا پھل کہتے ہیں تو یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ وہ اِتنے ضرُوری نہیں گو پسندیدہ ہیں ۔ یہ سچ نہیں۔ ایک مسیحی کے لئے نیک کاموں سے لدی ہُوئی زندگی بہت ضرُوری ہے اور بائبل ہمیں اس بات سے آگاہ کرتی ہے کہ وُہ جو گناہ میں چلتے اور خدا کے حُکموں کو توڑتے ہیں۔ وُہ آسمان

میں داخل نہ ہوں گے ۔ اگرچہ وُہ مسیحی کہلاتے ہیں اور اَب کلیسیا کے ممبر بھی ہیں۔
ایک مسیحی جو پاک زندگی گزارنے میں دلچسپی نہیں رکھتا وُہ بالکل مسیحی نہیں۔
اگر خُدا کا رُوح ہماری زندگیوں کی تقدیس نہیں کر رہا تو پھر ہم مسیح کے نہیں ہیں۔ ہمارا ایمان جھوٹا ایمان ہے اور حقیقی زندہ ایمان نہیں ہے۔ لیکن یہ کہہ کر ایک مسیحی کے لئے نیک کام از حد ضروری ہیں۔ ہم نے یہ نہیں کہا کہ نیک کاموں سے نجات حاصل ہوتی ہے۔ رومن کیتھولک کلیسیا یہ تعلیم دیتی ہے کہ نیک کاموں سے نجات کے حقدار بن جاتے ہیں۔ لیکن یہ قابلِ مذمت یا لعنتی تعلیم ہے۔ بائبل یہ تعلیم دیتی ہے کہ ہمیں اِس لئے مخلصی ملی ہے کہ نیک کام کریں ۔ (طیطس ۲: ۱۴) بائبل ہرگز یہ تعلیم نہیں دیتی کہ ہم نیک کاموں کے ذریعے نجات کما سکتے ہیں۔ اِن دونوں قسم کی تعلیموں (مسئلوں) کے درمیان بہت فرق ہے۔ (طیطس ۳: ۵) اِس لئے کتابچہ بائبل کی تعلیم کے مطابق درست ہے۔ جب یہ کہتا ہے کہ حُکموں کو توڑنے والے خدا کی بادشاہی میں داخل نہ ہوں گے۔ اگر خدا کا رُوح ہم میں خدا کی مرضی کے مطابق پاکیزہ زندگی بسر کرنے کی خواہش پیدا نہیں کرتا۔ تو پھر ہم میں رُوحُ القدس نہیں ہے۔ کیا اِس کا یہ مطلب ہے کہ ہم دُعا کریں گے اور سنجیدگی سے موجودہ زندگی میں کاملیت کے درجے تک پہنچنے کی کوشش کریں گے اور جب کبھی ہم ناکام ہوتے ہیں تو سچے دل سے اپنے گناہوں کا اقرار کریں گے ۔

اِس جواب میں چند خاص گھناؤنے گناہوں کا ذکر کیا گیا ہے جو مقدس پولُس کی پیش کردہ فہرست کے مطابق ہیں۔ (۱۔کرنتھیوں ۶: ۹-۱۰؛ گلتیوں ۵: ۱۹-۲۰؛ افسیوں ۵: ۵-۶) ہمیں یہ نتیجہ نہیں نکالنا چاہیئے کہ صرف اِن گناہوں میں ملوث ہونے سے کوئی شخص سزا کے لائق ٹھہرتا

ہے۔ لالچ کے گُناہ میں سب طرح کے گُناہ پائے جاتے ہیں۔ یا عقل یا جسم کے گُناہ ہیں ہر روز گناہوں کی مُعافی اور آزمائشوں پر غالب آنے اور خدا کی فرمانبرداری کی قوت کے لئے دُعا کرنی چاہیئے۔

کیا مسیح کا رُوح آپ میں کام کر رہا ہے اور آپ کو خُدا کی راستبازی اور فرمانبرداری کے لئے بھوکا اور پیاسا بناتا ہے۔

نمبر ۸۷ پر سوالات

۱۔ کچھ لوگ شُکرگزار نہیں ہوتے۔ جب اُن کو تحفے ملتے ہیں اور کچھ حقیقی مسیحی نجات کے لئے شُکرگزاری کا اظہار نہیں کرتے۔

غلط یا درست

۲۔ پاک زندگی گزارنا اور نیک کام کرنا۔

ا۔ ضرُوری ہے۔

ب۔ ضرُوری نہیں۔

ج۔ آسمان پر جانے کے لئے۔

د۔ انسان کے لئے مُفید ہیں۔ لیکن لازمی نہیں۔

کونسا جواب درست ہے؟

۳۔ رومن کیتھولک کلیسیا نیک کاموں اور نجات کے بارے میں کیا تعلیم دیتی ہے؟ ______

۴۔ کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ نیک کام اور فرمانبرداری سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔ یا وُہ نئے دل کا پھل ہیں۔ یا دونوں ______

۵۔ کونسی آیات ظاہر کرتی ہیں کہ اگر ہم نجات یافتہ ہیں تو خُدا کی فرمانبرداری ضرُوری ہے۔ متّی ۵: ۱۹-۲۰؛ لُوقا ۱۶: ۲۰؛ رومیوں ۶: ۲۲؛ ۱-کرنتھیوں ۶: ۹-۱۰؛ گلتیوں ۱: ۱؛ افسیوں ۲: ۱۰؛ طیطس ۳: ۱۴

نیچے لکیر لگائیں ______

۶۔ اگر کوئی شخص خدا کی شریعت سے محبت نہیں کرتا تو کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ وُہ یسُوع مسیح سے محبت کرتا ہے؟

۷۔ مندرجہ ذیل اقسام کے شخص دس احکام میں سے کس کو توڑتے ہیں۔

بُت پرست ______ زناکار ______

لالچی ______ شرابی ______

چور ______ گالیاں بکنے والے ______

ظالم ______

۸۔ غیر تائب کا کیا مطلب ہے؟

۹۔ خُدا کی مرضی کے مطابق ہمیں کون بھوکا اور پیاسا بنا سکتا ہے؟

۱۰۔ مکاشفہ ۲۲: ۴ اور ۱۵ لکھیں۔

۸۸۔ حقیقی توبہ یا تبدّل کن باتوں پر مشتمل ہے؟

اِس میں دو باتیں پائی جاتی ہیں۔ پُرانے انسان کا مرنا اور نئے انسان کا جی اُٹھنا۔

یہ دیکھ کر مسیحی زندگی کے لئے نیک کام ضروری ہیں۔ ہم سوال نمبر ۸۸، ۸۹ اور ۹۰ میں سیکھتے ہیں کہ نیک کاموں کا چشمہ کیا ہے، یعنی ہم جو گنہگار ہیں کس طرح کامل خُدا کے لئے ایسے کام کر سکتے ہیں۔ جن سے وُہ خوش ہوتا ہے۔ ایک مسیحی کی زندگی میں نیک کاموں کا چشمہ یا جڑ تبدیل شدہ دل ہے۔ جس میں خُدا کا پاک رُوح سکونت کرتا ہے۔ پس یہاں کتابچہ ہمیں تبدیل شُدہ دل کے بارے میں ہدایت دیتا ہے۔

آج کل بہُت سی کلیسیاؤں میں تبدیلی کے بارے میں غلط نظریات پائے جاتے ہیں۔ مثلاً بہُت سی کلیسیائیں بشارتی میٹنگز یا بیداری کی میٹنگز کرواتی ہیں تاکہ لوگ تبدیل ہو جائیں۔

عام طور پر کسی برائے نام مبشر کو دعوت دی جاتی ہے کہ وُہ بیداری کے وعظ پیش کرے۔ اکثر ایسی میٹنگوں میں وعظ کرنے والا بائبل مقدس کے بارے میں بہُت کم باتیں پیش کرتا ہے۔ لیکن وُہ لوگوں کو مُختلف کہانیوں اور گیتوں کے ذریعے سے خوش کرتا ہے اور جوش دلاتا ہے۔ کہانی سنانے کے عبادتی حصّہ کو ختم کرنے کے بعد وعظ کرنے والا تبدیل شُدہ لوگوں کو بڑی حلیمی سے دعوت دیتا ہے کہ سامنے آ کر اُس کے ساتھ دُعا کریں جو دُعا کے لئے سامنے آتے ہیں۔ اُن کو تبدیل شُدہ سمجھ کر گِن لیا جاتا ہے۔ اور اُنہیں کلیسیا کے سرگرم ممبر بننے کے لئے مجبور کیا جاتا ہے۔ بہُت دفعہ یہ برائے نام نو ایمان مسیحی نجات کی خوشخبری کو نہیں سمجھتے کیونکہ یہ کبھی اُن کے سامنے بیان نہیں کی گئی اور بیداری کی میٹنگز ختم ہونے کے بعد وُہ اپنی پُرانی راہوں کی طرف مُڑ جاتے ہیں کیونکہ اُن کی دلچسپی جلد جاتی رہتی ہے۔ جب اگلے سال کوئی نیا مبشر گاؤں میں آتا ہے تو اکثر یہ گمراہ ہونے والے مسیحی تبدیل کئے جاتے ہیں۔ پھر کوئی اور مبشر آتا ہے تو پھر وہی بات دُہرائی جاتی ہے۔ یہ جھوٹی تبدیلی ہے کیونکہ

۱۔ بائبل مقدس سے خوشخبری صفائی سے پیش نہیں کی جاتی۔

۲۔ مبشر اپنے ہی طور طریقوں سے لوگوں کو تبدیل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

۳۔ گنہگار شخص کو یہ بتایا جاتا ہے کہ وُہ اپنے آپ کو تبدیل کرنے کی قُدرت رکھتا ہے۔ اور وُہ اپنی آزاد مرضی سے ایسا کر سکتا ہے۔

۸۔ غیر تائب کا کیا مطلب ہے؟

۹۔ خُدا کی مرضی کے مطابق ہمیں کون بھُوکا اور پیاسا بنا سکتا ہے؟

۱۰۔ مکاشفہ ۲۲: ۳ اور ۱۵ لکھیں۔

۸۸۔ حقیقی توبہ یا تبدّل کن باتوں پر مشتمل ہے؟

اِس میں دو باتیں پائی جاتی ہیں۔ پُرانے انسان کا مرنا اور نئے انسان کا جی اُٹھنا۔

یہ دیکھ کر مسیحی زندگی کے لِئے نیک کام ضروری ہیں۔ ہم سوال نمبر ۸۸ و ۸۹ اور ۹۰ میں سیکھتے ہیں کہ نیک کاموں کا چشمہ کیا ہے، یعنی ہم جو گنہگار ہیں کس طرح کامل خُدا کے لِئے ایسے کام کر سکتے ہیں۔ جن سے وُہ خوش ہوتا ہے۔ ایک مسیحی کی زندگی میں نیک کاموں کا چشمہ یا جڑ تبدیل شُدہ دل ہے۔ جس میں خُدا کا پاک رُوح سکُونت کرتا ہے۔ پس یہاں کتابچہ ہمیں تبدیل شُدہ دل کے بارے میں ہدایت دیتا ہے۔

آج کل بہُت سی کلیسیاؤں میں تبدیلی کے بارے میں غلط نظریات پائے جاتے ہیں۔ مثلاً بہُت سی کلیسیائیں بشارتی میٹنگز یا بیداری کی میٹنگز کرواتی ہیں تاکہ لوگ تبدیل ہو جائیں۔

عام طور پر کسی برائے نام مبشر کو دعوت دی جاتی ہے کہ وُہ بیداری کے وعظ پیش کرے۔ اکثر ایسی میٹنگوں میں وعظ کرنے والا بائبل مقدس کے بارے میں بہُت کم باتیں پیش کرتا ہے۔ لیکن وُہ لوگوں کو مختلف کہانیوں اور گیتوں کے ذریعے سے خوش کرتا ہے اور جوش دلاتا ہے۔ کہانی سنانے کے عبادتی حصّہ کو ختم کرنے کے بعد وعظ کرنے والا تبدیل شُدہ لوگوں کو بڑی حلیمی سے دعوت دیتا ہے کہ سامنے آ کر اُس کے ساتھ دُعا کریں جو دُعا کے لِئے سامنے آتے ہیں۔ اُن کو تبدیل شُدہ سمجھ کر گن لیا جاتا ہے۔ اور اُنہیں کلیسیا کے سرگرم ممبر بننے کے لِئے مجبور کیا جاتا ہے۔ بہُت دفعہ یہ برائے نام نوزائیدہ مسیحی نجات کی خوشخبری کو نہیں سمجھتے کیونکہ یہ کبھی اُن کے سامنے بیان نہیں کی گئی اور بیداری کی میٹنگز ختم ہونے کے بعد وُہ اپنی پُرانی راہوں کی طرف مُڑ جاتے ہیں کیونکہ اُن کی دلچسپی جلد جاتی رہتی ہے۔ جب اگلے سال کوئی نیا مبشر گاؤں میں آتا ہے تو اکثر یہ گمراہ ہونے والے مسیحی تبدیل کئے جاتے ہیں۔ پھر کوئی اور مبشر آتا ہے تو پھر وہی بات دُہرائی جاتی ہے۔ یہ جھوٹی تبدیلی ہے کیونکہ

۱۔ بائبل مقدس سے خوشخبری صفائی سے پیش نہیں کی جاتی۔
۲۔ مبشر اپنے ہی طور طریقوں سے لوگوں کو تبدیل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔
۳۔ گنہگار شخص کو یہ بتایا جاتا ہے کہ وُہ اپنے آپ کو تبدیل کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ اور وُہ اپنی آزاد مرضی سے ایسا کر سکتا ہے۔

۴۔ گنہگاروں کو یقین دلایا جاتا ہے کہ وُہ تبدیل ہو گئے ہیں۔ اِس
لئے کہ سامنے پلپٹ کے پاس آ کر اُنہوں نے دُعا کی ہے۔
حقیقی تبدیل شُدہ لوگ واپس دُنیا کی طرف نہیں جاتے۔ جب
۵۔ بائبل مقدس تبدیلی کا ذکر کرتی ہے تو اِس کا اشارہ رُوحُ القدس
کے اُس کام کی طرف ہوتا ہے جو وُہ برگزیدہ شخص کے دل میں کرتا
ہے۔ جس کے ذریعے اُس کے دل میں رُوحانی زندگی پیدا ہوتی ہے
اور اُسے خوشخبری کو قبول کرنے کی قوت ملتی ہے۔ اور وُہ گناہ کو
ترک کر کے مسیح کو بذریعہ ایمان قبول کرتا ہے۔ کسی مبشّر کے
ذریعے کوئی انسانی جذباتی قابلیت کسی گنہگار کی مردہ رُوح میں
یہ کام نہیں کر سکتی۔ کوئی شخص انسان کے ارادہ اور مرضی سے تبدیل
نہیں ہو سکتا۔ (یُوحنّا ۱: ۱۳)
نیا عہدنامہ ہماری گناہ آلُودہ فطرت کو پُرانا انسان کہتا ہے۔ (یُوحنّا ۶:۶؛
افسیوں ۴: ۲۲؛ کُلسیوں ۳: ۹) کیونکہ یہ اُتنی ہی پُرانی ہے۔ جتنا کہ آدم، اور
آدم ہی سے ہمیں یہ ملی ہے۔ اور حقیقت میں یہی انسان ہے کیونکہ گناہ ہماری
رُوح کے ہر حصّہ میں پایا جاتا ہے۔ اِس پُرانے انسان یا گناہ آلُودہ فطرت کا ہم پر پُورا قبضہ رہتا
ہے۔ جب تک کہ پاک رُوح ہمیں نیا نہیں بنا دیتا یا ہم کو نوزائیدگی نہیں عطا کرتا۔ تب ہم مسیح میں
نئے مخلُوق بن جاتے ہیں۔ دیکھئے افسیوں ۴: ۲۰؛ کُلسیوں ۳: ۱۰۔ نئی رُوحانی زندگی جو
رُوحُ القدس کے کام کے وسیلہ سے ہمارے دلوں میں لائی جاتی ہے۔ اُس کی وجہ سے
ہم پُرانے انسان یعنی گناہوں سے پھر کر مسیح کو سچے دِل سے قبُول کرتے ہیں اور کلامِ مقدس
کی سچائی کو سمجھتے ہیں۔ ہماری رُوح کی تبدیلی کے دو حصّے ہیں۔
۱۔ توبہ۔ اِس لفظ کا مطلب ہے کہ رُوحُ القدس کی قوت کے وسیلہ

خُدا ترسی کے غم کے ساتھ گناہوں کو ترک کرنا اور پُرانے اِنسان کو مصلوب کرنا ہے۔
۲۔ ایمان اِس کا مطلب ہے کہ گناہوں کی مُعافی اور نجات کے لئے صرف
مسیح پر بھروسہ رکھنا۔ نئے انسان کا جی اُٹھنا۔ اگلے دو سوالوں میں ہم تفصیل
کے ساتھ اِن پر غور کریں گے۔

نمبر ۸۸ پر سوالات

۱۔ سوال نمبر ۸۸-۹۱ ____________
نیک کام جو ایماندار کرتے ہیں ____________
____________ دل۔

۲۔ بہُت سی کلیسیائیں بیداری کی میٹنگ کرتی ہیں تاکہ گنہگار تبدیل ہو جائیں۔ چند ایک وجُوہات بتائیں کہ یہ نو مرید حقیقت میں مسیح کے لئے تبدیل نہیں ہوتے؟

ا ____________

ب ____________

ج ____________

۳۔ تمام گنہگاروں کے پاس یہ قوت ہے کہ وُہ اپنی آزاد مرضی سے تبدیل ہو سکیں؟
غلط یا دُرست ____________

۴۔ تبدیلی صرف تجربہ میں آتی ہے ______

۱۔تھسلنیکیوں ۱:۴ ______

جب اُن کے ______ دل۔ (افسیوں ۲:۲۱)

______ (۱تھسلنیکیوں ۱:۹)

۵۔ تبدیل شُدہ اور غیر تبدیل شُدہ آدمی میں کیا فرق ہے؟

______

______

۶۔ تبدل کا کیا مطلب ہے؟

______

۷۔ کلامِ مقدس کے مطابق تبدیلی (اعمال ۲۰:۲۱) کے دو حصّے ہیں۔ وُہ یہ ہیں ______

______

۸۔ آپ کو تبدیلی کی کوئی ضرورت نہیں۔ اگر آپ کی پیدائش ریفارمڈ چرچ میں ہُوئی ہے۔ اور بچپن میں آپ کا بپتسمہ ہُوا ہے؟

غلط یا دُرست ______

۹۔ ان میں سے کونسی آیات الٰہی تبدیلی کا بیان کرتی ہیں؟

متی ۱۸:۳ ؛ یسعیاہ ۶:۱۰ ؛ لُوقا ۱:۳۰

لُوقا ۲۲:۳۲ ؛ اعمال ۳:۱۹ ؛ ۱۔کرنتھیوں ۷:۲۹ ؛

یعقوب ۵:۱۹-۲۰ ______

۱۰۔ اعمال ۲۰:۲۱ لکھیں۔

______

۸۹۔ پُرانے انسان کی موت سے کیا مراد ہے؟

گناہ کے لئے دلی افسوس ہمارے اندر گناہ سے نفرت پیدا کرتا ہے اور ہم زیادہ سے زیادہ گناہ سے دُور ہٹ جاتے ہیں۔

سوال نمبر ۸۹ و ۹۰ تبدیلی کے دونوں حصّوں کو بیان کرتے ہیں جو توبہ اور ایمان پر پُرانے انسان کو مصلوب کرنا اور نئے انسان کو زندہ کرنا کہلاتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ تبدیلی پر اِس بحث کا مطلب ہے کہ ہمیں دکھایا جائے کہ ہمارے نیک کاموں کا چشمہ کیا ہے۔ تبدیل شُدہ دل یعنی وُہ جو رُوح القدس کے وسیلے نیا بن گیا ہے۔

توبہ کرنا یا گناہ آلودہ پُرانی فطرت کو مصلوب کرنا ہماری رُوحوں کی نجات کے لئے بہُت ضرُوری ہے۔ قُدرتی طور پر ہم کلیتہً گناہ آلودہ فطرت کی قُوّت کے ماتحت ہوتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ہم خُدا اور اُس کی شریعت سے نفرت کرتے ہیں اور ہم شیطان اور اُس کی روشوں سے محبت کرتے ہیں۔ پاک خُدا سے شراکت رکھنے کے لئے یہ ضرُوری ہے کہ ہمارے دلوں سے گناہ کی قُوّت نکالی جائے۔ خُدا اپنے پاک رُوح کے وسیلہ سے ہمارے لئے یہ کام کرتا ہے۔

جب فرزائیدگی یا نئی پیدائش وقوع میں آتی ہے تو اُسی لمحہ سے دل گناہ کی قُوّت کے خلاف کام کرنا شرُوع کرتا ہے۔ یہی توبہ ہے۔ حقیقی توبہ کے تین حصّے مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ گناہ کا علم۔ (رُومیوں ۳:۲۰ ب)

۲۔ دلی افسوس اور گناہ سے نفرت ۔ (۲۔ کرنتھیوں ۷ : ۱۰) اور
۳۔ گناہ کو ترک کرنا ۔ (رومیوں ۸ : ۱۳؛ کلسیوں ۳ : ۵-۱۰)
توبہ کے متعلق چند ضروری حقائق مندرجہ ذیل ہیں۔
و۔ توبہ خدا کے فضل کی ایک بخشش ہے۔ "خدا نے زندگی کے لئے توبہ کی توفیق بخشی"۔ اعمال ۱۱ : ۱۸ ۔ یسوع مسیح مالک اور منجی ہو کر اسرائیل کو توبہ اور گناہوں کی معافی کی توفیق دیتا ہے ۔ اعمال ۵ : ۳۱
ب۔ خدا کے فرزندوں کے لئے توبہ ایک شعوری تجربہ ہوتا ہے ۔ روزانہ جاگ اٹھتے ہی ہمارے دل میں خدا کے لئے خوف اور گناہ سے نفرت ہونی چاہیئے ۔ کیونکہ گناہ براہِ راست پاک خدا یعنی ہمارے آسمانی باپ کے خلاف ہوتا ہے۔
ج ۔ توبہ مکمل ہونی چاہیئے ۔ توبہ کے تمام حصے ہمارے دل اور دماغ میں واقع ہونے چاہئیں ۔ ورنہ ہماری توبہ حقیقی نہ ہوگی ۔ ہمیں اپنے گناہوں پر افسوس کرنا سیکھنا چاہیئے ۔ لیکن ہمیں کچھ اور زیادہ کرنا چاہیئے ۔ ہمیں گناہ کو ترک کرنا چاہیئے ۔ یہ کہنا کہ ہمیں اپنے گناہوں کے لئے بڑا افسوس ہے اور پھر جان بوجھ کر اُن میں زندگی گزارنا جھوٹی توبہ کو ظاہر کرتا ہے۔
د۔ توبہ ایک لگاتار تجربہ ہے ۔ جتنا زیادہ ہم فضل اور علم میں ترقی کرتے ہیں اتنی ہی گہری ہماری توبہ ہو جاتی ہے ۔ اسی لئے کتابچہ گناہ سے دور دور ہٹنے کے محاورہ کو استعمال کرتا ہے ۔
ر۔ جب تک ہم اِس عارضی اور گناہ آلودہ جسم میں زندہ ہیں ۔ ہم کبھی توبہ کرنا اور گناہ کے پرانے شخص کو مصلوب کرنا بند نہیں کرتے ۔
اسی سوال کے بارے میں ایک نوٹ :۔ لفظ مرنا (DYING)

ہماری یوریکا پریسبٹیری کے مطابق اِس کتابچہ میں Killing ہونا چاہیئے ۔ کیونکہ ہم پرانی انسانیت کو مصلوب کرتے وقت اِس فعل میں شامل ہوتے ہیں ۔ ہم پیچھے بیٹھ کر اُس کو خود مرتے دیکھتے نہیں رہتے ۔
ہم خدا سے ہر روز فضل حاصل کریں ۔ اپنی پرانی گناہ آلودہ فطرت کو اور زیادہ مصلوب کرنے کے لئے اگرچہ موجودہ زندگی میں ہم مکمل طور پر اُسے ہلاک نہیں کر سکتے ۔ ہماری پرانی اور گناہ آلودہ فطرت میں کچھ نہ کچھ طاقت ہوگی تاکہ وہ شیطان کی خدمت کے لئے ہمارے خلاف جنگ کر سکے ۔

نمبر ۸۹ پر سوالات

۱۔ اِس جگہ کتابچہ تبدل کی سچائی کے بارے میں کیوں تعلیم دیتا ہے ۔ اِس سچائی کا نیک کاموں کے ساتھ کیا تعلق ہے ۔

____

____

۲ ۔ لفظ ________ کا مطلب ہے ۔ پرانی انسانیت کو مصلوب کرنا ۔
۳ ۔ ہماری گناہ آلودہ فطرت کیوں پرانا انسان کہلاتی ہے ؟

____

____

__________ (سوال نمبر ۸۸ کا بیان دیکھیں)

۴۔ یہ ضروری نہیں کہ ہمارے دِل میں گُناہ کا زور توڑا جائے۔ جب تک کہ مسیح ہمارا خُداوند اور نجات دہندہ ہے؟

غلط یا درست ________

بیان کریں ________

____

۵۔ حقیقی مسیحی زندگی ________ ایک کشمکش ہے۔

جو مسیحی اِس کشمکش کے بارے میں فکرمند نہیں۔ وُہ ________

ا ۔ ________

ب ۔ وُہ حقیقت میں تبدیل شُدہ زندگی نہیں گزارتے۔

کونسا جواب درست ہے۔

۶۔ حقیقی توبہ کے تین حِصّے کون کونسے ہیں؟

ا ________

ب ________

ج ________

۷۔ مسیحی توبہ کے بارے میں چند ایک حقائق بیان کریں۔

ا ________

ب ________

ج ________

د ________

۸۔ توبہ کا تجربہ، گُناہ پر افسوس اور اِس کو ترک کرنا ہے۔ یہ اُس وقت حاصل ہوتا ہے؟

ا ۔ جب گنہگار پہلی دفعہ تبدیل ہوتا ہے۔

ب ۔ جب ہم سے کوئی سخت گُناہ سرزد ہوتا ہے۔

ج ۔ روز بروز مسیحی زندگی کے تجربہ میں۔

کونسا جواب دُرست ہے۔

۹۔ پُرانی انسانیت کو مصلُوب کرنا۔

ا ۔ آسان بات ہے۔

ب ۔ نجات کے لِئے ضرُوری ہے۔

ج ۔ جب انسان بُوڑھا ہو جاتا ہے تو خُود بخُود پُرانا انسان مر جاتا ہے۔

د ۔ صرف کلام اور پاک رُوح کی مدد سے ہوتا ہے۔

کونسا جواب دُرست ہے۔

۱۰۔ رُومیوں ۸: ۱۳ اور افسیوں ۴: ۲۲ لکھیں۔

۹۰۔ نئے انسان کے زندہ کِئے جانے سے کیا مراد ہے؟

یسُوع مسیح کے وسیلہ سے خدا میں دِلی مُسّرت جس کی وجہ سے ہم تمام نیک کاموں میں خدا کی مرضی کے مطابق خُوشی سے محسُوس کرتے ہیں۔

تبدل کا دوسرا حصہ ایمان ہے یا نئے انسان کا زندہ کیا جانا۔ نیا انسان نئی زندگی ہے جو ہمیں نوزائیدگی یا نئی پیدائش سے حاصل ہوئی ہے۔ یہ نئی زندگی ہے۔ کیونکہ یہ ہمیں نئی پیدائش سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ انسان کہلاتی ہے۔ کیونکہ اِس کا تعلق ہماری پوری انسانیت کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ ہمارے بدن بھی قیامت کے موقعہ پر اسے محسوس کریں گے۔ اِس کا تجربہ حاصل کریں گے۔ اگر کوئی مسیح میں ہے تو وہ نیا مخلوق ہے۔ (۲-کرنتھیوں ۵:۱۷)

اِس نئے مخلوق یا مسیح میں نئی زندگی کو فضل کے وسائل کے ذریعے ہر روز مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔ یعنی کلام، دُعا، سبت کی عبادت، مقدسوں کی شراکت اور سیکرامنٹس، اِس نئی زندگی کا جو ہم میں سے مضبوط کیا جانا ہی زندہ کیا جانا کہلاتا ہے۔

یوحنا رسول ایماندار کی نئی زندگی کو بیج کہتا ہے۔ (۱-یوحنا ۳:۹) نئی رُوحانی زندگی کے بیج کو بڑھنے کے لیے رُوح اور کلام کے پانی اور دُعا اور خُدا کے ساتھ رفاقت کی حرارت کی ضرورت ہے۔ آخرکار خداوند کا یہ بویا ہُوا بیج بڑھ کر ایک درخت بن جاتا ہے۔ (دیکھئے یسعیاہ ۶۱:۳؛ زبور ۱:۳)

کتابچہ اس نئے انسان کے جی اُٹھنے کے دو حصے بیان کرتا ہے۔

۱۔ یسوع مسیح کے وسیلے سے خُدا میں دلی خوشی۔ یسوع مسیح ایماندار کی تسلی اور خوشی ہے۔ نوٹ کریں کہ کس طرح گُناہ کے لئے غم اور یسوع مسیح میں خوشی ساتھ ساتھ چلتی ہیں۔ گُناہ کے لیے جس قدر زیادہ غم ہوگا اُسی قدر زیادہ مسیح میں ہماری خوشی ہوگی۔ جونہی ہم مسیح کے بارے میں سیکھتے ہیں۔ ہماری خوشی پوری ہو جاتی ہے۔ ۱-یوحنا ۱:۴

۲۔ خُدا کی مرضی کے مطابق تمام اچھے کاموں میں زندگی گزارنے سے

خوشی محسوس کرنا۔ خُدا کی مرضی پر عمل کرنے سے ہماری نئی زندگی مضبوط ہوتی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ یہ دونوں طرف کام کرتی ہے۔

نئی زندگی نیک کاموں کو پیدا کرتی ہے اور نیک کام نئی زندگی کو مضبوط کرتے ہیں۔ اگلے سوال میں ہم دیکھیں گے کہ وُہ نیک کام کیا ہیں۔

یہ دو خاکے ظاہر کرتے ہیں کہ (غیر تبدیل شُدہ) جو نئے سرے سے پیدا نہیں ہُوا اور جو نئے سرے سے پیدا ہُوا۔ (تبدیل شُدہ) شخص میں رُوحانی فرق کیا ہے۔

۲۔ گنہگار جو نئے سرے سے پیدا نہیں ہُوا۔

۱۔ گنہگار جو نئے سرے سے پیدا ہُوا ہے۔
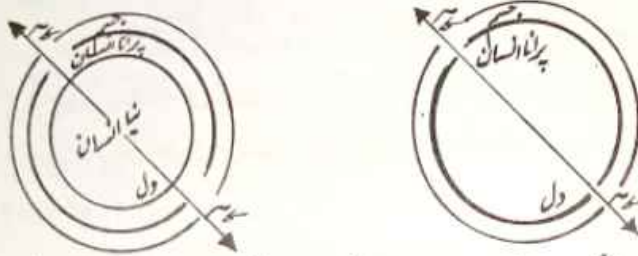
۱۔ گنہگار جو نئے سرے سے پیدا نہیں ہوئے۔

ا۔ وُہ شخص جو نئے سرے سے پیدا نہیں ہُوا یا تبدیل نہیں ہُوا۔ اُس کا دل مکمل طور پر پُرانے انسان یعنی آدم کی گُناہ آلودہ فطرت کے ماتحت ہوتا ہے۔ وُہ خُدا کی عزت کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔ افسیوں ۲:۱؛ ۴:۲۲

ب۔ جسم کے تمام کام جو بُرے دل سے نکلتے ہیں۔ صرف بُرے ہی ہوتے ہیں۔ رُومیوں ۶:۱۹؛ ۸:۷،۸؛ گلتیوں ۵:۱۹-۲۱

۲۔ مسیحی جو نئے سرے سے پیدا ہُوا ہے۔ (نوزائیدہ مسیحی)

ﺍ۔ نوزائیدہ مسیحی کے دل کو نئی پیدائش کے وسیلے سے نئی رُوحانی فطرت اور راستبازی حاصل ہُوئی ہے۔ یُوحنا ۳: ۳؛ افسیوں ۴: ۲۴؛ کُلسیوں ۳: ۱۰؛ ۱۔یُوحنا ۳: ۹

ب۔ اب نئے انسان یعنی رُوحانی آدمی کا مسیحی کے دل پر قبضہ ہے۔ لیکن پُرانا انسان یعنی گناہ آلودہ فطرت ابھی تک موجُود ہے تاکہ وُہ نئے انسان کی مخالفت کرے اور اُس کے ساتھ جنگ کرے۔ رُومیوں ۷: ۲۱؛ گلتیوں ۵: ۶۔

ج۔ مسیحی تنظیم اور اُس کے ممبران کے کام زیادہ تر اچھے ہوتے ہیں۔ کیونکہ وُہ نئے انسان کے دل سے ہوتے ہیں۔ لیکن وُہ کبھی کامل نہیں ہوتے۔ کیونکہ اُن سب میں گناہ کے پُرانے انسان کی آلودگی پائی جاتی ہے۔ رُومیوں ۶: ۶، ۱۲-۱۴؛ ۷: ۱۹

د۔ خدا کا کلام مسیحیوں کو اِس بات کی نصیحت کرتا ہے کہ وُہ لگاتار نئی انسانیت کے مطابق زندگی گزاریں اور پاک رُوح کی قُوت کے ذریعے پُرانے انسان کو مصلُوب کریں۔

نمبر ۹۰ پر سوالات

۱۔ تبدل کا دُوسرا حِصّہ ہے ______
یا نئے انسان کا جی اُٹھنا ______

۲۔ نئے انسان کے محاورہ کا کیا مطلب ہے ؟

______
______

۳۔ نوزائیدگی اور تبدیلی میں کیا فرق ہے ؟

______
______

۴۔ بعض لوگ مسیح میں نئے مخلوق ہیں لیکن پُرانی انسانیت کا ابھی تک اُن کی زندگی اور دل پر قبضہ ہے ؟
غلط یا درست
______
(۲۔کرنتھیوں ۵: ۱۷ دیکھیں)

۵۔ نئے انسان کے زندہ کئے جانے کے دو نشانات کیا ہیں؟
ا ______
ب ______

۶۔ کچھ طریقے بتائیں جن کے ذریعے ہم نئی زندگی کو مضبُوط کر سکتے ہیں؟

______
______
______

۷۔ کونسے کام نئے انسان کو مضبُوط کریں گے اور کن کاموں سے پُرانے انسان کو بڑھنے کے لئے خوراک حاصل ہو گی۔ مندرجہ ذیل بیانات کے سامنے نیا یا پُرانا لکھیں۔

ا۔ ٹی۔وی پر غیر مہذب اور گندے خیالات پیدا کرنے والے پروگرام دیکھنا ______

ب ۔ ہفتہ کے دوران بائبل اسٹڈی میٹنگ میں جانا

ج ۔ گندے مذاق کرنے والوں کو سُننا

د ۔ روزانہ خداوند سے دُعا کرنا

ر ۔ گرجہ گھر جانے کی بجائے اور لوگوں کو ملنے کے لیے جانا

۸ ۔ تبدیل شدہ اور غیر تبدیل شدہ آدمی کو ظاہر کرنے کے لئے خاکہ بنائیں ۔ اِن خاکوں میں لکھیں کہ دونوں کے دل پر کس کا قبضہ ہے اور دونوں کے کام کس طرح کے ہیں؟

۹ ۔ تبدیل شدہ آدمی صرف اچھے کام کر سکتا ہے اور غیر تبدیل شدہ انسان صرف بُرے کام کر سکتا ہے ۔

غلط یا درُست

۱۰ ۔ ۱ ۔ یُوحنا ۲:۵ لکھیں ۔ [illegible] جو پیغام ہم تمہیں [illegible] وہ یہ ہے کہ خدا نور ہے اور اس میں ذرا بھی تاریکی نہیں ۔

۱۹ ۔ نیک کام کیا ہیں؟

صرف وُہی جو حقیقی ایمان سے صادر ہوتے ہیں اور خدا کے کلام کے مطابق اُس کے جلال کے لیے کیے جاتے ہیں ۔ اور وُہ نہیں جو ہمارے اپنے خیال کے مطابق یا انسانی احکام کے مطابق ہوتے ہیں ۔

یہ دیکھ کر کہ نیک کاموں کا چشمہ تبدیل شدہ دِل ہے جس میں رُوح القدُس

سکونت کرتا ہے ۔ اب ہم نیک کاموں کی Nature خاصیت کے بارے میں سیکھتے ہیں ۔

ایسے لوگ بھی ہیں جو نیک کاموں کے بارے میں غلط نظریات رکھتے ہیں ۔ مثلاً خداوند یسُوع مسیح کے دِنوں میں فقیہہ اور فریسی نجات کے لیے خداوند یسُوع مسیح پر بھروسہ رکھنے کی بجائے اپنے برائے نام نیک کاموں پر بھروسہ رکھتے تھے ۔ رومن کیتھولک کلیسیا یہ تعلیم دیتی ہے کہ انسان اپنے نیک کاموں کے ذریعے راستباز ٹھہرتا ہے اور مسیح پر ایمان لانا راستبازی کا واحد وسیلہ نہیں ۔ لیکن دیکھیں طیطس ۳:۵ ۔ زیادہ تر لوگ سوچتے ہیں کہ غیر مسیحی بھی نیک کام کرتے ہیں جب وُہ پڑوسیوں کی مدد کے لئے اپنے خون کا عطیہ دیتے ہیں یا گرجہ گھر میں ہدیے کی پلیٹ میں اپنا ہدیہ ڈالتے ہیں ۔

لیکن یہ سب نیک کاموں کے بارے میں غلط نظریات ہیں ۔ بائبل مقدس ہمیں سکھاتی ہے کہ خدا کی نظر میں وُہ کام اچھا یا نیک ہے ۔ جس میں یہ تین باتیں سچ ہوں ۔

۱ ۔ اِس کی جڑ یا بُنیاد اچھی ہو ۔

۲ ۔ اِس کا معیار اچھا ہو ۔

۳ ۔ اور اِس کا مقصد نیک ہو ۔

۱ ۔ جڑ یا بنیاد :۔ حقیقی ایمان ۔ نیک کام ہمیشہ سچے ایمان سے صادر ہوتے ہیں ۔ یسُوع مسیح پر ایمان کے بغیر خدا کو خوش کرنا ناممکن ہے ۔ (عبرانیوں ۱۱:۶) خدا ہمیشہ دلی رویے کو دیکھتا ہے ۔ جو سب کاموں کے پیچھے ہوتا ہے ۔ غیر مسیحیوں کے بارے میں یاد رکھیں کہ وُہ مسیح سے نفرت کرتے ہیں ۔

اِس لئے اُن کے تمام کام مسیح کے خلاف بغاوت کا اظہار ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ اُن کے برائے نیک کام جو وُہ اپنے ہم جنس انسانوں کی مدد کے لئے کرتے ہیں وُہ بھی غلط مقصد سے کئے جاتے ہیں۔

۲۔ **معیار** :- خُدا کی شریعت۔ خُدا کی نظر میں نیک کام وُہ ہوتے ہیں جو اُس کی پاک شریعت کے مطابق کئے جاتے ہیں۔ خدا نیک کاموں کے لئے خُود معیار مقرر کرتا ہے۔ اور یہ معیار اُس کی شریعت ہے۔ جِس کا مطالعہ ہم آگے چل کر کریں گے۔

نیک کاموں کے لئے کچھ غلط معیار مندرجہ ذیل ہیں۔

ا۔ میرا ضمیر۔ میری راہنما ہے۔ لیکن بائبل کہتی ہے کہ انسان کا ضمیر گناہ آلُودہ ہے۔ (۱۔ تیمتھیس ۴: ۲؛ افسیوں ۴: ۱۸) اور وُہ دُرست راہنمائی نہیں کر سکتا۔

ب۔ میری کلیسیا مجھے بتاتی ہے کہ کیا دُرست ہے اور کیا غلط ہے۔ بائبل تعلیم دیتی ہے کہ انسانوں کے احکام اکثر خدا کے حکموں کے خلاف ہوتے ہیں۔ (دیکھئیے مرقس ۷: ۷-۹، ۱۳) مثال کے طور پر رومن کیتھولک کلیسیا اپنے پادریوں کو شادی کرنے سے منع کرتی ہے۔ اور اِس بات کا مطالبہ کرتی ہے کہ لینٹ کے دنوں میں روزہ رکھا جائے۔ علاوہ اِس کے اور بُہت سی باتیں کلام کے خلاف سکھاتی ہے۔

بُہت سی پروٹسٹنٹ کلیسیاؤں نے بھی اپنے قوانین گھڑ لئے ہیں۔ جیسے کہ منشّیات سے مکمل طور پر پرہیزگاری کا قانون ہے۔ اِس کے مطابق کسی صُورت میں بھی مَے کا پینا گُناہ ہے۔ دوسرے بعض مقدّس دنوں کو ماننا لازمی سمجھتے ہیں۔ مثلاً بڑا دِن۔ ایسٹر اور عیدِ صعُود وغیرہ۔ اِس جھُوٹے اور غلط اعتقاد سے ہم خدا کی خدمت کر رہے ہیں۔ بعض کے لئے سخت جرائم کرنا بھی ممکن ہے۔ دیکھئیے یُوحنا ۱۶: ۲۔ مخلص (سچا) ہونا بھی کافی نہیں ہمیں صرف خُدا کے معیار کے مطابق زندگی بسر کرنی چاہئیے۔

۳۔ **مقصد** :- خدا کا جلال نیک کام وُہ ہیں جو خدا کے جلال کو ظاہر کرنے کے لئے کئے جاتے ہیں۔ انسان کی زندگی کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ وُہ خدا کا جلال ظاہر کرے۔ ہم صرف خدا کے جلال کو ظاہر کرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اور اگر انسان کا یہ ارادہ نہ ہو تو وُہ حقیقت میں نیک کام نہیں بلکہ ایک بُت کی پرستش کرتا ہے۔

یہ دیکھ کر کہ خدا کی نظر میں نیک کام کی کیا حقیقت ہے۔ اَب ہم یہ سمجھ گئے ہیں کہ ایک غیر مسیحی یا غیر تبدّل شدہ شخص کے لئے نیک کام کرنا ناممکن ہے۔ جب بے ایمان لوگ ظاہراً طور پر نیک کام کرتے ہیں۔ جیسے کہ پڑوسیوں کی مدد کرنا وغیرہ۔ خدا کی نظر میں یہ بھی گناہ ہے۔ کیونکہ وُہ یہ کام مسیح کی محبت کی وجہ سے اور خُدا کے جلال کے لئے نہیں کر رہے۔

نمبر ۱۹ پر سوالات

ا۔ نمبر ۱۹ میں ہم سیکھتے ہیں ______________________

____

۲۔ بہت سے لوگ نیک کاموں کے بارے میں غلط نظریئے کے حامی ہیں۔ چند مثالیں دیں؟

۳۔ کسی انسانی کام کو خدا کی نظروں میں نیک ہونے کے لئے کونسی تین باتوں کی ضرورت ہے؟

ا

ب

ج

۴۔ اگر کوئی غیر مسیحی ہسپتال کے لئے ایک ہزار ڈالر کا عطیہ دیتا ہے۔ وُہ خدا کی نظر میں نیک کام کر رہا ہے۔

غلط یا درست

۵۔ نیک کاموں کے چند غلط معیار کونسے ہیں۔ جن کے مطابق بعض لوگ زندگی گزارتے ہیں؟

ا

ب

۶۔ اگر کوئی کلیسیا تعلیم دیتی ہے کہ بئیر کا ایک ڈبہ پینا گناہ ہے۔ پھر یہ واقعی گناہ ہے؟

غلط یا درست

۷۔ ہر ایک کام یعنی ہر خیال، ہر بات اور ہر کام جو مسیحی کرتا ہے۔ خدا کی نظر میں نیک ہے؟

غلط یا درست

۸۔ کلسیوں ۲: ۱۶-۲۳ تک پڑھیں اور مندرجہ ذیل کا جواب دیں؟

ا ۔ کونسی آیت کھانے پینے اور انسان کے بنائے ہُوئے مقدس دنوں کے بارے میں ملامت کرتی ہے؟

ب ۔ کونسی آیت سکھاتی ہے کہ وُہ جو انسانی بنائے ہُوئے مذہبی قانون کا پابند ہے۔ وُہ بے فائدہ اپنی جسمانی عقل کے مطابق فخر کرتا ہے۔

ج ۔ کونسی آیت انسانی مسئلوں اور تعلیم کو رد کرتی ہے؟

د ۔ انسان کی بنائی ہُوئی عبادت کہلاتی ہے؟

۹۔ اگر کوئی شخص کسی انسان کے لئے نیکی کرتا ہے اور خدا کے لئے نہیں تو وُہ بُت کی پرستش کرتا ہے؟

غلط یا درست

۱۰۔ ۱۔کرنتھیوں ۱۰: ۳۱۔ لکھیں۔ ۔ پس تم کھاؤ یا پیو یا جو کچھ کرو سب خدا کے جلال کے لیے کرو۔

۹۲۔ خُدا کی شریعت کیا ہے؟

خُدا نے یہ سب باتیں فرمائیں کہ خداوند تیرا خُدا جو تجھے مُلک مصر اور غلامی کے گھر سے نکال لایا مَیں ہُوں۔"

پہلا حکم

میرے حضور تیرے لئے کوئی اور خدا نہ ہو۔

دُوسرا حکم

تُو اپنے لئے کوئی تراشی ہُوئی مُورت نہ بنانا یا کسی چیز کی صُورت جو اُوپر آسمان میں یا نیچے زمین پر یا نیچے پانی میں، تُو اُن کے آگے سجدہ نہ کرنا اور نہ اُن کی عبادت کرنا کیونکہ مَیں خداوند تیرا غیوّر خدا ہُوں اور جو مُجھ سے عداوت رکھتے ہیں۔ اُن کی اولاد کو تیسری اور چوتھی پُشت تک باپ دادا کی بدکاری کی سزا دیتا ہُوں اور ہزاروں پر جو مُجھ سے محبت رکھتے اور میرے حکموں کو مانتے ہیں رحم کرتا ہُوں۔

تیسرا حکم

تُو خداوند اپنے خدا کا نام بے فائدہ نہ لینا کیونکہ جو اُس کا نام بے فائدہ لیتا ہے۔ خداوند اُسے بے گناہ نہ ٹھہرائے گا۔

چوتھا حکم

یاد کر کے تُو سبت کا دِن پاک ماننا۔ چھ دن تک تو محنت کر کے اپنا سارا کام کاج کرنا لیکن ساتواں دِن خداوند تیرے خدا کا سبت ہے۔ اُس میں نہ تو کوئی کام کرے نہ تیرا بیٹا نہ تیری بیٹی نہ تیرا غلام نہ تیری لونڈی نہ تیرا چوپایہ نہ کوئی مُسافر جو تیرے ہاں تیرے پھاٹکوں کے اندر ہو۔ کیونکہ خداوند نے چھ دِن میں آسمان اور زمین اور سمندر اور جو کچُھ اُن میں ہے وُہ سب بنایا اور ساتویں دن آرام کیا۔ اِس لئے خداوند نے سبت کے دِن کو برکت دی اور

اُسے مقدّس ٹھہرایا۔

پانچواں حکم

تُو اپنے باپ اور ماں کی عزّت کرنا تاکہ تیری عمر اُس مُلک میں جو خداوند تیرا خدا تُجھے دیتا ہے دراز ہو۔

چھٹا حُکم

تُو خون نہ کرنا۔

ساتواں حُکم

تُو زنا نہ کرنا۔

آٹھواں حُکم

تُو چوری نہ کرنا۔

نواں حُکم

تُو اپنے پڑوسی کے خلاف جھوٹی گواہی نہ دینا۔

دسواں حُکم

تُو اپنے پڑوسی کے گھر کا لالچ نہ کرنا۔ تُو اپنے پڑوسی کی بیوی کا لالچ نہ کرنا اور نہ اُس کے غلام اور اُس کی لونڈی اور اُس کے بیل اور گدھے کا اور نہ اپنے پڑوسی کی کسی اور چیز کا لالچ کرنا۔

اب ہم دُوسری دفعہ خُدا کی شریعت کی طرف آئے ہَیں۔ پہلی دفعہ کتابچہ کے شرُوع میں تھا۔ (سوال نمبر ۳، ۴ اور ۵) جہاں شریعت ہمیں مُجرم ٹھہراتی ہے اور مخلصی کے لئے مسیح تک ہماری راہنمائی کرتی ہے۔ اب جب کہ ہم نے خدا کے فضل سے مخلصی پائی ہَے۔ مسیح خداوند ہمیں واپس شریعت کی طرف لے

جاتا ہے۔ تاکہ ہم مسیحی فرمانبرداری اور شکرگزاری کی زندگی بسر کر سکیں۔
سوال نمبر ۸۶ سے ۹۱ تک ہم نیک کاموں کے بارے میں بائبل مقدس کی تعلیم سیکھتے ہیں۔ اب ہم دس احکام کی تشریح شروع کرتے ہیں۔ دس احکام ڈیکلاگ بھی کہلاتے ہیں۔ جس کا مطلب ہے دس الفاظ جو نیک کاموں کا معیار اور قانون ہے۔ غور کریں کہ کس طرح مسیحی شکرگزاری کا مضمون کس طرح ترقی پذیر ہوا ہے۔

۱ ۔ مخلصی یافتہ مسیحی کو شکرگزاری کی زندگی بسر کرنا۔
۲ ۔ شکرگزار ہونے کا مطلب ہے۔ نیک کاموں میں زندگی گزارنا۔
۳ ۔ نیک کام حقیقت میں خدا کی شریعت کی دلی اور عملی فرمانبرداری ہے۔

چنانچہ سوال نمبر ۹۲ سے نمبر ۱۱۵ تک جو مضمون ہے وُہ شریعت اور مسیحی شکرگزاری ہے۔ سوال نمبر ۹۲ اور ۹۳ میں شریعت کا ہمارے ساتھ تعارف کرایا گیا ہے۔ اس میں جو کچھ پایا جاتا ہے۔ وُہ سوال نمبر ۹۲ میں ہے۔ اور اس کی تقسیم سوال نمبر ۹۳ میں ہے۔
مسیح خداوند کے اس دُنیا میں مجسّم ہوکر اس دُنیا میں آنے سے تقریباً ۱۴۵۰ سال پہلے کوہِ سینا پر دس احکام کا دیا جانا خُدا کا سب سے بڑا کام ہے جو اُس نے انسان کے لئے کیا۔ اہمیّت کے لحاظ سے یہ خداوند یسُوع مسیح کے دیئے جانے سے دوسرے درجے پر ہے۔ اس واقعہ کے ہمیشہ بعد دس احکام کو اخلاق اور نیک کاموں کی بنیاد ماننا بالکل دُرست ہے۔ اور یہ وُہ معیار ہے۔ جس سے خدا بنی نوع انسان کو جانچتا اور اُن کا امتحان لیتا ہے۔ آؤ ہم دس احکام کی چند خوبیوں پر غور کریں۔

۱۔ دس احکام خُدا کی مرضی کا دائمی مکاشفہ ہے۔ آدم جب پیدا کیا گیا۔ وُہ خُدا کی مرضی کو جانتا تھا جو آدم کی پیروی کرتے ہیں۔ وُہ کچھ نہ کچھ خُدا کی شریعت کے بارے میں جانتے تھے۔ (رُومیوں ۲: ۱۴ اور ۱۵) لیکن کوہِ سینا پر خُدا نے دس احکام پتھر کی تختیوں پر لکھ کر دیئے تاکہ دُنیا کے آخر تک یہ خُدا کی مرضی کا دائمی اور لاتبدیل مکاشفہ ہو۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ خداوند یسُوع مسیح اس لئے آیا تاکہ دس احکام کو ختم کرے۔ لیکن اُس نے خود کہا "مَیں شریعت کو منسوخ کرنے نہیں بلکہ اُسے پُورا کرنے (یعنی اُس کی تصدیق) آیا ہُوں۔ دیکھئے (متّی ۵: ۱۷)
۲۔ دس احکام سب آدمیوں اور زمانوں کے لئے خدا کی اخلاقی شریعت ہے۔ خُدا نے بنی اسرائیل کو اور احکام بھی دیئے۔ رسمی اور عبادتی قوانین۔ لیکن پُرانے عہدنامہ میں بنی اسرائیل کے لئے یہ قوانین صرف رسمی اور عارضی تھے۔ مسیح کے آنے پر موقوف ہو گئے کیونکہ مسیح خداوند نے اُن کے مقصد کو پُورا کر دیا۔ دس احکام اِن کے مقابلہ میں اخلاقی شریعت کے طور پر ہر شخص پر لاگو ہیں۔ وُہ بتاتے ہیں کہ انسان ہوکر خُدا کی طرف اور دُوسرے انسانوں کی طرف ہمارے کیا فرائض ہیں۔ یہ وُہ معیار ہے جس کے ذریعے خُدا عدالت کے دن سب لوگوں کی عدالت کرے گا۔ (رُومیوں ۳: ۱۹)
۳۔ دس احکام ہمارے لئے اخلاقیات کے لازمی اصُول مہیا کرتے ہیں۔ بائبل مقدس کی تمام اخلاقی تعلیم جس میں ([illegible]) بھی شامل ہیں۔ دس احکام پر مبنی ہیں۔ جتنا زیادہ ہم بائبل مقدس کو پڑھتے ہیں۔ اُتنا ہی گہرے طور پر ہم ہر ایک حُکم کو سمجھ سکتے ہیں۔

زبور نویس نے کہا: "مَیں نے دیکھا کہ ہر کمال کی انتہا ہے۔ لیکن تیرا حکم نہایت وسیع ہے۔"

۴۔ دس احکام میں دونوں یعنی منفی اور مثبتی عملی صورتیں پائی جاتی ہیں۔ جس کا یہ مطلب ہے کہ وُہ نہ صرف ہمیں بعض کاموں سے منع کرتے ہیں۔ بلکہ جو کام خُدا کی مرضی کے مطابق ہیں اُن پر عمل کرنے کی تلقین بھی کرتے ہیں جیسے کہ کتابچہ ہم پر یہ بات ظاہر کرتا ہے۔ دس احکام اِس لِئے قابلِ عمل ہیں کیونکہ وُہ خُدا سے اور اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت کرنے میں ہماری راہنمائی کرتے ہیں۔ محبت ہی صرف واحد طریقہ ہے شریعت پر عمل کرنے کے لئے۔ اِس لِئے محبت ہی شریعت کی تکمیل ہے۔" (رومیوں ۱۳:۱۰)

نمبر ۹۲ پر سوالات

۱۔ کتابچہ دو دفعہ شریعت ہمارے سامنے پیش کرتا ہے۔ پہلی دفعہ

و ۔ ہماری نیکی کے بارے سکھانے کے لِئے۔

ب ۔ ہمارے گُناہ اور اُس کے مصائب۔

ج ۔ ہماری شُکرگزاری۔

کونسا جواب دُرست ہے؟

دوسری دفعہ ہمارے نیک کاموں کے بارے۔

د ۔ کس طرح ہم نے شُکرگزاری کی زندگی گزارنا ہے۔

ر ۔ ہم چونکہ کامل نہیں ہو سکتے۔ اِس لِئے ہمیں کوشش کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

کونسا جواب دُرست ہے۔

۲۔ مسیحی شُکرگزاری، نیک کام، خُدا کی خدمت کرنا، خُدا کی مرضی کی فرمانبرداری کرنا اِن سب باتوں کا دارومدار اِس بات پر ہے کہ ہم دس احکام کو جانیں اور اُس پر عمل کریں۔

غلط یا درست ________

۳۔ سوال نمبر ۹۲ اور ۹۳ میں ہمارے پاس شریعت ہے ________

____

سوال نمبر ۹۲ میں ہمیں بتایا گیا ہے ________

____

____

۴۔ بائبل مقدس کی تمام کہانی میں شریعت کا دیا جانا کس طرح ضروری ہے؟

____

____

۵ ۔ سینا پہاڑ پر خُدا نے اسرائیل کو۔

و ۔ اخلاقی شریعت دی۔

ب ۔ دس احکام۔

ج ۔ شریعتِ مُوسوی۔

کونسا جواب درست ہے۔

____

۶۔ دس احکام کی چار خاص باتیں کیا ہیں؟

ا۔ ______

ب۔ ______

ج۔ ______

د۔ ______

۷۔ یوحنا ۱: ۱۷ سکھاتا ہے کہ جب مسیح آیا تو موسیٰ کی شریعت ختم ہوگئی۔

بیان کریں ______

______

______

۸۔ رومیوں ۲: ۱۴-۱۵ اور ۳: ۱۹ کو دیکھ کر مندرجہ ذیل کا جواب دیں؟

ا۔ تمام مخلوقات ______ دکھاتی ہے ______

______

ب۔ اس لئے تمام لوگ فطرتی طور پر شریعت ______

______

ج۔ ہر شخص کی ضمیر ______ خدا کی شریعت ______

______

______

د۔ اس لئے ہر شخص خدا کی شریعت ______

۹۔ بت پرست ملکوں میں جہاں لوگوں نے دس احکام کے بارے میں نہیں سنا اُن کی عدالت شریعت کے مطابق نہیں ہوگی۔

غلط یا درست

بیان کریں ______

______

______

۱۰۔ یعقوب ۲: ۱۲ لکھیں۔

۹۳۔ یہ احکام کس طرح تقسیم کئے جاتے ہیں؟

خدا نے یہ احکام دو تختیوں پر لکھ کر دیئے۔ پہلی تختی پر چار سوال جن میں ہمیں ہمارے اُن فرائض کے بارے میں سکھایا گیا ہے جو براہِ راست خدا سے تعلق رکھتے ہیں اور دوسری تختی پر باقی چھ احکام جن کا تعلق ہمارے اُن فرائض کے ساتھ ہے جو ہمارے پڑوسیوں اور دیگر انسانوں کے بارے میں ہے۔

خدا کی شریعت کے دیباچہ کو جاری رکھتے ہوئے اس سوال میں ہم دس احکام کی تقسیم دیکھتے ہیں۔ استثنا ۶: ۵ اور احبار ۱۹: ۱۸۔ جن کا حوالہ مسیح خداوند نے متی ۲۲: ۳۷-۴۰ میں دیا ہے۔ ہم سیکھتے ہیں کہ دس احکام دو بڑے

حصّوں میں تقسیم دیئے گئے ہیں۔

پہلا حصّہ جو پہلے چار احکام پر مشتمل ہے۔ ہمارے کتابچہ میں مسیح خداوند کے قول کے مطابق سب سے پہلا اور بڑا حکم کہلاتا ہے۔ یہ احکام ہمارے اُن فرائض کے بارے میں سکھاتے ہیں جو خُدا سے تعلق رکھتے ہیں۔ اِن کا خلاصہ اِس طرح پیش کیا جا سکتا ہے۔ "تو خُداوند اپنے خُدا سے اپنے سارے دل، اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل سے محبت رکھ۔

دوسرا حصّہ پانچویں حکم سے دسویں حکم تک ہے۔ اِس حصّہ میں ہمارے اُن فرائض کا ذکر ہے جو انسان اور مسیح سے تعلق رکھتے ہیں۔ اِس حصّے کو دوسرا بڑا حکم کہا گیا ہے۔ (اس کا خلاصہ یہ ہے) تُو اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت رکھ۔ پھر خداوند یسوع مسیح نے کہا کہ اِن ہی دو حکموں پر تمام شریعت اور نبیوں کا دارومدار ہے۔ (متی ۲۲ : ۴۰) جس کا مطلب ہے کہ پُرانے عہدنامہ کی تمام اخلاقی زندگی کا دس حکموں پہ دارومدار ہے۔

حقیقت میں بائبل نہیں بتاتی کہ دس احکام میں کس طرح تقسیم کی گئی ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ پانچواں حکم پہلے حصّے میں شامل ہے۔ کیونکہ ماں باپ بچوں کے لئے خُدا کو ظاہر کرتے ہیں۔ شاید ہماری تقسیم دُرست ہے تاہم ..... سوال پیدا ہوتا ہے کہ پتھر کی دو تختیاں تھیں۔ ہم جانتے ہیں کہ خُدا نے پتھر کی دو تختیوں پر اپنے قوانین لکھے۔ (خروج ۳۱ : ۱۸، ۳۲ : ۱۵) لیکن بات ظاہر نہیں کہ پہلی تختی پہ چار اور دُوسری پر چھ تھے یا دونوں تختیوں پر دس دس احکام لکھے ہُوئے تھے۔

دس احکام کی تقسیم کے بارے میں دو اور باتوں کا ذکر کرنا ضرُوری ہے۔ کیا آپ جانتے تھے کہ لُوتھرن رومن کیتھولک کلیسیا کی طرح پہلے دو حکموں کو مِلاتے ہیں اور دسویں حکم کو دو حصّوں میں تقسیم کرتے ہیں تاکہ دس کی تعداد پُوری رہے۔

یہ طریقہ غلط ہے کیونکہ پہلا اور دُوسرا حکم ایک گُناہ کی طرف اشارہ نہیں کرتے جیسے کہ ہم دیکھیں گے۔ جبکہ پُورا دسواں حکم لالچ کے گُناہ کا ذکر کرتا ہے اِس لئے یہ غلط ہے کہ اُس کے پہلے حصّے کو لے کر علیحدہ حکم بنایا جائے کہ تُو اپنے پڑوسی کی بیوی کا لالچ نہ کر۔ جب کہ آخری حصّہ کہتا ہے تُو اپنے گھر کا لالچ نہ کر۔

دُوسری بات دس احکام کے دیباچے کے بارے میں ہے۔ یہ بیان کہ مَیں خُداوند تیرا خدا ہُوں جو تجھے مُلکِ مصر یعنی غلامی کے گھر سے نکال لایا۔ پہلے حکم کا حصّہ نہیں ہے بلکہ تمام شریعت کا دیباچہ ہے۔ یہ بہُت ہی پُرمطلب ہے کیونکہ یہ سکھاتا ہے کہ خُدا جو اپنے لوگوں کو شریعت دیتا ہے۔

۱ - وُہ قادرِ مطلق ہے۔ وُہ کلُ اختیار کا مالک ہے کہ اپنی تمام اخلاقی مخلُوقات کو جیسے اُس نے پیدا کیا ہے۔ بنی نوعِ انسان اور فرشتوں کو کہ وُہ اپنے خالق کے اختیار کے تابع ہوں۔

۲ - پُرفضل مخلصی دینے والا۔ خُدا اپنے احکام اپنے مخلصی یافتہ لوگوں کو دیتا ہے۔ جن کو اُس نے غلامی سے چھڑایا۔ اِس سے بنی اسرائیل پر یہ دُہری ذمّہ داری عائد ہوتی ہے اور ہم پر بھی کہ اُس کی شریعت کی فرمانبرداری کریں۔ وُہ ہمارا پیدا کرنے والا اور چھُڑانے والا ہے۔

نمبر ۹۳ پر سوالات

۱۔ اِس سوال میں دس احکام کا بیان کیا گیا ہے۔ ہم جانتے ہیں ——

بڑے حِصّے ______

______ میں ایسا کہا گیا ہے

کیونکہ متی ______

______

۲۔ بائبل مقدس صفائی سے بیان نہیں کرتی۔

ا۔ پتھر کی دو تختیاں تھیں۔

ب۔ پہلے چار احکام پہلی تختی پہ درج تھے۔

ج۔ تقسیم چوتھے اور پانچویں کے درمیان ہونی چاہیئے۔

کونسا جواب درست ہے؟

۳۔ خداوند یسوع مسیح نے کس طرح پہلے حِصّے کا خلاصہ بیان کیا ہے؟

______

______

۴۔ غیر اقوام کے لوگ اکثر شریعت کے دوسرے حِصّے (انسان کے بارے فرائض) پر عمل کرتے ہیں۔ اگرچہ وُہ پہلے حِصّے پر (خدا کے بارے میں ہمارے فرائض)

غلط یا دُرست ______

بیان کریں ______

______

______

۵۔ پہلا حُکم اِس طرح شروع ہوتا ہے۔ "مَیں خداوند تیرا خُدا ہُوں۔"

غلط یا درست

______

۶۔ رومن کیتھولک اور لُوتھر کلیسیا میں کس طرح پہلے اور دسویں حُکم کی ترتیب پیش کرتی ہیں؟

______

______

۷۔ یہ ترتیب کیوں غلط ہے ______

______

______

۸۔ شریعت کے تمہیدی الفاظ ہمیں یہ سِکھاتے ہیں کہ خُدا۔

ا ______

ب ______

۹۔ اسرائیل کی طرح شریعت پر عمل کرنے کے لئے ہماری دُہری ذمّہ داری ہے؟

غلط یا دُرست ______

۱۰۔ استثنا ۴: ۱۳ لکھیں۔

۹۴۔ پہلے حُکم میں خُدا ہم سے کس بات کا مطالبہ کرتا ہے۔

اپنی رُوح کی نجات کے خطرہ کے پیشِ نظر مَیں تمام قسم کی بُت پرستی، جادوگری سحری مقدّسوں سے دُعا یا دوسرے مخلُوقات کو طلب کرنے سے بھاگتا ہُوں اور مَیں درست طریقے سے حقیقی خدا کو مانتا ہُوں اور صرف اُسی پہ بھروسہ رکھتا ہُوں۔

تمام حلیمی اور صبر سے تمام نیکی کی صرف اُسی سے توقع کرتا ہوں اور اپنے سارے دل سے اُسے پیار کرتا ہوں۔ اُس کا خوف مانتا ہوں اور اُس کی عزت کرتا ہوں اور ذرا سا بھی اُس کی مرضی کے خلاف چلنے کی بجائے تمام مخلوقات کو چھوڑ دینا بہتر سمجھتا ہوں۔

پہلے چار احکام ہمیں خُدا کے بارے میں ہمارے فرائض سکھاتے ہیں۔

پہلا حُکم ہمیں سکھاتا ہے کہ ہم خُدا کو لاثانی مانیں۔

دُوسرا حُکم ہمیں سکھاتا ہے کہ ہم صرف خُدا کی پرستش کریں۔

تیسرا حُکم ہمیں سکھاتا ہے کہ خُدا کے ناموں کے بارے میں ہمارا کیا فرض ہے۔

چوتھا حُکم یہ سکھاتا ہے کہ خُدا کے مقدس دن کے بارے میں ہمارا کیا فرض ہے

پہلا حُکم کہ میرے حضُور تیرے لئے کوئی دُوسرا خُدا نہ ہو۔ ہمیں بتاتا ہے کہ ہم نے کس کی خدمت کرنا ہے اور کس کی عبادت کرنا ہے۔ ایک ہی خُدا ہے اور اُس کی واحد ذات میں تین اقانیم ہیں یعنی باپ، بیٹا اور رُوحُ القدس۔ پہلا حُکم باقی تمام احکام کی بُنیاد ہے۔ خدا سب سے پہلے اور اُس کا ہمارے دل اور زندگی میں پہلا درجہ ہونا چاہیئے۔ اگرچہ صرف ایک ہی خُدا ہے پھر بھی انسان کا گناہ آلودہ دل پسند کرتا ہے کہ وُہ جھُوٹے دیوتاؤں کو ایجاد کرے تاکہ وُہ حقیقی خدا کی جگہ لیں۔ ایک یا زیادہ جھُوٹے خداؤں کو دل میں جگہ دینا بُت پرستی ہے۔ تمام بُت پرست قوموں کے جھُوٹے دیوتا تھے اور وُہ اُن کے

بُت بناتے تھے۔ مُوجودہ امریکن لوگوں کے بہت سے جھُوٹے خدا ہیں جن کی وُہ خدمت کرتے ہیں مثلاً خاندان، دولت، جسمانی خُوشی، شہوت، مشہوری، خوراک، مشہور انسان یا مُووی سٹار اور بے شمار ایسے لوگ۔

جواب کا پہلا حصّہ ہمیں سکھاتا ہے کہ حقیقی خُدا سے محبت کرنے کے لئے ہمیں کیا کچھ نظر انداز کرنا چاہیئے۔ بُت پرستی، جادوگری، افسوں گری، شگون نکالنا کسی سینٹ یا اور انسان کے سامنے دُعا کرنا۔ جرمنی زبان کے کتابچہ میں توہم پرستی بھی اِس فہرست میں شامل کی گئی ہے۔ یہ زیادہ صاف اور ظاہرا قسم کی بُت پرستی ہے۔

ویسٹ منسٹر بڑے سوال و جواب کے کتابچہ میں تیس ایسی باتیں درج کی گئی ہیں جو پہلے حُکم کے خلاف ہیں۔

۱۔ بت پرستی

حقیقی خدا کو چھوڑ کر کسی اور چیز کی عبادت کرنا یا اُسے خُدا جیسی محبت دینا اور اُس کی خدمت کرنا۔ اگلے سوال میں ہم اِس پر مزید غور کریں گے۔

۲۔ جادُوگری

جادو یا کالے علم کو اِستعمال کرنا اور صرف خُدا پر بھروسہ رکھنے کی بجائے بُری رُوحوں کی قُوّت کے ذریعے کوئی فائدہ حاصل کرنا۔

۳۔ شگون نکالنا یا نکلوانا

ہاتھ دیکھنا یا ستاروں کے علم کے ذریعے فال نکالنا یا بُری رُوحوں کی قُوّت

کے ذریعے نبوت کرنا۔ خُدا کے کلام کی بجائے شیطان اِن کو استعمال کرتا ہے۔

۴۔ توہم پرستی

تمام قسم کی توہم پرستی مثلاً خرگوش کے پاؤں، گھوڑے کی نعل، چار پتّے، نئی گھاس، قسمت والا یا بد قسمت، نمبر چارم والی گلے کی زنجیر، اوجا بورڈ، یہ سب واحد اور حقیقی خُدا کا انکار ہیں۔

۵۔ مقدّسوں سے دُعا کرنا

رومن کیتھولک کلیسیا کے برائے تمام مقدّسوں کے لئے دُعا کرنا۔ جن میں سب سے عظیم ہستی مقدّسہ مریم ہے۔ یہ محض قادرِ مطلق خُدا جو تمام قوّت اور رحم کا چشمہ ہے۔ چھوڑ کر مخلوق پر بھروسہ کرنا ہے۔

۶۔ کسی اور مخلوق پر بھروسہ کرنا۔

ہم بھلائی کے لئے تمام جائز وسائل استعمال کر سکتے ہیں۔ لیکن ہم صرف خُدا پر بھروسہ رکھ سکتے ہیں۔ نہ اپنے آپ پر نہ کسی دُوسرے شخص پر۔

سوال کا دُوسرا حصّہ ہمیں مثبت ہدایات دیتا ہے کہ کس طرح ہم مناسب طور سے واحد اور حقیقی خُدا کی خدمت کریں اور اُس سے محبت رکھیں۔

۱۔ ہمیں خُدا کا درست علم حاصل ہونا چاہیئے۔ یہ علم بائبل مقدّس سے حاصل ہونا چاہیئے۔ صرف بائبل مقدّس سے ہم حقیقی خدا کے بارے میں سیکھ سکتے ہیں اور یہ بھی کہ کس طرح اُس کی خدمت کریں۔ جدید خیال کے لوگ یہودی اور دُوسرے مذہبی لوگ ایک عظیم ہستی کا ذکر کرتے ہیں لیکن بائبل مقدّس کا

خدائے ثالوث، باپ، بیٹا اور رُوح القدس ہی حقیقی خُدا ہے۔

۲۔ ہمیں کمال حلیمی اور فروتنی سے صرف اُسی پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔ ہمیں یقین کرنا چاہیئے کہ حقیقی خُدا قادرِ مطلق، وفادار اور سچا ہے۔ وُہ ہمیشہ اپنے وعدوں کو پُورا کرتا ہے۔ وُہ نہ کبھی ہمیں چھوڑے گا اور ہم سے دست بردار ہوگا۔ ہم حلیمی سے اپنی زندگی اُس کے سپُرد کریں اور صبر سے اُس کا انتظار کریں۔ ہمیں اُس پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔ ہم نہ اُس سے ڈریں اور نہ اُس سے بڑبڑائیں۔

۳۔ ہم صرف اُس سے نیکی اور بھلائی کی توقع رکھیں۔ بائبل مقدّس کا خدا ہی تمام نیکی اور برکتوں کا خُدا ہے۔ وُہ زندگی کا چشمہ ہے۔ ہر اچھی بخشش اور ہر کامل انعام اُوپر سے ہے اور نُوروں کے باپ کی طرف سے آتا ہے۔ (یعقوب ۱: ۱۷) ہم زندگی اور خُوشی کے لیئے صرف اُس کی طرف دیکھیں۔ اِس دُنیا میں اور آنے والی دُنیا میں اور کسی مخلوق کی طرف نگاہ نہ کریں۔

۴۔ ہمیں اپنے سارے دِل سے اُس کو پیار کرنا اُس کا خوف ماننا اور اُس کا جلال ظاہر کرنا چاہیئے۔ اُس کو پیار کرنے کے لیئے اُس کی مرضی کو پُورا کرنے کی خواہش کرنا ہے۔ اُس کا خوف ماننے کے لیئے اُس کی تعظیم کریں اور اپنے اُوپر اُس کے اختیار کو مانیں۔ ہمارا سارا دل خداوند کے ساتھ لگا رہنا چاہیئے۔ ہم اُن تمام بُتوں کو نکال دیں جو ہمارے دل میں خُدا کی جگہ لینا چاہتے ہیں۔ صرف وُہی اکیلا ہماری رُوح (دل) کے تخت پر حکومت کرے۔ ہم ہمیشہ سب چیزوں سے بڑھ کر اُس کا جلال ظاہر کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ اُسی کی طرف سے اور اُس کے وسیلے

ہے اور اُسی کے لیے سب چیزیں ہیں۔ اُس کی تمجید اَبد تک ہوتی رہے۔ آمین

رُومیوں ۱۱: ۳۶

معمولی سا کام بھی اُس کی مرضی کے خلاف کرنے کی بجائے اگر آپ کو تمام مخلُوقات (دُنیا) کو چھوڑنا پڑے تو آپ کیا آپ اِس لیے تیار ہیں۔ مسیحی مذہب کا یہ پہلا اور بُنیادی مطالبہ ہے۔

نمبر ۹۴ پر سوالات

۱۔ پہلے سوال میں خُدا اقرار کرتا ہے کہ اُس کے علاوہ اور بھی زندہ خُدا ہیں۔

غلط یا دُرست

۲۔ پہلے سوال میں ہم سیکھتے ہیں کہ ــــــــــــ کے بارے میں ہمارے کیا فرائض ہیں؟ اور یہ کہ حقیقی خُدا۔

ا۔ ایک عظیم ہستی ہے جس کا ذکر یہُودی اور جدید خیال کے لوگ کرتے ہیں۔

ب۔ باپ، بیٹا اور پاک رُوح۔

ج۔ بڑا سفید باپ جس کے بارے میں انڈین ذکر کیا کرتے تھے۔

کونسا جواب دُرست ہے؟

۳۔ مصری، یُونانی، بابلی، یُونانی اور رُومی بہت سے خداؤں کو مانتے تھے لیکن آج کل سب امریکن صرف ایک ہی حقیقی خدا کو مانتے ہیں۔

غلط یا درست ــــــــــــ

۴۔ یہ کہنا دُرست ہے کہ تمام قسم کی جادُوگری، شگُون نکالنا، توہم پرستی اور کسی مخلُوق کرنا۔ یہ سب بُت پرستی کی اقسام ہیں۔

غلط یا درست ــــــــــــ

۵۔ ہم نجات کے لیے صرف یسُوع مسیح پر بھروسہ رکھیں اور اِس کا کوئی ہرج نہیں۔ اگر ہم نمبر ۱۳ یا اچھی قسمت یا شگون نکالنے پر بھی یقین کرتے ہیں۔

غلط یا درست ــــــــــــ

۶۔ قسمت بتانا یا دوسری قسم کی پیشنگوئی کرنا۔

ا۔ کوئی ہرج نہیں اگر اِس کے بارے میں ہم سنجیدہ نہ ہوں۔

ب۔ یہ بدرُوحوں کا کام ہے۔

ج۔ یہ اِس حقیقت کا انکار ہے کہ خُدا کا کلام ہماری زندگیوں کے لیے کافی ہے۔

کونسا جواب درست ہے۔

۷۔ چار باتیں بیان کریں جو واحد اور حقیقی خُدا سے محبت اور اُس کی خدمت کے لیے ضرُوری ہیں۔

ا ــــــــــــ

ب ــــــــــــ

ج ــــــــــــ

د ــــــــــــ

ــــــــــــ

۸ - مندرجہ ذیل کا موازنہ کریں۔

و - احکام ۱ - ۲ - ۳ اور ۴

ب - کھیل - دولت اور مشہوری

ج - ویسٹ منسٹر کتا بچہ بڑا۔

د - شیطان کی پیش گوئی ۔

ر - صرف حقیقی خدا ۔

________ پہلے حکم کو توڑنا۔

________ قسم بتانا۔

________ باپ ، بیٹا اور پاک رُوح ۔

________ خُدا کے بارے میں ہمارے فرائض۔

________ جدید دنوں کے بُت ۔

۹ - مکاشفہ ۲۲: ۱۴، ۱۵ کے مطابق تمام بُت پرست لوگوں کے ساتھ کیا ہو گا؟

____

____

____

____

۱۰ - استثنا ۶: ۴، ۱۴، ۲۴ لکھیں۔

____

____

____

۹۵ - بُت پرستی کیا ہے؟

حقیقی اور واحد خُدا جس نے اپنے آپ کو بائبل مقدس میں ظاہر کیا ہے۔ اُسے چھوڑ کر کسی چیز کا تصوّر کرنا یا اُس پر بھروسہ رکھنا بُت پرستی ہے۔

اِس دوسرے سوال میں جو پہلے حکم پر ہے۔ ہم بُت پرستی کی اصلیت کے بارے میں سیکھتے ہیں۔ یہ دراصل خُدا کی نجات یا اُس کے علاوہ کسی چیز پر بھروسہ رکھنے کے لئے اُس کا تصوّر کرنا یا اُسے ایجاد کرنا ہے۔

بُت پرستی کی بہت سی صورتیں ہیں۔ گُناہ آلُودہ انسانی دِل (شیطان کا) بہت مصروف کارخانہ ہے جو حقیقی اور زندہ خُدا کی بجائے کئی قسم کے نئے بُت اور اُن کے نمونے تیار کرتا رہتا ہے۔

آؤ ہم چند مختلف قسم کے دیوتاؤں یا بُتوں کے بارے میں غور کریں جن پر بعض لوگ بھروسہ کرتے ہیں۔ تمام قسم کی بُت پرستی دو بڑے حصّوں میں تقسیم کی جا سکتی ہے۔

۱ - سخت یا صریح بُت پرستی - شخصی دیوتاؤں کی پرستش

پُرانے زمانے کے لوگ اور موجودہ زمانے کے غیر مسیحی لوگ بہت سے دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں۔ (ایک سے زیادہ خداؤں کی پرستش کو پولی تھی ازم (POLYTHEISM) کہتے ہیں۔ مصری لوگوں کے بہت سے دیوتا تھے۔ سورج دیوتا۔ دریاؤں کا دیوتا وغیرہ وغیرہ۔ لیکن مُوسیٰ کے خُدا کا قہر

مصریوں اور اُن کے دیوتاؤں کی پرستش کے خلاف دس آفتوں کی صورت میں نازل ہُوا۔ کنعانیوں کے اپنے دیوتا تھے یعنی بعل، مولک، اشترا اور دجون۔ رُومی اتفاق یا قسمت کی دیوی فارچونا، باقوس شراب کا دیوتا، جیو پیٹر محافظ دیوتا اور مارز جنگ کے دیوتاؤں وغیرہ کی پرستش کرتے تھے۔ لِسترہ کے لوگوں نے خیال کیا کہ پولوس اور برنباس یُونانیوں کے دیوتا زیوس اور ہرمس ہیں۔ (رُومیوں کے زیوس اور مرکری) اعمال ۱۴: ۱۱-۱۳۔ بُت یا مجسمے جو وُہ بناتے تھے کہ یہ اُن کے حقیقی خداؤں کو ظاہر کرتے ہیں۔ جو حقیقت میں کسی جگہ موجود ہیں اور فوق الفطرت قُوّت اور شخصیت رکھتے ہیں۔

۲۔ دماغی بُت پرستی یا انسانی عقل کے خداؤں کی پرستش کرنا۔

دونوں پُرانے اور موجُودہ زمانہ کے بعض لوگوں نے گھڑ لئے ہیں جن کے ذریعے وُہ اپنے اور دُنیا کے بارے میں حقیقی اور زندہ خُدا کو خالق ماننے کی بجائے ایسے مذہبی نظرئیے گھڑ لئے ہیں۔ جن کے ذریعے وُہ اپنے اور دُنیا کے وجُود میں آنے کا بیان پیش کرتے ہیں۔

ا۔ ایتھی ازم یعنی کوئی خُدا نہیں اور میٹیریل ازم یعنی مادیت۔ دہریت اور مادہ ازم کی تعلیم یہ ہے کہ کوئی شخصی خدا یا ازلی رُوح نہیں بلکہ صرف مادہ چیزیں ہیں۔ صرف جسمانی چیزیں اور قُوّت وجُود رکھتی ہے اور صرف اِن ہی پر ہم اعتقاد رکھ سکتے ہیں۔ اشتراکیت جس کی بُنیاد دہریت اور مادیت پر ہے۔ ایک جنُونی مذہب ہے۔ اگرچہ اشتراکی لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ کوئی مذہب نہیں۔

ب۔ ہمہ اوست۔ اِس نظریہ کو ماننے والے کہتے ہیں کہ سب

چیزوں میں خدا ہے۔ اِس لئے سب چیزیں خدا ہیں۔ درخت، پرندے انسان، سُورج اور سب چیزیں خُدا کا حصّہ ہیں۔ اِس قسم کے خُدا پر اعتقاد رکھنا حقیقی خالق خدا کا انکار کرنا ہے جو اپنی مخلُوقات سے بالکل فرق اور علیحدہ ہے۔

ج۔ ہیومن ازم مذہب انسانیت) یہ موجُودہ انسان کا دِل پسند مذہب ہے اور بُہت سے لوگ جو اپنے آپ کو مسیحی کہتے ہیں۔ اُن کا یہی حقیقی مذہب ہے۔ ہیومن ازم انسان کی پرستش کرتا ہے۔ انسان کی حِکمت اور قوّت انسان کی نیکی انسان کی آزادی یعنی جو کچھ وُہ کرنا چاہتا ہے کرے۔ اور انسان کی حفاظت اِس مذہب کا سب سے بڑا مقصد ہے۔ سب چیزیں انسان کی خدمت کے لئے ہیں۔ یہاں تک کہ خُدا بھی انسان کی خدمت کے لئے وجُود رکھتا ہے۔ بُہت سی جدید اور آزاد خیال کی سماجی اور ثقافتی تعلیم اور سماجی اور ثقافتی تعلیم اور سماجی و ثقافتی عوامل کی پُشت پناہی ہیومن ازم ہے۔ وُہ جو کہتے ہیں کہ عوامی حکومت کو مضبُوط ہونا چاہیئے تاکہ وُہ شہریوں کی حفاظت کر سکے اور اُن کے لئے خوشحال زندگی گزارنے کا انتظام کر سکے۔ حقیقت میں وُہ حکومت کو خدا بناتے ہیں اور سکھاتے ہیں کہ حقیقی اور زندہ خُدا کی بجائے ہمیں ثقافتی تجاویز بنانے والوں پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔

د۔ دُنیاداری غیر مسیحیوں کے بُہت قسم کے خدا ہیں جنہیں وُہ خُدائے بائبل پر ترجیح دیتے ہیں۔ بعض لوگوں کے لئے دولت جمع کرنے زندگی کا سب سے پہلا کام ہے۔ بعض مشہُور ہونے کے لئے اور بعض طرح طرح کی خوشیوں اور لُطف اُٹھانے کے لئے زندگی گزارتے ہیں۔

مختلف قسم کے بُتوں کی کوئی حد نہیں جن کی اختراع گناہ آلُود انسانی دل نے کی ہے۔ لیکن حقیقی مسیحی خُدا کو پہلا درجہ دیتے ہیں

صرف اُسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔

نمبر ۹۵ پر سوالات

۱۔ سوال نمبر ۹۵ میں ہم سیکھتے ہیں۔

۲۔ بُت پرستی کیا ہے؟

۳۔ بُت پرستی کی صرف ایک ہی قسم ہے۔ کھُدی ہُوئی یا ڈھالی ہُوئی مُورت بنانا

۴۔ بُت پرستی کے دو بڑے گروہ کون سے ہیں؟

اَ۔

بَ۔

۵۔ جب بُت پرست لوگ کوئی بُت بناتے ہیں تو وُہ حقیقت میں سوچتے ہیں کہ وُہ ایک زندہ دیوتے کا بُت بنا رہے ہیں؟

غلط یا دُرست

۶۔ ۱۔کرنتھیوں ۱۰: ۱۹، ۲۰ کے مطابق بُت پرستی کے پیچھے دیوتا

۷۔ چونکہ دہریے کسی مذہب اور خُدا پر یقین نہیں رکھتے اور چونکہ اشتراکی لوگ کسی مذہب اور خُدا کو نہیں مانتے اِس لیئے وُہ دہریے ہیں۔

غلط یا درست

بیان کریں

۸۔ مندرجہ ذیل کا موازنہ کریں۔

ہیومن ازم (مذہب۔انسانیت)	یہ تعلیم کہ کوئی خُدا نہیں۔
ہمہ اُوست	انسان کو خُدا کی جگہ دینا
دہریہ پن	اپنی زندگی میں خُدا کی بجائے کسی اور کو اوّل جگہ دینا۔
دُنیاداری	یہ تعلیم کہ ہر چیز خدا ہے۔

۹۔ آج کل بہُت سے لوگ صرف حکومت پر بھروسہ رکھتے ہیں کہ وُہ اُن کی حفاظت کرے اور خدا پر بھروسہ نہیں کرتے۔

یہ بُت پرستی ہے۔

غلط یا دُرست

۱۰۔ ۱۔یُوحنّا ۵: ۲۱ لکھیں۔ کیونکہ جس طرح باپ مردوں کو اٹھاتا اور زندہ کرتا ہے اسی طرح بیٹا بھی جنھیں چاہتا ہے زندہ کرتا

۹۶-دُوسرے حُکم میں خُدا ہم سے کس بات کا مطالبہ کرتا ہے؟

ہم کسی طرح سے بھی خُدا کے لئے کوئی شبیہ یا مُورت نہ بنائیں اور جو حُکم اُس نے ہمیں اپنی عبادت کے لئے اپنے کلام میں دیا ہے اُس کے علاوہ کسی اور طریقے سے اُس کی عبادت نہ کریں۔

پہلا حُکم ہمیں بتاتا ہے کہ ہم نے کس کی عبادت کرنا ہے۔ صرف ایک ہی حقیقی اور زندہ خُدا کی۔ دوسرا حُکم ہمیں بتاتا ہے کہ ہم کس طرح حقیقی خُدا کی عبادت کریں یا خدا کی عبادت میں ہمارا کیا فرض ہے۔ اِس طرح اِن دو احکام میں ہمیں دو مختلف اخلاقی فرائض دیئے گئے ہیں۔ اِس لئے اِن دو حُکموں کو ملا کر ایک بنانا بڑی سخت غلطی ہے جیسے کہ رومن کیتھولک اور لُوتھرن کلیسیا کے لوگ کرتے ہیں۔

دُوسرا اور چوتھا حُکم سب حُکموں سے زیادہ لمبے ہیں اور یُوں وُہ خُدا کی نظروں میں اپنی اہمیّت پیش کرتے ہیں۔ خُدا غیور خُدا ہے۔ وُہ اپنی عزّت اور جلال کے لئے غیور ہے۔ تمام گُنہگار لوگوں کے لئے اُس کی عبادت کرنے کی کوشش کرنا اُس کی بے عزّتی ہے۔ کیونکہ گنہگار انسان کے خیال خُدا کے بارے میں درست نہیں ہوتے۔ مُورتوں اور دیگر ایسی ایجاد کردہ

چیزوں کے ذریعے خُدا کی عبادت کرنا انسان کو آسان نظر آتی ہو۔ لیکن خُدا اِس قسم کی عبادت سے نفرت کرتا ہے۔ کیونکہ یہ اُس کے حقیقی جلال کے خلاف ہے۔ یُوحنا ۴: ۲۴ میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ خُدا رُوح ہے اور ضرور ہے کہ اُس کے پرستار رُوح اور سچائی سے اُس کی پرستش کریں۔ رُوح سے یعنی دِل سے اور سچائی سے کا مطلب ہے۔ اُس کی ہدایات کے مطابق یہ حُکم اُس تمام قسم کی عبادت کی مذمت کرتا ہے جس کی اجازت خُدا نے اپنے کلام میں نہیں دی اور جس کا بیان اُس نے اپنے کلام میں نہیں کیا۔

دو آدمی خُدا کی عبادت کرنا چاہتے تھے۔ دونوں اپنا ہدیہ لے کر خُداوند کے پاس آئے۔ لیکن خُدا نے صرف ہابل کے ہدیے کو قبول کیا اور قائن کے ہدیے کو رَدّ کیا۔ (پیدائش ۴: ۳، ۴) قائن سوچتا تھا کہ وُہ اپنے طریقے سے خداوند کی عبادت کر سکتا ہے۔ لیکن وُہ نہ کر سکا۔

ندب اور ابیہو نے خُدا کے سامنے اوپری آگ (چڑھائی) پیش کی۔ ایک غلط قسم کی قُربانی اور خُدا نے اُن کو مار ڈالا۔ (گنتی ۳: ۴) ساؤل بادشاہ کو خداوند نے رَدّ کیا۔ اِس لئے کہ اُس نے خداوند کے سامنے نامناسب قُربانی چڑھائی۔ (۱-سموئیل ۱۳: ۹-۱۳)

ہارُون اور یربعام نے بھی اِس دُوسرے حُکم کو توڑا۔ جب اُنہوں نے لوگوں کی عبادت میں مدد کے لئے سونے کے بچھڑے کو نصب کیا۔ (خرُوج ۳۲: ۱-۵؛ ۱ سلاطین ۱۲: ۲۵-۵۳) یربعام نے خُدا کی عبادت کے لئے اَور طریقے قائم کئے۔ اُس نے اپنے کاہن مقرّر کئے۔ اُس نے عبادت کے لئے اپنی مرضی سے گھر بنائے۔ اُس نے اپنی مرضی سے عیدیں مقرّر کیں۔ اُس نے اپنے آپ کو خدا کے کلام کا پابند

نہیں کیا۔ لیکن اِس قسم کی عبادت مقرر کی۔ جِس کی ایجاد اُس کے دل نے کی تھی۔ (۱۔سلاطین ۱۲: ۳۳)

ہمارے زمانے میں عبادت کا ایک غلط نظریہ پایا جاتا ہے جو کہ بہت ہی مشہور ہے یعنی ہم عبادت میں سب باتیں شامل کر سکتے ہیں جن کے بارے میں خُدا کا کلام منع نہیں کرتا۔ چنانچہ رومن کیتھولک، لُوتھرن اور دیگر پروٹسٹنٹ لوگ مذبحے اور موم بتیوں کا استعمال مقدس دنوں، جمعہ کا روزہ، مسیح کی تصویر والی صلیب، روزری صلیب کا نشان، مقدس پانی، پادریوں کے لئے خاص لباس، کرسمس ٹری اور فلم وغیرہ کا اپنی عبادت میں شامل کرتے ہیں۔

تاہم خُدا کے کلام کے مطابق عبادت کا حقیقی اصُول یہ ہے کہ جس بات کا حُکم دیا گیا ہے وُہ درست ہے اور جس بات کے بارے میں حُکم نہیں وُہ غلط ہے۔ کسی اور قسم کے اصُول سے عبادت کی پاکیزگی جاتی رہتی ہے۔

نیچے دیئے ہُوئے تین خاکے مختلف قسم کی عبادت کو ظاہر کرتے ہیں۔
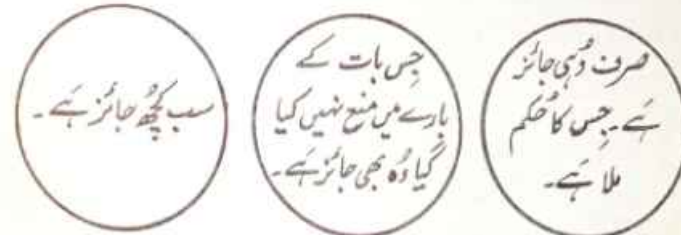
سوال نمبر ۹۶ پر سوالات

۱۔ پہلے اور دُوسرے حُکم میں کیا فرق ہے؟

ا۔ پہلا حُکم بتاتا ہے۔

ب۔ دُوسرا بتاتا ہے۔

۲۔ وُہ جو پہلے اور دُوسرے حُکم کو ملاتے ہیں، سوچتے ہیں کہ وُہ بُت پرستی کرتے ہیں۔ عبادت کی پاکیزگی کو بھول جاتے ہیں۔

غلط یا درُست

____

۳۔ خُدا اپنی عزّت اور جلال کے بارے میں عزّت رکھتا ہے۔ یہ کوئی بات نہیں۔ لوگ جِس طرح سے اُس کی عبادت کرتے ہیں۔

غلط یا درُست

____

۴۔ گنہگار آدمی کبھی درُست طریقے سے سوچ نہیں سکتا اور خُدا کی عبادت اپنے آپ نہیں کر سکتا؛

غلط یا درُست

____

۵۔ انسان کیوں خُدا کے لئے درُست مجسمہ نہیں بنا سکتا۔ اِس کے لئے کوئی آیت پیش کریں؟

____

____

۶۔ بائبل مقدس سے چند آدمیوں کا ذکر کریں جنہوں نے اپنے ایجاد کئے ہُوئے طریقے سے خُدا کی عبادت کرنے کی کوشش کی۔

۷۔ بہت سی کلیسائیں خُدا کی عبادت کے بارے میں غلط نظریہ رکھتی ہیں۔ یہ نظریہ کیا ہے؟

۸۔ بائبل مقدس کے مطابق خُدا کی عبادت کے لئے حقیقی اصُول یا قانون کیا ہے؟

۹۔ عبادت کے تین نظریوں کے بارے میں خاکہ بنائیں؟

۱۰۔ استثنا ۱۲: ۳۲ لکھیں۔

۹۷۔ کیا ہم بالکل کوئی مجسمہ نہیں بنا سکتے؟

خُدا کے لئے ہم کوئی تصویر یا مجسمہ نہیں بنا سکتے۔ اگرچہ مخلوقات میں کسی کا مجسمہ بن سکتا ہے لیکن پھر بھی خدا منع کرتا ہے کہ ہم اُن کے لئے کوئی مجسمہ بنائیں یا اُن کی کوئی شبیہ اپنے پاس رکھیں، عبادت کے لئے یا اُن کے ذریعے خدا کی خدمت کریں۔

سوال نمبر ۹۷ ہمیں بتاتا ہے کہ ہم خُدا کے لئے کوئی مجسمہ نہیں بنا سکتے اور نہ ہی کسی قسم کی تصویر یا مجسمہ کو اُس کی عبادت کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔

مجسمہ کسی شخص یا مخلوق کا ظاہری اظہار ہے۔ تصویر یا بُت وغیرہ تمام مجسمے ہیں۔ سوال یہ نہیں کہ آرٹ مناسب کام ہے یا نہیں۔ ہمارا یقین ہے کہ آرٹ کی صلاحیت خُدا کی طرف سے ایک نعمت ہے۔ اور چاہیے کہ انسان خاص کر مسیحیوں کو اس میں ترقی کرنی چاہیئے۔ تاہم آرٹ کی کوئی قسم خُدا کی عبادت کے لئے بطور مدد کے استعمال نہیں کرنی چاہیئے اور اِس کی وجہ یہ ہے کہ عبادت کا تعلق خُدا کے ساتھ ہوتا ہے اور خُدا رُوح ہے۔ اُس کا کوئی ہماری طرح جسم نہیں۔ اِس لئے اُس کے لئے کوئی تصویر یا مجسمہ نہیں بنا سکتے۔ وُہ غیر مرئی (نادیدہ ہے) (ا۔تیمتھیُس ۶:۱۶) اور وُہ ہر جگہ ہے (یرمیاہ ۲۳: ۲۴؛ ا۔سلاطین ۸: ۲۷)

خُدا کی تصویر بنانے کی کوئی بھی کوشش کرنا اُس کی بے عزتی ہے بلکہ اُس کی عزت گھٹانے والی یا غلط نمائندگی اور جھوٹی تصویر ہے۔ یہ بھی کہنا چاہیئے کہ خُدا کا کوئی دماغی تصور کرنا بھی اِس حُکم کو توڑنا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم ہمیشہ خدا کے بارے میں تصور کرنے کی آزمائش کو بھی روکیں۔ اگرچہ بائبل مقدس انسانی اصلاحات کا استعمال کرتی ہے۔ یہ انسانی اصلاحات جو خُدا کے لئے استعمال ہوتی ہیں۔ مذہب تشبیہہ (خدا کو جسمانی خیال کرنا) کہلاتی ہیں۔ مثلاً خدا کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اُس کی آنکھیں اور کان ہیں اور وُہ مُنہ اور ہاتھ رکھتا ہے۔

اگر خدا کی عبادت میں مجسموں کا استعمال کرنا غلط ہے۔ ہم پُوچھ

سکتے ہیں کہ پُرانے عہدنامہ میں خُدا کی عبادت کے لئے تصویروں اور مجسموں کا اِستعمال کرنا کیوں جائز تھا۔ آپ کو یاد ہوگا کہ پاک ترین مقام میں سونے کے دو فرشتے رحم گاہ پر کھڑے رہنے کے لئے بنائے گئے تھے۔ (خرُوج ۲۵ : ۱۸-۲۰) اور خیمہ اجتماع کے پردوں پر فرشتے کڑھے ہوتے تھے۔ (خرُوج ۲۶ : ۱، ۳۱) پھر اور مجسمے تھے جو پُرانے عہدنامہ میں خُدا کے حُکم سے بنائے گئے۔ جیسے کہ پیتل کا سانپ جو بلی پر لٹکا یا گیا۔

اِس مشکل کا دہرا حل پیش کیا گیا ہے۔ پہلے یہ کہ وُہ مجسمے اور تصویریں جن کا حُکم خداوند نے دیا۔ اِس لئے جائز اور مناسب تھیں۔ کیونکہ خداوند کی طرف سے مقرر کی گئی تھیں۔ جس کا حُکم خُدا دیتا ہے وُہ درست ہے۔ دُوسری بات یہ ہے کہ خُدا نے کبھی یہ حُکم نہیں دیا کہ کوئی تصویر یا مجسمہ اُس کو ظاہر کرنے کے لئے بنایا جائے۔

یہ دونوں اصُول اَب تک ہمارے لئے قائم ہیں۔

۱۔ جو کچھ خدا اپنی عبادت کے لئے استعمال کرنے کا حُکم دیتا ہے وُہ نہ صرف مناسب ہے بلکہ لازمی بھی ہے۔

۲۔ ہم کبھی خدائے ثالُوث یعنی باپ بیٹے اور رُوح القُدس کی تصویر بنانے کی کوشش نہ کریں۔

اِس حُکم کو توڑنے کی سزا نہ صرف حُکم عدُولی کرنے والے کو دی جاتی ہے بلکہ تیسری اور چوتھی پُشت تک اُس کے بچوّں کو بھی دی جاتی ہے۔ اِس کا یہ مطلب ہے کہ جس طرح یہ گُناہ آنے والی نسلوں تک جاری رہتا ہے۔ اُسی طرح اِس کی ہولناک سزا بھی دائمی ہے۔

سوال نمبر ۹۷ پر سوالات

۱۔ کیا سوال نمبر ۹۷ ہمیں کسی انسان یا حیوان کی شبیہ بنانے سے منع کرتا ہے؟

غلط یا دُرست ____________

۲۔ ہم کیوں خدا کی تصویر یا عکس نہیں بناتے۔ کیونکہ جیسا وہ ہے وُہ ہے؟

ا۔ تیمتھیُس ۶ : ۱۶ ہمیں بتاتا ہے۔

کہ بقا صرف اُسی کی ہے ____________

یُوحنّا ۴ : ۲۴۔ میں لکھا ہے۔ وُہ ____________ ہے۔

یرمیاہ ۲۳ : ۲۴ ہمیں بتاتا ہے ____________

وُہ ____________ ہے۔

۳۔ ایک تصویر یا ایک عکس جو خدا کی عبادت کرنے میں ہماری مدد کرتا ہے۔

ا۔ خدا کی بے عزّتی ہے۔

ب۔ خدا کی عزّت ہے۔

ج۔ خدا کو غلط پیش کرتا ہے۔

د۔ ایک جھُوٹ ہے۔

۴۔ کونسی آیات خدا کا عکس بنا کر اُس کی عبادت کے لئے منع کرتی ہیں؟

خرُوج ۲۰ : ۴ ; استثنا ۴ : ۱۵-۱۶ ; استثنا ۱۶ : ۲۲

زبُور ۵۴ : ۲ ; ۲-سلاطین ۱۸ : ۴ ; یسعیاہ ۵۳ : ۱ ;

عبرانیوں ۲ : ۱۸-۱۹ ; اعمال ۱۷ : ۲۹

۵ - جب ہم دُعا کرتے ہیں - ہمیں ضرور سوچنا چاہیئے کہ خُدا کیسا لگتا ہے ؟

غلط یا دُرست ______

بیان کریں ______

______

______

۶ - دونوں صورتوں میں پُرانے اور نئے عہد نامے میں خدا کا کوئی ایسا حُکم نہیں کہ ہم خدا کی تصویر یا عکس بنائیں ؟

غلط یا درست ______

۷ - گنتی ۲۱: ۸-۹ میں لکھا ہے کہ خُدا نے مُوسیٰ کو یہ کرنے کا حُکم دیا ______

۲ سلاطین ۱۸: ۴ میں بتایا گیا ہے کہ حزقیاہ نے اِسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا کیونکہ لوگ ______

______

______

۸ - دُوسرے حُکم میں نافرمانی کرنے والوں کو کس بات سے آگاہ کیا گیا ہے ______

______

______

۹ - دوسرے حُکم میں فرمانبرداری کرنے والوں کو کس بات کا یقین دلایا گیا ہے ؟ ______

______

______

۱۰ - یسعیاہ ۴۰: ۱۸-۲۵ لکھیں -

۹۸ - کیا ہم گرجا گھروں میں تصویروں کی برداشت نہیں کر سکتے جس طرح لوگوں کے لئے کتابیں رکھی جاتی ہیں ؟

نہیں کیونکہ ہم خُدا سے زیادہ عقلمند نہیں جو نہیں چاہتا کہ اُس کے لوگوں کو گونگے بُتوں کے ذریعے تعلیم دی جائے اور صرف زندہ کلام کے ذریعے اُن کو تعلیم نہ دی جائے ۔

اِس آخری سوال میں ہم سیکھتے ہیں کہ خُدا کی عبادت کے لئے ہم کیوں تصویروں یا مجسموں کو اِستعمال نہیں کر سکتے ۔ رومن کیتھولک کلیسیا کے ہولناک اور غلط اِستعمال کی وجہ سے اِس سوال کو کتابچہ میں رکھا گیا ہے ۔ کتابچہ کے لکھے جانے سے اَب تک یہ بات ہم رُومی کلیسیا میں دیکھتے ہیں ۔ اِبتدائی پوپوں میں سے ایک نے یعنی پوپ گریگوری نے یہ کہا کہ تصویریں اَن پڑھ لوگوں کے لئے کتابیں ہیں ۔ اُس کا مطلب یہ تھا کہ یسوع مسیح

کی تصویریں اُن لوگوں کو بہت کچھ سکھا سکتی ہیں جو بائبل کو پڑھ نہیں سکتے اور نہ ہی لاطینی عبادت کو سمجھ سکتا ہے۔ اِس لئے رومن کیتھولک کلیسیا کافی عرصہ سے لوگوں کو سکھانے کے لئے بائبل مقدس کی بجائے تصویروں، مجسموں اور برکات (مقدس ہستیوں کے بال، دانت ہڈیاں وغیرہ) کے ذریعے سکھاتی آئی ہے۔ ریفارمڈ ایمان کے لوگوں نے سیکھا کہ کلام کی روشنی میں یہ سب جھوٹ ہے۔ لوگوں کو مسیح کے بارے میں سکھانے کے لئے اِس بات کی ضرورت ہے کہ بائبل سے مسیح کی منادی اُن کے سامنے کی جائے اور اُنہیں سکھایا جائے کہ وہ بائبل مقدس کو خود اپنے لئے پڑھ سکیں جو تصویروں کے ذریعے لوگوں کو سکھانا چاہتے ہیں۔ وہ خُدا سے زیادہ عقلمند بننے کی کوشش کرتے ہیں۔

خُدا نے حُکم دیا ہے کہ مبشروں کے ذریعے مسیح کی منادی کی جائے اور یہ نہیں کہا کہ مصوّروں کے ذریعے اُس کی تصویریں بنائی جائیں۔ تصویریں گونگے بُت ہیں۔ لیکن مبشر آواز اور کلام سے خُدا کے کلام کی منادی کرتے ہیں۔

ہم یہ سوال پُوچھ سکتے ہیں کہ کیا کسی قسم کی مذہبی تصویریں کسی وقت کسی مقصد کے لئے استعمال کی جا سکتی ہیں۔ ایسا معلُوم ہوتا ہے کہ بائبل مقدس کی بعض سچائیوں کو بیان کرنے کے لئے اجازت ہے کہ نقشے یا تصویر کو سکھانے کے لئے یا کچھ بیان کرنے کے لئے استعمال کیا جائے۔ مثلاً فلسطین کا جغرافیہ یا تہذیب و تمدّن اور کئی سماجی باتوں کو جاننے کے لئے نقشوں اور تصویروں کا استعمال جائز ہے۔ مثال کے طور پر ایک اسکیمو شخص جان نہیں سکتا کہ ریتہ کیا ہے۔ جب تک اُسے ریتے کی تصویر نہ دکھائی جائے۔ سو تصویریں اور ظاہرا چیزیں ہمیں یہ باتیں

سکھا سکتی ہیں۔ اور یہی تصویریں بنانے کی صلاحیت کا صحیح استعمال ہے۔

خداوند یسُوع مسیح کی تصویر بنانا یہ اور بات ہے۔ ہم یاد رکھیں کہ مسیح کی تصویر بنانا ہمیشہ گناہ ہے۔ اگرچہ بعض پروٹسٹنٹ اور ریفارمڈ فرقے کے لوگ اِس میں کچھ برائی نہیں دیکھتے۔

ایک پراٹسٹنٹ کتابچہ جس کے سامنے حصے پر مسیح کی تصویر بنی ہُوئی تھی۔ اُس پر کتابچہ کے مالک کے لئے یہ الفاظ لکھے تھے۔ "جہاں تم جاؤ اِسے ساتھ لے کر جاؤ۔ اِسے ہمیشہ اپنے پاس رکھو۔ اِس پر کی تصویر ہمیشہ تمہاری نظروں کے سامنے ہو۔ خواہ تم اپنے کام پر ہو۔ یہ صاف بُت پرستی ہے اور رومن کیتھولک کلیسیا کی بُت پرستی کی ایک صرف قسم ہے۔

ہم مسیح کی تصویر اِس لئے نہیں بنا سکتے کیونکہ وہ خدا ہے اور خُدا کا کوئی مجسمہ نہیں بن سکتا۔ اگر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ مسیح کامل انسان بھی ہے۔ اِس کا جواب یہ ہے کہ مسیح کی انسانی ذات کو اُس کی الٰہی ذات سے جُدا نہیں کیا جا سکتا۔ مسیح کی انسانی ذات کی ہر تصویر نہ صرف مصوّر کی خیالی بات ہے بلکہ اُس کی دونوں ذاتوں کو ایک دُوسری سے جُدا کرنے کی خام کوشش ہے اور اِس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم مسیح کا غلط تصوّر لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں یعنی ایک بُت۔ مسیح کی ہر تصویر دُوسرے حُکم کی نافرمانی ہے۔ اِس لئے ہماری عبادت گاہوں میں اور گھروں میں مسیح کی تصویر نہیں ہونی چاہیئے۔

نمبر ۹۸ پر سوالات

۱۔ کتابچہ میں اِس خاص سوال کی وجہ یہ ہے ________

____

____

۲- پوپ گریگری کا کیا مطلب تھا جب اُس نے کہا کہ تصویریں اَن پڑھ لوگوں کی کتابیں ہیں؟

____

____

____

۳- مسیح کے بارے میں سیکھنے کے لئے اَن پڑھ لوگوں کا طریقہ یہ ہے؟

ا - کہ وُہ تصویروں والی مذہبی کتاب کو دیکھیں۔

ب - بائبل کو پڑھنا شروع کریں۔

ج - مذہبی فلمیں دیکھیں۔

د - کسی واعظ کو سُنیں جو بائبل کی منادی کرتا ہے۔

کونسا جواب دُرست ہے۔

۴- خُدا کے کلام کی زندہ منادی سے مراد ہے۔

ا - کلام پیش کرنے والا اور شور کے ساتھ پلیٹ پر ہاتھ پاؤں مار کر منادی کرے۔

ب - کلام کی سچائیوں کو بیان کرنا۔

ج - جذبات کا خیال رکھنا۔

کونسا جواب دُرست ہے۔

۵- اسرائیل کی پُرانی زندگی کو سمجھنے کے لئے ہر قسم کے ہنر کا استعمال

کی ممانعت ہے۔

غلط یا درست _______________

۶- بحیرہ قُلزم کی ڈرائینگ یا فلسطین کا نقشہ، سُلیمانی ہیکل اور دیگر عبادت گاہیں اور گلیلی شکار کی کشتی اِن سب کی تصویر بنانا دُوسرے حُکم میں منع کی گئی ہے۔

غلط یا درست _______________

بیان کریں _______________

____

____

۷- مسیح خداوند کی تصویریں اور بُت بنانے کی وجہ سے صرف رومن کیتھولک کلیسیا دُوسرے حُکم کو توڑنے کے لئے مجرم ہے۔

غلط یا دُرست _______________

بیان کریں _______________

____

____

۸- مسیح کی تصویر بنانا اِس لئے غلط ہے۔ غلط یا درست پر نشان لگائیں۔

۱ - مسیح حقیقی انسان نہیں _______________

۲ - ہم نہیں جانتے کہ مسیح کیسا دکھائی دیتا تھا _______________

۳ - یسوع مسیح خُدا ہے _______________

۴ - یہ اُس کی انسانی اور الٰہی ذات کو جُدا کرنا ہے۔

____

۹۔ اگرچہ ہمارے گرجہ گھروں میں مسیح کی تصویر لگانے کی ممانعت ہے۔ لیکن ہم اُسے سجاوٹ کے لئے اپنے گھروں میں لگا سکتے ہیں۔

غلط یا درست

بیان کریں

۱۰۔ رُومیوں ۱۰: ۱۴ لکھیں۔

۹۹۔ تیسرے حکم میں کس بات کا مطالبہ کیا گیا ہے؟

ہمیں گالی دینے یا جھُوٹی قسم کھانے اور غیر ضرُوری قسموں کے ذریعے خُدا کے پاک نام کو ناپاک نہیں کرنا چاہیئے اور نہ ہی اُس کا غلط استعمال کرنا چاہیئے۔ اور نہ ہی اپنی خاموشی کے ذریعے اِن ہولناک گناہوں میں دُوسروں کے ساتھ شریک ہوں۔

جب ہم اِن مقدس ناموں کو استعمال کرتے ہیں تو خوف اور عزّت کے ساتھ خُدا کے ناموں کو استعمال کریں تاکہ ہم دُرست طریقے سے اُس کے نام کا اقرار اور اُس کی عبادت کریں اور ہماری سب باتوں اور کاموں سے اُس کا جلال ظاہر ہو۔

سوال نمبر ۹۹ سے ۱۰۲ تک تیسرے حُکم کا بیان کیا گیا ہے۔ تُو خداوند اپنے خُدا کا نام بے فائدہ نہ لینا کیونکہ جو اُس کا نام بے فائدہ لیتا ہے۔ خداوند اُسے بے گناہ نہ ٹھہرائے گا۔

یہ حُکم ہمیں بتاتا ہے کہ خُدا کے نام کے بارے میں ہمارا فرض کیا ہے۔ خدا کا نام بے فائدہ لینا ہمارے زمانے کا ایک عام گُناہ ہے۔ نہ صرف بالکل جاہل لوگ خُدا کے نام کی تکفیر کرتے ہیں۔ لیکن ہم عوام کے افسران اور مسخروں، دل بہلانے والوں یا خوشی کرنے والوں اور دوسرے بڑے لوگوں کی زبان سے بھی خُدا کے نام کی توہین سُنتے ہیں اور کتابوں اور رسالوں میں بھی لکھا ہُوا دیکھتے ہیں۔

خُدا کے نام کا کیا مطلب ہے؟

خُدا کا نام اُس کی شخصیت کی جگہ استعمال ہُوا ہے۔ خُدا نہ صرف تصویروں کے ذریعے اپنے آپ کو ظاہر کرتا ہے۔ بلکہ اپنے نام کے ذریعے، اپنے سب ناموں کے ذریعے جب آدم نے سب جانوروں کے نام رکھے۔ (پیدائش ۲: ۱۹) اُس نے اُن کی فطرت اور کردار کی وجہ سے اُن کو یہ نام دیئے۔ پُرانے عہد نامہ میں اکثر اپنے کردار اور کاموں کی وجہ سے موسوم کیئے جاتے تھے اور اِس طرح اُن کے نام اُن کی شخصیت کو بیان کرتے تھے۔ حوّا کا مطلب ہے۔ سب زندوں کی ماں۔ نوح کا مطلب ہے آرام۔ ابراہام کا مطلب ہے ہجُوم کا باپ۔ نابال کا مطلب ہے۔ بیوقوف۔ الیشع کا مطلب ہے خُدا نجات ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اگر پُرانے عہد نامہ میں آدمیوں کے نام کا مطلب ہوتا تھا تو خدا کا نام اِس سے کہیں زیادہ بڑھ مطلب ہوگا۔

چونکہ خدا کا نام پُرمطلب ہوتا ہے۔ اِس لئے اِسے لاپرواہی سے اور بغیر تعظیم کے لینا ہولناک گناہ ہے۔ خدا کے نام کا مطلب ہے اُس کا مکمل مکاشفہ خاص کر اس کے مختلف ناموں اور خطابوں کے ذریعے۔ جس طرح ایک جھنڈا کسی مُلک کو ظاہر کرتا ہے یا ایک تصویر کسی دوست یا رشتہ دار کو ظاہر کرتی ہے۔ اِسی طرح خدا کا نام اُس کی ذات اور شخصیت کا اظہار ہے۔ کسی جھنڈے کو پاؤں تلے روندنا یا کسی کی تصویر پر تھوکنا اُس کو یا جسے وُہ ظاہر کرتا ہے۔ بے عزت کرتا ہے۔ اور خُدا کا نام لاپرواہی سے یا بغیر تعظیم کے لینا اُس کے خلاف کُفر بکنے کے برابر ہے۔ (احبار ۲۴: ۱۱، ۱۵) خدا کے نام کا دوہرا مطلب ہے۔ جیسے یہ ظاہر کرتا ہے۔

۱۔ قدرت کی چیزوں میں خدا کا عام مکاشفہ کیا ہے؟

زبُور ۸: ۱ میں لکھا ہے "اے خُداوند ہمارے رَبّ تیرا نام زمین پر کیسا بزرگ ہے تُو نے اپنا جلال آسمان پر قائم کیا ہے۔ تمام مخلوقات اور پروردگاری خدا کے نام اور شخصیت کو ظاہر کرتی ہے اور ہمیں خدا کی عبادت اور خدمت کی دعوت دیتی ہے۔

۲۔ اپنی ذات اور شخصیت کے بارے میں خدا کا خاص مکاشفہ جو کلامِ مقدس میں خُدا کے خاص ناموں اور القاب کے ذریعے سے ظاہر ہوتا ہے۔

ا۔ خُدا کے خاص نام جیسے کہ یہوواہ خدا۔ خداوند باپ یسُوع مسیح خدا کا بیٹا اور روح القدس۔ خدا کے لئے عام طور پر کلامِ مقدس میں استعمال ہوئے ہیں۔

نوٹ کریں کہ ہولی گوسٹ روحُ القدُس کے لئے بہتر ترجمہ نہیں۔

ب۔ خدا کے بیانیا القاب مثلاً قادرِ مطلق، نہایت عظیم، رحمتوں کا باپ، قدوس، لشکروں کا خداوند، ازلی و ابدی اور چٹان

وغیرہ یہ القاب خُدا کی خاص خوبیوں اور صفات کو ظاہر کرتے ہیں۔

تیسرے حکم میں لفظ نام خاص طور پر خدا کے اِن ناموں اور القاب کو ظاہر کرتا ہے۔ لیکن یہ خدا کے شخصی مکاشفہ کے لئے بھی استعمال ہوا ہے جو قدُرت کی چیزوں میں پایا جاتا ہے۔

انسان اِس لئے پیدا کیا گیا کہ وُہ اپنے دل میں خُدا کے نام سے محبت رکھے اور عزت کے ساتھ اُس کو استعمال کرے۔ لیکن گنہگار انسان خُدا سے اور اُس کے نام سے نفرت کرتا ہے اور مختلف طریقوں سے اُس کی تکفیر کرتا ہے اور کتابچہ ہمیں یہ بات ہمیں سکھاتا ہے۔ سوال نمبر ۹۹ کے مطابق خدا کے نام کی تحقیر کرنے کا بڑا طریقہ یہ ہے۔

۱۔ لعنت کرنا یا گالی دینا اِس کا مطلب ہے کسی چیز پر لعنت کرنا یا خدا سے درخواست کرنا کہ وُہ فلاں شخص پر لعنت کرے۔ لوگ اکثر بُری طرح سے چیزوں پر لعنت کرتے ہیں۔ لیکن یہ صرف خدا کا اختیار ہے کہ وُہ کسی کو ملعون ٹھہرائے۔ اِس لئے لعنت کرنا یا بددُعا دینا خدا کے نام کے خلاف کفر بکنے کے برابر ہے۔ کیونکہ خدا کے بغیر لعنت کی جاتی ہے۔

۲۔ جھُوٹی قسم کھانا یا دروغ حلفی۔ اِس کا اشارہ قسم کی طرف جو خدا کا نام سچ بولنے کے لئے ہم اٹھاتے ہیں۔ لیکن خدا کے نام سے جھُوٹ بولتے ہیں۔ یہ ایک طرح سے خدا کو جھوٹا کہنے کے برابر ہے اور خدا کے پاک نام کا غلط استعمال ہے۔

۳۔ غیر ضروری قسمیں:۔ قسم کھانا یا خُدا کے نام سے ہر سنجیدہ اور پاک موقعہ پر بولنا مناسب ہے۔ عام گفتگو میں خدا کا نام بغیر تعظیم کے لینا بھی خُدا کے نام کی تحقیر کرنا ہے۔ ایسے محاورات یعنی قسم خُدا کی یا قسم مسیح کی اِس گُناہ کی مثالیں ہیں۔ لیکن اور بہُت سی پوشیدہ اور آرام دہ قسمیں ہیں جو مسیحی بھی نادانستہ طور پر اٹھاتے ہیں۔ جیسے کہ خُدا کا اور مسیح کا نام بگاڑ کر لینا۔ مثلاً "گاڈ (خُدا) کو گوٹی کہنا۔ یسُوع (JESUS) کو جیز JEES اور (LORD) لارڈ کو لارڈی (LORDY) کہنا یا اَے آسمانوں کہنا۔ وغیرہ

۴۔ دوسروں کے ساتھ مل کر خدا کے نام کی تکفیر کرنا۔

اگر لوگ ہمارے سامنے خُدا کے نام کی تکفیر کرتے ہیں اور ہم احتجاج نہیں کرتے تو ہم بھی اِس حُکم کو توڑنے والے بنتے ہیں۔
مسیحی ہونے کی حیثیت سے ہمیں اِن تمام باتوں سے نفرت کرنی چاہیئے۔ جن سے کہ خُدا کے پاک نام کی توہین ہوتی ہے۔ بلکہ جیسے کتابچہ کہتا ہے۔ ہمیں دوسروں کو بھی اِس گناہ کے انجام سے آگاہ کرنا چاہیئے اور خدا کے نام کی حقارت سُن کر خاموشی اختیار نہیں کرنی چاہیئے۔

نمبر ۹۹ پر سوالات

۱۔ تیسرا حُکم ہمیں بتاتا ہے ______

اور کتابچہ میں دیئے ہُوئے سوالوں سے اِس کو بیان کیا گیا ہے۔

______

______

۲۔ اِس جواب میں پہلا حصّہ ہمیں بتاتا ہے کہ ہم خُدا کے نام کو کس طرح اِستعمال کریں اور آخری حصّہ ہمیں سکھاتا ہے کہ ہم کس طرح خُدا کے نام کو اِستعمال نہ کریں؟

غلط یا درست ______

۳۔ خُدا کا نام یہ ظاہر کرتا ہے۔

ا ۔ کہ وُہ ایک شخص ہے۔

ب ۔ اور اُس کا شخصی ظہُور قُدرت کی چیزوں میں اور کلامِ مقدس میں۔

ج ۔ اُس کے تمام نام اور القاب۔

د ۔ خداوند تیرا خُدا۔

کونسا دُرست ہے؟ ______

______

______

۴۔ پُرانے عہد نامہ میں خُدا کے نام پر مبنی تھا۔ لیکن لوگوں کے نام کا کوئی مطلب نہ تھا۔

غلط یا درست ______

______

______

۵۔ خدا کا نام دو باتوں کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ یہ ہیں۔

و ______________________

ہے ______________________

۶۔ خدا کے چند خاص ناموں کی فہرست بنائیں؟

____

____

____

____

۷۔ کتا بچہ کہتا ہے کہ ہمیں خدا کا نام خوف اور ______________________

____

تاکہ وہ ______________________

____

۸۔ ایسے محاورات استعمال کرنا۔
شیطان کیا ہے؟ اوگولی (Golly)
میں مہربان ۔ آسمان کے نام ۔ دوزخ میں جاؤ
تیسرے حکم کی نافرمانی ہے۔
______________ غلط یا درست

۹۔ اس جواب میں کانی ونیس (Connivance) کا کیا مطلب ہے؟

____

____

۱۰۔ احبار ۱۹ : ۱۲ لکھیں۔

____

۱۰۰۔ قسموں گالی گلوچ اور لعنت ملامت کرنے کے ذریعے خدا کے نام کی تکفیر کرنا اتنا بڑا گناہ ہے کہ خدا کا غضب اُن کے خلاف بھی بھڑکتا ہے جو مقدور بھر (حتی المقدور) اس کو نہیں روکتے اور منع نہیں کرتے۔

ہاں سچ مچ اور کوئی گناہ اتنا بڑا اور خدا کو برانگیختہ کرنے والا نہیں جتنا کہ اس کے نام کی توہین کرنے کا گناہ ہے۔ اس لئے خدا نے حکم دیا کہ ایسا کرنے والے کو سزائے موت دی جائے۔

اس سوال میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ ہماری ذمہ داری اُن لوگوں کے بارے میں کیا ہے جو تیسرے حکم کو توڑتے ہیں۔ یہ مزید آگاہی کا بیان ہے کہ جو پہلے سوال میں اس ہولناک گناہ میں دوسروں کے ساتھ شریک ہونے والوں کو دی گئی ہے۔

یہ محسوس کرنا خوفناک بات ہے کہ اس حکم کی فرمانبرداری کے لئے نہ صرف اپنے منہ کو بند رکھنا ہے تاکہ خدا کے نام کی تکفیر کی کوئی بات ہمارے منہ سے نہ نکلے بلکہ خدا کے نام کی حفاظت کے لئے اپنے منہ کو

کھولنا ہے۔ اُن لوگوں کو روکنے کے لئے جو خُدا کے نام کی توہین کرتے ہیں۔ یہ تیسرے حُکم پر عمل کرنے کا مثبتی طریقہ ہے۔ مسیحی ہونے کی وجہ سے ہم نبی کی حیثیت رکھتے ہیں (دیکھئے سوال نمبر ۳۱، ۳۲) اور دُنیا کے سامنے اُس کے نام کا اقرار کرنا چاہیئے۔ ایک نبی خاموش رہ کر نبی نہیں ہو سکتا۔ کوئی خاموش نبی نہیں ہوتے۔ اگر ہم احتجاج کرنے سے شرم کھاتے ہیں اور خاموش رہتے ہیں۔ جب کہ دوسرے لوگ ہماری مُوجُودگی میں خدا کے نام پر کیچڑ اُچھالتے ہیں اور مقدس چیزوں کے بارے میں بغیر تعظیم کے گفتگو کرتے ہیں۔ ہم مسیح کو دھوکہ دیتے ہیں اور اِس گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔

لعنت ملامت کرنا یا بد دُعا دینا اور خُدا کا نام بے فائدہ لینا اور گندے مذاق کرنا خُدا کے نام کے خلاف ایک بڑا گناہ ہے۔ بائبل مُقدس کے مضامین اور مقدس پطرس کے بارے میں مذاق جسے اکثر مسیحی سُنتے ہیں اور دُہراتے ہیں۔ خُدا کے خلاف نہایت بُری اور توہین آمیز بات ہے۔ اِس میں ہمیں دُوسروں کی حوصلہ افزائی نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ بتانے والے کو تنبیہ کرنی چاہیئے۔

عملی مُشکلات اُس وقت پیدا ہوتی ہیں۔ جب ہم یہ سوچتے ہیں کہ دوسروں کی زندگی میں اِس گناہ کو کس طرح روکیں یا کس طرح اُنہیں منع کریں۔ اِس سخت سوال کا جواب دینا مُشکل ہے۔ لیکن کسی نہ کسی طرح سے ہمیں اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کرنا چاہیئے۔ جب دُوسرے لوگ کسی طرح سے خُدا کے نام کی تحقیر کرتے ہیں۔ اگر کوئی گندا مذاق یا کہانی سُن کر ہم موجُود رہتے ہیں اور دُوسروں کی طرح سُنتے ہیں۔ تو ہم بھی مُجرم ہیں۔ برعکس اِس

کے اگر کوئی شخص جانتا ہے کہ خُدا کا نام بے فائدہ لینا ہمیں پسند نہیں اور وُہ صرف ہمیں ناراض کرنے کے لئے صد بار ایسا کرتا ہے تو ہم ایسے شخص کو یہ کہہ کر نظر انداز کریں کہ خُدا اِس گناہ سے نفرت کرتا ہے۔ جیسے کہ کتابِ مقدس ہمیں یاد دلاتا ہے کہ خُدا کے نام کی تحقیر کرنے کے گناہ سے اور کوئی بڑا گناہ نہیں اور پُرانے عہد نامہ میں اِس کی سزا موت ٹھہرائی گئی ہے جو خدا کے نام کی حفاظت کرنے سے شرماتے ہیں جب کہ دُوسرے اُس کی تحقیر کرتے ہوں۔ وُہ بھی اَبدی موت کے حقدار ہیں جب تک کہ وُہ توبہ نہ کریں۔

نمبر ۱۰۰ پر سوالات

۱۔ سوال نمبر ۱۰۰ میں ہمیں بتایا گیا ہے ____________

____

____

۲۔ اِس سوال کا کیا تعلق ہے سوال نمبر ۹۹ کے ساتھ ____________

____

____

۳۔ ہم خاموش نہیں رہ سکتے جب دُوسرے ہماری مُوجُودگی میں خُدا کے نام کی تحقیر کرتے ہیں کیونکہ ایسا کرنے سے ____________

____

۴۔ اگر دوسرے سوچتے ہیں کہ اُنہیں حق ہے کہ ہمارے خُدا کی بے عزتی کریں تو ہمیں زیادہ حق ہے کہ اُن کے سامنے خدا کے نام کی حفاظت کریں۔

غلط یا درُست

۵۔ آپ ذیل کے حالات میں کیا کریں گے۔

ا۔ ایک دوست مقدس پطرس کا مذاق آپ کو سنانا شرُوع کرتا ہے۔

ب۔ ایک مہمان آپ کے گھر میں آپ کے ساتھ باتیں کرتے وقت خُدا کے نام کی تحقیر کرنا شرُوع کرتا ہے۔

ج۔ ایک شخص جس کے ساتھ آپ کو کام کرنا ہے آپ کو ستانا چاہتا ہے۔ خدا کا نام بار بار بے فائدہ لینے سے۔

۶۔ پرُانے عہدنامہ میں بنی اسرائیل کو کیا حکم دیا گیا۔ جب اُنہوں نے خُدا کے نام کی تحقیر کو سُنا۔ (دیکھئے احبار ۵: ۱؛ امثال ۲۹: ۲۴)

۷۔ کونسی بات ہے جو ہمیں روکتی ہے کہ دوسروں میں اِس گناہ کو دیکھ کر خلاف نہ بولیں؟

۸۔ پرُانے عہدنامہ میں کُفر کی سزا کیا تھی۔ (دیکھئے احبار ۲۴: ۱۵، ۱۶)

۹۔ آپ سوچتے ہیں کہ سول حکومت کو کُفر بکنے اور خدا کا نام بے فائدہ لینے کے خلاف کوئی قانون بنانا چاہیئے؟

۱۰۔ افسیوں ۵: ۴، ۱۱ لکھیں۔

۱۰۱۔ کیا ہم عزّت اور تعظیم کے ساتھ خداوند کے نام کی قسم کھا سکتے ہیں؟

ہاں جب مجسٹریٹ اِس کا مطالبہ کرے یا جب خُدا کے جلال اور اپنے پڑوسیوں کی بہتری کے لئے حقیقت اور سچّائی کو قائم رکھنے کے لئے ضروری ہو۔ چونکہ اِس قسم کی بُنیاد خداوند کے کلام پر ہے۔ اِس لئے نئے اور پُرانے عہد میں مقدّسین اِسے درُست سمجھ کر استعمال کرتے تھے۔

سوال نمبر ۱۰۱ اور ۱۰۲ میں ہمیں سکھایا گیا ہے کہ تیسرے حُکم کی فرمانبرداری کے لئے قسم کس وقت جائز اور مناسب ہوتی ہے۔ سوال نمبر ۱۰۱ ہمیں بتاتا ہے کہ قسم کس وقت جائز ہوتی ہے اور سوال نمبر ۱۰۲ ہمیں قسم کی نیچر کے بارے میں بتاتا ہے۔

اصلاح کے زمانے میں ایسے لوگ تھے جو متی ۵:۵ ۳ میں خداوند کے الفاظ کی یہ تشریح کرتے تھے کہ ہر قسم کی قسم کھانا منع ہے۔ کچھ کلیسائیں بھی آج کل یہ تعلیم دیتی ہیں۔ لیکن خداوند یسُوع مسیح نے ہر طرح کی قسم کے بارے میں منع نہیں کیا۔ جیسے کہ اور حوالوں سے ثابت ہوتا ہے۔ درحقیقت پُرانے عہدنامہ میں یہ حُکم ملا ہے کہ بعض سنجیدہ مُوقعوں پر قسم کھائی جائے استثنا ۱۰:۲۰ اور مسیح خداوند پُرانے عہدنامہ کو ختم کرنے میں بلکہ اُسے

پُورا اور اُونچا کرنے کے لئے آیا۔ علاوہ اِس کے سردار کاہن نے اُسے حُکم دیا کہ وُہ قسم کھا کر اُنہیں بتائے کہ وُہ خدا کا بیٹا ہے یا نہیں۔ دیکھئے متی ۲۶: ۶۳-۶۴

قسم کھانے کے بارے میں ہم نے سوال نمبر ۹۹ میں دیکھا ہے اور اب ہم اگلے سوال میں دیکھیں گے کہ قسم کھانا دراصل خُدا کے نام سے بولنا ہے۔ سچّائی کی تصدیق کے لئے یا وعدہ کرنے اور منّت ماننے کے لئے۔ جو جان بوجھ کر جھُوٹ کو چھپانے کے لئے قسم کھاتا ہے۔ وُہ خُدا کے نام سے اپنے اُوپر لعنت کو بُلاتا ہے۔ اِس لئے قسم کھانا ایک بُہت ہی سنجیدہ اور مذہبی کام ہے جس میں خدا کو بطور گواہ اور مُنصف کے مقرر کیا جاتا ہے۔ اِس سوال میں ہم سیکھتے ہیں۔

۱۔ قسم کے لئے مناسب مُوقعہ

(ا) جب مجسٹریٹ اِس کا مطالبہ کرے۔ بعض مُوقعوں پر حکومت کے افسران لوگوں سے اِس کا مطالبہ کر سکتے ہیں کہ وُہ قسم کھا کر بات کی سچّائی کو بیان کریں۔ (خروج ۲۲: ۱۰-۱۱) کئی مُوقعوں پہ یہ ضرُوری سمجھا جاتا ہے کہ لوگوں سے وفاداری اور سچّائی کی قسم لی جائے۔ عزرا ۱۰: ۵۔ اِس لئے جب مجسٹریٹ مطالبہ کرے تو قسم نہ کھانا گُناہ ہے۔

(ب) بصُورت دیگر جب یہ ضرُوری سمجھی جاتی ہے۔ قسم کھا کر بات کرنے کا ایک اور جائز مُوقعہ ہوتا ہے کہ جب کلیسیائی محکمہ مطالبہ کرے کہ گواہ سچّائی کو بیان کرنے کے لئے قسم اُٹھائیں۔ کئی اور سنجیدہ اور پاکیزہ

مواقع ہیں۔ جب ہم خُدا کا نام لے کر بات کرتے ہیں۔ نئے عہدنامہ کے بعض خطوں میں مقدس پَولُس خدا کے نام کی قسم کھا کر بات کرتا ہے۔ وُہ اِس لِئے ایسا کرتا ہے تاکہ پڑھنے والے یہ جان لیں کہ وُہ خدا کو حاضر جان کر بالکل سچی بات کرتا ہے۔ دیکھئے رُومیوں ۱:۹؛ ۲۔کرنتھیوں ۱:۲۳؛ ۱۱:۳۱، ۱۲:۱۹؛ گلتیوں ۱:۲۰؛ فلپیوں ۱:۸؛ ۱۔تھسلنیکیوں ۲:۵؛ ۱۔تیمتھیس ۲:۷۔

۲۔ قسموں کا مقصد

جس وجہ سے بعض موقعوں پر قسم کھانے کا حکم دیا گیا ہے۔ وُہ یہ ہے کہ خُدا کے جلال اور پڑوسی کی بہتری کے لِئے وفاداری اور سچائی کی تصدیق کی جائے۔ قسم کھانے کی اِس لِئے بھی ضرورت ہے کہ قانونی محکمہ میں سچائی سے فیصلہ کیا جائے اور لوگ اپنے عہدہ کی ذمہ داری کو وفاداری سے پُورا کرنے کا وعدہ کریں۔ خُدا کے غضب کے خوف سے بڑھ کر سچائی بیان کرنے اور وفاداری کا وعدہ کرنے کا اور کوئی مقصد نہیں ہو سکتا۔ مسیحی سوسائٹی کی بنیاد اِس بات پر ہے کہ لوگ سچ بولیں اور اپنی باتوں میں وفادار ہوں۔ اِس بات کی تسلّی یا یقین کے لِئے قسم خُدا کی طرف سے ایک وسیلہ ہے۔

جارج واشنگٹن پہچانتا تھا کہ مُلک کی ترقّی کے لِئے بائبل کے مطابق قسموں کی کیا اہمیت ہے۔ اُس نے اعلان کیا کہ جائیداد، شہرت اور زندگی کی حفاظت کی کیا ضمانت ہے۔ جب مذہبی ذمہ داری کا احساس قسموں کو ترک کر دے۔ جو کہ انصاف کے کورٹ میں تحقیقات کا ذریعہ ہیں۔ اُس کا مطلب تھا کہ ہماری قوم اُس وقت قائم رہ سکتی ہے۔ جب تک یہ

خُدا کے اختیار کو مانتی ہے۔ اور خُدا کے سامنے قسم کھانے سے یہ اُسی کے اختیار کو مانتی ہے۔

آج کل ہمارے کورٹ اور حکومت کے افسران کس قدر سنجیدہ ہوتے ہیں۔ جب وُہ خدا کے نام کی قسم لیتے ہیں۔ کیا اِس کے نتائج اُن کو حاصل ہوتے ہیں۔

نمبر ۱۰ پر سوالات

۱۔ سوال نمبر ۱۰-۱ اور ۱۰-۲ ہمارے لِئے کیا بیان کرتے ہیں؟

۲۔ بعض لوگ کیوں سوچتے ہیں کہ قسمیں آج کل جائز نہیں ہیں؟

۳۔ پُرانے عہدنامہ سے ثبوت دیں کہ قسمیں آج وقت جائز اور مناسب سمجھی جاتی تھیں؟

۴۔ نئے عہدنامہ سے ثبوت دیں کہ قسمیں اَب بھی جائز اور مناسب ہیں؟

Scanned with CamScanner

۵ - خُداوند یسُوع مسیح کا کیا مطلب تھا جب اُس نے کہا کہ تُم بالکل قسم نہ کھانا؟ متی ۵: ۳۵

۶ - خُدا کے نام کی قسم کھانا کِس مُوقعہ پر جائز ہے؟

ا ______

ب ______

۷ - قسم استعمال ہو سکتی ہے۔

ا - حقیقت یا سچائی کی گواہی کے لئے۔

ب - سنجیدہ وعدہ کے لئے۔

ج - اپنی گفتگو میں ______ پیدا کرنے کے لئے۔

کونسا جواب درست ہے۔

۸ - کون سے مواقع قسم کھانے کے لئے مناسب ہیں اُن پر نشان لگائیں۔

______ جب کوئی شخص اپنے دوستوں سے مذاق کر رہا ہو۔

______ جب کوئی شخص عدالت میں پیش ہو۔

______ جب کوئی شخص کسی عہدہ کے لئے مخصُوص کیا جائے۔

______ جب کلیسیا کا کوئی ممبر کلیسیا کے سامنے بلایا جائے۔

جب کوئی شخص فوج میں بھرتی ہو۔

۹ - ہمارے کتابچہ کے مطابق قسم کا مقصد کیا ہے؟

۱۰ - استثنا ۱۰: ۲۰ لکھیں۔

۱۰۲ - کیا ہم کسی مقدّس شخص یا کسی اور مخلوق کے نام کی قسم کھا سکتے ہیں؟

نہیں کیونکہ جائز قسم وُہی ہے جو خُدا کے نام سے لی جائے کیونکہ وُہی دل کے خیالوں کو جاننے والا ہے اور وُہی سچا گواہ ہو سکتا ہے اور اگر میں جھُوٹی قسم کھاتا ہُوں تو وُہی سزا دے سکتا ہے۔ یہ عزّت ہم کسی مخلُوق کو نہیں دے سکتے۔

اِس سوال میں ہم قسم کی نوع کے بارے میں سیکھتے ہیں اور کس طرح اسے مناسب طور سے لینا چاہیئے۔ عام طور پر یہ سوال پُوچھا جاتا ہے کہ کیا ہم کسی مقدّس شخص یا کسی اور مخلُوق کی قسم کھا سکتے ہیں؟ رومن کیتھولک کلیسیا

قسم کھائی جائے۔ ۔۔۔ بڑے بڑے مقدس لوگوں کے نام سے

نے اجازت دی ہے کہ بڑے

خاص کر آئرلینڈ کی رومن کیتھولک کلیسیا نے۔ صرف خُدا کا نام

تاہم قسم میں مندرجہ ذیل وجُوہات کے سبب سے

استعمال کرنا چاہیئے۔

۱ - صرف خُداہی تمام سچائی کا بانی اور منصف ہے۔

۲ - صرف خُداہی دل کو جانچتا ہے اور صرف وُہی جانتا ہے کہ قسم کھاتے وقت ہم وفاداری سے سچ بولتے ہیں یا نہیں۔ کوئی اور جو شخص مخلوق ہے ایسا نہیں کر سکتا۔ قسم کھاتے وقت ہمیں داوٗد نبی کے ساتھ اپنے دِل میں یہ کہنا چاہیئے۔ زبوُر ۱۳۹:۴ "دیکھ میری زبان پر کوئی ایسی بات نہیں جسے تُو اے خداوند پُورے طور پر نہ جانتا ہو"۔

۳ - صرف خُداہی جھُوٹوں اور قسم توڑنے والوں کو اَبدی سزا دے سکتا ہے۔ آدمی خُود جھُوٹ بول سکتا ہے۔ اور لوگ کبھی اُس کے جھُوٹ کو فاش نہیں کر سکتے۔ لیکن خُدا سب کچھ جانتا ہے اور سب لوگوں کی سخت عدالت کرتا ہے۔ تمام قسم کے جھُوٹ کے خلاف ہمیں خُدا کے غضب سے ڈرنا چاہیئے۔

۴ - صرف خُدا اپنی نیکی سے سچ بولنے والے کو برکت دے سکتا ہے۔ ہم خُدا سے بھلائی کی توقع کر سکتے ہیں۔ جب ہم سنجیدگی اور وفاداری سے اُس کے پاک نام سے قسم کھاتے ہیں۔

۵ - صرف خُدا کو جلال ملنا چاہیئے۔ جب لوگ اُس کے پاک نام کی سچے دل سے قسم کھاتے ہیں۔

اِس لئے قسم کھاتے وقت صرف خُدا ہی کا نام لینا چاہیئے۔

مُنتّیں قسم سے ملتی جُلتی ہیں۔ قسم منّت سے اِس صوُرت میں ملتی ہے کہ یہ ایک سنجیدہ وعدہ ہے جو کسی مقدس موقع پر کیا جاتا ہے صرف فرق یہ ہے کہ قسم ایک ایسا وعدہ ہے جو براہِ راست خدا کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ عام طور پر اِس اُمید کے ساتھ کہ خُدا کی طرف سے خاص برکت یا مدد ملے گی۔ (پیدائش ۲۸: ۲۰-۲۲؛ گنتی ۲۱: ۲؛ ۱-سموئیل ۱: ۱۱؛ ۲-سموئیل ۱۵: ۸)

مُنّت میں یا تو خُدا کے لئے کچھ کرنے (پیدائش ۲۸: ۲۰-۲۲) یا بعض جائز باتوں سے باز رہنے کا وعدہ کیا جاتا ہے۔ (زبوُر ۱۳۲: ۲-۴) تاکہ خُدا کی خوشنودی اور مدد حاصل ہو۔ (گنتی ۲۱: ۱-۳) یا منّت رُوحانی جوش اور خُدا سے لگن کا اظہار ہوتا ہے۔ (زبوُر ۲۲: ۲۵) منّت ماننا یا نہ ماننا گُناہ نہیں۔ لیکن اگر منّت مانی جائے (استثنا ۲۳: ۲۳) تو اِسے ادا کرنا اُتنا ہی ضرورُی مقدّس کام ہوتا ہے جتنا کہ قسم۔ (استثنا ۲۳: ۲۱) نئی بائبل ڈکشنری صفحہ ۱۳۱۳) منّتیں گناہ آلوُدہ (غلط) بھی ہو سکتی ہیں جیسے کہ یہُودیوں کی منّتیں بعض تحائف یا صلاحیتوں کو خدا کے لئے وقف کرنے کے بارے میں (مرقس ۷: ۱۲) مقدّس پولُوس کی منّت بحیثیت ایک خُدا ترس یہُودی کے عارضی طور پر نذیر بننے کے لئے سچّا اور مناسب کام تھا۔ (اعمال ۱۸: ۱۸؛ ۲۱: ۲۳) ہم منّت مانتے ہیں جب ہم کلیسیا کے ممبر کی حیثیت سے عشائے ربّانی کی پاک رسم میں شامل ہوتے ہیں یا جب ہم شادی کرتے ہیں یا جب ہمارے بچوّں کا بپتسمہ ہوتا ہے یا کلیسیا میں کسی خدمت کے لئے ہماری مخصُوصیت ہوتی ہے۔ عشائے ربانی کی پاک رسم میں بھی

منت کا خیال شامل ہوتا ہے۔

کیا تمام قسموں اور منتوں کو قائم رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ اگر ہمیں گناہ بھی کرنا پڑے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ نہیں۔ یہ گناہ ہے کہ کوئی غلط کام کرنے کے لیے بطور قسم کے وعدہ کیا جائے یا کسی غلط کام کو کرنے کی ذمہ داری لی جائے جیسے کہ مسانک لاج (masonic Lodge) میں ممبران سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ وہ کوئی اس قسم کا کام کرنے کے لیے خفیہ طور پر قسم کھائیں۔ اس قسم کی قسم کو نہ توڑنے سے ہم گناہ پر گناہ کرتے ہیں۔ ہیرودیس قسم کو نہ توڑنے کے سبب سے یوحنا بپتسمہ دینے والے کو قتل کرنے کا حکم دے کر گناہ کا مرتکب ہوا۔ (دیکھیے متی ۱۴: ۶-۹) داؤد نے درست کام کیا جب اُس نے نابال اور اُس کے خاندان کو ہلاک کرنے کی قسم کو توڑ ڈالا۔ (۱-سموایل ۲۵: ۲۲، ۳۲-۳۴) پروٹسٹنٹ جو رومن کیتھولک سے شادی کرتے وقت اپنے بچوں کو رومن کیتھولک فیتھ میں تربیت دینے کا وعدہ کرتے ہیں۔ وہ اس قسم کی منت ماننے سے گناہ کرتے ہیں اور اس پر قائم رہنے سے بھی گنہگار ٹھہرتے ہیں۔

اس سے ہم یہ سیکھتے ہیں کہ ہم کبھی کوئی قسم یا منت بغیر سوچے سمجھے نہیں ماننی چاہیئے۔ اگر ہم مناسب طریقے سے قسم اُٹھاتے ہیں تو ہم خدا کے سامنے اپنے آپ کو پابند کرتے ہیں کہ اپنے الفاظ اور منت کے مطابق عمل کرنے پر قائم رہیں۔ مثال کے طور پر شادی کے موقعہ پر یہ کہنا کہ جب تک موت تم دونوں کو جُدا نہ کرے "رسم نکاح کی منتوں سے یہ الفاظ پیدا ہوتے ہیں۔

کیا آدمیوں کو صرف اُسی وقت سچ بولنا چاہیئے۔ جب وہ قسم اُٹھاتے ہیں۔

بیشک نہیں۔ کیونکہ ہمیں ہر وقت سچ بولنا چاہیئے۔ لیکن چونکہ انسان کا میلان

فطرتی طور پر جھوٹ کی طرف ہوتا ہے۔ اس گناہ آلودہ دنیا میں قسم کی ضرورت پڑتی ہے۔ کیا آپ سوچتے ہیں کہ آسمان پر بھی قسم کھانے کی ضرورت ہوگی۔

نمبر ۱۰۲ پر سوالات

۱۔ اس سوال میں ہم قسم کی نوع کے بارے میں ہم سیکھتے ہیں کہ اس میں بطور گواہ قادرِ مطلق خدا کا نام لیا جاتا ہے۔

درست یا غلط ____________

۲۔ اس قسم کا محاورہ کہ آسمان کے نام میں یا مقدسہ مریم، اُس پر دیکھ یا مقدسین کے نام کی قسم کھانا۔ وغیرہ بُری قسمیں ہیں۔

غلط یا درست ____________

بیان کریں ____________

____

۳۔ پانچ وجوہات بتائیں کہ خُدا کے نام کی قسم کیوں سنجیدگی سے اُٹھانی چاہیئے؟

ا ____________

ب ____________

ج ____________

د ____________

ر ____________

۴۔ قسم اور مَنّت میں کیا فرق ہے؟

۵۔ مَنّت ماننے کے لئے چند مُوقعوں کا نام لیں؟

۶۔ جب تک لوگوں کو نہ بتایا جائے کہ قسموں (vows) میں کیا کچھ شامل ہے۔ اُن سے کلیسیائی ممبرشِپ یا شادی کے مُوقعہ پر قسم نہ لی جائے۔

غلط یا دُرست

بیان کریں

۷۔ جب قسم کے ساتھ دُرست وعدہ کیا جائے تو اُسے ہر حالت میں قائم رکھنا چاہیے؟

غلط یا درست

بیان کریں

۸۔ مندرجہ ذیل کا موازنہ کریں۔

ا۔ دِلوں کو جاننے والا — نابال

ب۔ کلیسیائی ممبرشِپ اور شادی — متی ۲۳ باب

ج۔ ہیرودیس کا وعدہ اور قسم — مسانک لائح

د۔ داؤد کی قسم — زبور ۱۳۹: ۴

ر۔ غیر قانونی قسمیں — خدا کے لئے مَنّتیں

۹۔ جب ہم کوئی قسم اُٹھاتے تو سچ بولنے کے پابند ہوتے ہیں؟

غلط یا دُرست

بیان کریں

۱۰۔ ۲۔ کرنتھیوں ۱: ۲۳ لکھیں۔

۱۰۳۔ چوتھے حکم میں خدا کس بات کا مطالبہ کرتا ہے۔

سب سے خدا یہ چاہتا ہے کہ خوشخبری پھیلانے اور سکھلانے کے کام کو برقرار رکھا جائے۔ اور خاص کر ہم سبت کے دِن عبادت میں حاضر ہونے، کلام سیکھنے اور سیکرامنٹ میں شامل ہونے کے لئے ظاہرا طور پر خداوند کا اقرار کرنے اور مسیحی خیرات دینے کے لئے سرگرم ہوں۔ دُوسرے یہ کہ مَیں اپنی تمام زمینی زندگی میں بُرے کاموں کو ترک کروں اور خداوند سے کہوں کہ وُہ اپنے پاک رُوح کے وسیلے میری زندگی میں کام کرے اور یُوں اپنی مَوجُودہ زندگی میں ابدی سبت کو شرُوع کروں۔

آتا تھا اور جوبلی کا سال کہلاتا تھا۔ احبار ۲۵: ۸۔۱۲۔ یہ نہ صرف آرام کا سال ہوتا تھا بلکہ غلاموں کو آزاد کرنے اور قرضے مُعاف کرنے کا سال بھی تھا۔

اِس میں جو آرام یا سبت کا تصور پایا جاتا ہے۔ اُس کا مطلب کیا ہے۔ سب سے پہلے اِس کا اشارہ خُدا کے آرام کی طرف ہے اور پھر ہمارے آرام کی طرف۔ خُدا نے اپنی تخلیق کے کام سے آرام کیا اور مسیح خداوند جب مُردوں میں سے جی اُٹھا تو اُس نے ہماری نجات کے کام سے آرام کیا۔ ہفتہ وار سبت اِن دو بڑے کاموں اور خدا کے آرام کی دُوسری بات یہ ہے کہ سبت کا دِن ہمیں اُس آرام کے بارے میں یاد دلاتا ہے جو مسیح میں ہمیں حاصل ہوتا ہے۔ ہم گُناہ آلودہ بُرے کاموں سے آزاد ہو جاتے ہیں۔ کتابِ مقدس اِس بات پر زور دیتا ہے۔ کیا ایسا نہیں ہے؟ آسمان حقیقی آرام کی جگہ ہے۔ حقیقی ایمانداروں کا حقیقی سبت یا آرام (عبرانیوں ۴: ۱ و ۳ و ۹) ہمارا سبت اُس وقت سے شرُوع ہو گیا ہے۔ جب سے نجات دہندہ مسیح مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے۔ ہفتہ وار مسیحی سبت کا دن ہمیں لگاتار (ہفتے کا پہلا دِن یعنی اتوار کا دِن) اِس بات کی یاد دلاتا رہتا ہے کہ محض اُس کے مخلوق نہیں بلکہ اُس کے نجات یافتہ فرزند ہیں۔ جنہوں نے مسیح خداوند کی ابدی نجات یعنی آرام میں داخل ہونا شروع کیا ہے۔

چوتھا حُکم زمین پر کلیسیا کے عمل کے لئے ایک اخلاقی شریعت ہے۔ ہفتہ وار سبت کو یاد رکھنا اور اُس پر عمل کرنا چاہیئے۔ نئے عہدنامہ کی کلیسیا ساتویں دِن کی بجائے پہلے دِن کو مسیحی سبت مانتی تھی۔ کیونکہ مسیح خداوند ہفتہ کے پہلے دن مُردوں میں سے جی اُٹھا اور کلیسیا گُناہ کی لعنت سے آزاد ہو کر

آرام میں داخل ہوگئی۔ مسیح خداوند کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد کلیسیا کے لوگ ہفتے کے پہلے دن خداوند کی عبادت کرتے تھے۔ (اعمال ۲۰: ۷؛ ا کرنتھیوں ۱۶: ۲) سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ غلطی پر ہیں جب کہ وُہ ہفتے کے دِن سبت کو مانتے ہیں۔ یہ ایسے ہے جیسے کہ مسیح خداوند اُن کے گناہوں کے لِئے ابھی تک نہ مُوا ہے اور نہ ہفتے کے پہلے دن مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے۔

ہم کس طرح سبت کے دن کو مانیں۔ سب سے پہلے یہ بات ہے کہ ہم پُورے دِن کو مقدس جانیں۔ نہ صرف اتوار صُبح چند گھنٹوں کو۔ ہم پُورے دِن کو خداوند کے لیئے وقف کریں، اپنا کاروبار نہ کریں نہ کسی ایسے کام میں شریک ہوں جو خداوند کی عبادت اور آرام میں رکاوٹ کا باعث ہو۔

تمام کلیسیائی عبادتوں میں خوشی سے حصّہ لینا چاہیئے۔ دن کا باقی وقت رُوحانی ترقی کے لیئے بائبل مقدس اور دیگر مذہبی کتابوں کو پڑھنے میں اور مسیحی پروگرام دیکھنے اور سننے میں خرچ کریں اور مسیحی رفاقت اور دُعا کے لیئے دُوسرے ایمانداروں خاص کر بیماروں اور بزرگوں کو ملیں۔ جس قدر مُمکن ہو دُنیا کو بھُول جائیں اور اُس سے الگ رہیں۔ (پڑھیں یسعیاہ ۵۸: ۱۳، ۱۴)

سبت اِس لیئے ہمیں ملا ہے کہ اُسی دن خداوند میں خوش رہیں اور اپنے طریقے اور باتوں کو علیحدہ رکھیں۔ جو لوگ جان بُوجھ کر اِس حکم کو توڑتے ہیں وُہ کبھی آسمانی آرام میں داخل نہیں ہوں گے۔ بلکہ اپنی فکروں اور دُکھوں میں دوزخ کی آگ میں ہمیشہ کے لئے جلیں گے۔ خُدا سبت کو توڑنے والوں سے نفرت کرتا ہے۔

نمبر ۱۰۳ پر سوالات

۱۔ خُدا نے کونسی تختی پر سبت کا حُکم لکھا؟

____

____

۲۔ چوتھے حُکم کے تین حِصّے کون کون سے ہیں؟

ا ____________________

ب ____________________

ج ____________________

۳۔ مَوجُودہ حالات میں نوکر، نوکرانی، جانور اور مسافر کا اشارہ کِن کی طرف ہے؟

____

____

____

۴۔ سبت کو ماننے کا حُکم پہلے کوہِ سینا پر دیا گیا۔ جب خُدا نے مُوسیٰ کی شریعت کے احکام دیئے۔

__________ غلط یا درست

۵۔ آج کل ہم سبت کو ماننے کے لیئے پابند نہیں۔ لیکن ابھی تک یہ اچھی پالیسی ہے کہ ہم ہفتے میں ایک دن آرام کریں۔

__________ غلط یا درست

۶۔ خُدا کے لیئے کونسا بڑا آرام یا سبت ہے؟

____

۷۔ مسیحی کس بات سے آرام کرتے ہیں؟

عبرانیوں کے خط کے چوتھے باب میں آسمان سے کیا مراد ہے؟

۸۔ اگر ہم اپنے نجات دہندہ سے محبت رکھتے ہیں اور آسمان پر جانے کے منتظر ہیں تو پھر ہم اتوار کے دن کون سے کام کریں گے؟

۹۔ کتابچہ کے مطابق کونسی دو جگہوں میں ہمارے لئے جانا لازمی ہے؟

د

ب

سکول کا کیا مطلب ہے؟

۱۰۔ یسعیاہ ۵۶: ۲ لکھیں۔

۱۰۴۔ پانچویں حکم میں خدا کس بات کا مطالبہ کرتا ہے؟

پانچواں حکم ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ ہم کمال عزت، محبت اور وفاداری سے اپنے باپ اور ماں سے پیش آئیں اور اُن کے علاوہ وُہ سب جو ہم پر اختیار رکھتے ہیں۔ مناسب فرمانبرداری سے اُن کی اچھی تربیت اور اصلاح کو مانیں اور صبر سے اُن کی کمزوریوں کی برداشت کریں کیونکہ خداوند کی مرضی یہ ہے کہ اُن کے ہاتھ سے ہم پر حکومت کرے۔ ریفارمڈ تعلیم کے مطابق (دیکھیئے سوال نمبر ۹۳) دوسری تختی پانچویں حکم سے شروع ہوتی ہے۔ چھ احکام جو دُوسری تختی پر لکھے گئے۔ اِن میں بتایا گیا ہے کہ خُدا کے خوف میں پڑوسی کے بارے میں ہمارے فرائض۔ دُوسری تختی کے چھ احکام کا یہ عنوان ہو سکتا ہے۔

حکم نمبر ۵۔ جو ہم پر جائز اختیار رکھتے ہیں۔ اُن کے بارے میں ہمارے فرائض۔

حکم نمبر ۶۔ پڑوسی کی زندگی کے بارے میں ہمارے فرائض۔

حکم نمبر ۷۔ پڑوسی کی بیوی کے بارے میں ہمارے فرائض۔

حکم نمبر ۸۔ پڑوسی کے مال کے بارے میں ہمارے فرائض۔

حکم نمبر ۹۔ پڑوسی کے نام کے بارے میں ہمارے فرائض۔

حکم نمبر ۱۰۔ خُدا کی پروردگاری کے بارے میں ہمارے فرائض۔

پانچواں حکم بچوں کو بتاتا ہے کہ وُہ اپنے ماں باپ کی عزت کریں اور

یُوں ایک لمبی اور خُوشی کی زندگی کی توقع کریں۔

کتابچہ اِس میں اُن سب کو شامل کرنے میں دُرست ہے۔ جن کا اختیار ہم پر ہے۔ اِس حُکم کے پیچھے یہ سچائی ہے کہ خُدا لوگوں میں مُختلف قسم کے اختیارات قائم کئے ہیں۔ سب لوگ ایک طرح یا دوسری طرح کے اختیارات کے ماتحت ہیں۔ دُوسروں کے اختیارات سے آزاد ہونے کی کوشش کرنا خُدا کے خلاف بغاوت ہے۔ پھر بھی ہزاروں جوان اور بزرگ ہیں جو دُوسروں کے اختیار سے آزاد رہنا چاہتے ہیں۔ وُہ کہتے ہیں کہ ہم آزاد رہنا چاہتے ہیں۔

ہم دیکھیں کہ کون سے اختیارات ہیں جن کے ماتحت ہمیں رہنا چاہیئے کیونکہ خُدا نے یہ حُکم دیا ہے۔

۱۔ گھر : اختیار ہمارے لِئے گھر سے شروع ہوتا ہے۔ خُدا نے ماں باپ کو بچوں پر مقرر کیا ہے۔ تاہم بچوں کو اپنے ماں باپ کی عزت اور فرمانبرداری کرنی چاہیئے اور اُن سے محبت اور وفاداری کا سلوک کرنا چاہیئے۔ افسیوں ۶: ۱-۳ میں پانچویں حُکم کی نئے عہدنامہ کی روشنی میں تشریح کی گئی ہے۔ خُدا کی طرف سے برکت کا وعدہ ابھی تک فرمانبردار بچوں کے لِئے قائم ہے۔ نافرمان بچے شریر بچے ہیں۔ جو اپنے آپ کو خُدا کے بغیر زندگی کے لِئے تیار کر رہے ہیں اور آخرکار دوزخ کے لِئے اگر وُہ توبہ نہیں کرتے۔

۲۔ سکُول : سکُول میں اُستاد عام تعلیم کے لِئے ماں باپ کی جگہ ہوتے ہیں۔ بچوں کو اپنے اُستادوں کی فرمانبرداری کرنی چاہیئے یا اپنے ماں باپ سے سزا کی توقع کرنی چاہیئے۔ والدین سکُول کے مُنتظم ہیں حکومت

نہیں۔ بچے خُدا کی طرف سے ماں باپ کو دیئے جاتے ہیں حکومت کو نہیں۔ اشتراکیت کے مطابق بچے حکومت کی ملکیت سمجھے جاتے ہیں اور سکُول کو حکومت کے ماتحت ہونا چاہیئے۔ ماں باپ کے ماتحت نہیں۔ کیا ہم اپنے مُلک میں اشتراکیت کے نزدیک آ رہے ہیں؟

۳۔ کلیسیا : خُدا نے ایمانداروں کو کلیسیائی عہدیداروں کے ماتحت رکھا ہے۔ ہمیں اپنی کلیسیا کے عہدیداروں کی فرمانبرداری کرنی چاہیئے۔ (عبرانیوں ۱۳: ۱۷) کیونکہ مسیح خداوند کا اختیار اُن کے پیچھے ہوتا ہے اور وُہ اُن کے ذریعے اپنی کلیسیا پر حکومت کرتا ہے۔

۴۔ سول گورنمنٹ : ہماری حکومت کے افسران شلاً پولیس، جج گورنر، پریذیڈنٹ اور کانگرس مین وغیرہ خُدا سے اختیار حاصل کرتے ہیں۔ اور عوام سے جیسے کہ غیر مسیحیوں کا خیال ہے۔ اور اگرچہ افسران مسیحی نہ بھی ہوں۔ پھر بھی مسیحیوں کو اُن کی فرمانبرداری کرنی چاہیئے۔ رُومیوں ۱۳: ۱-۷ صفائی سے ہمیں سکھاتا ہے کہ ہمیں اپنی حکومت کے افسران اور لیڈرز کی عزت اور فرمانبرداری کرنی چاہیئے۔ کیونکہ خُدا کی طرف سے اُنہیں اختیار ملا ہے اور وُہ اُس کے خادم ہیں۔

رومیوں ۱۳: ۴

۵۔ ملازمت دینے والے : جب ہم اِس بات پر متفق ہوتے ہیں کہ دُوسروں کے لِئے کام کریں۔ پھر ہمیں اُن کا فرمانبردار ہونا چاہیئے۔ کام کرنے والوں کی طرف سے بغاوت یا سٹرائیک خُدا کے خلاف بغاوت ہے۔ دیکھیئے

۱۔پطرس ۲:۱۸

۶۔بزرگ : احبار ۱۹ میں لکھا ہے۔جن کے سر کے بال سفید ہیں تو اُن کے سامنے اُٹھ کھڑے ہونا اور بڑے بوڑھے کا اُدب کرنا اور اپنے خُدا سے ڈرنا مَیں خداوند ہُوں۔ ہمیں بُوڑھے آدمیوں کی عزّت کرنی چاہیئے ۔آج کل اِس بات کی کتنی کمی ہے۔

اِن بڑے لوگوں کی فرمانبرداری کی یہ وجہ نہیں کہ وُہ ہم سے زیادہ مضبُوط یا عقلمند ہیں بلکہ یہ ہے کہ خُدا نے اُنہیں ہمارے اُوپر مقرر کیا ہے۔کلیسیا کے بزرگوں (ایلڈرزں) کو شہر کی سڑکوں کے ٹریفک آفیسر کی فرمانبرداری کرنی چاہیئے اور مسیحی ٹریفک کو کلیسیائی بزرگوں کی فرمانبرداری کرنی چاہیئے۔جب وُہ کلام کی باتوں کی تعلیم دیتے ہیں۔ہم سب کسی نہ کسی طرح سے خدا کے اختیار کے ماتحت ہیں۔

کتابِ مقدس اِس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ ہم پر حکومت کرنے والوں میں کوئی نہ کوئی کمی پائی جاتی ہے۔اِس لئے کوئی شخص کامل نہیں۔لیکن اُن کی کمی کو عزّت اور فرمانبرداری نہ کرنے کا بہانہ کبھی نہیں بنانا چاہیئے۔

آدمیوں کی فرمانبرداری کے لئے ایک خاص بات یا پابندی کو یاد رکھیں۔وُہ یہ ہے کہ جب کوئی شخص یا گروہ کہ ہم خُدا کی مرضی کے خلاف اُن کی فرمانبرداری کریں۔ہم اُن کی بات نہ مانیں۔دانی ایل نبی نے بادشاہ کے حُکم کی نافرمانی کی۔ (دانی ایل ۶:۱۰) رسول سنہیڈرن کے حُکم کے خلاف انجیل کی منادی کرتے رہے۔ایسے حالات میں ہمیں پطرس کے ساتھ مل کر یہ کہنا چاہیئے کہ ہمیں آدمیوں کے حُکم کی نسبت خدا کا حُکم ماننا زیادہ ضرُوری ہے۔ (اعمال ۵:۲۹؛ ۴:۱۷۔۲۰) اگرچہ اِس کے عوض ہمیں قید ہونا یا موت کا سامنا کرنا پڑے ۔خُدا کی برکت

اُن بچّوں اور شخصوں پر ہوتی ہے۔ جو خُدا کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔

نمبر ۴ ۱۰ پر سوالات

۱۔ عام ریفارمڈ تعلیم کے مطابق دُوسری تختی ________ حُکم سے شرُوع ہوتی ہے۔ دُوسری تختی کے احکام کا تعلق ________

____

۲۔ پانچواں حُکم یہ ہے۔ (خرُوج ۲۰ باب) ________

____

____

۳۔ پانچویں حُکم کا تعلق ماں باپ کے اختیار کے سوا اور کسی اختیار کے ساتھ نہیں۔

غلط یا دُرست ________

بیان کریں ________

____

____

۴۔ تمام جائز قسم کا اختیار جس کی ہمیں فرمانبرداری کرنی چاہیئے خُدا کی طرف سے آتا ہے۔ لیکن مسیحیوں کو غیر مسیحی افسران کی فرمانبرداری نہیں کرنی چاہیئے؟

غلط یا دُرست ________

بیان کریں ________

۵۔ سوسائٹی کے پانچ پہلوؤں کا ذکر کریں۔ جن میں ہمیں خُدا کے اختیار کی عزّت اور فرمانبرداری کرنی چاہیے؟

ا ____

ب ____

ج ____

د ____

ر ____

۶۔ بچوں کو سکول ٹیچرز کی فرمانبرداری کرنی چاہیے۔ کیونکہ حکومت جو اُن کی مالک ہے اِس بات کا مطالبہ کرتی ہے؟

غلط یا دُرست ____

بیان کریں ____

۷۔ اپنے سے بڑے لوگوں کی کونسی کمزوری ہم صبر سے برداشت کریں؟

____

۸۔ مندرجہ ذیل کا موازنہ کریں۔

(۱)	احبار ۱۹:۳۲	سول گورنمنٹ
(۲)	سکول ٹیچرز	چرچ رُولرز
۳	رُومیوں ۱۳:۱-۷	والدین
۴	عبرانیوں ۱۳:۱۷	بزرگ لوگ
۵	سٹیٹ ازم	گنتی ۹ باب
۶	پڑوسی کا نام	حکومت لوگوں کی مالک ہے۔

۹۔ اپنے سے بڑے لوگوں کی فرمانبرداری میں کونسی بڑی رکاوٹ ہے؟

____

۱۰۔ افسیوں ۶:۱-۲ لکھیں۔

۱۰۵۔ چھٹے حکم میں خدا کس بات کا مطالبہ کرتا ہے؟

مَیں اپنے پڑوسی کو حقیر نہ جانوں نہ اُس سے نفرت کروں نہ اُس کی بے عزّتی کروں اور نہ اُسے اپنے خیالات، الفاظ، حرکات سے اور نہ ہی عملی طور پر اُس کے قتل کا باعث بنوں۔ لیکن بدلہ لینے کی تمام خواہشات کو برطرف کروں۔ علاوہ اِس کے اپنے آپ کو نقصان نہ پہنچاوں اور نہ ہی جان بُوجھ کر اپنے آپ کو کسی خطرے میں ڈالوں۔

اِس لئے ہم قتل کرنے سے باز رہیں کیونکہ مجسٹریٹ تلوار لئے کھڑا ہے۔
چھٹے حُکم میں خدا اِس بات کا مطالبہ کرتا ہے کہ ہم اپنے پڑوسی کی زندگی کی قدر کریں۔ اگرچہ محض قتل کرنے سے منع کرنے کے لئے بہُت سے الفاظ استعمال ہُوئے ہیں۔ لیکن حقیقت میں یہ بہُت آگے بڑھتے ہیں اور پڑوسی سے عملی محبت کا مطالبہ کرتے ہیں اور جہاں تک ہو سکے اُسے ہر قسم کا نقصان پہنچانے سے منع کرتے ہیں اور اُس کے ساتھ نیکی کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ (سوال نمبر ۱۰۶) جیسے کہ ہم دیکھ چکے ہیں۔ (سوال نمبر ۹۲ صفحہ ۱۷۹) حُکم کا اطلاق دونوں منفی اور مثبتی پہلوؤں پر ہوتا ہے۔ وُہ نہ صرف خاص قسم کے بُرے روّیہ اور کاموں کے بارے میں منع کرتے ہیں۔ لیکن اُن میں متضاد روّیے اور کاموں کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

(خُدا کی فرمانبرداری)

سوال نمبر ۱۰۵۔ ہمیں بتاتا ہے کہ چھٹا حُکم کس بات سے منع کرتا ہے۔
سوال نمبر ۱۰۶ بتاتا ہے کہ قتل کی جڑ اور وجہ کیا ہے۔ سوال نمبر ۱۰۷ سکھاتا ہے کہ چھٹا حُکم کس بات کا مطالبہ کرتا ہے۔ قتل کے جُرم کو منع کرنے کے بارے میں سوال نمبر ۱۰۵ میں تین باتیں پائی جاتی ہیں۔ یہ حُکم جانوروں کے قتل کی طرف اشارہ نہیں کرتا۔ جیسے کہ بعض اِس کی تشریح کرتے ہیں بلکہ انسانی زندگی کو لینے کے بارے میں۔

۱۔ خدا منع کرتا ہے کہ پڑوسی کے خلاف کوئی خطرناک خیال کریں۔ خواہ بدلہ لینے کی خواہش سے یا کسی اور وجہ سے۔ اِس سے بھی بُرے ہیں الفاظ اور حرکات بھی جو کسی شخص کے خلاف نفرت انگیز روّیے کو ظاہر کرتے ہیں۔ اور سب سے بُرا کام ہے اُس کی زندگی کو لے لینا خواہ بذاتِ خود یا کسی اور شخص کے ذریعے سے۔ یاد کریں کہ داؤد بادشاہ خُون کے جُرم کا مرتکب تھا۔

جب اُس نے اُسے لڑائی میں ایسی جگہ پر رکھنے کا حُکم دیا۔ جہاں وُہ یقیناً موت کا شکار ہو سکتا تھا۔ (۲۔ سموئیل ۱۱: ۱۴-۱۷؛ ۲۶-۲۷)
قتل کرنے کی سب سے بڑی وجہ بدلہ لینے کی خواہش ہو سکتی ہے اور صرف جب ہمارے دل میں خُدا کا خوف ہوتا ہے اور خدا کا پاک رُوح ہمارے دل میں کام کرتا ہے۔ ہم اِس زبردست اور غرُور سے بھری ہُوئی خواہش کو ترک کر سکتے ہیں۔ جس میں ہم نہ صرف بے انصافی کرنے والوں کے برابر ہونا چاہتے ہیں بلکہ اُنہیں نقصان بھی پہنچانا چاہتے ہیں۔ ہم اپنے پڑوسی کی زندگی کو ہمیشہ مقدّس سمجھیں کیونکہ اُس میں خُدا کی صُورت پائی جاتی ہے۔ پیدائش ۹: ۶

۲۔ خُدا ہم کو اپنی زندگی خطرے میں ڈالنے سے بھی منع کرتا ہے کیونکہ ہم خُود اپنی زندگی کے مالک نہیں بلکہ خُدا ہے۔ اپنے آپ کو جان بُوجھ کر قتل کرنے کی کونسی مختلف صُورتیں ہیں۔ سب سے پہلے خودکشی ہے۔ اِس لئے ساؤل بادشاہ اخیتفل اور یہوداہ اسکریوتی اِس کی مثال ہے۔ ایک حقیقی مسیحی ایسا گُناہ نہیں کر سکتا۔ اِس سے کم طرح کے طریقے بھی ہیں۔ مثلاً خطرناک ہتھیاروں کو بُرے طریقے سے استعمال کرنا، تیز رفتاری، کھیل کود اور دُوسرے خطروں کے ساتھ کھیلنا۔ بعض دفعہ ہمارے کام کی جگہ بھی خطرے کا باعث ہوتی ہے۔ لیکن یہ لاپرواہی سے زندگی کی بہتری کے لئے نہ سوچنے سے فرق ہے۔
ہمیں یہ بات نہیں بھُولنی چاہیئے کہ اپنی حفاظت کرنے میں یہ بات بھی شامل ہے کہ ہم صحت کے لئے اچھی خوراک کھائیں، وَرزش کریں اور وقت پر آرام کریں، تمباکو نوشی نہ کریں اور فالتو دوائیاں نہ کھائیں جو ہمارے جسم کے لئے نقصان دہ ہوتی ہیں۔ (دیکھیئے ۳۔ یُوحنّا ۲ باب)

۳ - کیونکہ ہر شخص میں یہ رجحان پایا جاتا ہے کہ وُہ دوسروں کو قتل کرے۔ خدا نے قاتل کے لئے خاص سزا مقرر کی ہے۔ یعنی سزائے موت۔ مجسٹریٹ اور حکومت کے افسران کو چاہیئے کہ وُہ خُدا کے کلام کے مطابق خُون کرنے والے کو سزائے مُوت دیں۔ یہ فرض پیدائش ۹ : ۵، ۶ میں بیان کیا گیا ہے اور رُومیوں ۱۳ : ۴ میں دُہرایا گیا ہے کہ خُدا کی طرف سے سزائے موت قتل کی سزا ہے جو اِس سزا کو ختم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وُہ خدا کے کلام کے خلاف بغاوت کر رہے ہیں اور خُدا کی تکفیر کر رہے ہیں۔

قتل کرنا کیوں اتنا سنگین گُناہ ہے؟ کیونکہ ہم اُوپر بیان کر چکے ہیں کہ انسان خُدا کی صُورت پر پیدا کیا گیا ہے۔ کسی انسان کو ہلاک کرنا اُس میں خدا کی صُورت کو ہلاک کرنا ہے اور یہ خُدا کے خلاف حملہ ہے۔ خُدا انسان کو زندگی دیتا ہے اور صرف اُس کا حق ہے کہ وُہ زندگی واپس لے لے۔ قتل کرنا بہُت بُرا گناہ ہے۔

نمبر ۱۰۵ پر سوالات

۱۔ چھٹا حُکم مطالبہ کرتا ہے ____________

____

____

۲۔ یہ حُکم کہ تُو خُون نہ کر۔ صرف اِس کا یہ مطلب ہے کہ ہم اپنے پڑوسی کی جان نہ لیں۔
غلط یا درُست ____________

۳۔ دوُسروں کو نُقصان پہنچانے یا قتل کرنے کا عام مقصد کیا ہوتا ہے؟

____

____

____

۴ - چار طریقے کیا ہیں؟ جن سے قاتل اپنے خیالات کا اظہار کرتا ہے۔

____

____

۵ - پانچ طریقے بتائیں جن سے ہم اپنے آپ کو قتل کر سکتے ہیں۔

ا ____________

ب ____________

ج ____________

د ____________

ر ____________

۶۔ کیا تمباکو نوشی گُناہ ہے؟

بیان کریں ____________

____

۷ - بعض مسیحی کہتے ہیں کہ سزائے مُوت غلط ہے کیونکہ دو غلطیاں دُرستی کو پَیدا نہیں کر سکتیں۔ اِس بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

____

____

____

۸۔ کس طرح ایک شخص بدلہ لینے کی خواہش کو ترک کر سکتا ہے۔ جب کہ کوئی شخص جان بُوجھ کر اُسے نقصان پہنچاتا ہے یا اُس کے بارے میں جھُوٹ بولتا ہے؟

۹۔ انسانی زندگی کیوں اتنی بیش قیمت ہے؟

۱۰۔ پیدائش ۹:۶ لکھیں۔ جو آدمی کا خون کرے اس کا خون آدمی سے ہوگا۔ کیونکہ خدا نے انسان کو اپنی صورت پر بنایا ہے۔

۱۰۶۔ کیا یہ حکم صرف خون کرنے کے بارے میں ہے؟

نہیں۔ لیکن خُون کرنے سے منع کرنے میں یہ تعلیم بھی دیتا ہے کہ اُسے اس کی جڑ سے بھی نفرت ہے۔ یعنی حسد، غصّہ اور بدلہ لینے کی خواہش اور اُس کی نظروں میں یہ سب باتیں پوشیدہ قتل ہیں۔

ہر سال ہزاروں لوگ دوسرے لوگوں سے قتل کئے جاتے ہیں۔ خُون کرنے کی رفتار آبادی بڑھنے کی رفتار سے زیادہ ہو رہی ہے۔ پھر بھی ۱۹۶۷ء سے ۱۹۷۷ء تک امریکہ میں کسی خُونی کو سزائے موت نہیں دی گئی۔ ۱۹۳۰ء میں تقریباً ۱۳۰ کو سزائے موت دی گئی۔ سپریم کورٹ نے ہمارے مُلک میں سزائے موت کو تقریباً ختم کر دیا ہے۔

قتل کے اِس ہولناک گُناہ کے پیچھے کیا ہے؟ بندوق، چاقو، زہر، اور قاتلوں کے دُوسرے ہتھیاروں کے پیچھے انسانی فعل ہے۔ اور انسانی فعل کے پیچھے قتل کرنے کی خواہش کے پیچھے حسد، نفرت، غصّہ اور بدلہ لینے کی خواہش ہے۔ اکثر چوری اور دیگر جرائم میں مظلوم کو قتل کر دیا جاتا ہے تاکہ وُہ حملہ کرنے والے کی نشاندہی اور شناخت نہ کر سکے۔ قتل کے مُجرم کی تفتیش کے وقت قاتل کے مقصد کو معلُوم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور یہ وجہ دریافت کی جاتی ہے کہ ملزم نے مقتول کو قتل کرنے کی کوشش کیوں کی تھی۔

بائبل مقدس ہمیں بتاتی ہے کہ خُون کرنے کی بُنیادی وجہ نفرت ہے اور علاوہ اس کے بائبل ہمیں یہ بتاتی ہے کہ ہم سب کے دلوں میں نفرت پائی جاتی ہے اور ہم سب خونی ہیں۔ اس لئے ہمیں خطرناک شخص سمجھنا چاہیئے۔

ہمارے خداوند نے بیان کیا کہ جب ایک شخص اپنے پڑوسی سے نفرت کرتا ہے۔ وُہ رُوحانی طور پر خُونی ہے۔ خداوند یسُوع مسیح کے الفاظ یہ ہیں۔ "میں تم سے کہتا ہوں کہ جو اپنے بھائی پر غُصّے ہوگا۔ وُہ عدالت کی سزا کے خطرے میں ہوگا اور کوئی اُسے پاگل کہے گا۔ (یہ نفرت کی زبان ہے) وُہ آتشِ جہنّم کا سزاوار ہوگا۔ (متّی ۵ : ۲۲) یُوحنّا رسُول بھی یہی تعلیم دیتا ہے کہ جو اپنے بھائی سے نفرت کرتا ہے وُہ خُونی ہے۔ اور تم جانتے ہو کہ کسی خُونی میں

مَیں ہمیشہ کی زندگی نہیں ہوتی۔ (۱۔یُوحنّا ۳: ۱۵)

چھٹے حُکم کی یہ رُوحانی تشریح ہمیں صرف یہ نہیں بتاتی کہ خُدا کی نظروں میں قتل کا جُرم ہماری سوچ سے کہیں زیادہ ہے بلکہ یہ بھی بتاتی ہے کہ ہم سب نے اپنی تمام زندگی میں چھٹے حُکم کو توڑا ہے۔ خُدا سب سے پہلے دل کے بارے میں فکرمند ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ سب انسانی دلوں میں نفرت اور قتل کرنے کی خواہش پائی جاتی ہے۔

ہماری برادری میں یہ جُرم نایاب ہونے کی بجائے رُوحانی یا پوشیدہ طور پر یہ جُرم لگاتار ہوتا رہتا ہے۔ یہ بات بھی ہمارے بارے میں سچ ہے "اُن کے قدم خُون بہانے کے لئے تیز رَو ہیں۔ اُن کی راہوں میں تباہی اور بدحالی ہے۔ رُومیوں ۳: ۱۵-۱۶۔

نفرت کرنا ہمیشہ غلط ہے۔ ہمیں اِس کے بارے میں (Complacent) نہیں ہونا چاہیئے۔ ہاں ہمیں بدی سے نفرت کرنی چاہیئے۔ اِس لئے کہ خُدا بدی سے نفرت کرتا ہے۔ بیشک کلام میں ایسی آیات بھی ہیں۔ جن میں بُرے آدمی سے نفرت کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور اِن کی ہلاکت کے لئے دُعا بھی کی گئی ہے۔ (دیکھیئے زبُور ۵: ۱۰؛ ۳۵: ۱-۸؛ ۵۹: ۱۰؛ ۶۹: ۲۴-۲۸؛ ۱۳۹: ۲۰-۲۱) (یرمیاہ ۱۱: ۲۰؛ ۱۵: ۱۵) اِس کی تشریح یہ ہے کہ ہمیں بیشک لوگوں کے بُرے کاموں سے نفرت کرنی چاہیئے۔ لیکن ساتھ ہی اُن کی تبدیلی کے لئے دُعا بھی کرنی چاہیئے۔ لیکن شریر کی تبدیلی سے بڑھ کر ہماری خواہش یہ ہے کہ خُدا کا جلال ظاہر ہو۔ اور اگر شریر کی تباہی خُدا کے جلال کا باعث بن سکتی ہے تو ہمیں اِس بات کے لئے بھی دُعا کرنی چاہیئے۔ لیکن ہم کسی آدمی سے اِس وجہ سے نفرت نہ کریں کہ وہ ہمارا دُشمن ہے بلکہ خُدا کے دُشمنوں سے نفرت کریں اور صرف اُن کے بُرے کاموں کی وجہ سے جو خُدا کے

خلاف ہیں۔ اور اِس میں ہمیں بڑی احتیاط سے فیصلہ کرنا چاہیئے تاکہ ہم خُود مُجرم نہ ٹھہریں۔

صرف خُدا کے فضل اور نئی پیدائش کے ذریعے ہم اِس گناہ آلُودہ نفرت اور دل کی تاریکی سے بچ سکتے ہیں۔ ہمیں لگاتار خُدا سے دُعا کرنی چاہیئے کہ وُہ پڑوسی سے محبت کرنے میں ہماری مدد کرے اور ہم ہمیشہ مسیح کی روشنی میں رہیں۔ ۱۔یُوحنّا ۲: ۱۰۔

نمبر ۱۰۶ پر سوالات

۱۔ جس طرح جڑ کسی درخت کے بڑھنے کے لئے ضرُوری ہوتی ہے۔ اِسی طرح نفرت ____________

____

۲۔ اِس سوال کے مطابق خُون کے گُناہ کے پیچھے کون کونسے چار مقاصد ہوتے ہیں ____________

____

____

۳۔ اگر نفرت اور حسد پوشیدہ مقاصد ہیں۔ پھر حقیقت میں کسی آدمی کو قتل کرنا بہت بڑا گناہ نہیں ہے۔

غلط یا دُرست ____________

بیان کریں

۴۔ یعقوب ۱: ۱۴، ۱۵ کے مطابق اِس گناہ کے ارتکاب کے لئے مندرجہ ذیل اقدام ہیں۔

۵۔ یہ ا ۔ بائبل کے مطابق ہے۔
ب۔ صرف دکھاوے کے لئے خدا کے حکموں کی فرمانبرداری بائبل کے مطابق نہیں۔
کونسی بات درست ہے؟

بیان کریں

۶۔ بائبل کے مطابق کسی شخص سے نفرت کرنا ہمیشہ گناہ ہے۔

غلط یا درست

بیان کریں

۷۔ چھٹے حکم کے مطابق خدا کی نظر میں کون خونی ہے؟

۸۔ کیا اُن لوگوں کو سزائے موت ملنی چاہیئے جو پوشیدہ طور پر قتل کے مرتکب ہوتے ہیں؟

۹۔ پہلا خونی کون تھا؟ (یوحنا ۸: ۴۴ دیکھیئے) اُس نے کسے اور کس طرح قتل کیا؟

۱۰۔ ۱۔ یوحنا ۳: ۱۵ لکھیں۔

۱۰۷۔ کیا اس حکم میں صرف اس بات کا مطالبہ کیا گیا ہے کہ ہم پڑوسی کا خون نہ کریں؟

نہیں۔ حسد، نفرت اور غصّے کی مذمت کرتے وقت خدا اس بات کا مطالبہ کرتا ہے کہ ہم اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت کریں اور اُس سے

Scanned with CamScanner

صبر، صُلح، حلیمی، رحم اور مہربانی کا سلوک کریں اور جہاں تک مُمکن ہو۔ اُسے نُقصان سے بچائیں اور اپنے دُشمنوں سے بھی نیکی کا سلوک کریں۔

یہ سوال چھٹے حُکم کے مُثبت پہلو پر زور دیتا ہے اور پڑوسی کے بارے میں عملی فرائض ہمارے سامنے پیش کرتا ہے یعنی اُس کی زندگی کو بچانا اور اُسے قائم رکھنا۔

ہمارا پڑوسی کون ہے؟ وُہ صرف ہمارے پڑوس میں رہنے والا شخص نہیں یا وُہ جو ہمیں پسند کرتا ہے اور دوستانہ تعلق ہمارے ساتھ رکھنا چاہتا ہے بلکہ وُہ کوئی بھی شخص ہوسکتا ہے جو ہمارے راستہ میں آتا ہے اور جس سے براہِ راست یا بلاواسطہ ہمارا واسطہ پڑتا ہے۔ یہ ہمارے خداوند یسُوع مسیح کی تعلیم کے مطابق ہے جو اُس نے نیک سامری کی تمثیل کے ذریعے دی ہے۔ لوقا ۱۰: ۲۹-۳۷

کسی ہم جنس انسان سے بالکل علیحدہ ہونا یا بے غرض ہونا ناممکن ہے یا ہم خُدا کے لئے اُس کی سے محبت کرتے ہیں یا گُناہ کی وجہ سے نفرت۔ اِس جواب میں آٹھ مختلف رُوحانی خوبیاں ہیں جن کا اظہار اپنے پڑوسی کے لئے کرنا ہے۔

جو ہمارے ساتھ نیکی کرتے ہیں۔ اُن کے ساتھ نیکی کرنا مُشکل نہیں۔ لیکن چھٹا حکم اِس سے زیادہ مطالبہ کرتا ہے۔ ہمیں اپنے دُشمنوں سے محبت، صبر، صُلح، حلیمی، مہربانی اور نیکی کا سلوک کرنا ہے۔ جب تک ہمارے دل مسیح کی محبت سے معمُور نہ ہوں ہم ایسا نہیں کرسکتے۔

ہم کس طرح سب آدمیوں کے ساتھ مسیحی محبت کا اظہار کریں؟ اُن کی سب سے پہلی ضرورت ہے رُوحوں کی نجات۔ اُسے رُوحانی نقصان سے بچانے کے لئے ہم سب سے پہلے اپنے پڑوسی کو نجات کی خوشخبری دینی چاہیئے۔ کیونکہ اِس کے بغیر وُہ یقیناً ہمیشہ کے لئے آگ کی جھیل میں ہلاک ہوجائے گا جو کہ دوزخ ہے۔

۲۔ ہم مسیحیوں اور غیر مسیحیوں دونوں کے ساتھ ہمیشہ سچ بولیں۔ اگرچہ یہ اُن کے لئے ناگوار ہی کیوں نہ ہو۔ ہم اُن کے ساتھ نیکی کر رہے ہیں۔ گو وہ اِسے کڑوا اور اپنی بے عزّتی سمجھیں۔

۳۔ جب ہمارا پڑوسی جسمانی نقصان یا موت کے خطرہ میں ہو۔ ہم ہر قسم کے حالات میں اُس کی مدد کے لئے تیّار ہوں۔ خواہ ہمیں اپنی جان خطرے میں ڈالنی پڑے۔

۴۔ ہم بیماریوں اور دیگر خطروں سے بچنے کے لئے مطالعہ کرنا چاہیئے بہُت لوگوں کی طرف سے انسانی زندگی کے بارے میں دو بڑے جرائم کو بڑھانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جن میں بعض ڈاکٹر بھی اِن جرائم میں شامل ہیں۔ جن میں حمل گرانا، لاعلاج مریضوں اور بہُت سے بزرگوں کو خودکشی کی اجازت دینا۔ ڈکشنری میں اِن الفاظ کا مطلب دیکھیں کہ چھٹے حُکم میں اِن کاموں کی مذمت کیوں کی گئی ہے۔ خُدا کا خوف رکھنے والے مسیحیوں کی حیثیت سے ہمیں اِس قسم کے خُون کے خلاف آواز بلند کرنی چاہیئے۔ جس میں پیدا ہونے والے بچوں، لاعلاج مریضوں اور بُوڑھے لوگوں کی جان کی کچھ قدر نہیں کی جاتی۔

ہمیں اپنے دُشمنوں کے ساتھ بھی نیکی کرنی چاہیئے۔ بائبل مقدس کی تعلیم یہ ہے کہ ہم بدی کے عوض کسی سے بدی نہ کریں۔ متّی ۵: ۴۴-۴۷، رُومیوں ۱۲: ۱۷-۲۱۔ صرف خُدا کا فضل ہمارے دل و دماغ کو ایسے کاموں کے لائق بنا سکتا ہے۔ تاہم اَب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا اپنی حفاظت کے لئے دُشمن سے لڑنا غلط ہے یا حملہ آور کے خلاف لڑنا غلط ہے خواہ وُہ اِس ردِّعمل میں زخمی ہو جائے یا مر جائے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ نہیں۔ یہ بائبل کے مطابق نہیں

ہے اور وُہ اپنی دلیل کو ثابت کرنے کے لیئے خداوند یسُوع مسیح کے الفاظ پیش کرتے ہیں۔ متّی ۵: ۳۹-۴۲۔

لیکن برعکس اِس کے یہ بات غلط ہے کہ ہم دوسروں کو اجازت دیں کہ وُہ ہمیں زخمی یا قتل کر دیں۔ اگر ہم مقابلہ کرکے اپنے آپ کو بچا سکتے ہیں۔ ہمیں اپنے آپ کو بھی اُتنا ہی پیار کرنا چاہیئے۔ جتنا ہم اپنے پڑوسی کو کرتے ہیں۔ کم نہیں۔ اپنی حفاظت بائبل کے مطابق ہے۔ ا۔سموئیل ۱۹: ۱۰؛ زبُور ۸۲: ۴؛ امثال ۲۴: ۱۱-۱۲۔ اعمال ۲۳: ۱۷-۲۲۔ جس بات سے خداوند نے منع کیا ہے۔ وُہ یہ ہے کہ ہم اپنی عزّت کے لیئے اینٹ کا جواب پتّھر سے نہ دیں۔ وُہ اِس بات سے منع نہیں کرتا کہ ہم اپنے آپ کو حملہ کرنے والے شریر اور اُس کے نُقصان یا مُوت سے نہ بچائیں۔

نمبر ۱۰۷ پر سوالات

۱۔ ہمارا پڑوسی کون ہے جس کے بارے میں حُکم مِلا ہے کہ ہم اُسے اپنی مانند پیار کریں؟

کلامِ مقدّس سے اِس کا ثبُوت دیں۔ ______________________

____

____

۲۔ کیا یہ مُمکن ہے کہ ہم لوگوں کے بارے میں نیوٹرل __________ ہوں۔ یعنی نہ اُن سے محبت کریں اور نہ نفرت۔

بیان کریں ______________________

____

____

۳۔ اُن خوبیوں کا ذکر کریں۔ جن کا اظہار ہمیں اپنے پڑوسی کے لیئے کرنا چاہیئے؟

____

____

____

۴۔ چار طریقے بیان کریں۔ جن کے ذریعے ہم اپنے پڑوسی سے محبت کا اظہار کر سکتے ہیں؟

۱ ______________________

۲ ______________________

۳ ______________________

۴ ______________________

۵۔ کیا چھٹے حُکم میں اِس بات کا مطالبہ کیا گیا ہے کہ ہم دوسروں کی جان بچانے کے لیئے اپنی جان کو خطرے میں ڈالیں؟

یُوحنّا ۱۵: ۱۳ ______________________

____

____

۶۔ دُشمن سے محبت کا یہ مطلب ہے کہ ہمیں کسی شخص کو نقصان نہیں پہنچانا چاہیئے خواہ وُہ ہم پر حملہ کرے اور ہمیں مار ڈالنے کی کوشش کرے۔

غلط یا دُرست ______________________

بیان کریں ________________

____

____

۷۔ خُداوند یسُوع کہتا ہے شریر کا مقابلہ نہ کرو۔ (متی ۵: ۳۹)
خداوند کا اشارہ کس بات کی طرف ہے ________________

____

____

۸۔ چھٹا حُکم اِس بات کا مطالبہ کرتا ہے۔
ا۔ ہم لوگوں کو دوزخ کے بارے میں آگاہ کریں۔
ب۔ ہم زخمی آدمی کو فرسٹ ایڈ مہیا کریں۔
ج۔ ہم دُشمن کے سپاہیوں کے خلاف لڑنے سے انکار کریں۔
د۔ خطرناک کھیل یعنی باکسنگ اور کاروں کی ریس ختم کر دیں۔
ر۔ ہم اپنی آنکھیں، گُردے اور دِل ضرُورت مند لوگوں کو دے دیں۔
کونسا جواب درُست ہے؟

۹۔ کس نے اپنے دُشمنوں سے سب سے بڑی محبت کا مظاہرہ کیا۔

____

____

اُس نے ہمارے لیۓ کیا کیا؟

____

____

۱۰۔ رُومیوں ۱۲: ۲۰۔۲۱ لکھیں۔

۱۰۸۔ ساتواں حُکم ہمیں کیا سکھاتا ہے؟

تمام قسم کی ناپاکی پر خُدا کی طرف سے لعنت کی گئی ہے۔ اِس لیۓ ہمیں پُورے دل سے اِس سے نفرت کرنی چاہیۓ اور پاکیزہ اور سادہ زندگی بسر کرنی چاہیۓ۔ خواہ ہم پاک نکاح میں باندھے گئے ہوں یا سنگل (اکیلے) ہوں۔

سوال نمبر ۱۰۸ اور ۱۰۹ میں ساتویں حُکم کو بیان کیا گیا ہے۔ "تُو زنا نہ کر" خدا کا یہ حُکم اِس بات کا مطالبہ کرتا ہے کہ ہم شادی کی عزت کریں۔ اپنے اور اپنے پڑوسی کے بیاہ کی۔ سوال نمبر ۱۰۸ ناجائز جنسی تعلقات کی بدصُورتی اور لعنتی صُورت دونوں پیش کی گئی ہے۔ سوال نمبر ۱۰۹ بیان کرتا ہے کہ زناکاری کیوں اتنی بُری ہے اور ہم کس طرح اِس سے بچ سکتے ہیں۔

خُدا نے ہمیں مرد اور عورت پیدا کیا۔ (پیدائش ۱: ۲۷) اور بالغ مرد اور عورت کے لیۓ خُدا نے شادی کا بندھن مقرر کیا ہے۔ جنسی خواہش بُری نہیں۔ اِسے ضبط کرنا چاہیۓ اور شادی کے بندھن میں اِسے پُورا کرنا چاہیۓ۔ شادی کے بعد جنسی خواہش کو پُورا کرنا پاک اور اچھا اور ضرُوری ہے۔ خُدا نے آدم اور حوّا کو جنہیں اُس نے شادی کے بندھن میں باندھا اور بتایا کہ اُنہیں ایک جسم ہونا ہے۔ (پیدائش ۲: ۲۴) اِس کا یہ مطلب ہے کہ شوہر اور بیوی محبت، مذہب اور مقصد میں ایک ہیں۔ جنسی کام اُن کے ایک ہونے کا اظہار ہے۔ اور یہ مسیح اور کلیسیا کے ایک ہونے کو بھی ظاہر کرتا ہے۔

زناکاری شادی کے بندھن کو توڑنا ہے۔ خواہ شوہر کسی غیر عورت سے

یا بیوی کسی غیر مرد کے ساتھ ہم آغوش ہو۔ زناکاری گھر کو برباد کر دیتی ہے۔ اِس کی وجہ سے نہ صرف ماں باپ بلکہ بچے بھی رُوحانی طور پر زخمی ہو جاتے ہیں۔ زناکاری رُوحانی طلاق ہے۔ اور اِس کا نتیجہ اکثر حقیقی طلاق ہوتا ہے۔ زناکاری نہ صرف پڑوسی کی خاندانی خُوشی پر حملہ ہے بلکہ سب سے بُری بات یہ ہے کہ زناکاری خُدا کے مقرّر کردہ بیاہ پر حملہ ہے اور یُوں خُدا کے خلاف حملہ ہے۔

اِس لئے تمام قسم کی ناپاکی پر خدا کی لعنت ہے اور خُدا کو خوش کرنے کے لئے ہمیں پُورے دل سے اِسے مکرُوہ سمجھ کر اِس سے نفرت کرنی چاہیئے۔ پاکدامنی جنسی پاکیزگی ہے۔ ہمیں اپنے آپ کو پاکدامن رکھنا چاہیئے شادی سے پہلے اور شادی کے بعد بھی۔ پُرانے عہدنامہ میں جنسی گُناہ یعنی حرامکاری اور زناکاری (جنسی تعلق دو غیر شادی شُدہ لوگوں کے درمیان۔ کسی جبری زنا۔ حرامکاری (نزدیکی رشتہ داروں کے درمیان جنسی تعلق) اور ایسے گناہوں کی سزا موت ہے۔ (احبار ۱۸:۲۹؛ ۲۰:۱۰-۱۸) اِستثنا ۲۲:۲۱-۲۷) چونکہ یہ گناہ آج بھی خُدا کی نظر میں اُتنے ہی لعنتی ہیں (جتنے پہلے تھے) اِس لئے ہماری حکومت کو چاہیئے کہ سزائے موت اِن کے لئے مقرّر کرے۔

بیاہ شادی کے مندرجہ ذیل مقاصد یہ ہیں۔

۱۔ سب سے پہلا اور بڑا مقصد ہے افزائشِ نسل۔ خُدا نے انسان کو نر و نادی پیدا کیا اور اُنہیں برکت دی اور کہا کہ زمین کو معمور اور محکوم کریں۔ (پیدائش ۱:۲۸؛ ۹:۱) شادی شُدہ جوڑے کے لئے برتھ کنٹرول نہایت مُضر اور خطرناک ہے۔ خُدا چاہتا ہے کہ اُس کے لئے بچے پیدا کریں۔ وُہ اپنے لوگوں کو بچوں کی برکت دیتا ہے۔

زبور ۱۲۷:۳

۲۔ تاکہ آدمی اور عورت مکمل ہوں۔ شادی سے خُوشی پُوری ہوتی ہے۔ آدم کو ایک ساتھی کی ضرُورت تھی۔ اِس لیے حوّا اُس کو دی گئی۔ (پیدائش ۲:۱۸) آدم کا اکیلا رہنا اچھا نہیں۔ شوہر اور بیوی اور بچے اِس لئے ضرُوری ہیں کیونکہ وُہ زندگی کی راہ پر ایک دُوسرے کے مددگار ہوتے ہیں۔

۳۔ شادی مسیح اور کلیسیا کی محبت کو ظاہر کرتی ہے۔ افسیوں ۵:۲۳؛ ۳۰، ۳۱۔ اِس لئے ایک مسیحی کو صرف مسیحی کے ساتھ شادی کرنی چاہیئے۔ تاکہ بیاہ خداوند میں ایک یگانگت ہو۔ ۱۔کرنتھیوں ۷:۳۹۔

آج کل بہُت سے لوگ بلکہ بہُت سی کلیسیائیں بھی یہ کہتی ہیں کہ شادی کرنا فیشن سے باہر ہے اور شادی کے بغیر جنسی تعلقات بالکل ٹھیک ہیں۔ یہ نئی اخلاق زندگی سدُوم اور عمورہ کی پُرانی اخلاقی زندگی ہے۔ جو اِس پر عمل کرتے ہیں۔ اپنی زندگی، گھروں اور برادری کو برباد کرتے ہیں۔ اور سب سے بُری بات یہ ہے کہ خدا کی لعنت اُن پر ہوتی ہے۔ جس طرح سے اُس نے سدُوم اور عمورہ پر لعنت کی اور اُنہیں خاکِ سیاہ کر دیا۔ اگر ایسے لوگ توبہ نہ کریں تو خُدا کی لعنت اُن پر بھی ہوگی۔

نمبر ۱۰۸ پر سوالات

۱۔ سوال نمبر ۱۰۸ ہمیں ناجائز جنسی تعلقات اور کاموں کے بارے میں کیا بتاتا ہے؟

______

______

۲۔ شادی کو ایک پاک رسم سمجھنا چاہیئے؟
کیونکہ انسان کی پیدائش کے وقت خُدا نے اُنہیں نر اور ناری پیدا کیا
تاکہ اُن کے سامنے زندگی کا ______
______
شوہر اور بیوی کا تعلق بھی پاک ہے کیونکہ یہ مسیح اور کلیسیا ______
______
جو اُس کی ______

۳۔ جنسی خواہش جو نر اور ناری ایک دُوسرے کے لیئے رکھتے ہیں بُری ہے ۔ لیکن یہ شادی کے تعلقات میں پُوری کی جاسکتی ہے ۔
غلط یا دُرست ______

۴۔ زناکاری ۔
ا ۔ دُوسرے شخص کی شادی پر حملہ ہے ۔
ب ۔ یہ اپنی شادی پر ایک حملہ ہے۔
ج ۔ یہ گُناہ صرف شادی شُدہ لوگ کرسکتے ہیں۔
د ۔ اِس میں صرف دو شخص مشتمل ہوتے ہیں۔
ر ۔ یہ خُدا کی ذات پر حملہ ہے۔
کونسا جواب دُرست ہے؟

۵۔ زناکاری ______ طلاق ہے ۔ اور اکثر اِس کی نوبت ______ طلاق ہوتی ہے ۔

۶۔ متی ۵:۳۲ ؛ ۱۹:۹ کے مطابق شوہر اور بیوی کس وجہ سے طلاق دے یا لے سکتے ہیں؟

______

______

۷۔ اگر شوہر یا بیوی زناکاری کا گُناہ کرتے ہیں تو اِس کا نتیجہ طلاق ہونا چاہیئے؟
غلط یا دُرست ______
بیان کریں ______
______
______

۸۔ اِن الفاظ کا مطلب کیا ہے؟
ا ۔ بے ضبطی
ب ۔ نفرت انگیز
ج ۔ پاکدامنی
د ۔ خاکساری

۹۔ خُدا نے کس قصد سے بیاہ شادی کو مقرر کیا؟
ا
ب
ج

۱۰۔ عبرانیوں ۱۳:۴ لکھیں۔

______

______

______

______

۱۰۹۔ کیا اِس حُکم میں خُدا صرف زناکاری اور ایسے گھناؤنے گناہوں ہی کی ممانعت کرتا ہے

چونکہ ہمارا بدن اور رُوح دونوں رُوحُ القُدس کا مَقدس ہیں۔ وُہ چاہتا ہے کہ ہم دونوں کو پاک رکھیں۔ اِس لئے وُہ تمام ناپاک خیالات، خواہشات، اشاروں اور کاموں سے منع کرتا ہے اور اُن باتوں سے بھی جو ہمیں اِس گُناہ میں پھنسا سکتی ہیں۔ ساتویں حُکم میں دوسرے تمام احکام کی طرح سب سے دل کی پاکیزگی کا خیال رکھا گیا ہے۔ زناکاری اور شہوت پرستی کے گُناہ پہلے دل میں شروع ہوتے ہیں۔ جیسے کہ ہمارے خداوند نے متّی ۵ : ۲۸ میں بیان کیا ہے۔ "مَیں تُم سے یہ کہتا ہُوں کہ جس کسی نے بُری خواہش سے کسی عورت پر نظر کی۔ وُہ اپنے دِل میں اس کے ساتھ زنا کر چکا۔"

اِس سے صاف ظاہر ہے کہ ساتواں حُکم تمام قسم کی شہوت پرستی کے کام منع کرتا ہے۔ خواہ شادی شُدہ یا غیر شادی شُدہ کوئی مرد یا عورت یا لڑکا یا لڑکی ایسے کام کرے۔ پھر ہمیں یاد دلایا گیا ہے کہ کوئی شخص بھی اِس بات میں بے گُناہ نہیں۔ ہم سب نے کسی نہ کسی وقت اور طرح سے ساتویں حُکم کو توڑا ہے۔ اگر عملی طور پر نہیں تو کم ازکم بُری خواہش کے وسیلے سے۔ علاوہ اِس کے ہمیں یاد دلایا گیا ہے کہ پاک رُوح کی قوت کے بغیر دل کو صاف رکھنا ناممکن ہے۔ اور پھر مکمل طور پر

نہیں۔ ہماری بدی اِس قدر بڑی ہے کہ ہماری دُعا زبُور ۵۱ : ۱۰؛ ۱۱۹ : ۹ کے مطابق ہونی چاہیے۔ یہ دونوں آیات پڑھیں۔

شہوت پرستی کے گُناہ جن کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ اُن سے لذت حاصل ہوتی ہے۔ حقیقت اپنی ذات کے خلاف، خدا کے خلاف اور پڑوسی کے خلاف گُناہ ہیں۔ ۱-کرنتھیوں ۶ : ۱۳-۲۰ میں سکھایا گیا ہے کہ حرامکاری کا گُناہ اپنے بدن کے خلاف گُناہ ہے۔ (آیت ۱۸) ہمارے بدن اپنی ملکیت نہیں بلکہ خداوند کی ملکیت ہیں۔ (آیات ۱۳ اور ۱۵) جس نے ہم کو مخلصی بخشی ہے۔ علاوہ اِس کے اُس نے اپنا پاک رُوح ہمیں دیا ہے جو ہمارے اندر سکونت کرتا ہے۔ اِس لیے بدن کو ناپاک کرنا رُوحُ القُدس کے خلاف گُناہ ہے۔ کیونکہ ہمارا بدن رُوحُ القُدس کا مقدس ہے۔ رُوحانی طور پر ہماری شادی مسیح کے ساتھ ہُوئی ہے۔ (آیت ۱۷) اِس لیے حرامکاری یا زناکاری کرنا اپنے رُوحانی شوہر یسُوع مسیح کے ساتھ رُوحانی شادی کے بندھنوں کو توڑنا ہے۔

ہم اِس خراب جہان میں کس طرح اپنے بدن اور رُوح کو پاک رکھ سکتے ہیں۔ جہاں ہر طرف سے ہم شہوت پرستی کی آزمائش ہم کو گھیرے ہُوئے ہیں اور اِس گُناہ کی طرف ہمارا رُجحان بُہت پُرزور ہوتا ہے۔

اُن تمام باتوں کو نظر انداز کریں جو ہمارے دل میں یا دوسروں کے دل میں شہوت پرستی کے خیالات پیدا کر دیتی ہیں۔ ہمیں گندے الفاظ، گندی کہانیوں، تصویروں، کتابوں اور رسالوں کو بھی نظر انداز کرنا چاہیے۔

ہمیں ایسے کپڑوں کو بھی نہیں پہننا چاہیے جو شہوت پرستی کے خیالات کو اُبھار سکیں۔ (مثلاً منی سکرٹ۔ ہمیں فلموں اور ٹی وی کے پروگراموں کے بارے

میں محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اُن میں بہت سی باتیں ہیں جو بہت خراب ہیں اور ڈانس کے وقت بدن کا آپس میں ملنا بہت خطرناک کام ہے اور اکثر اِس کا نتیجہ زناکاری ہوتا ہے۔ جب مسیحی نوجوان دُعا کرتے ہیں کہ ہمیں آزمائش میں نہ لا۔ تو انہیں خود بھی ایسی باتوں سے پرہیز کرنا چاہیئے جو انہیں آزمائش میں ڈال سکتی ہیں۔ خُدا بھی اُن کی مدد کرے گا کہ وہ اپنی پاکیزگی کو قائم رکھیں اور شادی کے وقت پاکدامنی کی حالت میں اپنے آپ کو شوہر یا بیوی کے سامنے پیش کریں۔ ہاں۔ زناکاری کے گناہ سے مُعافی مِل سکتی ہے لیکن ناپاکی کا داغ کبھی دُور نہیں ہوتا۔

نمبر ۱۰۹ پر سوالات

۱۔ ساتواں حُکم مطالبہ کرتا ہے ________ دل کا۔ متّی ________ کے مطابق ________

____

۲۔ یہ حُکم ہر قسم کا غلط شہوانی کام منع کرتا ہے۔ اور صرف زناکاری ہی نہیں۔ غلط یا درست ________

۳۔ ایک مسیحی کے لئے اپنے دل کو ہر قسم کی شہوانی خواہشات سے پاک رکھنا ممکن ہے۔ اگر وہ بہت دُعا کرے۔

غلط یا درست ________

بیان کریں ________

____

____

۴۔ ایوب نے اپنے دل میں بُری خواہشات کے داخلے کو کس طرح روکے رکھا۔ ایوب ۳۱: ۱ ________

____

____

۵۔ ہم آج کل کس طرح سے اِس کی مشق کریں۔

____

____

۶۔ مسیحی کی شادی ________ اگرچہ کسی دُوسرے شخص یعنی شوہر یا بیوی کے ساتھ نہیں ہُوئی ________

____

۷۔ چند ایسی باتوں کا نام لیں جو آسانی سے ہمیں ناپاک خیالوں کی طرف مائل کر دیتی ہیں ________

____

____

۸۔ آپ ڈانس کے بارے میں کیا سوچتے ہیں؟

____

____

سیدھا چلنے کے بارے میں ________

____

گلے میں بانہیں ڈال کر چلنے کے بارے میں

۹۔ کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا ہونے والا شوہر یا بیوی شہوت پرستی کے گناہ سے پاک ہو؟

کیا آپ سوچتے ہیں کہ آپ کی زندگی کا ہونے والا ساتھی یہ چاہے گا کہ آپ پاک ہوں؟

۱۰۔ افسیوں ۵: ۳۔۴ لکھیں۔

۱۱۰۔ آٹھویں حکم میں خُدا کیا منع کرتا ہے؟

اِس حکم میں خُدا نہ صرف اُس چوری اور ڈاکہ کے بارے میں منع کرتا ہے۔ جس کی سزا مجسٹریٹ دیتے ہیں بلکہ وُہ تمام چالیں اور دھوکہ بازی مثلاً جُھوٹے ترازُو اور پیمانے اور سکے جن کے ذریعے ہم اپنے پڑوسی کا مال ہتھیا لیتے ہیں یا زبردستی اُسے چھین لیتے۔ خُدا کی نظر میں چوری اور ڈاکہ زنی کے برابر ہیں۔ علاوہ اِس تمام قسم کے منع کردہ ذریعے اور لالچ اور پڑوسی کے مال کو ضائع کرنا یا اُس کا غلط استعمال بھی گناہ ہے۔

تُو چوری نہ کر۔ آٹھویں حُکم میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ ہم اپنے پڑوسی کے مال

کی قدر کریں۔ اِس حُکم کی بُنیاد اِس حقیقت پر ہے کہ شخصی مال و دولت رکھنے کا حق خُدا کی طرف سے ملا ہے۔ میراث یا جائیداد کسی کا شخصی حق ہوتا ہے اور دوسروں کو اِسے زبردستی یا دھوکے سے لینے کا کوئی حق نہیں۔

حقیقت میں تمام جائیداد، بذاتِ خُود دنیا بھی سب سے پہلے خالق خداوند کی ملکیت ہے۔ "زمین اور اُس کی معموری خداوند ہی کی ہے" (زبور ۲۴: ۱) خُدا اپنی میراث لوگوں کو ایک مقدس امانت کے طور پر دیتا ہے۔ اور ہر شخص جو اِس کا جائز وارث ہوتا ہے۔ اِس بات کا ذمہ دار ہے کہ وُہ اِس میراث کو خداوند کی خدمت کے لیے استعمال کرے۔

خُدا کے ماتحت شخصی طور پر میراث یا جائیداد کا مالک ہونا اقتصادی طرزِ عمل میں سرمایہ داری کہلاتا ہے۔ انسان کی سماجی زندگی میں کلام کے مطابق آزادی اور شخصی میراث (جائیداد) کی ضرورت ہے۔ یُونائیٹڈ سٹیٹس آف امریکہ کی بُنیاد ایسے لوگوں نے رکھی جو کلام کی اِس اخلاقی تعلیم سے معمُور تھے اور جو اُنہوں نے اپنے ریفارمڈ اور پیورٹن آباؤ اجداد سے حاصل کی تھی۔ اُنہوں نے شخصی پراپرٹی جائیداد اور اقتصادی آزادی اور دیانتداری کی دولت (اصلی قیمت کی دولت) کے اصُول کو جامہ پہنایا جو امریکہ کا قانُون ہے۔

بے دین لوگوں نے کوشش کی ہے کہ وُہ آٹھویں حکم کو ختم کر کے سرمایہ داری یعنی شخصی دولت کی آزادی کے نظام کو تبدیل کر کے کسی اور قسم کا نظام قائم کریں۔ جس میں کوئی آزادی نہیں ہوتی اور حکومت تمام ملکیت اور کاروبار کی غریبوں کی مدد کے بہانے مالک ہوتی ہے۔ یہ بے دین طرز کی حکومت سوشلزم یا اشتراکیت یا ویلفیئر سٹیٹ کہلاتی ہے۔ تواریخ ہمیں بتاتی ہے کہ اِس کا کئی بار تجربہ کیا گیا ہے۔ اور اَب بھی ہماری اپنی حکومت قانون کی صاف طور پر خلاف ورزی کر کے اِس کا

تجربہ کرتی رہتی ہے۔ اس کے نتائج یقیناً دوسرے ممالک کی طرح ہوں گے یعنی کلیسیا کی ایذا رسانی اور بے خدا ڈکٹیٹروں کی غلامی۔

رابن ہڈ کی کہانی غریبوں کی مدد کے لئے امیروں کی چوری کرنے کی ایک اور مثال ہے۔ لیکن جب خدا کے حکموں کو توڑا جاتا ہے تو شیطان کے سوا کسی اور کی مدد نہیں ہوتی۔ آپ کو خداوند کی طرف سے حق ملا ہے کہ دولت کمائیں۔ اپنے لئے چیزیں خریدیں اور مال و دولت کے مالک ہوں۔ جسے اپنے لئے اور دوسروں کی مدد کے لئے آزادی سے استعمال کر سکتے ہیں۔ آپ کے پڑوسی کو بھی خدا کی طرف سے ویسا ہی حق ملا ہے۔ حکومت کا یہ فرض ہے کہ آپ کے حقوق کی حفاظت کرے اور آپ کے مال کو ضبط کرنے اور زیادہ ٹیکس لگانے اور کام کرنے کی پابندیاں لگانے سے انہیں چھین نہ لے۔

اخی اب بادشاہ نے نبوت کا تاکستان جو اس کے محل کے ساتھ تھا چھین لیا۔ اور یوں اس نے خدا کے خلاف گناہ کیا ہوا ۱۔ سلاطین ۲۱ باب) اور رحبعام بادشاہ نے لوگوں پر بھاری ٹیکس لگانے سے خدا کا گناہ کیا۔ ۱۔ سلاطین ۱۲: ۳؛ ۴، ۱۴، ۱۶۔

آپ کو شخصی جائیداد اور روپیہ پیسہ رکھنے کا جو حق ملا ہے۔ اس کے ساتھ خدا کے بارے میں فرائض کی پابندی بھی لگائی گئی ہے۔ خدا ہمیں حکمت اور دانائی دیتا ہے تاکہ دولت حاصل کریں نہ صرف اپنے لئے بلکہ خدا کے لئے بھی۔ جس طرح ہماری روح اور بدن اپنا نہیں بلکہ خداوند کا ہے۔ اسی طرح کبھی ہم اپنی دولت کو اپنا نہ کہیں۔ لیکن یہ ہمارے وفادار منجی خداوند یسوع مسیح کی ہے۔ ہم ہمیشہ مختار یا محافظ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جب کہ حقیقی مالک خداوند ہے۔ ہمارے اگلے سوال میں اس کی مزید تشریح کی گئی ہے۔

اس سوال میں اُن مختلف طریقوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ جن کے ذریعے اس حکم کو توڑا جا سکتا ہے۔ چوری کے بارے میں جتنا ہم احساس رکھتے ہیں اُس سے کہیں زیادہ ہم اس گناہ کے مرتکب اور مجرم ہیں۔ یہاں دھوکہ بازی کے چھ مختلف طریقے درج کئے ہیں۔ جن سے کہ لوگ اپنے پڑوسی کی دولت ہتھیا لیتے ہیں۔ جھوٹے باٹ۔ دغابازی کا گز (ناپنے کا گز جو تقریباً ۲۵ انچ کا ہوتا ہے۔ جھوٹے سکے (سکے جو جھوٹی دھات کے ہوتے ہیں) ملمع سازی کا زیور جس پر صرف سونے یا چاندی کی پالش کی جاتی ہے۔ جھوٹے نوٹ اور حد سے زیادہ اُدھار روپے پر نفع لینا یا کسی قسم کا نفع اپنے مسیحی بھائی سے لینا (احبار ۲۵: ۳۵-۳۶) امثال کی کتاب بہت سی آیات ہیں جن میں بیان کیا گیا ہے کہ ہم اپنے پڑوسی کے ساتھ انصاف اور دیانتداری کا سلوک کریں۔ دغا کے ترازو سے خداوند کو نفرت ہے۔ لیکن پورا باٹ اُس کی خوشنودی ہے۔ (امثال ۱۱:۱) جو دولت بطالت سے حاصل کی جائے کم ہو جائے گی۔ لیکن محنت سے جمع کرنے والے کی دولت بڑھتی رہے گی۔ (امثال ۱۳: ۱۱، ۱۲) دوسری قسم کی دھوکہ بازی ہے جھوٹے اشتہار، ٹی۔ وی پر اس قسم کے بہت اشتہار ہوتے ہیں۔ چوری کا مال لے لینا۔ (امثال ۲۹: ۲۴) اپنا قرض ادا نہ کرنا۔ مزدوری نہ دینا۔ احبار ۱۹: ۱۳) یعقوب ۵: ۳۔ کارڈوں کے ذریعے جوا کھیلنا اور لاٹری وغیرہ (امثال ۱۳: ۱۱؛ ۸:۱۶؛ ۲۔ تھسلنیکیوں ۳: ۱۰-۱۲)۔

اپنے مال کا غلط استعمال یا اس کو ضائع کرنا کیوں آٹھویں حکم کے خلاف گناہ ہے کیونکہ یہ خدا کی اور اپنی چوری کرنا ہے۔ جو کچھ ہمارے پاس ہے۔ یہ سب ہمیں خدا کی طرف سے ملا ہے کہ ہم اسے خدا کا جلال ظاہر کرنے کے لئے خرچ کریں۔ ان نعمتوں کو ضائع کرنا، خدا کو اور اپنے آپ کو لوٹنے کے برابر ہے۔ ہمارے خداوند

یسوع نے بھی پانچ ہزار کو کھلانے کے بعد بچے ہوئے ٹکڑے جمع کرنے کا حکم دیا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ خُدا کے ماتحت آزاد لوگوں کی اقتصادی بھلائی کے لیے یہ حکم کتنا ضروری ہے۔

نمبر ۱۰ پر سوالات

۱۔ آٹھواں حکم جائیداد اور آزادی کے بارے میں کیا سکھاتا ہے؟

____

____

۲۔ آپ اِس نعرے کے بارے میں کیا سوچتے ہیں کہ انسانی حقُوق، جائیداد کے حقُوق سے زیادہ ضرُوری ہیں؟

____

____

۳۔ تمام جائیداد حقیقت میں۔

ا ۔ حکومت کی ملکیت ہے۔

ب ۔ کام کرنے والوں کی ملکیت ہے۔

ج ۔ خُدا کی ملکیت ہے۔

۴۔ ابتدائی کلیسیا کے دَور میں اشتراکیت کی کیا حیثیت تھی؟

____

____

۵۔ یُونائیٹڈ سٹیٹس آف امریکہ میں ہر شخص بائبل کے مطابق سرمایہ داری کے نظام پر عمل کرنے والا ہے۔

غلط یا درُست ____________

بیان کریں ________________________________

____

____

۶۔ مندرجہ ذیل کا موازنہ کریں۔

شخصی جائیداد	غریبوں کی مدد کرنا
سٹیٹ تمام جائیداد کی مالک ہے۔	سرمایہ داری کا حامی ملک
رابن ہُڈ	اشتراکیت
یُونائیٹڈ سٹیٹس	خُدا کی مرضی انسان کے لیے۔
نبوت	ایک ناپ
زبور ۲۴: ۱	پرائیویٹ یا شخصی تاکستان
ناپنے کا گز	سب چیزوں کا مالک

۷۔ دو طریقے بیان کریں۔ جن کے ذریعہ سے پڑوسی کو دھوکہ دینے کے لیے روپیہ پیسہ جھُوٹا ہو سکتا ہے؟

ا ________________________________

ب ________________________________

۸۔ لاٹری اور رافل کی ٹکٹیں کس طرح جوئے بازی کی ایک صورت ہو سکتی ہیں؟

____

____

۹ ۔ کیا قسمت کے کنوئیں میں سکّے گاڑنا خُدا کے پیسے کا ضیاع نہیں؟

بیان کریں ______________________________

____

____

۱۰ - ۱۔کرنتھیوں ۶:۱۰ لکھیں۔

۱۱۱-خُدا اِس حکم میں تجھ سے کس بات کا مطالبہ کرتا ہے

جہاں تک ہوسکے میں اپنے پڑوسی کی بہتری کے لیے کام کروں اور اُس کے ساتھ ویسا سلُوک کروں۔ جیسا میں چاہتا ہُوں کہ لوگ میرے ساتھ سلُوک کریں اور وفاداری کے ساتھ کام کروں تاکہ میں غریبوں کی اُن کی ضرورت کے وقت مدد کر سکوں۔

سوال نمبر ۱۱۰ ہمیں بتاتا ہے کہ آٹھویں حُکم میں کیا منع کیا گیا ہے۔ یہ ہمیں بتاتا ہے کہ اِس میں کس بات کا مطالبہ کیا گیا ہے یا اِس حُکم کی مثبتی صُورت کیا ہے۔ ہمیں نہ صرف اِس بات کے لیے فکرمند نہ ہونا چاہیئے کہ ہم اپنے پڑوسی کی چوری نہ کریں اور اُس کو دھوکا نہ دیں بلکہ اُس کی بہتری کے لیے بھی فکرمند ہوں اور رضاکارانہ طور پر اپنے مال سے بھی اُس کی مدد کریں۔ جب ہم ایسا کرنے کے قابل ہوں۔ یہ بات متی ۷:۱۲ کی طرف اشارہ کرتی ہے اور اِسے ایک سنہری

اصُول بھی کہا جاتا ہے۔ جب کہ خداوند یسُوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ جیسا تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں۔ ویسا ہی تم بھی اُن کے ساتھ کرو۔ اِس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم اپنا سارا روپیہ پیسہ دے دیں۔ اگرچہ ہمارے اِردگرد بہُت سے لوگ ہیں جو چاہتے ہیں کہ ہم اپنا پیسہ اُن کو دے دیں۔ بے شک اِس کا یہ مطلب ہے کہ ہم ہمیشہ دیانتداری سے پیش آئیں اور تمام کاروباری باتوں میں صاف اور سیدھی بات کریں اور بات کی توقع ہم دوسروں سے کر سکتے ہیں۔ حقیقی ضرورت اور تکلیف کے وقت غریبوں کی مدد کے لیے ہمیں خُوشی سے مالی امداد بھی دینی چاہیئے۔

دو باتیں ہیں جو خیرات کو ممکن اور مناسب بنا دیتی ہیں۔

۱۔ سب سے پہلے ہمارے پاس اپنی جائیداد ہونی چاہیئے۔ بائبل مقدس میں اِس بات کا مطالبہ کیا گیا ہے کہ ہر شخص جو کام کرنے کے قابل ہے۔ وُہ کام کرے ورنہ کھانا بھی نہ کھائے۔ ۲۔تھسلنیکیوں ۳:۱۰ جو کام کرنے کے قابل ہیں۔ اُنہیں کام کرنا چاہیئے اور یہ اچھا نہیں کہ حکومت سُست آدمیوں کی اُس روپے سے مدد کرے جو حقیقت میں اُنہوں نے غریبوں اور محتاجوں کی فلاح و بہبُود کے لیے دیا ہے۔ اور اُس سے کام کا مطالبہ نہ کرے۔ ہر نوجوان خُدا کے سامنے اِس بات کا ذمہ دار ہے کہ وُہ اپنے آپ کو کسی پیشہ یا زندگی بھر کے کام کے لیے تیار کرے۔ ہم سب خُدا کے سامنے اپنی روزی کمانے اور خُدا کی بادشاہی کی مالی ضروریات کو پُورا کرنے کے ذمہ دار ہیں۔

۲- دولت جو ہم کماتے ہیں اور ہمارا سب سرمایہ، جس میں ہماری زندگی بھی شامل ہے۔ خُدا کی ملکیت ہے نہ کہ ہماری۔ وُہ ہمیں بتاتا ہے کہ اُس کی

ان نعمتوں کے خادم اور مختار ہیں اور ہمیں اپنے مال کا خدا کی مرضی کے مطابق انتظام اور استعمال کرنا چاہیئے۔ توڑوں کی تمثیل۔ متی ۲۵: ۱۴-۳۰ اور کلام کے دوسرے حوالے ہمیں سکھاتے ہیں کہ خدا ہمیں اُس کی دی ہوئی نعمتوں، قابلیتوں اپنے مال، اپنے روپیہ پیسہ اور مواقعوں کے استعمال کے لئے ذمہ دار ٹھہراتا ہے۔ دولت مند ہونا گناہ نہیں۔ لیکن دولت مند ہو کر لوگوں کے ساتھ کنجوسی کرنا گناہ ہے جیسے کہ غریب کنجوس ہونا گناہ ہے۔ لالچ اور فضول خرچی (یعنی غلط چیزوں پر پیسہ خرچ کرنا) دونوں خدا کی نعمتوں کا غلط استعمال ہے۔

اپنی آمدنی کا کتنا حصہ خداوند کے لئے بطور ہدیوں اور نذرانوں کے براہِ راست گرجہ گھر میں دیں۔ پرانے عہد نامہ میں بائبل مقدس کے مطابق دسواں حصہ دینے کا اصول تھا جتنا ایک شخص کماتا ہے۔ اُس کا دسواں حصہ۔ نیا عہد نامہ اِس اصول کو ختم نہیں کر دیتا۔ اب بھی خداوند کی برکت کا وعدہ اُن کے لئے ہے جو دسواں حصہ خداوند کو دیتے ہیں۔ ملاکی ۳: ۱۰۔ اور جو نہیں دیتے وہ ایک طرح سے خداوند کو لوٹنے والے ہیں۔ ملاکی ۳: ۸۔ وہ صرف خداوند کی طرف سے لعنت کی توقع کر سکتے ہیں۔ کیا ۱-کرنتھیوں ۱۶: ۲۔ یہ ظاہر نہیں کرتا کہ ہم نے آمدنی کا ایک خاص حصہ خداوند کو دینا ہے۔ جب کہ وہ ہمیں برکت دیتا ہے۔ کیا نئے عہد نامہ خداوند کی خدمت کے لئے مطالبات پرانے عہد نامہ سے کم ہیں یا پرانے عہد نامہ سے زیادہ ہیں۔

"خدا خوشی سے دینے والے کو عزیز رکھتا ہے" ۲-کرنتھیوں ۹: ۷

نمبر ۱۱۱ پر سوالات

۱۔ سوال نمبر ۱۱۱ ہمیں بتاتا ہے کہ آٹھواں حکم کیا ہے؟

____

____

اور میں اپنے پڑوسی کی نہ صرف چوری سے باز رہوں بلکہ اُس کی مدد کروں ____________________

____

____

۲۔ اپنے کام سے سروکار رکھنے اور اپنے پڑوسی کو دھوکہ نہ دینے سے ہم کافی حد تک اِس حکم کو مانتے ہیں؟

غلط یا درست __________

بیان کریں ____________________

____

____

۳۔ سوال نمبر ۱۱۱ میں کلامِ مقدس کی کس آیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے؟

____

____

____

۴۔ سُنہری اصول پر قائم رہنے کے لئے ہمارا پڑوسی جو ہم سے مال کا حصہ مانگے وہ دے دینا چاہیئے؟

غلط یا درست __________

بیان کریں ____________________

____

۵۔ خیرات یا مالی مدد کا حقدار آپ کس کو سمجھیں گے؟

۶۔ ۱۔تیمتھیُس ۶: ۱۰ کے مطابق ایک دولت مند شخص حقیقی مسیحی نہیں ہو سکتا؟

غلط یا دُرست

بیان کریں

۷۔ کام کرنے کے بارے میں بائبل مقدس کیا کہتی ہے؟

۸۔ اِس کا کیا مطلب ہے کہ ہم خُدا کے مختار ہیں؟

۹۔ جو دہ یکی دیتے ہیں اُن کے لئے خُدا کا وعدہ کیا ہے؟

اور دینے سے انکار کرتے ہیں۔ اُن کے لئے ملاکی ۳: ۸ میں کیا لکھا ہے؟

۱۰۔ افسیوں ۴: ۲۸ لکھیں۔

۱۱۲۔ نانویں حُکم میں کس بات کا مطالبہ کیا گیا ہے؟

مَیں کسی کے خلاف جھُوٹی گواہی نہ دُوں اور نہ کسی کے الفاظ کو بگاڑوں۔ کسی کی چُغلی نہ کروں۔ کسی کی بدگوئی نہ کروں اور بغیر سوچے سُنے دوسروں سے مِل کر کسی کو مجُرم نہ ٹھہراؤں۔ لیکن دُکھ کے ساتھ خدا کے بے حد غضب کے حوالے کروں۔ اور ہر قسم کے جھُوٹ اور دھوکہ کو شیطان کا کام سمجھ کر اُسے نظر انداز کروں۔ اور عدالت و انصاف کی باتوں اور دیگر تمام معاملات میں محبت رکھوں، دیانتداری سے بات کروں اور سچائی کا اقرار کروں اور جہاں تک ہو سکے۔ مَیں اپنے پڑوسی کی نیک نامی کی ترقی اور حفاظت کروں۔

نانویں حُکم میں اِس بات کا مطالبہ کیا گیا ہے کہ ہم اپنے پڑوسی کے نیک نام اور سچائی کی قدر کریں۔

ہمارے پڑوسی کی نیک نامی اور عزت اُس کا مقدس حق ہے اور اُس کی نیک نامی اور عزت کو جھُوٹ بول کر اور بے دردی کے الفاظ اُس کے بارے میں بول کر اُنہیں برباد کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ چُونکہ اِس حُکم کا بیان صرف سوال نمبر ۱۱۲ میں کیا گیا ہے۔ اِس لئے اِس حُکم کے دونوں پہلو یعنی مثبتی اور منفی ایک ہی سوال میں بیان کئے گئے ہیں۔

سچ بولنے کے حُکم کے پیچھے یہ حقیقت ہے کہ خُدا سچا ہے اور تمام سچائی کا چشمہ ہے۔ استثنا ۶: ۴ میں ہم پڑھتے ہیں "سُن اے اسرائیل۔ خداوند ہمارا خُدا ایک ہی خداوند ہے"۔ خداوند یسُوع مسیح نے کہا۔ "راہ، حق اور زندگی مَیں ہُوں"۔

(۱-یُوحنا ۴: ۶) اور ۱-یُوحنا ۵: ۶ میں لکھا ہے کہ رُوح سچائی ہے۔ ۱-یُوحنا ۵: ۲۰ میں بھی بیان کیا گیا ہے۔ ہم اُس میں ہیں۔ یہ سچ ہے جیسے کہ اُس کا بیٹا یسُوع مسیح حقیقی خُدا اور ہمیشہ کی زندگی ہے۔

سچ جاننے اور سچ بولنے کے لئے ایک شخص کو خُدا کو جاننے اور مسیحی ہونے کی ضرورت ہے۔ تمام بے دین لوگ حقیقت میں سچائی کے خلاف ہیں۔ (تمام سچائی) کیونکہ وُہ سچائی کے خُدا کے خلاف باغی ہیں۔

اِس لئے مقدس پولُس قُدرتی آدمیوں کے بارے میں کہتا ہے "اُن کا گلا کُھلی ہُوئی قبر ہے۔ اُنہوں نے اپنی زبانوں سے فریب دیا۔ اُن کے ہونٹوں میں سانپوں کا زہر ہے (خطرناک سانپ) رُومیوں ۳: ۱۳۔ خُدا سچا ٹھہرے اور ہر ایک آدمی جھُوٹا (رُومیوں ۳: ۴) دیکھیئے زبُور ۵۸: ۳۔ اگرچہ بے دین لوگ (بے ایمان لوگ) بہُت سی باتیں سیکھ لیں اور تعلیم یافتہ ہو جائیں۔ پھر بھی اُن کا تمام علم شیطان کی خدمت کے لئے استعمال ہوتا ہے جو جھُوٹ کا باپ کہلاتا ہے اور جس میں سچائی ہے نہیں۔ یُوحنا ۸: ۴۴ شیطان سب سے بڑا اور پہلا جھُوٹا ہے اور اُس کے تمام فرزند اُس کے بُرے کاموں کی نقل کرتے ہیں۔ تمام انسان قُدرتی طور پر نویں حُکم کو توڑنے کے لئے مجرم ہیں کیونکہ وُہ سچائی سے محبت کرنے والے اور یسُوع مسیح کے نام میں سچ بولنے والے نہیں۔

اَب ہم دیکھیں کہ کون سے مختلف طریقے ہیں۔ جن سے یہ حُکم پڑوسی کے سلسلہ میں توڑا جاتا ہے۔

۱۔ جھُوٹی گواہی دینے سے۔ اِس کا اشارہ جھُوٹی کہانی گھڑنے یا حقیقت کو توڑ مروڑ کر پیش کرنے کی طرف ہے۔ جس کی وجہ سے ایک غلط تاثر دیا جاتا ہے۔ خاص کر انصاف کی کچہری میں جھُوٹ بولنا گُناہ ہے۔ کیونکہ وہاں خُدا کے خوف میں سچ بولنے کے لئے قسم کھائی جاتی ہے۔ اِس قسم کا جھُوٹ، دروغ حلفی بیان کہلاتا ہے۔

۲۔ دُوسروں کے الفاظ کو مروڑنا یا کھینچ تان کر مطلب نکالنا۔

اِس کا اشارہ اِس بات کی طرف ہے کہ کسی شخص کے الفاظ کو اِس طرح مروڑ کر پیش کرنا کہ اُن سے غلط مطلب نکل آئے۔ یہ اکثر اخباروں کے رپورٹر کرتے ہیں۔ جو دُرست طریقے سے یا مکمل طور پر لوگوں کے بیان کو پیش نہیں کرتے اور اِس طرح سچائی کو غلط طریقے سے پیش کرتے ہیں جو لوگ اِس میں شریک ہوتے ہیں۔ یہ اُن سب کو بہُت نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

۳۔ بدگوئی کرنا اور تہمت لگانا۔

بدگوئی کا مطلب ہے کسی شخص کی غیر حاضری میں بُری بات کہنا یا بُرے طریقے سے کہنا کہ اُس کا نقصان ہو۔ (اگرچہ حقیقت اور سچائی کی رپورٹ ہم تک پہنچ گئی ہو) تہمت لگانے کا مطلب ہے کہ کسی شخص پر جھُوٹا الزام لگانا۔ اگرچہ ہم جانتے ہیں کہ یہ سچ نہیں ہے۔

۴۔ بغیر سُنے یا بغیر سوچے سمجھے دوسروں کے ساتھ مِل کر کسی شخص کو ملامت کرنا۔

اِس کا اشارہ کسی شخص کے بارے دوسروں کی باتیں سُننے کے ساتھ ہے۔ یہ حُکم صرف جھُوٹ بولنے سے نہیں ٹوٹ جاتا بلکہ کافی ثبوت کے بغیر کسی شخص کے بارے میں جھُوٹی بات کا یقین کرنے کے ساتھ بھی ہے۔ ہمیں اپنے لوگوں کے بارے میں جھُوٹی خبروں اور افواہوں سے محتاط رہنا چاہیئے۔

جو لوگ ہمیں مشکوک اور قابلِ گرفت باتیں بتاتے ہیں۔ اُنہیں آگاہ کرنا چاہیئے کہ وُہ جھُوٹی بات پھیلانے سے محتاط رہیں۔ اگر ہم کوئی بُری بات کسی شخص کے بارے میں جانتے ہوں تو اُس بات کا ذکر کسی اور آدمی سے نہ کریں بلکہ جس شخص کی بات ہے پہلے اُس کے ساتھ پوشیدگی میں ملاقات کریں تاکہ وُہ توبہ کریں اور پھر اُس بات کو بھُول جائیں۔ اُسے کبھی نہ دہرائیں۔ بعض لوگ سرِ عام جھُوٹ بولتے یا

جھوٹ لکھتے ہیں۔ انہیں دوسروں کے سامنے ملامت کرنے اور درست کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اُن تقریر یا تحریر کو عام لوگ جانتے ہیں۔

لوگ کیوں جھوٹ بولتے ہیں۔ اِس کے پیچھے مختلف مقاصد ہیں۔ جیسے کہ مذاق کی خاطر یا دوسروں کو خوش کرنے کے لئے یا کسی کے جُرم کی پردہ پوشی کر کے اُسے پریشانی اور پھنسنے سے بچانا۔ (خدا کبھی دھوکہ نہیں کھاتا) یا کسی شخص سے نفرت اور حسد کی وجہ سے یا کوئی فائدہ حاصل کرنے کے لئے جیسے کہ کسی غلط اور بد دیانتی کے کاروبار میں کیا جاتا ہے۔ خواہ کوئی بھی وجہ ہو۔ خدا کے سامنے جھوٹی گواہی دینے کا کوئی بھی بہانا نہیں ہو سکتا۔ خُدا چھوٹے چھوٹے سفید جھوٹ کی بھی مذمت کرتا ہے جو آدھی سچائی کہلاتے ہیں۔ جان بُوجھ کر جھوٹا اثر پیدا کرنا پُورے جھوٹ کے برابر ہے۔ ہم اپنی تمام باتوں اور کاموں میں سچائی سے محبت رکھیں۔ اپنے پڑوسی کی نیک نامی سے محبت رکھیں۔ اور جھوٹ اور دھوکہ بازی سے بے حد نفرت کریں کیونکہ سچائی کا خداوند ہمارا نجات دہندہ اور ہماری عدالت کرنے والا ہے۔ جو جھوٹ بولنے والا ہے وُہ آگ اور گندھک کی جھیل میں ڈال دیا جائے گا۔ کیونکہ یہ حقیقت میں شیطان کا کام ہے۔ مکاشفہ ۲۲ : ۱۵

نمبر ۱۱۲ پر سوالات

۱۔ نانویں حُکم میں پڑوسی کے بارے میں کن عام فرائض کا مطالبہ کیا گیا ہے؟

۲۔ سچائی اِس لئے ایک مقدس حقیقت ہے۔ کیونکہ یہ ________ طرف سے آتی ہے۔
بائبل کے حوالے پیش کریں یا اِس کا ثبوت بائبل سے دیں۔

۳۔ بہُت سے مسیحی اور بے دین لوگ اپنے دل میں سچائی کی ایک جیسی عزت کرتے ہیں؟
غلط یا درُست ________
بیان کریں ________

۴۔ کیا یہ جھوٹ ہے کہ جارج واشنگٹن نے کبھی جھوٹ نہیں بولا تھا؟
بائبل مقدس اِس بات کے بارے میں کیا کہتی ہے؟

۵۔ جھوٹی گواہی دینا خاص طور پر کن حالات میں بہُت بُرا ہے؟

۶۔ گپ کیا ہے؟
تہمت لگانا کیا ہے؟
بدگوئی کیا ہے؟

۷۔ اِس محاورہ کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کریں؟

تھوڑا سا سفید جھُوٹ ____________________

____

____

۸۔ بعض حالتوں میں جھُوٹ بولنے کی اجازت ہے۔

ا ۔ اپنی جان بچانے کے لیے۔

ب ۔ خداوند کی خدمت کرنے کے لیے۔

غلط یا درست ____________

دیکھیں ۔ پیدائش ۲۰: ۲، ۹-۱۲؛ ۲۷: ۱۹؛ خروج ۱: ۱۷-۲۰؛ یشوع ۲: ۴-۶

بیان کریں ____________________

____

____

۹۔ آپ اپنے اچھے دوست کو کیا کہیں گے جو کِسی شخص کے بارے میں آپ کو نقصان پہنچانے والی افواہ سناتا ہے؟

____

____

____

۱۰۔ افسیوں ۴: ۲۵ لکھیں۔

____

____

____

۱۱۳۔ دسویں حکم میں کس بات کا مطالبہ کیا گیا ہے؟

کبھی ہمارے دل میں ذرا سی خواہش یا خیال خدا کے کسی حکم کے خلاف داخل یا پیدا نہ ہو لیکن ہم پُورے دل سے ہمیشہ گناہ سے نفرت کریں اور راستبازی میں خوشی محسوس کریں۔

دس حکموں کے بیان کے بارے میں جو اِس کتابچہ میں کیا گیا ہے۔ کوئی عجیب خیال آپ کے دِل میں آتا ہے۔ آپ نے یہ بات نوٹ کی ہے کہ کتابچہ کا بیان اِس خاص بات کا بھی ذکر نہیں کرتا جو دسویں حکم میں کہی گئی ہے بلکہ سوال نمبر ۱۱۳ ہمیں بتاتا ہے کہ ہمارا دلی روّیہ شریعت کے باقی تمام حکموں کے بارے میں کیسا ہونا چاہیئے۔ یہ حکم کہ تو لالچ نہ کر براہِ راست ہمارے دل سے مخاطب ہوتا ہے یا ہماری اندرُونی خواہشات سے بات کرتا ہے۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ خدا کے تمام حکموں کی فرمانبرداری پہلے دِل سے نکلنی چاہیئے۔ پہلے نو حکموں کو پڑھنے سے یہ خیال ہمارے دل میں آسکتا ہے کہ خدا کو صرف بیرونی فرمانبرداری یا ظاہری روّیہ کی فکر ہے۔ لیکن یہ ایسا نہیں ہے۔ جیسے مقدس پَولُس نے دریافت کیا۔ رُومیوں ۷: ۷ کہ دسواں حکم اِس بات کا مطالبہ کرتا ہے کہ تمام حکموں کی رُوحانی اور دِلی فرمانبرداری کی جائے۔ خُداوند یسُوع مسیح نے اپنے پہاڑی وعظ میں اِس کی مزید تشریح کی ہے۔ متّی ۵: ۲۰-۴۸ دس احکام اِس بات کا مطالبہ کرتے ہیں کہ ہمارا دِل پاک ہو اور ہم خُدا سے اور اپنے پڑوسی سے دلی محبت رکھیں۔ قُدرتی انسان یا جو نئے سرے سے پیدا نہیں ہُوا۔ جیسے کہ فقیہہ اور فریسی

خداوند یسوع مسیح کے دنوں میں اپنی ظاہری فرمانبرداری پر غور کرنے کی وجہ سے
دلی پاکیزگی کے بارے میں یسوع مسیح کی تعلیم سے ناراض تھے۔ قدرتی انسان
دسویں حکم اور اپنے دل کی بُری خواہشات کو نظرانداز کرنا چاہتا ہے۔ اگرچہ
وُہ خدا کے دُوسرے حکموں کو ظاہرا طور پر ماننے کے لیئے فکرمند ہو۔

یوں دسواں حکم دِل کی بُری خواہشات کی مذمت کرتا ہے جو جھُوٹے مذہب
کی طرف اور پڑوسی کے خلاف مختلف گناہوں کی طرف لے جاتی ہیں۔ مثلاً پڑوسی
کا گھر اُس کی جائیداد وغیرہ۔ انسان ظاہری صُورت کو دیکھتا ہے۔ لیکن خُدا
دل پر نظر کرتا ہے۔ ۱۔سیموئیل ۱۶: ۷؛ رُومیوں ۷: ۱۴ میں کہا گیا ہے۔ ہم جانتے
ہیں کہ شریعت تو رُوحانی ہے۔ لیکن مَیں جسمانی اور گُناہ کے ہاتھ بکا ہُوا ہُوں۔
گُناہ پہلے دِل کی خواہشات میں آتا ہے اور پھر عملی اور ظاہری رویّہ میں۔

دسواں حکم ہماری راہنمائی کرتا ہے کہ ہم رُوحانی طور پر خُدا کی فرمانبرداری
کریں اور اپنی زندگی میں الٰہی پروردگاری سے مطمئن ہوں۔ خداوند وُہ سب
کچھ ہمیں دیتا ہے جو وُہ چاہتا ہے کہ ہمارے پاس ہو۔ وُہ سب چیزیں جو جائز
طور پر حاصل کی جا سکتی ہیں۔ صرف اُن کی خواہش کرنی چاہیئے کہ خُدا ہمیں
فرمانبرداری کے بدلہ میں دے۔ ہم اپنی زندگی میں خُدا سے کوئی ایسی چیز نہ مانگیں
جو اُس کی مرضی کے خلاف ہو۔ بلکہ ہمیں اپنے پُورے دِل سے گُناہ کو نفرت کی
نگاہ سے دیکھنا چاہیئے اور راستبازی میں خُوشی سے محسوس کریں۔

کیا یہ حکم ہمیں منع کرتا ہے کہ ہر قسم کے حالات میں ہم خواہش (لالچ)
سے باز رہیں۔ نہیں اگر Coret کا مطلب صرف خواہش ہے۔ ہمیں
ہر وقت چیزوں کی خواہش کرنی چاہیئے۔ لیکن اپنے پڑوسی کے مال کی خواہش
خُدا کے کلام کے مطابق کریں جو چیزیں وُہ ہمارے ہاتھ بیچتا ہے۔ اُس کی پُوری

قیمت اُسے ادا کریں۔ کسی قسم کے حالات میں بھی ہم اُس کی بیوی کی خواہش
نہ کریں کیونکہ ایسی خواہش کرنا ساتویں حکم کو توڑنا ہے اور یہ گُناہ ہے۔ اِس لیئے
لفظ خواہش Coret اِس حکم میں ہمیشہ بُری یا ناجائز خواہش کی طرف اشارہ
کرتا ہے اور یہ خُدا کی مرضی کے خلاف ہے۔

آؤ ہم مختصر طور پر غور کریں کہ ہمیں کیوں اِس حکم پر عمل کرنا اور بغیر کسی
لالچ کے مسیحی طور پر خدا کے سامنے مطمئن رہنا چاہیئے۔

۱۔ جو کچھ خُدا ہمیں دیتا ہے۔ ہمیں اُس میں مطمئن رہنا چاہیئے کیونکہ
وُہ آزاد اور قادرِ مطلق ہے۔ اور وُہ چاہتا ہے کہ ہماری بہتری کے لِئے جو کچھ
ہمیں مِلے اور صرف وُہی ہماری زندگی کا مالک ہے۔

۲۔ خُدا تمام حکمت اور نیکی سے ہمیں اپنی برکات دیتا ہے۔
مسیح میں اُس کی محبت ہمارے لِئے بالکل کامل ہے۔ وُہ کبھی ایسی چیزیں ہم سے
باز نہیں رکھتا جو ہماری رُوحانی ترقی اور اُس کے جلال کا سبب ہُیں۔

یہ سوچنا کہ خدا ہمارے ساتھ بے انصافی کرتا ہے کم اعتقادی اور بے عقلی
کی بات ہے۔ ہم کسی چیز کے حقدار نہیں اور جو کچھ ہمیں مِلا ہے یہ سب خُدا کا
بڑا رحم ہے۔

۳۔ خُدا کی پَروردگاری سے مطمئن ہونا ہمیں اِس قابل بناتا ہے کہ
ہم اطمینان، خُوشی، شُکرگزاری اور تعریف میں اپنی زندگی گزاریں۔ غیر مطمئن شخص
کبھی خُوش نہیں رہ سکتا۔ اور وُہ اپنی خواہش کو پُورا کرنے کے لِئے خُدا کے حکموں کو
توڑنے کے لِئے بھی تیار رہتا ہے۔ جب خداوند اور اُس کی نجات ہمارے
پاس ہے تو ہمیں کسی اور چیز کی ضرُورت نہیں کیونکہ ہماری خواہش پُوری ہوتی
ہے۔ بائبل مقدّس کہتی ہے کہ دینداری قناعت کے ساتھ بڑے نفع کا ذریعہ

ہے۔ اگر ہمارے پاس کھانے پینے کے لئے ہے تو اُسی پر قناعت کریں۔ ۱۔تیمُتھیُس ۶:۶، ۸۔ اور تُمہاری گفت و شنید بغیر لالچ کے ہو۔ اور جو کچھ تمہارے پاس ہے اُسی پر قناعت کرو۔ کیونکہ اُس نے کہا ہے کہ نہ مَیں تجھے چھوڑوں گا اور نہ تجھ سے دست بردار ہوں گا۔ عبرانیوں ۱۳:۵

کونسی چیز آپ کا دلی مقصد ہے۔ لالچ یا قناعت۔

نمبر ۱۱۳ پر سوالات

۱۔ کیا بچہ بڑی احتیاط کے ساتھ دسویں حُکم کی تفصیلات بیان کرتا ہے؟

غلط یا درست

۲۔ دسویں حُکم میں۔

ا۔ کسی اور حکم کی طرف اشارہ نہیں۔

ب۔ دُوسری تختی کی نسبت پہلی تختی کے احکام کے ساتھ اِس کا زیادہ تعلق ہے۔

ج۔ پُورے دس احکام کے بارے میں ہمارا دلی رویّہ کیسا ہونا چاہیئے؟

کونسی بات دُرست ہے؟

۳۔ دسواں حُکم ہمیں سکھاتا ہے کہ خُدا فرمانبرداری کا مطالبہ کرتا ہے یعنی کہ

ا۔ صرف ظاہری۔

ب۔ ظاہری اور باطنی۔

ج۔ صرف اندرونی۔

کونسا جواب درست ہے؟

۴۔ بائبل مقدس کے دو مبشروں کا نام لیں جنہوں نے اِس بات پر زور دیا کہ خُدا کی شریعت خدا سے دلی محبت اور فرمانبرداری کا مطالبہ کرتی ہے؟

____

____

۵۔ قدُرتی اور غیر نو زائیدہ شخص کبھی فکر مند نہیں ہوتا کہ وُہ ظاہرا طور پر بھی خُدا کے دس حکموں کی فرمانبرداری کرے۔

غلط یا درست ________

۶۔ خواہش کرنا یا لالچ کرنا (دُوسرے شخص کے مال پر) ہمیشہ گناہ ہے؟

غلط یا درست ________

بیان کریں ________________

____

____

۷۔ کیا انسان اپنے دل کی ذراسی آمادگی پر قابُو پانے کے لئے ذمہ دار ہے؟ ________

کیا وُہ ایسا کرسکتا ہے؟ ________

بیان کریں ________________

۸۔ حکومت کو چاہیئے کہ وُہ زبردستی دسویں حُکم کی فرمانبرداری کرائے؟

غلط یا درست ________

بیان کریں ________________

____

۹۔ تین وجوہات پیش کریں جو لالچ کو غلط اور الٰہی قناعت کو درست ثابت کرتی ہیں؟

ا۔ ______

ب۔ ______

ج۔ ______

۱۰۔ فلپیوں ۴: ۱۰ لکھیں۔

۱۱۴۔ کیا وہ جو خدا کی طرف رجوع کر چکے ہیں۔ اِن حکموں پر مکمل طور سے عمل کر سکتے ہیں۔

نہیں۔ یہاں تک کہ مقدس ترین شخص نے بھی موجودہ زندگی میں اِس فرمانبرداری کا تھوڑا سا آغاز کیا ہے۔ اِس لئے اُن کی زندگی کا حقیقی مقصد یہ ہے کہ وُہ نہ صرف کچھ بلکہ خُدا کے تمام حکموں کے مطابق زندگی گزاریں۔

اِس سوال اور اگلے سوال میں خُدا کی شریعت کے بارے میں نتیجہ کے طور پر دو (حتمی) بیان ہیں۔ سوال نمبر ۱۱۴ میں خُدا کی شریعت کے بارے میں مسیحی فرمانبرداری کی ترکیب (قسم) بیان کی گئی ہے۔

نفسانی آدمی جو نئے سرے سے پیدا نہیں ہُوا کسی قدر بھی خُدا کی پاکیزہ مرضی پر عمل نہیں کر سکتا۔ رُومیوں ۸: ۷ میں مقدس پولُس کہتا ہے کہ غیر نجات یافتہ

شخص کا دل خُدا کا دُشمن ہے۔ وُہ نہ تو خُدا کی شریعت کے تابع ہے نہ ہو سکتا ہے۔ لیکن سوال میں یہ پُوچھا گیا ہے کہ کیا تبدیل شُدہ یا جس شخص نے نوزائیدگی حاصل کی ہے وُہ خُدا کی شریعت پر مکمل طور سے عمل کر سکتا ہے یا نہیں۔

ہم نے دیکھا ہے کہ خُدا کی کامل فرمانبرداری کے لئے خُدا سے مکمل دِلی محبت اور گُناہ سے مکمل دِلی نفرت کی ضرورت ہے۔ (دیکھئے سوال نمبر ۴، ۵ اور ۱۱۳) چونکہ نوزائیدہ مقدسین کے ساتھ ابھی تک پُرانا انسان ہوتا ہے۔ گُناہ کرنے کی پُرانی فطرت وُہ خُدا کی مکمل فرمانبرداری کرنے کے قابل نہیں۔ سوال نمبر ۶ میں یہ حقیقت بیان کی گئی ہے کہ ہم میں اَب تک اور ہمیشہ ہر قسم کے گُناہ میں گرنے کی رغبت پائی جاتی ہے۔

اِس لئے پاک ترین شخص نے بھی اِس زندگی میں خُدا کی کامل فرمانبرداری کا تھوڑا سا آغاز کیا ہوتا ہے۔ نہایت مقدس مسیحی جیسے کہ رسُول تھے، گنہگار تھے اور کامل نہیں۔ کلامِ مقدس ہمیں نوح کی مے نوشی کے بارے میں بتاتا ہے۔ ایُوب اپنی پیدائش کے دن پر لعنت کرتا ہے۔ (ایُوب ۳: ۱-۲) داؤد کی زناکاری اور قتل (۲۔ سموایل ۱۱ باب) پطرس کا شرمناک انکار خداوند اپنے خُدا سے (لُوقا ۲۲: ۵۴-۶۲) اور مقدس پولُس رسول کا گُناہ آلُودہ سرشت کے بارے میں اقرار رومیوں ۷: ۲۱ جو اُس کے اندر بسی ہُوئی تھی۔

لیکن اگرچہ یہ سچ ہے کہ پاک ترین اور خدا ترس مسیحی بھی ابھی تک اپنے دل میں گناہ رکھتے ہیں اور اُن سے عام گناہ ہوتے رہتے ہیں۔ ۱۔ یُوحنّا ۱: ۸ پھر بھی خدا اُنہیں گنہگار نہیں بلکہ مقدس کہہ کر مخاطب کرتا ہے۔ ایسے لوگ جو نئے سرے سے پیدا ہُوئے ہیں اور خدا کا رُوح اُن میں بسا ہُوا ہے۔ مسیحی بے شک حقیقی اور غیر مشروط طور پہ فرمانبرداری کرتے ہیں۔ مسیحی فرمانبرداری کے بارے میں یہ دو حقائق نوٹ کریں۔

Scanned with CamScanner

۱۔ یہ حقیقی مقصد کے لئے ہوتی ہے یعنی پاکیزہ خیالات الفاظ اور کام کرنے کی گہری اور حقیقی خواہش اِس میں ہوتی ہے۔ فقیہہ اور فریسی جو محض ظاہری پاکیزگی میں خُوش تھے۔ اُن کے برعکس حقیقی مسیحی راستبازی کے لئے گہری اور دلی بھُوک رکھتے ہیں اور داؤد کے الفاظ کے مطابق (زبُور ۴۲: ۱) اُس کی رُوح خُدا کے لئے ترستی ہے۔ مقدس پولُس فلپیوں ۳: ۱۴ میں کہتا ہے کہ اُس نشان کی طرف دَوڑا ہُوا جاتا ہُوں تاکہ مسیح میں خُدا کی عظیم بُلاہٹ کے انعام کو حاصل کروں۔

حقیقی مسیحی ہر چیز کو ترک کر دیتے ہیں کہ اپنے مبارک منجی اور خداوند یسُوع مسیح کی فرمانبرداری کریں جیسے کہ دوڑ میں حصہ لینے والے کے سامنے ایک مقصد ہوتا ہے کہ وہ مقررہ نشان تک پہنچے۔

۲۔ یہ کامل فرمانبرداری ہے یعنی کہ اس میں حقیقی مسیحی خدا کے آئین اور احکام میں چن نہیں لیتا ہے جو اُسے پسند ہیں فرمانبرداری کے لئے چُن نہیں لیتا لیکن اُس کی خواہش ہوتی ہے کہ چناؤ کے بغیر خُدا کے سب احکام اور کلام پر عمل کرے۔ وہ چاہتا ہے کہ خدا کے تمام مطالبات کو پُورا کرے۔ اِس لئے کہ خدا اِن کا مطالبہ کرتا ہے۔ ہمیں خدا کے تمام کلام کی قدر کرنی چاہئے کیونکہ ہم خدا سے محبت رکھتے ہیں اور ہماری خُوشی اِس بات میں ہے کہ اپنی پسند اور ناپسند کو چھوڑ کر اُس کی مرضی کو پورا کریں۔ مسیحی فرمانبرداری مکمل فرمانبرداری ہے۔ اگرچہ یہ کبھی کامل نہیں ہوتی۔

اِس سوال کے ساتھ اُس غلط نظریئے کا ذکر بھی کرنا چاہیئے جو آج کل بہُت سے مسیحی رکھتے ہیں کہ وہ اِس زندگی میں کمال کے درجہ تک پہنچ سکتے ہیں یا مکمل طور پر تقدیس حاصل کر سکتے ہیں جسے وہ خُدا کے فضل کا دُوسرا کام سمجھتے ہیں۔ اصلاح کے زمانے میں (Ana Baptist) اینا بپٹسٹ لوگوں کی یہ تعلیم تھی اور بعد میں جان وسلی جو کہ میتھوڈسٹ چرچ کا بانی تھا یہ تعلیم دی۔ پینتی کاسٹل کلیسیائیں بھی یہ تعلیم دیتی ہیں۔ یہ لوگ مندرجہ ذیل آیات کو استعمال کر کے کہتے ہیں۔ (متی ۵: ۸؛ فلپیوں ۳: ۱۵؛ ۱۔یوحنا ۳: ۶، ۹؛ ۵: ۱۸) کہ ایک مسیحی رُوحانی طور پر اِس زندگی میں مکمل تقدیس حاصل کر سکتا ہے۔ اور وہ گناہ نہیں کر سکتا ہے۔ ایک انجیلیکل برودن پاسٹر

نے اپنے خط میں یہ کہا کہ خُدا نے مجھے اپنے فضل سے بچایا اور تین سال کے بعد مجھے وِسلی جیسا پاکیزگی کا تجربہ بخشا۔ یعنی ۸ اگست ۱۹۴۹ء میں مجھے پاک دل کی نعمت عطا کی اور میں نے قریباً ایک گھنٹہ اِس رُوح کو تبدیل کرنے کی وجہ سے اپنی گاڑی کو سڑک کے کنارے کھڑا رکھا۔ وہ اپنا تجربہ یُوں بیان کرتا ہے۔ خُدا نے اچانک اپنی رُوح مجھ پر نازل کی اور میرے سر سے پاؤں تک لہریں دوڑنے لگیں اور میری آنکھیں ایک دم آنسوؤں سے بھر گئیں۔

اِس قسم کی گواہی کے بارے میں ہم کیا کہیں؟

۱۔ یہ جذباتی تجربہ جو بعض دفعہ مسیحی اپنی زندگی میں محسوس کرتے ہیں۔ ثابت نہیں کرتا کہ گناہ مکمل طور پر اُن کے دل سے نکال دیا گیا ہے۔

۲۔ خدا کا کلام صفائی سے بیان کرتا ہے کہ نہایت پاک شخص بھی پُرانی گناہ آلودہ فطرت رکھتے ہیں۔ (اُوپر دی گئیں مثالیں دیکھیں)

۳۔ وہ جو دعوے کرتے ہیں کہ اُن کی زندگی میں کوئی گناہ نہیں۔ وہ اپنے آپ کو دھوکا دیتے ہیں۔ ۱۔یوحنا ۱: ۸۔ مقدس یُوحنا رسُول اِس حقیقت میں اپنے آپ کو شامل کرتا ہے۔ مسیح خداوند نے ہمیں سکھایا ہے کہ ہر روز معافی کے لئے درخواست کریں۔ جیسے کہ ہم اپنی روزانہ روٹی کے لئے دُعا کرتے ہیں۔ (متی ۶: ۱۱، ۱۲) کامل طور پر پاک ہونے والوں کے دل میں گناہ کا صحیح تصور نہیں ہے۔ وہ دسویں حکم کو بھُول جاتے ہیں۔ جس میں لالچ اور رُوحانی غرور کی طرف ذرا سی آمادگی کی بھی مذمت کی گئی ہے۔

۴۔ جو آیات وہ اِس بات کو ثابت کرنے کے لئے پیش کرتے ہیں کہ انسان موجودہ زندگی میں کمال حاصل کر سکتا ہے۔ یہ ثابت نہیں کرتیں کہ انسان کامل طور پر گناہ سے مبرا ہو سکتا ہے بلکہ وہ تعلیم دیتی ہیں کہ ہم مسیح میں کامل

ہ اور رُوح القدس ہم میں رہ کر مکمل طور پر ہمارے بدن اور رُوح کی تقدیس کرے گا۔

۱۔ یُوحنا ۳: ۹ اور ۵: ۱۹ کا مطلب یہ ہے کہ خدا کے فرزندوں کی خُوشی اِس بات میں نہیں کہ وُہ گناہ کرتے رہیں اور یہ نہیں کہ اُن سے کبھی گناہ سرزد نہیں ہوتا۔ ۱۔ یُوحنا ۲: ۱ میں یہ تعلیم دی گئی ہے۔

مسیحی ایماندار مقدس شخص ہے۔ وُہ خُدا اور اُس کی مرضی سے محبت رکھتا ہے اور وُہ روزانہ خُدا کے فضل پر بھروسہ رکھتا ہے کہ وُہ اُسے اور زیادہ فرمانبردار اور پاک بنائے۔ لیکن وُہ کبھی اپنی راستبازی پر بھروسہ نہیں کرتا بلکہ خُدا کے سامنے اُس کی واحد پناہ گاہ اُس نجات دہندہ یسُوع مسیح کی راستبازی ہے اور اُس کا لگاتار نوحہ یہ ہے۔ ہائے میں کیسا کمبخت آدمی ہُوں۔ اِس موت کے بدن سے مجھے کون آزاد کرے گا۔ رُومیوں ۷: ۲۴

نمبر ۱۱۴ پر سوالات

۱۔ سوال نمبر ۱۱۴ اور ۱۱۵ میں بیان کیا گیا ہے؟

____

____

۲۔ سوال نمبر ۱۱۴ بہت ضروری ہے کیونکہ اِس میں بیان کیا گیا ہے کہ خُدا کی شریعت کی فرمانبرداری کس طرح کی ہونی چاہیئے۔ اِس میں ہمیں تربیت دی گئی ہے؟

ا۔ جو کُچھ ہم حاصل کرتے ہیں وُہ نامکمل ہے ______________

____

ب۔ ہمارا مقصد یعنی جو کُچھ ہم چاہتے ہیں ______________

____

۳۔ خُدا کی کامل فرمانبرداری کے لیئے خُدا سے کامل ______________
اور گناہ سے کامل ______________ کی ضرورت ہے۔

۴۔ پُرانے اور نئے عہدنامہ کے کئی مقدس لوگوں نے مَوجُودہ زندگی میں کاملیت کو حاصل کیا؟

غلط یا دُرست ______________

۵۔ نوزائیدہ مسیحی کہلاتے ہیں۔
ا۔ مقدس لوگ کیونکہ وُہ گناہ نہیں کرتے۔
ب۔ گنہگار کیونکہ وُہ ابھی تک گناہ سے محبت رکھتے ہیں۔
ج۔ مقدس کیونکہ وُہ پاکیزگی سے محبت رکھتے ہیں۔
کونسا جواب دُرست ہے؟

۶۔ تقدیس کی تعلیم یہ ہے۔ دُرست جواب کے نیچے لکیر لگائیں۔
ا۔ مسیحی یسُوع مسیح میں راستباز ٹھہرائے جاتے ہیں۔
ب۔ مسیحی پاکیزہ زندگی میں زیادہ ترقی کرتے جاتے ہیں۔
ج۔ مسیحی چاہتے ہیں کہ وُہ رُوح القدس کے ذریعے کامل فرمانبرداری کے درجے تک پہنچیں۔
د۔ مسیحی موت سے پہلے اِس حالت تک پہنچ جاتے ہیں کہ وُہ گناہ نہ کر سکیں۔
ر۔ مسیحیوں کو فضل کا دُوسرا حصہ ملے جو اُنہیں اِس قابل

بنائے کہ اُن کا دل مکمل طور پر پاک ہو۔

۷۔ اقراری مسیحی جو خدا کی خوشخبری اور شریعت سے محبت کا دعویٰ کرتا ہے اور کسی آزاد خیال کلیسیا کا ممبر بنا رہتا ہے۔ وُہ حکم کے مطابق

۸۔ کاملیت حاصل کرنے کا کیا مطلب ہے؟

چند گروہوں کا ذکر کریں جو اِس تعلیم کے حامی ہیں؟

۹۔ دو وُجوہات پیش کریں جن کے مطابق کاملیت کا نظریہ کلام کے مطابق نہیں ____

۱۰۔ ا۔یُوحنا ۲:۴،۵ لکھیں۔

۱۱۵۔ خدا ہمیں کیوں دس احکام پر عمل کرنے کے لئے سختی سے حکم دیتا ہے جبکہ کوئی شخص اِس زندگی میں اِن پر عمل نہیں کر سکتا۔

پہلے اِس لئے کہ مُوجُودہ زندگی میں ہم زیادہ سے زیادہ اپنی گُناہ آلُودہ فطرت کے بارے میں سیکھ سکیں اور زیادہ سنجیدگی سے گناہوں کی مُعافی اور مسیح میں راستبازی کے طالب ہوں اور دُوسرے یہ کہ ہم بہُت سرگرم ہو کر بلاناغہ رُوحُ القُدس کے فضل کے لئے خُدا سے درخواست کریں تاکہ ہم زیادہ سے زیادہ خُدا کی شبیہ پر نئے بنتے جائیں اور اِس زندگی کے بعد کاملیت کے درجے تک پہنچیں۔

خُدا کی شریعت کے بارے میں یہ آخری سوال (جو سوال نمبر ۹۲ سے شرُوع ہُوا) مسیحی تجربہ میں ہمیں شریعت کے دو کاموں کے بارے میں بتاتا ہے۔

پہلے یہ کہ بے ایمان لوگ خُدا کی شریعت کے مطالبات کو سُن کر اپنے گُناہ کے بارے میں قائل ہوں۔ جیسے کہ رُومیوں ۳:۲۰ میں لکھا ہے کہ شریعت سے تو گُناہ کی پہچان حاصل ہوتی ہے۔ پھر قائل شُدہ گنہگار کی نجات کے

لئے شریعت مسیح تک راہنمائی کرتی ہے۔ گلتیوں ۳: ۲۴

جو کچھ گنہگاروں کے لئے سچ ہے۔ مقدسوں کے لئے بھی سچ ہے
شریعت ہمیشہ ہمیں سکھاتی رہتی ہے کہ ہم گنہگار ہیں اور مسیح کی طرف گناہوں
کی معافی کے لئے راہنمائی کرتی رہتی ہے۔ شریعت کا پہلا مقصد یہ ہے کہ
خُدا کے پاکیزہ مطالبات سے ہمیں آگاہ کرے تاکہ ہم دیکھ سکیں کہ خُدا کے
جلال کو مکمل طور پر ظاہر کرنے میں کتنی کمی ہم میں پائی جاتی ہے۔ (رُومیوں ۳: ۲۳)
خُدا کا کبھی یہ ارادہ نہیں تھا کہ شریعت نجات کا ذریعہ بنے یا انسان فرمانبرداری
کے ذریعے ہمیشہ کی زندگی حاصل کرے۔ بلکہ یہ ایک آئینہ ہے۔ (یعقوب ۱: ۲۳)
جو ہمیں دکھاتا ہے کہ ہم گندے ناپاک اور گنہگار ہیں اور ہمیں ہر روز رُوحانی
طور پر پاکیزگی کی ضرورت ہے۔ یہ پاکیزگی شریعت (آئینے) کے
وسیلہ سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ مسیح اور اُس کا رُوح اُس کے خون کے وسیلے
جو اُس نے صلیب پر بہایا ہمیں پاک کرتا رہتا ہے۔ مقدس پولُس کہتا ہے کہ
شریعت اچھی ہے بشرطیکہ انسان اُسے شریعت کے طور پر کام میں
لائے۔ (۱۔تیمتھیُس ۱: ۸)

شریعت کا پہلا فائدہ یہ ہے کہ ہم اِس کے ذریعے سیکھتے ہیں کہ ہمارے
خیالات، الفاظ اور کام کس قدر گناہ آلودہ ہیں۔ جب ہم روزانہ خُدا کے کلام
پر غور کرتے ہیں تو نہ صرف ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم نے کس قدر غلط کام
کئے ہیں بلکہ ہم اور زیادہ سیکھتے ہیں کہ کتنے کام ہیں جو ہمیں کرنے چاہئے تھے
اور ہم نے نہیں کئے۔ ہم مسیح کی خدمت کے لئے کن کاموں کو کرنے میں ناکام
رہے ہیں۔ شریعت ہمیں گناہ کے بارے میں قائل کرتی ہے اور صرف مسیح
کی طرف ہماری راہنمائی کرتی ہے تاکہ اُس کی راستبازی کو حاصل کریں۔

۲۔ شریعت کا دُوسرا فائدہ جو مُثبتی صُورت میں ایماندار کی زندگی
میں پایا جاتا ہے وُہ یہ ہے کہ شریعت دکھاتی ہے کہ خُدا کیا چاہتا ہے
کہ ہمارے دل اور زندگی میں ہو۔ (مکمل) مسیحی کی زندگی کا مقصد یہ ہے کہ
وُہ اپنے سر یعنی مسیح کی مانند ہو۔ مقدس پولُس کہتا ہے کہ خُدا نے اِس لئے
اپنے لوگوں کو نجات دی ہے کہ وُہ اُس کے بیٹے کے ہمشکل ہوں (رُومیوں
۸: ۲۹) اور مقدس پولُس کے ساتھ ہم اپنے دلوں میں یہ کہتے ہیں "یہ غرض
نہیں کہ مَیں پا چکا یا کامل ہو چکا ہُوں بلکہ اُس چیز کے پکڑنے کے لئے
مَیں دوڑا ہُوا جاتا ہُوں۔ جس کے لئے مسیح نے مجھے پکڑا تھا۔ ہمارا نصب العین
ہے "کاملیت کو حاصل کرنا" اور اگرچہ ہم اِس زندگی میں کامل نہیں ہوں گے۔
تاہم ہمیں اِس زندگی میں کاملیت کے درجہ تک پہنچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔
ہم کس طرح دل اور زندگی کی کاملیت کی تلاش کرتے ہیں؟ کتابچہ اِس کا جواب
دیتا ہے کہ ہم سرگرم ہو کر خُدا سے رُوح القدُس کا فضل مانگیں۔ مسیح کا
رُوح ہماری تقدیس کرتا ہے۔ خُدا کی شریعت کے مطابق زندگی گزارنے
کی طاقت دیتا ہے؟ رُومیوں ۸: ۴

ہم دیکھتے ہیں کہ مسیحی تجربہ میں شریعت کے دو فوائد ہیں۔

ا۔ منفی طور پر شریعت ہمارے گناہ اور کمزوریاں ہم پر ظاہر
کرتی ہے۔

ب۔ مثبتی طور پر یہ ہمارے سامنے کاملیت تک پہنچنے کا ایک
نشان پیش کرتی ہے جو کہ نہایت پاک خُدا ہمارے بارے میں
چاہتا ہے کہ ہم اُس کے بے انتہا فضل سے اُس کی مانند
پاک ہوں۔ (۱۔پطرس ۱: ۱۵-۱۶)

اس لئے خُدا کی شریعت کی بار بار یاد دہانی بہت ضروری ہے۔ اپنی جوانی میں شریعت کے بارے میں سیکھیں اور کلیسیا کے سامنے اِسے متواتر پڑھنا چاہئے۔ ہماری دُعا ہمیشہ یہ ہو۔ "میری آنکھیں کھول دے تاکہ مَیں تیری شریعت کے عجائب دیکھ سکوں"۔ (زبُور ۱۱۹ : ۱۸) شریعت کی پابندی سختی سے ہم پر لگائی گئی ہے۔

نمبر ۱۵ پر سوالات

۱۔ سوال نمبر ۱۵ ہمیں بتاتا ہے ____________

____

____

۲۔ علم الٰہی کا نیا طرزِ عمل جو ڈیسپنشل ازم (Dispensationalism) کہلاتا ہے۔ یہ سکھاتا ہے کہ ایماندار شریعت کے ماتحت نہیں بلکہ صرف فضل کے ماتحت (رُومیوں ۶ : ۱۴)

غلط یا درست ____________

بیان کریں ____________

____

۳۔ خُدا ہم سے شریعت کی مکمل فرمانبرداری کا مطالبہ نہیں کرتا کیوں کہ یہ ناممکن ہے؟

غلط یا دُرست ____________

بیان کریں ____________

____

____

۴۔ ہماری مسیحی زندگی میں شریعت کے دو مقاصد ہیں۔

و۔ ہمیں دکھانا کہ ____________

ب۔ ہمیں ____________ کا مقصد دکھانا۔

۵۔ شریعت ایک ____________ کی مانند ہے۔ یعقوب ۱ : ۲۳

جس کا مطلب ہے کہ شریعت۔

و۔ ظاہر کرتی ہے۔

ب۔ گناہوں کو دُور کرتی ہے۔

کونسا جواب دُرست ہے؟

۶۔ شریعت کا نامناسب استعمال کیا ہے؟

____

____

۷۔ مندرجہ ذیل کے جوڑ بتائیں۔

خُدا کی شریعت	شریعت نہیں صرف فضل
ڈیسپنشن لسٹ امتحانی پرچہ کو ماننے والا	ہماری رُوحانی قوّت مہیا کرتی ہے۔
مقدس پولوس کی خواہش	کاملیت کا مقصد
رُوح القدس	شریعت کی سخت پابندی ہم پر لگائی گئی ہے۔
اِس زندگی کے بعد	مسیح کی کاملیت کو پکڑ لیں۔

۸۔ ترکِ فضل کے گناہ کیا ہیں؟

____

____

۹۔ دس احکام عام عبادت کے موقعہ پر پڑھنے چاہئیں۔ ________

غلط یا دُرست

____

بیان کریں

____

____

۱۰۔ زبُور ۱۱۹: ۴-۵ لکھیں۔

۱۱۶۔ دُعا مسیحیوں کے لئے کیوں ضرُوری ہے؟

کیونکہ یہ شُکرگزاری کا ایک بڑا حصّہ ہے جو خداوند چاہتا ہے کہ ہم اُس کے سامنے پیش کریں کیونکہ خُدا صرف اُنہیں اپنا فضل اور رُوحُ القُدس دیتا ہے جو سچے دل اور بلاناغہ نہایت عاجزی سے مانگتے رہتے ہیں اور اُن کے لئے شُکرگزاری پیش کرتے ہیں۔

شریعت جو ہمیں بتاتی ہے کہ ہم کس طرح فرمانبرداری اور شُکرگزاری کے ساتھ خُدا کی خدمت کریں۔ اِس کا بڑی احتیاط اور محنت کے ساتھ بیان کرنے کے بعد ختم کرنے سے پہلے کتابچہ دُعا کے مضمون کا بیان کرتا ہے۔

کتابچہ بیان کرتا ہے کہ دُعا شکرگزاری کا بڑا حصّہ ہے۔ شریعت اور دُعا مل کر ہماری شکرگزار اور تقدیس شدہ زندگی کو بناتی ہیں۔ ہم شریعت یا دُعا کے ذریعے راستباز نہیں ٹھہرائے جاتے لیکن ہم اِس لئے راستباز ٹھہرائے جاتے ہیں اور تبدیل کئے جاتے ہیں کہ فرمانبردار ہوں اور دُعا کریں۔ شریعت کے لئے ہماری فرمانبرداری دُعائیہ فرمانبرداری ہونی چاہیئے اور خُدا سے ہماری یہ دُعا ہو کہ وُہ ہمیں مرضی پر چلنے اور اپنی شریعت کی فرمانبرداری کے لئے فضل عطا کرے۔

سوال نمبر ۱۱۶ اور ۱۱۷ مسیحی دُعا کے مضمُون کے لئے نہایت ضرُوری دیباچہ پیش کرتے ہیں اور کتابچہ کے باقی حصّہ میں دُعا ربّانی کا بیان پیش کیا گیا ہے۔ خُدا کی تعظیم کے لئے مکمل نمونہ کی دُعا کی۔

سوال نمبر ۱۱۶ ہمیں بتاتا ہے کہ دُعا کی ضرُورت کیا ہے۔ اور سوال نمبر ۱۱۷ میں بیان کیا گیا ہے کہ دُعا کتنی قسم کی ہوتی ہے۔

اِس سوال کے مطابق دو بُنیادی وجُوہات کے باعث مسیحیوں کے لئے دُعا کرنا بہُت ضرُوری ہے۔

۱۔ یہ شُکرگزاری کا ایک بہُت بڑا حصّہ ہے۔ یہ ہمارے لئے خُدا کی شُکرگزاری کا ایک بہُت بڑا وسیلہ ہے۔ یہ سچ ہے کہ خُدا کی شُکرگزاری کے لئے ہم اُس کے اور دوسروں کے سامنے پاک اور محبت سے معمُور زندگی گزارتے ہیں۔ لیکن دُعا میں شخصی طور سے خُدا کو بتلاتے ہیں کہ ہم شُکرگزار ہیں۔ وُہ سب سے پہلے یہ چاہتا ہے کہ ہم اُسے بتائیں کہ ہمارے دِل میں کیا ہے۔ ہم شُکرگزار کوڑھی کے بارے میں پڑھتے ہیں کہ شفا کی نعمت حاصل کرنے کے بعد وہ واپس آیا اور مسیح کے پاؤں پر گر کر اُونچی آواز کے ساتھ خُدا کی تمجید اور اُس کا شُکر کرنے لگا۔ لُوقا ۱۷: ۱۵-۱۶

زبور نویس کہتا ہے کہ اے میری جان تُو خداوند کے پاک نام کو مبارک کہہ اور اُس کی کسی نعمت کو فراموش نہ کر۔ حقیقت میں صرف مسیحی خُدا سے دُعا کر سکتے ہیں۔ اور ہر ایک حقیقی مسیحی دُعا کرتا ہے۔ دُعا کرنے والا مسیحی حقیقت میں بالکل مسیحی نہیں ہوتا۔ خُدا چاہتا ہے کہ اُس کے لوگ دُعا کریں اور اُس کا پاک رُوح ہم میں رہ کر ہمیں دُعا کرنا سکھاتا ہے۔ جب تُو نے فرمایا میرے دیدار کے طالب ہو تو میرے دل نے تجھ سے کہا۔ اَے خداوند مَیں تیرے دیدار کا طالب رہوں گا۔ (زبور ۲۷: ۸) تعریف و تمجید کی دُعا خُدا کی تعظیم کا سب سے بڑا وسیلہ ہے جو ہم اُس کے سامنے پیش کر سکتے ہیں۔

۲۔ یہ ایک وسیلہ ہے جس کے ذریعے سے خُدا ہمیں اپنا فضل اور رُوح القدس دیتا ہے۔ خُدا ہمیں اپنا فضل دینے کا وعدہ کرتا ہے۔ لیکن وُہ بغیر مانگے نہیں دیتا۔ بیشک خُدا ہماری ضروریات کو ہم سے بہتر جانتا ہے۔ متی ۸:۱۶۔ لیکن پھر بھی وُہ چاہتا ہے کہ ہم اُس سے مانگیں اِس سے پہلے کہ وُہ ہماری ضروریات کو پُورا کرے۔ خداوند یسوُع مسیح نے دو تمثیلوں کے ذریعے سکھایا ہے کہ خُدا چاہتا ہے کہ ہم اُس سے مانگیں۔ اُس سے پہلے کہ وُہ ہماری ضروریات کو پُورا کرے۔ خداوند یسوُع مسیح نے دو تمثیلوں کے ذریعے سکھایا ہے کہ خُدا چاہتا ہے کہ ہم اُس سے مانگیں۔ اِس سے پہلے کہ وُہ اپنا فضل عطا کرے وُہ چاہتا ہے کہ اُس کے لوگ اُس سے دُعا کریں۔ لُوقا ۱۱: ۵-۱۳ تک میں بار بار مانگنے والے دوست کی تمثیل ہے۔ اِس سے ہم سیکھتے ہیں کہ اگر ہم خُدا سے بار بار مانگیں تو وُہ ہمیں اپنے پاک رُوح دینے کے لئے تیار ہو گا۔ (آیات ۸ و ۱۳) لُوقا ۱۸: ۱-۸ تک بار بار مانگنے والی بیوہ کا ذکر ہے۔ جو مہربانی کے لئے اِس قدر اصرار کرتی تھی کہ آخر کار

جو کچھ وُہ چاہتی تھی اُسے مل گیا۔ پس کیا خُدا اپنے برگزیدوں کا انصاف نہ کرے گا جو رات دن اُس سے فریاد کرتے ہیں۔ اگرچہ وُہ دیر تک اُن کے لئے صبر کرتا ہے۔ (آیت ۷) اگرچہ یہ ہمیں عجیب معلوم ہوتا ہے۔ لیکن خُدا چاہتا ہے کہ ہم لگاتار اُس سے مانگتے، اُس کی تلاش کرتے اور اُس کا دروازہ کھٹکھٹاتے رہیں۔ جب تک کہ وُہ ہماری خواہش کے مطابق ہمیں نہ دے۔ ہر لمحہ اور ہر روز ہمیں سب سے زیادہ کس بات کی ضرورت ہے۔ (لُوقا ۱۱: ۹، ۱۰)

ہمیں یسوُع مسیح کے رُوح کی ضرورت ہے۔ وُہ خدا کی طرف سے ہمارے لئے سب سے بڑا تحفہ ہے۔ وُہ اپنے ساتھ خُدا کا فضل اور مدد لاتا ہے۔ اور وُہ ہمارے لئے خُدا کی سب نعمتوں کی تقدیس کرتا ہے۔ ہمیں ہر روز خُدا سے منّت کرنی چاہیئے کہ وُہ ہمیں اپنا رُوح اور فضل عطا کرے۔

کیا آپ کے لئے اُتنی ہی ضروری ہے جتنی کہ خوراک اور ہَوا۔ یعنی آپ کی زندگی کا ایک اہم حصّہ۔

نمبر ۱۱۶ پر سوالات

۱۔ دُعا کا کیا تعلق ہے؟

ا۔ ہماری تصدیق کے ساتھ۔

ب ۔ ہماری تقدیس کے ساتھ ۔

ج ۔ ہماری شکرگزاری کے ساتھ ۔

۲۔ خُدا کی پاک شریعت اور مرضی کی فرمانبرداری ______ ہونی چاہیئے۔ اور خُدا کے سامنے ہماری دُعا یہ ہونی چاہیئے ______ اُس کی پاک شریعت ______

______

______

۳۔ سوال نمبر ۱۱۶ اور ۱۱۷ ______ دیتے ہیں ______ دُعا کے مضمون کے بارے میں۔

______ سوال نمبر ۱۱۶ ______

______ بیان کریں۔

۴۔ دو بُنیادی وجوہات جن کے سبب سے دُعا ہر مسیحی کے لِئے ضروری ہے یہ ہیں۔

ا ______

ب ______

۵۔ اگر خُدا دیکھتا ہے کہ ہم پاک اور محبت کی زندگی گزارتے ہیں تو یہ اُس کی شکرگزاری کے لِئے کافی ہے؟

غلط یا دُرست ______

بیان کریں ______

______

______

۶۔ مسیحی بغیر دُعا کے۔

ا ۔ ایک متضاد بات ہے۔

ب ۔ ایک افسردہ شخص۔

ج ۔ ناممکن بات۔

د ۔ اِن دنوں میں بہت عام ہے۔

کونسا جواب دُرست ہے؟

۷۔ لُوقا ۱۱: ۸ میں بے حیائی کا کیا مطلب ہے؟

______

______

۸۔ رُوح القدس ہمیں۔

ا ۔ دُعا کرنے کے لائق بناتا ہے۔

ب ۔ رُوح القدس کو حاصل کرنا ہماری دُعا کا سب سے بڑا مقصد ہے۔

ج ۔ وُہ حقیقی دُعا میں ہمیشہ حاضر نہیں ہوتا۔

د ۔ وُہ ہماری دُعا کا سب سے اچھا جواب ہے۔

کونسا جواب درست ہے؟

۹۔ خدا ہمیں ہمارے مانگنے سے بڑھ کر دینے کے لِئے تیار ہے۔ لیکن اگر ہم اُس سے مانگنے کی پرواہ نہیں کرتے تو وُہ ہمیں نہیں دے گا۔

غلط یا درست ______

۱۰۔ استثنا ۴: ۲۹ لکھیں

______

۱۱۷۔ کِس قسم کی دُعا خدا کو منظور ہے اور وُہ اُس کو سُنے گا؟

پہلے یہ کہ ہم اپنے پُورے دِل سے حقیقی اور واحد خُدا سے دُعا کریں۔ جس نے اپنے آپ کو اپنے کلام میں ظاہر کیا ہے اور جن باتوں کا اُس نے حُکم دیا ہے کہ ہم اُس سے مانگیں۔ دُوسرے یہ کہ ہم پُوری طرح سے اپنی ضرُورت اور مصیبت کو جانیں تاکہ اُس کی اعلیٰ شان و شوکت کے سامنے ہم اپنے آپ کو خاکسار بنائیں۔ تیسرے یہ کہ ہم پُورا یقین کریں کہ وُہ ہماری نااہلیت کو جانتے ہُوئے بھی اپنے بیٹے ہمارے خداوند یسُوع مسیح کی خاطر ہماری دُعا سُنے گا جیسے کہ اُس نے اپنے کلام میں وعدہ کیا ہے۔

کیا آپ نے ایسی دُعا سُنی ہے جو حقیقت میں دُعا معلوم نہیں ہوتی تھی۔ کیا آپ اپنے گزشتہ زمانے کی دُعا کو یاد کر سکتے ہیں جس کے بارے میں آپ محسوس کرتے ہیں کہ وُہ حقیقت میں دُعا نہ تھی۔ شاید ہم اپنے گزشتہ زمانے کی بعض دُعاؤں کے بارے میں شرمسار بھی ہُوں۔

دُعا کبھی رٹی ہُوئی نہیں ہونی چاہیئے بلکہ یہ ہمیشہ دل سے نکلنی چاہیئے اور دل کی مخلص خواہش ہونی چاہیئے جیسے کہ خُدا کی مرضی کے بارے میں کلام مقدس میں سکھایا گیا ہے یا جو کُچھ خُدا نے ہم سے کہا ہے اِس کا اظہار دُعا میں ہونا چاہیئے اور ہمیں جو اُس کے سامنے دلیری ہے اِس کا سبب یہ ہے

کہ اگر اُس کی مرضی کے موافق کُچھ مانگتے ہیں تو وُہ ہماری سُنتا ہے۔ سو دُعا حقیقت میں ایک رُوحانی ہُنر ہے۔ اور جُونہی ہم خُدا کے کلام کو سیکھتے اور کلام کے مطابق اُس سے باتیں کرتے ہیں۔ یہ ہُنر مکمل ہوتا جاتا ہے۔ رسُولوں کو اِس بات کی ضرُورت تھی کہ وُہ دُعا کرنا سیکھیں۔ اِسی طرح ہر مسیحی کو اِس کی ضرُورت ہے۔ (لُوقا ۱۱:۱؛ رُومیوں ۸:۲۶۔۲۷) خُدا کے کلام کے مطابق رُوح القُدس ہمیں سکھاتا ہے کہ ہم کس طرح اور کن باتوں کے لیئے دُعا کریں۔

اِس سوال میں حقیقی دُعا کی اصلیت بیان کی گئی ہے۔ حقیقی دُعا جِسے خُدا سُن کر جواب دیتا ہے۔ اِس میں تین باتوں کا ہونا لازمی ہے۔

۱۔ سارے دِل سے خُدائے ثالُوث کے سامنے دُعا کرنی چاہیئے جیسے بائبل مقدس نے ظاہر کیا ہے۔ ایسی دُعا جس میں خُدائے بائبل کی حاکمیت کو نہیں پہچانا جاتا یا جو خدائے ثالُوث کے نام سے نہیں کی جاتی۔ وُہ جھُوٹی دُعا ہے۔ اِس لیئے یہُودیوں اور جدید خیالات کے لوگوں اور مسیح کی اُلُوہیت کا انکار کرنے والوں کی دُعائیں۔ جھُوٹی دُعائیں ہیں۔ رومن کیتھولک لوگوں کی دُعا مقدسہ مریم یا دیگر مقدسوں کے نام جھُوٹی دُعا ہے۔ ہم باپ کے سامنے بیٹے کے نام اور رُوحُ القُدس کے فضل سے دُعا کریں۔ خُدا کے سامنے پُورے دِل سے یعنی سچائی سے اور اُس کا یقین کرتے ہُوئے دُعا کریں۔ خُدا شکی یا دو دلوں سے نفرت کرتا ہے۔ (یعقوب ۱:۶،۷) ہمیں یہاں یہ بھی یاد دلایا جاتا ہے کہ ہم خُدا سے وُہ سب کُچھ مانگیں جس کا حُکم اُس نے ہمیں دیا ہے۔ جب ہم خداوند کی سکھائی ہُوئی دُعا پر غور کریں گے تو اِس محاورے کا مفصل بیان یہاں کیا جائے گا۔ دیکھیئے سوال ۱۱۸

۲ ۔ دُعا حلیمی اور تائب دل سے کرنی چاہیئے۔ شخصی راستبازی کے رویہ یا خوداعتمادی اور غرور سے دُعا کرنا۔ دُعا کی اصلیت کے خلاف چلنا ہے۔ دُعا کرنا الٰہی حاکمیت کے سامنے اِس بات کا اقرار کرنا ہے کہ میں گنہگار اور نالائق شخص ہوں اور اِس قابل نہیں کہ خُدا کوئی اچھی چیز مجھے دے اور میرا پُورا بھروسہ خُدا کے رحم پر ہے۔ فریسی اور گنہگار کی دُعا کی کہانی (لُوقا ۱۸: ۹-۱۴) اِس فرق کو بیان کرتی ہے جو شخصی راستبازی اور گناہوں کی وجہ سے اپنے آپ کو مُجرم ٹھہرانے کی دُعا میں پایا جاتا ہے۔

۳ ۔ دُعا کی بُنیاد صرف یِسُوعؔ مسیح کی اہلیت اور قُربانی کے فوائد پر ہونا چاہیئے۔ خُدا اور انسان کے درمیان صرف یِسُوعؔ مسیح ہی درمیانی ہے اور صرف وُہی ہمارا سردار کاہن ہے جو باپ کے سامنے ہماری شفاعت کے لئے ہمیشہ زندہ ہے۔ (عبرانیوں ۷: ۲۵) میرے وسیلے کے بغیر کوئی باپ کے پاس نہیں آسکتا۔ (یُوحنّا ۱۴: ۶) کیا اِس کا یہ مطلب ہے کہ ہر دُعا کے بعد ہمیں یِسُوعؔ مسیح کا نام لینا چاہیئے۔ یہ ضرُوری تو نہیں۔ لیکن اِس کا یہ مطلب ہے کہ ہر دُعا میں ہمیں اِس بات کا احساس ہونا چاہیئے کہ خدا صرف یِسُوعؔ مسیح کے وسیلے سے ہماری دُعا کو سنتا ہے اور وُہی ہمارا سردار کاہن ہے۔ جس نے ہمیں مخلصی دی ہے اور ہمیں باپ کے پاس لاتا ہے۔

ہر حقیقی دُعا میں یہ تین خُوبیاں پائی جاتی ہیں۔ دُعا کے مختلف پہلو ہیں یعنی تمجید و تعریف، اقرار، شُکر گزاری اور مناجات۔ لیکن کسی خاص دُعا کا جو بھی مضمون ہو۔ خواہ یہ لمبی یا چھوٹی ہو۔ یہ حلیمی اور فروتن دل سے جلالی اور عظیم خُدا کے سامنے یِسُوعؔ مسیح کے وسیلہ سے کرنی چاہیئے جو اکیلا درمیانی اور باپ کے پاس ہماری شفاعت کرنے والا ہے۔

ہم اکثر دُعا کرتے ہیں۔ لیکن کتنی دفعہ ہم حقیقت میں دُعا کرتے ہیں۔

نمبر ۱۱۷ پر سوالات

۱۔ سب دُعائیں اچھی ہوتی ہیں اور کسی کو دُعا پر نکتہ چینی نہیں کرنی چاہیئے؟
غلط یا دُرست

۲ ۔ کس قسم کی دُعا خُدا قبول کرتا ہے۔

ا ۔ جو دل سے ہو۔

ب ۔ جس کی گرامر اچھی ہو۔

ج ۔ خُدا کے نام سے ہو۔

د ۔ جس کی بُنیاد خُدا کے وعدوں پر ہو جو اُس کے کلام میں پائے جاتے ہیں۔

ر ۔ ہمیشہ خداوند یِسُوعؔ مسیح کے نام سے کی جائے۔

کونسا جواب دُرست ہے؟

۳ ۔ امثال ۱۵: ۸؛ ۲۶-۲۹ کے مطابق خدا ریاکار اور غیر نجات یافتہ شخص کی دُعا کو کیسے جانچتا ہے؟

____

____

____

۴ ۔ خُدا کی تعظیم کرنے والی دُعا کی کونسی تین شرائط ہیں؟

ا ______________________

ب ______________________

ج ________________

____

۵۔ دُعا میں مندرجہ ذیل جُملوں پر اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

و ۔ اَے خُدا مجھے نئی کار دے۔ مجھے نیا سوٹ دے۔ مجھے نیا کلر ٹی۔وی دے۔ میری مدد کر تاکہ مَیں ایک لاکھ ڈالر جیت لُوں اور مجھے کام کرنا نہ پڑے۔ آمین

____

____

____

ب ۔ اَے خُداوند مَیں خُوش ہُوں کہ سوتیمی کی طرح بدصُورت اور بُرا آدمی نہیں ہُوں۔ مَیں ہر ایک کے ساتھ بھلائی کرنے کی کوشش کرتا ہُوں۔

____

____

____

ج ۔ اَے خدا اگر تُو واقعی حقیقی خُدا ہے تُو مجھے اِس جنگ میں مرنے سے بچا؟

____

____

____

____

____

۶۔ مندرجہ ذیل کو ملائیں۔

اقرار اور تعریف	حقیقی دُعا کا مقصد
خدا	دُعا میں کیا کچھ ہونا چاہیے۔
حلیمی اور فروتنی	دُعا میں رویّہ

۷۔ حقیقی دُعا ________________ نام سے کرنی چاہیے جو انسان ________________

____

________________ درمیانی ہے۔

۸۔ اِس سوال میں اِن محاورات کا کیا مطلب ہے؟

و ۔ پورے دل سے ________________

ب ۔ اپنی ضرورت اور مصیبت کو جانیں ________________

____

ج ۔ الٰہی بادشاہت ________________

____

۹۔ دُعا کے چار بڑے مقاصد کیا ہیں؟

____

____

____

____

۱۰۔ یُوحنّا ۱۴: ۱۳ و ۱۴ لکھیں۔

____

۱۱۸۔ خُدا نے ہمیں اُس سے کیا کچھ مانگنے کا حُکم دیا ہے؟

وُہ سب چیزیں جو ہماری رُوح اور جسم کے لیئے ضرُوری ہیں اور جن کا ذکر خداوند یسُوع مسیح نے اپنی سکھائی ہُوئی دُعا میں کیا ہے۔

خُدا نے ہمیں کیا حُکم دیا ہے کہ ہم اُس سے مانگیں؟ یہ سوال بیان کرتا ہے۔ جو کچھ کہ سوال نمبر ۱۱۷ کے پہلے حصّے میں پایا جاتا ہے۔ ہم اُن سب چیزوں کے لیئے خُدا سے دُعا کرتے ہیں جن کا حُکم اُس نے دیا ہے کہ ہم اُس سے مانگیں۔ یہ بہُت ضرُوری ہے کہ ہم اپنی دعاؤں میں صرف وُہی چیزیں خُدا سے مانگیں۔ جن کو مانگنے کے لیئے وُہ ہمیں بتاتا ہے۔ ہم خدا کی پاک مرضی کے خلاف کچھ نہیں مانگ سکتے۔ (ہمیں اُس کی پاک مرضی کے خلاف کچھ مانگنے کی اجازت نہیں) مقدّس یعقوبؔ اُن لوگوں کو جھڑکتا ہے جو خُود غرضی کی وجہ سے مانگتے ہیں "تم مانگتے ہو اور پاتے نہیں۔ اِس لیئے کہ بُری نیت سے مانگتے ہو کہ اپنی عیش و عشرت میں خرچ کرو۔" یعقوب ۴ : ۳۔

بعض کہتے ہیں کہ اگر کوئی مسیحی مضبُوط ایمان کے ساتھ دُعا مانگے تو جو کچھ وُہ مانگے گا۔ اُسے مل جائے گا۔ یہ سچ نہیں بلکہ جو کچھ ہم خُدا کی مرضی کے مطابق مانگیں گے۔ وُہ ہماری سنے گا اور اُس کا جواب دے گا۔ (۱۔یُوحنّا ۵:۱۴)

یہ سوال ہمیں بتاتا ہے کہ حقیقی مُناجات میں کیا پایا جاتا ہے یعنی ہم اپنی روزانہ دُعاؤں میں اُس سے کیا مانگیں۔

یاد رکھیں کہ صرف مُناجات مانگنا ہی دُعا کا حصّہ نہیں ہے۔ اگرچہ یہ ایک اہم حصّہ ہے اور ہمارا فرض ہے کہ ہم خُدا سے مانگیں۔ تاہم ہمیں دُعا میں خُدا کی شُکر گزاری، تعریف اور اُس کے سامنے اپنے گناہوں کا اقرار بھی کرنا چاہیئے۔ غور کریں کہ یہ جواب ہماری مناجات کو ہماری شخصی، جسمانی اور رُوحانی ضرُوریات تک محدُود کر دیتا ہے۔ لیکن ہماری شخصی ضرُوریات سے زیادہ اہم کچھ اور بھی ہے اور وُہ ہے خُدا کا جلال جیسے کہ دُعائے ربّانی میں یہ سکھایا گیا ہے کہ ہم پہلے خُدا کے جلال اور اُس کی بادشاہت کے لیئے دُعا کریں اور پھر ہم اپنی شخصی ضرُوریات کی طرف رجُوع کریں۔ جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ رُوحانی ضروریات

ہماری سب سے پہلی رُوحانی ضرُورت ہے فضل، تاکہ خُدا کی پاک مرضی کو پُورا کریں اور جو کچھ خُدا ہمارے لیئے یا ہمارے ساتھ کرتا ہے۔ صبر سے اُسے قبُول کریں۔ فطرتی طور پر ہم سوچتے ہیں کہ ہماری سب سے زیادہ اہم جسمانی اور دُنیوی ضرُوریات ہیں۔ لیکن حقیقت میں وُہ نہیں ہے۔ یہ جسمانی شفا یا دُنیوی عیش و عشرت نہیں جو پہلا درجہ رکھتی ہو۔ لیکن خُدا کی بادشاہت اور اُس کی راستبازی کا اوّل درجہ ہے۔ یہ سب سے بڑا سبق ہے جو ہمارے خُداوند یسُوع مسیح نے سکھایا۔ اپنی دُنیوی خُوشی اور ترقّی کے بارے میں زیادہ فکرمند ہونا غیر اقوام اور بے دین لوگوں کی مانند بننا ہے۔ (متّی ۶:۳۲-۳۳) جو کہ صرف دُنیوی زندگی کی فکر میں رہتے

ہیں اور خُدا کے ساتھ اپنے تعلق کے بارے میں نہیں۔ ہماری رُوحانی ضرُوریات میں روزانہ گناہوں کی مُعافی رُوح ُالقدّس کے ذریعے نئے بنتے جانا، مسیح میں قائم رہنا اور مسیحی شُکرگزاری کے پھل پیدا کرنا بھی شامل ہے۔ خاص کر جب دُکھ اُٹھاتے اور بوجھ کے نیچے کراہتے ہیں۔

۲- جسمانی ضرُوریات

یہ ضرُوریات ہمیشہ دُوسرے درجہ پر ہیں اور کم اہمیت رکھتی ہیں۔ جیسے کہ ہم سوال نمبر ۱۲۵ میں دیکھیں گے۔ دُعائے ربّانی میں ایک درخواست ہماری جسمانی ضرُوریات کے بارے میں ہے۔ صحّت، خوراک، کپڑے مال متاع اور آرام دہ زندگی وغیرہ (امثال ۳۰: ۸؛ یعقوبؔ ۵: ۱۵) جب ہم جسمانی ضرُوریات کے لیئے دُعا کرتے ہیں تو کبھی خُدا سے اِن کا مطالبہ نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ ہم یہ کہنا یاد رکھیں۔ جیسے کہ ہمارے خداوند یسُوع مسیح نے کہا۔ اگر تیری مرضی ہو۔ (متی ۲۶: ۳۹؛ لُوقا ۲۲: ۴۲) اپنی رُوحانی ضرُوریات کے بارے میں دُعا کرتے وقت جیسے کہ فضل اور رُوح القدّس ہے۔ ہمیں یہ کبھی نہیں کہنا چاہیئے "اگر تیری مرضی ہو" کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ یہ ہمیشہ اُس کی مرضی ہے کہ یہ ضرُوری برکات ہماری نجات کے لیئے ہمیں دے۔ خداوند یسُوع مسیح نے کہا کہ آدمیوں کو ہمیشہ دُعا کرتے رہنا اور ہمّت نہ ہارنا چاہیئے۔ (لُوقا ۱۸: ۱) آپکو یہ زیادہ سے زیادہ سیکھنا چاہیئے کہ خداوند کے سامنے دُعائیہ زندگی گزاریں۔ کہ وُہ آپ کی ہر ایک ضرُورت کے بارے میں فکرمند ہے۔ یعنی آپ کی صحّت، تعلیم، آپ کے خاندان، دُوسروں کے ساتھ آپ کے تعلقات، کام

اور آپ کی تمام چھوٹی بڑی مُشکلات۔

نمبر ۱۱۸ پر سوالات

۱۔ سوال نمبر ۱۱۸ ہمیں بتاتا ہے ______________

حقیقی ______________ حقیقی دُعا کے دُوسرے حصّے۔

____

____

۲- (   ) کے مطابق خُدا خوُدغرضی کی دُعا کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے؟ ______________

____

۳- حقیقی مناجات میں شامل ہے دونوں ہماری ______________

____

لفظ مناجات کا مطلب کیا ہے ______________

____

____

۴- ہماری شخصی ضرُوریات سے اہم ______________

____

جس کی تعلیم ______________

۵۔ آپ کی ہر وقت رُوحانی ضرورِیات کیا ہیں؟

____

____

۶۔ آپ کی جسمانی ضرورِیات کیا ہیں؟

____

____

۷۔ خُدا ہمیشہ ہماری رُوحانی ضرورِیات کے بارے میں دُعا سُنتا ہے۔ لیکن ہمیشہ ہماری دُعا جسمانی ضرورِیات کے بارے میں نہیں سُنتا۔

____
غلط یا دُرست

بیان کریں۔ ______________________________

____

____

۸۔ اگر خُدا ہماری دُعا سُن کر شفا نہیں دیتا تو اِس کا یہ مطلب ہے کہ مَیں نے ایمان کے ساتھ دُعا نہیں کی۔

____
غلط یا دُرست

۹۔ مندرجہ ذیل حوالوں میں سے کس قسم کی ضرورِیات کا ذکر ہے۔ جسمانی یا رُوحانی۔

متّی ۶: ۳۳ و	یعقوب ۵: ۱۴
۲۔ کرنتھیوں ۱۲: ۹	امثال ۳۰: ۸
افسیوں ۱: ۱۷	۲۔ سلاطین ۲۰: ۲۵

۱۰۔ فلپیوں ۴: ۶ لکھیں۔

۱۱۹۔ دُعائے ربّانی کیا ہے؟

"اَے ہمارے باپ تُو جو آسمان پر ہے۔ تیرا نام پاک مانا جائے۔ تیری بادشاہی آئے۔ تیری مرضی جیسی آسمان پر پُوری ہوتی ہے۔ وَیسے ہی زمین پر بھی ہو۔ ہماری روز کی روٹی آج ہمیں دے اور ہمارے قرض ہمیں مُعاف کر جیسے کہ ہم اپنے قرض داروں کو مُعاف کرتے ہیں۔ ہمیں آزمائش میں نہ لا بلکہ بُرائی سے بچا۔ کیونکہ بادشاہی اور قُدرت اور جلال ہمیشہ تیرا ہی ہے۔ آمین۔

دُعائے ربّانی کیا ہے؟ حقیقت میں دُعا جو ہمارے سامنے ہے۔ ہم اِسے زیادہ دُرستی کے ساتھ شاگردوں کی دُعا کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ وُہ دُعا نہیں جو خُداوند نے خُود کی ہو (کم از کم پُوری دُعا نہیں) بلکہ یہ وُہ دُعا ہے جو اُس نے اپنے شاگردوں کو سکھائی کہ وُہ اِس طرح دُعا کیا کریں۔ ہمارے خداوند کی دُعائیں۔ متّی ۱۱: ۲۵-۲۷؛ یُوحنّا باب ۱۷؛ لُوقا ۲۲: ۴۱-۴۵-(لُوقا ۲۳: ۳۴ و ۴۶) خداوند یسُوع مسیح اِس دُعا کو جو دُعائے ربّانی کہلاتی ہے۔ کیوں اِستعمال نہیں کر سکتا تھا؟ کیونکہ اِس میں پانچویں درخواست ہے۔ ہمارے گُناہ ہمیں مُعاف کر یسُوع مسیح بے گُناہ تھا۔ اِس لئے وُہ یہ درخواست نہیں کر سکتا تھا۔

لیکن یہ ایک مکمل دُعا ہے جو ہمارے خداوند یسُوع مسیح نے ہمیں سکھائی تاکہ ہماری دُعاؤں کے لیے ایک نمونہ ہو۔ اور تم اِس طرح دُعا کیا کرو۔ (متّی ۶: ۹) اِس کا یہ مطلب نہیں کہ صرف یہی ایک دُعا ہے جو ہم اِستعمال کر سکتے ہیں۔ نیا عہد نامہ ہمیں بتاتا ہے کہ رسُول اور دُعائیں بھی کرتے

تھے۔ لُوقا ۱۱: ۲-۴ ہمیں دُعائے رّبانی کا ایک اور ترجمہ ہمیں بتاتا ہے لیکن کچھ فرق کے ساتھ جیسے کہ ہم دیکھ سکتے ہیں۔ یہ بیان ظاہر کرتا ہے کہ متی ۶: ۹-۱۳) میں درج دُعا ہی صرف مقبول دُعا نہیں تھی اور یہ بھی ممکن ہے کہ اِس نمُونے کی دُعا کو غلط طریقے سے استعمال کیا جائے۔ بعض لوگ اِسے بار بار دُہراتے ہیں اور جادُو کے طور پر اِسے استعمال کرتے ہیں۔ اور اِس کے الفاظ کا مطلب نہیں سمجھتے۔ دُعائے ربّانی کا یہ استعمال گُناہ ہے۔ دُعائے ربّانی کو بغیر مطلب کے بار بار دُہرانا ٹھیک نہیں۔

ہم اِس کی چند خصُوصیّات پر غور کریں جو اِسے تمام دُعاؤں کے لئے مکمل نمُونہ بناتے ہیں۔

۱۔ یہ دُعا صرف تبدیل شدہ لوگوں کے لئے ہے۔

الفاظ "اے ہمارے باپ" یہ الفاظ صرف وُہ لوگ کہہ سکتے ہیں۔ جنہیں خُدا کے فرزند ہونے کا حق مِلا ہے۔ وُہ جو یسُوع مسیح کے وسیلہ سے جانتے ہیں کہ خُدا ہمارا باپ ہے۔ یہ مناسب نہیں کہ ہم اِسے دُنیوی مجمع میں استعمال کریں جو دُعا صرف گنہگار کر سکتے ہیں۔ یہ گناہوں کی مُعافی اور نجات کے لئے دُعا ہے۔

۲۔ یہ مختصر تاہم مکمل دُعا ہے۔

یہ چند لمحوں میں کی جا سکتی ہے۔ ایک بچّہ بھی اِسے کر سکتا ہے۔ خُدا کے سامنے حقیقی دُعا کے تمام ضرُوری حصّے اِس میں پائے جاتے ہیں۔ اِس کا یہ مطلب نہیں کہ سب دُعا اِس کی طرح مختصر ہوں۔ سُلیمان کی دُعا اِس سے سات گُنا بڑی تھی۔ ۲۔ تواریخ ۶: ۱۲-۴۲۔ لیکن اِس کا یہ بھی مطلب نہیں کہ لمبی دُعا

کے بغیر خُدا ہماری نہیں سنتا۔ بہُت سے خُوبصُورت الفاظ کا خداوند پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ وُہ چاہتا ہے کہ ہم براہِ راست اُس سے بات کریں پھر بھی وُہ چاہتا ہے کہ ہم آزادی اور دیانتداری سے بات کریں۔

۳۔ اِس کی ترتیب مکمل ہے۔

افتتاحیہ الفاظ میں خُدا کو مخاطب کیا گیا ہے۔ اِس کے بعد تین درخواستیں ہیں جو اُس کی تعظیم اور آنے والی بادشاہی کو بڑھاتی ہیں۔ پھر تین اور درخواستیں ہیں جو خدا کے بیٹے اور بیٹیاں ہونے کی وجہ سے ہماری شخصی ضرُوریات سے متعلق ہیں۔ دُعا کے آخر میں خُدا کے لئے پُرمطلب تعظیمی الفاظ اور سنجیدہ آمین ہے۔

۴۔ یہ ایک درخواست ہے جو دُوسروں کے لئے بھی ہے۔

غور کریں کہ یہ جمع کی صُورت میں اِسمائے ضمیر شخصی ہم اور ہمارے وغیرہ ظاہر کرتے ہیں کہ ہمیں اپنی اور دُوسرے مسیحیوں کی ضرُوریات کو یاد رکھنا چاہیئے۔

ہم دعا کے بارے چند اور اصُولوں کا ذکر کر سکتے ہیں۔

ا۔ ہمیشہ خُدا ہماری دُعا کا مرکز ہونا چاہیئے۔ اور اُن کا مقصد صرف خُدا کا جلال ہے۔ خُدا اور اُس کا جلال ہمیشہ اوّل درجہ رکھتے ہیں اور ہم صرف لینے کے لئے دُعا کرتے ہیں تاکہ خُدا کا جلال ظاہر ہو۔

ب۔ ہمیں ایمان کے ساتھ دُعا کرنا چاہیئے۔ بغیر ایمان کے اُس کو پسند

آنا ناممکن ہے یا بغیر ایمان کے خُدا ہماری دُعا کو نہیں سنتا۔ متی ۲۱: ۲۱، ۲۲؛ عبرانیوں ۱۱: ۶

ج ۔ ہماری دُعا خاص ہونی چاہیئے۔ ہم بے معنی اور رسمی دُعا کرنے والے نہ ہوں بلکہ ہم خُدا سے خاص باتوں اور کاموں، لوگوں، چیزوں اور واقعات کے لیئے دُعا کریں۔ ۱۔تیمتھیُس ۲: ۱-۲

مثال کے طور پر جب آپ مشنریوں کے لیئے یا اپنے دوستوں کی تبدیلی کے لیئے دُعا کرتے ہیں تو اُن کا نام لے کر دُعا کریں۔

د ۔ ہماری زبان تعظیمی ہونی چاہیئے۔ غیر مہذب الفاظ اور زبان بادشاہوں کے بادشاہ کے لیئے موزُوں نہیں۔ ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کہ خُدا اِس لائق ہے کہ ہم سب سے زیادہ اُس کی تعظیم کریں۔ انگریزی کے پُرانے اسمائے ضمیر جواب اِستعمال نہیں ہوتے یا جن کا استعمال ضروری نہیں سمجھا جاتا۔ مثلاً THEE اور THOU وغیرہ۔ اگر آپ کی نظر میں یہ زیادہ تعظیمی ہیں تو آپ بیشک اِن کا اِستعمال جاری رکھیں۔

ر ۔ دُعا باقاعدہ اور قُدرتی دونوں قسم کی ہونی چاہیئے۔ اِس کا یہ مطلب ہے کہ ہم اپنی روزانہ دُعا کے لیئے وقت مقرّر کریں۔ دانی ایل دن میں تین دفعہ باقاعدگی کے ساتھ دُعا کرتا تھا۔ (دانی ایل ۶: ۱۰-۱۳) لیکن خاص ضرُورت کے مَوقعہ پر بھی ہم خُدا سے دُعا کرنے والے ہوں۔ جیسے داؤد نبی یہ کہا کرتا تھا۔ زبُور ۳۸: ۲۲؛ زبُور ۶۹: ۱۔ ہمارا دل ہر وقت اپنے آسمانی باپ سے باتیں کرنے کے لیئے تیّار ہو۔

بلا ناغہ دُعا کرو۔

(۱۔تھسلنیکیوں ۵: ۱۷)

نمبر ۱۱۹ پر سوالات

۱۔ دُعائے رّبانی حقیقت میں شاگردوں کی دُعا ہے

کیونکہ خُداوند یسُوع نے کبھی ایسی دُعا نہیں کی تھی؛ کیوں نہیں؟ [illegible]

[illegible]

۲۔ یہ دُعا کِس مقصد سے لکھائی گئی؟

[illegible]

کس طرح اُس کو غلط طریقہ سے استعمال کیا گیا ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

۳۔ دُنیوی مجمع استعمال کرنے کے لیئے دُعائے ربّانی بہُت اچھی ہے۔

غلط یا دُرست [illegible]

بیان کریں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۴۔ دُعائے ربّانی کا دُوسرا ترجمہ کہاں پایا جاتا ہے؟

[illegible]

[illegible]

۵۔ دُعائے ربّانی کی چار صفات مندرجہ ذیل ہیں؟ ہمیں خدا اور ہماری دعا کا مرکز ہونا چاہیے۔

ا ہماری دعا خاص ہونی چاہیے

ب ہماری زبان قدرتی ہونی چاہیے

ج دعا باقاعدہ اور قدرتی ہونی چاہیے

د

۶۔ اِس کا کیا مطلب ہے کہ دُعا کا مرکز خدا ہو
اس کا مقصد صرف خدا کا جلال ہے۔ خدا اور اس کا جلال ہمیشہ اول درجہ پر رکھنے میں [illegible] دعا کرنی چاہیے

۷۔ حقیقی دُعا ہمیشہ ____

ا۔ ایک مختصر دُعا ہے۔

ب۔ سنجیدہ یا سچی ہے۔

ج۔ انسان اِس کا مرکز ہوتا ہے۔

د۔ پُرانی انگریزی زبان میں کی جاتی ہے۔

کونسا جواب دُرست ہے؟

۸۔ مندرجہ ذیل کے جوڑے بنائیں یا میل کریں۔

ا	فضول دُہرانا	پانچویں درخواست
ب	سلمان	ایمرجنسی درخواست
ج	معافی	ایک لمبی دُعا
د	اے خدا میری مدد کر	قدرتی الفاظ

۹۔ مندرجہ ذیل کیا ہیں؟ مثالیں پیش کریں۔

ایک خاص دُعا خاص باتوں، کاموں، لوگوں [illegible]

[illegible]

ب۔ ایک باقاعدہ دُعا [illegible]

ج۔ اتفاقیہ یا ایمرجنسی دُعا [illegible]

۱۰۔ لکھیں متّی ۶:۶ [illegible]

۱۲۰۔ خُداوند یسُوع نے ہمیں کیوں حُکم دیا ہے کہ ہم خُدا کو باپ کہہ کر مخاطب کریں؟

ہماری دُعا کے شروع ہی میں اِس احساس کو بیدار کرنے کے لئے کہ ہم بچوں کی طرح اُس کی عزّت کریں اور اُس پر بھروسہ رکھیں جو کہ ہماری دُعا کی بُنیاد ہے اور یسُوع مسیح کے وسیلہ سے خُدا ہمارا باپ بن گیا ہے۔ اور ہمارے دُنیوی ماں باپ سے کہیں کم وہ چیزیں ہمیں دینے سے انکار کرے گا جو ایمان

سے مانگتے نہیں۔

سوال نمبر ۱۲۰ سے کتابچہ دُعائے ربّانی کا بیان شروع کرتا ہے۔

اِس کے تین حِصّے یہ ہیں۔

۱۔ مخاطب کرنے کا طریقہ۔

۲۔ چھ مناجات یا درخواستیں تعریف وتمجید

اِس سوال میں اور اگلے سوال میں: ۰ خُدا کو مخاطب کرنے کے طریقہ کا بیان پیش کیا گیا ہے۔ یعنی اے ہمارے باپ تو جو آسمان پر ہے۔ یہ یقیناً بہت ضروری ہے کہ جب ہم خُدا سے باتیں کرتے ہیں تو دُرست طریقہ سے مخاطب کریں۔ صرف مسیحی مذہب میں خُدا کو باپ کہہ کر پُکارا جاتا ہے۔ لفظ باپ بہت معنی خیز ہے اور رُوح القدس کے وسیلہ سے ہمارے دِل میں اِس احساس کو بیدار کرتا ہے کہ قادرِ مطلق خُدا کے ساتھ اپنے روحانی رشتہ کو پہچانیں۔ یہ سچ ہے کہ خُدا خرابیوں کا مُنصف اور اُن کو سزا دینے والا ہے۔ اور وُہی قادرِ مطلق خالق ہے۔ اور اُس کی قُدرت لامحدُود اور سمجھ سے بالاتر ہے۔ اور ہمیں اُس کی بزرگی اور جلال کی عزت کرنی چاہئیے (اگلا سوال دیکھیں) لیکن یہ کتنی قیمتی بات ہے کہ بزرگ اور عظیم خُدا حقیقت میں یہ چاہتا ہے کہ ہم اُس کو جانیں اور باپ کہہ کر اُس سے باتیں کریں۔

نہ صرف نئے عہدنامہ میں بلکہ پُرانے عہدنامہ میں بھی خُدا نے اپنے لوگوں پر ظاہر کیا کہ وُہ اُن کا باپ ہے۔ مَیں اسرائیل کا باپ ہُوں۔ یرمیاہ ۳۱: ۹۔ اَے خداوند تُو ہمارا باپ ہے۔ یسعیاہ ۶۳: ۱۶؛ زبور ۱۰۳: ۱۴ اور ۱۔ تواریخ ۲۹: ۱۰ بھی دیکھیں۔ اِس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جدید خیالات کے لوگ بالکل غلط ہیں، جب وُہ یہ کہتے ہیں کہ یسُوع مسیح نے خُدا کے بارے میں ایک

نئے تصوّر کی تعلیم دی جو پُرانے عہدنامہ میں معلُوم نہیں تھا۔

کیا خُدا سب کا باپ ہے۔ لیکن بائبل مقدس ہمیں بتاتی ہے کہ ہم فطرتی طور پر شیطان کے فرزند ہیں۔ یُوحنّا ۸: ۴۴۔ خُدا صرف اُن کا باپ ہے جو یسُوع مسیح میں ہیں۔ یُوحنّا ۱: ۱۲۔ اِس لئے صرف مسیحی یہ دُعا کر سکتے ہیں اور زندہ خُدا کو اپنا باپ کہہ کر بات کر سکتے ہیں۔

غور کریں کہ یہ کتنی قیمتی بات ہے کہ دُعا کے وقت ہم خُدا کو باپ کہہ کر پُکار سکتے ہیں۔

۱۔ خُدا ہمارا باپ ہے (ا) کیونکہ اُس نے بنائے عالم سے پیشتر ہمیں فرزند ہونے کے لئے چُنا ہے۔ (افسیوں ۱: ۵)

ب۔ کیونکہ اُس نے یسُوع مسیح کی مَوت کے وسیلے ہم کو مخلصی دی ہے۔ (گلتیوں ۴: ۵)

ج۔ اُس نے اپنے رُوح کے وسیلے سے ہم کو نئے سِرے سے پیدا کیا ہے۔ (گلتیوں ۴: ۶)

فرزند ہونے کی وجہ سے ہم اُس کے گھر میں شریک ہیں۔ ہم خُدا کے وارث اور مسیح کے ہم میراث ہیں۔ رُومیوں ۸: ۱۷

۲۔ جب ہم دُعا کرتے ہیں تو براہِ راست اپنے آسمانی باپ سے بات کریں۔ دُعا ہمیشہ شخصی گفتگو ہونی چاہئیے۔ دوسروں کی لکھی ہُوئی دُعا کو استعمال کرنا خطرناک ہے۔ وُہ بیشک غلط نہیں ہوتیں لیکن غور کریں کہ ہمارے دُنیوی ماں باپ کیا محسوس کریں گے۔ اگر ہم خود بات کرنے کی بجائے دُوسروں کے الفاظ اُن کے سامنے پڑھتے ہیں۔

۳۔ ہمیں چاہئیے کہ خُدا کو اپنا باپ سمجھ کر اُس سے محبت رکھیں

اور اُس کی عزت کریں۔ بچوں کو چاہیے کہ وُہ اپنے دُنیوی ماں باپ کی عزت کریں تو (یہ پانچواں حُکم ہے) کتنا زیادہ اُنہیں اپنے آسمانی باپ کی عزت اور اُس سے محبت رکھنی چاہیئے۔

۴ - ہمیں خُدا پر بھروسہ رکھنا چاہیئے کہ وُہ ہماری پرورش اور حفاظت کر سکتا ہے۔ ہمارے دُنیوی ماں باپ ہماری پرورش اور حفاظت کے لیے کوشش کرتے ہیں اور اِس کے لیے بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لیے بھی تیار ہوتے ہیں۔ اِس سے کہیں زیادہ ہمارا آسمانی باپ ہماری فکر کرتا ہے اور وہ اپنے پیارے بچوں کے لیے وُہ سب کچھ اُن کے لیے مہیا کرتا ہے جو وُہ اُس سے ایمان کے ساتھ مانگتے ہیں۔ ہمارے کتابچہ کے مصنفین لکھ رہے تھے کہ ہمارا آسمانی باپ دُنیوی ماں باپ کی نسبت زیادہ فکرمند اور رضامند ہے۔ وُہ سب چیزیں ہمیں دینے کے لیے جن کی ہمیں ضرورت ہے تو اُن کے سامنے کلام کا جو حصّہ تھا وُہ متی ۷: ۹-۱۱ ؛ لُوقا ۱۱: ۱۱-۱۳ میں پایا جاتا ہے۔ جب ہم خُدا کو اپنے ہمارے باپ کہہ کر پُکارتے ہیں تو کیا ہمارے سامنے تثلیث اقدس کا صرف پہلا اقنوم ہوتا ہے یا پُوری تثلیث۔

بعض ریفارمڈ بزرگوں کا خیال ہے کہ یہاں باپ کا لفظ پُوری تثلیث کے لیے استعمال ہُوا ہے (اور رسُولوں کے عقیدہ میں بھی) ہم خُدا سے دُعا کرتے ہیں اور خُدا رُوحُ القُدس کے کام اور یسُوع مسیح کے وسیلہ سے ہمارا باپ ہے۔ (گلتیوں ۴: ۶) کتابچہ بھی اِس نظریہ کی حمایت کرتا ہے۔

خُدا (خدائے ثالوث) یسُوع مسیح کے وسیلہ سے ہمارا باپ بن گیا ہے۔ خواہ کچھ بھی ہو یہ بات کتنی مبارک ہے کہ ہم جو مُسرف بیٹے کی طرح ہیں توبہ کر کے خُدا کو اپنا باپ کہہ سکتے ہیں۔

نمبر ۱۲۰ پر سوالات

۱ - دُعائے ربانی کو کتنے حصّوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔
تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

پہلا حصّہ لکھیں [illegible]

۲ - بے دینوں کے ساتھ خُدا کا کیا رشتہ ہے [illegible]

کیا وُہ دُعائیں (اگر وُہ دُعا کریں) تو خُدا کو اپنا باپ کہہ سکتے ہیں [illegible]

۳ - خُدا ہمارا باپ ہے۔ یہ ایک نئی حقیقت ہے جو سب سے پہلے خداوند یسُوع مسیح نے ظاہر کی؟ [illegible]

غلط یا دُرست [illegible]

بیان کریں [illegible]

۴ - کون یہ تعلیم دیتا ہے کہ خُدا سب کا باپ ہے اور سب انسان ایک دوسرے کے بھائی ہیں؟ [illegible]

۵۔ کس طرح سے ایک شخص خدا کا فرزند بن جاتا ہے؟

یوحنا ۱: ۱۲ میں جتنوں نے اسے قبول کیا اُس نے انہیں خدا کے فرزند بننے کا حق بخشا۔ یعنی خداوند یسوع مسیح کو قبول کر کے ہم خدا کے فرزند بن سکتے ہیں۔

۶۔ چونکہ ہم دُعا میں خُدا کو باپ کہتے ہیں۔ اِس لئے ہمیں دُوسروں کی دُعا کو اِستعمال کرتے وقت محتاط رہنا چاہیئے؟

غلط یا درست ___ درست ___

بیان کریں ___ ہمارا آسمانی باپ دنیوی باپ کی نسبت [illegible] ہے۔ ___

۷۔ بچوّں کی طرح خُدا کی تعظیم کا مطلب ہے۔

ا ۔ ہمیں دُعا کرنے سے ڈرنا چاہیئے۔

ب ۔ ہمیں ڈرنا چاہیئے کہ کہیں ہمیں سزا کا حقدار نہ ٹھہرایا جائے۔

ج ۔ ہم اُس کو قادرِ مطلق خُدا جان کر اُس کی عزّت کرتے ہیں۔

کونسا جواب درُست ہے؟

۸۔ متی ۷: ۹-۱۱ کے مطابق کونسی دو نعمتیں دُنیوی باپ کے لئے لازمی نہیں کہ وُہ اپنے بچوں کو دے ___ روٹی کی جگہ پتھر ___ اور ___ مچھلی کی جگہ سانپ ___

لیکن مہربان آسمانی باپ اپنے مانگنے والوں کو ___ اچھی چیزیں کیوں نہ دے گا ___

۹۔ آسمانی باپ سے ساری تثلیث مراد ہے یا صرف تثلیثِ اقدس کا پہلا اقنوم ___ بعض لوگوں کا خیال ہے ___

آپ کے پاس بائبل کا کیا ثبوت ہے ___ [illegible] ___

اور چونکہ تم بیٹے ہو اس لئے خدا نے اپنے بیٹے کا روح ہمارے دلوں میں بھیجا جو ابا یعنی اے باپ کہہ کر پکارتا ہے۔

۱۰۔ لوقا ۱۱: ۱۳ لکھیں۔ پس جب تم بُرے ہو کر اپنے بچوں کو اچھی چیزیں دینا جانتے ہو تو آسمانی باپ اپنے مانگنے والوں کو روح القدس کیوں نہ دے گا۔

۱۲۱۔ باپ کے ساتھ یہ کیوں لگایا گیا ہے کہ تُو جو آسمان پر ہے۔

تاکہ ہمارے دل میں خُدا کے آسمانی جلال کے بارے دُنیوی خیال پیدا نہ ہو اور اُس کی حاکمانہ قُدرت سے اپنے بدن اور رُوح کے لئے تمام ضروری چیزوں کی توقع کریں۔

افتتاحیہ الفاظ کا دُوسرا حصّہ یہ ہے۔ "تُو جو آسمان پر ہے" اِس کا یہ مطلب ہے کہ ہم خُدا کے آسمانی جلال کے بارے میں کوئی دُنیوی خیال نہیں کر سکتے اور قادرِ مطلق خُدا سے ہم اپنے بدن اور رُوح کے لئے تمام ضروری چیزوں کی توقع کر سکتے ہیں۔

افتتاحیہ الفاظ کے دونوں حصّوں کو بڑی احتیاط کے ساتھ موازنہ کیا گیا ہے۔ ایک طرف وُہ ہمارا باپ ہے اور دُوسری طرف وُہ ایسا باپ ہے جو آسمان پر ہے۔ وُہ جسمانی باپ نہیں اور ہمیں ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ وُہ خُدا ہے۔ اپنی دُعاؤں میں ہم کبھی خدا کو جسمانی تصوّر نہ کریں۔ بعض دفعہ ہماری یہ خواہش ہوتی ہے کہ خُدا سے اِس طرح بات کریں جیسے کہ وُہ ہمارے برابر ہے یا وُہ

ہمارا ہم سکُول اور محض انسان ہے۔ بیشک وُہ ہمارا باپ ہے لیکن وُہ ہمیشہ جلالی خُدا بھی ہے۔

خُدا کے ساتھ اِس رُوحانی برابری کے بارے میں ابراہام کی مثال بہُت اچھی ہے۔ خُدا نے اپنی پدرانہ خاصیت کو اپنے فرزند ابرہام پر یُوں ظاہر کیا۔ جب اُس نے کہا۔ کیا مَیں ابراہام سے وُہ بات چھپا کر رکھوں جو مَیں کرنے کو ہُوں۔ پیدائش ۱۷:۱۸۔ اور خُدا نے ابراہام کو اپنا دوست کہا۔ یعقوب ۲:۲۳۔ پھر بھی ابراہام نے یہ محسُوس کر کے کہ خُدا قادرِ مطلق اور بے حد جلالی ہے۔ نہایت عاجزی سے اپنے آسمانی باپ سے کہا۔ دیکھ مَیں نے اپنے خداوند سے بات کرنے کی جُرات کی۔ اگرچہ مَیں خاک اور راکھ ہُوں۔ پیدائش ۱۸:۲۷۔

جب ہم دُعا کرتے ہیں تو ہمارے دماغ میں خُدا کی کوئی تصویر ہونی چاہیئے جب آپ دُعا کرنے کے لِئے اپنی آنکھیں بند کرتے ہیں تو کیا آپ کے سامنے کوئی مدھم سا انسانی تصوّر ہوتا ہے۔ انسانی طور پر یہ قُدرتی بات ہے کیونکہ ہم زمینی ہیں۔ لیکن یہ غلط ہے۔ کیونکہ کلام یہ سکھاتا ہے کہ ہمیں اپنے نجات دہندہ کے بارے میں جسمانی خیال بھی نہیں کرنا چاہیئے۔ اگرچہ مسیح کو پہلے جسم کی حیثیت سے پہچانا تھا۔ لیکن اب اُسے نہیں پہچانیں گے۔ (۲۔کرنتھیوں ۵:۱۶) مسیح خداوند جو اَب آسمان پر ہے۔ مقدس پطرس اُس کے بارے میں کہتا ہے۔ اُس سے تُم بے دیکھے محبت کرتے ہو اور اگرچہ اِس وقت اُس کو نہیں دیکھتے۔ تو بھی اُس پر ایمان لا کر ایسی خُوشی مناتے ہو جو بیان سے باہر اور جلال سے بھری ہے۔ (۱۔پطرس ۱:۸) ہمیں اِس نظریہ کے خلاف بات کرنا چاہیئے کہ دُعا کے وقت ہم خُدا باپ اور مسیح یسُوع کا کوئی جسمانی تصوّر اپنے سامنے رکھیں۔

دُعائے ربّانی میں دو دفعہ آسمان کا ذکر کیا گیا ہے۔ آسمان کہاں ہے۔ بائبل مقدس میں تین آسمانوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ ۲۔کرنتھیوں ۱۲:۲۔ پہلا آسمان ہے زمین کے اُوپر فضا جہاں بادل اُڑتے ہیں۔ زبُور ۱۰۴:۱۲۔ دُوسرا آسمان ہے فضا کے اُوپر کا حصّہ جہاں سیّارے اور ستارے پائے جاتے ہیں۔ پیدائش ۱:۱۴؛ زبُور ۳۳:۶ تیسرا آسمان جہاں خُدا کا جلال پایا جاتا ہے۔ زبُور ۱۰۳:۱۹؛ ۱۔سلاطین ۸:۲۷۔ جہاں جلالی مسیح اُس کے فرشتے اور مقدسین کی سکونت گاہ ہے۔ خُدا بے شک ہر جگہ مُوجُود ہے۔ پاتال میں بھی ہے۔ زبُور ۱۳۹:۸۔ لیکن اُس کا جلال خاص طور پر اُس جگہ ہے جہاں جلالی مسیح اور اُس کے فرشتے ہیں۔ خُدا کا آسمان پر ہونا اور مسیح میں ہمارا باپ کہلانا اِس بات کا ثبوت ہے کہ وُہ ہماری ہر ایک جسمانی اور رُوحانی ضرُورت کو پُورا کر سکتا ہے۔ اور اِس کے لِئے ہم پُوری طرح سے اِس پر بھروسہ رکھ سکتے ہیں۔ کیونکہ کوئی بات یا کام اِس کے لِئے مشکل نہیں۔

نمبر ۱۲۱ پر سوالات

۱۔ اِس دُعا کا افتتاحیہ حصّہ ہمیں دکھاتا ہے کہ تعظیم اور بھروسہ اور خدا ترسی اور اُمید میں کیا مناسب توازن ہونا چاہیئے؟

غلط یا دُرست

۲۔ خُدا کے بارے میں دُنیوی خیالات کا کیا مطلب ہے؟

۳۔ اُوپر والے کے ساتھ باتیں کرنا کے محاورہ پر اپنے خیالات کا اظہار کریں؟

۴۔ ابرہام خُدا کا دوست ________ کہلاتا تھا۔ اور خُدا ابراہام کا ________ ۔
پھر بھی ابراہام کے دل میں خُدا کے لئے بڑی عزت تھی اور اُس نے کہا:

۵۔ دُعا کے وقت ہم مسیح کے بارے کوئی جسمانی تصور اپنے سامنے نہیں رکھ سکتے؟
اِس کے لئے نئے عہد نامہ سے ہم کیا ثبوت پیش کر سکتے ہیں؟

۶۔ یہ ا۔ آسان ہے۔
ب۔ مُشکل
ج۔ ناممکن ہے کہ کسی کو بغیر دیکھے یا اپنے دماغ اُس کا تصور کرنے کے بغیر اُس سے بات کریں۔
کونسا جواب دُرست ہے؟

۷۔ بائبل مقدس میں لفظ کس مراد سے استعمال کیا گیا ہے اور کیوں؟
حوالہ جات پیش کریں۔
ا
ب
ج

۸۔ چونکہ ہمارا آسمانی باپ قادرِ مطلق ہے۔ اِس لئے کسی چیز یا بات پر ہم اُس سے پورے اعتماد کے ساتھ توقع کر سکتے ہیں؟

۹۔ خُدا کس طرح آسمان پر ہے یا زمین پر اور پاتال میں نہیں ہے؟

۱۰۔ مکاشفہ ۵: ۱۳ لکھیں۔ پھر میں نے آسمان اور زمین اور زمین کے نیچے کی اور سمندر کی سب مخلوقات کو یعنی سب چیزوں کو جو ان میں ہیں یہ کہتے سنا کہ جو تخت پر بیٹھا ہے اُس کی اور برہ کی حمد اور عزت اور تمجید اور سلطنت ابدالآباد رہے۔

۱۲۲۔ پہلی درخواست کیا ہے؟

تیرا نام پاک مانا جائے یعنی ہمیں سب سے پہلے یہ عطا کر کہ ہم تجھے ٹھیک طرح سے جانیں اور تیرے سب کاموں میں جن سے تیری قُدرت، نیکی، انصاف، رحم اور سچائی ظاہر ہوتی ہے۔ اُن کی وجہ سے تیری عزت اور تعریف کریں اور علاوہ اِس کے ہم اپنی ساری زندگی اپنے خیالات، الفاظ اور کاموں کو اِس طرح سے ترتیب دیں کہ ہماری وجہ سے خُدا کے پاک نام کی تکفیر نہ ہو بلکہ اُس کی عزت اور تعریف کی جائے۔

اب ہم دُعائے ربانی کی چھ مناجات کا مطالعہ شروع کرتے ہیں۔ یہ چھ مناجات یا درخواستیں دو حصّوں میں تقسیم کی جا سکتی ہیں۔ پہلے حصّے میں پہلی تین مناجات پائی جاتی ہیں۔ اِن کا تعلق براہِ راست خدا کے ساتھ یعنے اُس کے نام اُس کی بادشاہی اور اُس کی

مرضی کے ساتھ ہے۔ دُوسرا حصّہ ۴ سے ۶ تک مشتمل ہے۔ اور اِس کا تعلق ہمارے ساتھ یعنی ہماری جسمانی ضروریات ہماری مُعافی اور رُوحانی حفاظت کے ساتھ ہے۔

ہماری مناجات اور خواہشات میں اوّل درجہ خُدا کا ہے اور دُوسرا ہمارا۔ بائبل کے مطابق مسیحیت میں ہمیشہ یہی ترتیب رہی ہے۔ پہلی درخواست ہے تیرا نام پاک مانا جائے۔ اِس درخواست سے کیا مراد ہے۔ پہلے یہ بات صاف ہونی چاہیئے کہ خُدا کا نام کس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اِس کا اشارہ تیسرے حکم کی طرف ہے جو سوال نمبر ۹۹ میں پایا جاتا ہے۔ وہاں ہم نے دیکھا کہ خُدا کا نام اُس کی شخصیت کو ظاہر کرتا ہے۔ کلام مقدس میں خُدا کے لیئے مختلف نام اور القاب استعمال کیئے گئے ہیں۔ جیسے کہ مالک یا خداوند خُدا قادرِ مطلق باپ بیٹا، یسوع مسیح، رُوحُ القُدس اِن کے علاوہ اور بہت سے نام سے خُدا اپنی شخصیت کو قُدرت اور تخلیقِ عالم اور پروردگاری کے ذریعے بھی ظاہر کرتا ہے۔

اَے خُداوند ہمارے رَبّ تیرا نام تمام زمین پر کیسا بزرگ ہے۔ زبُور ۸:۱

یُوں خُدا کا نام اُس کی اپنی ذات، شخصیت اور کاموں کی جگہ استعمال ہُوا ہے۔ وُہ ویسا ہی کام کرتا ہے جیسا کہ اُس نے اپنے آپ کو اپنے کلام اور کاموں سے ظاہر کیا ہے۔ خُدا اپنی ذات میں مکمل طور پر جلالی اور پاک ہے اور کوئی مخلوق اُس کے جلال میں کچھ بڑھا نہیں سکتا۔ اِس لیئے یہ دُعا خُدا کی پاکیزگی میں کچھ اضافہ کرنے والی نہیں۔ اِس لیئے کہ وُہ کامل طور پر پہلے ہی پاک ہے۔

بلکہ جب ہم یہ درخواست پیش کرتے ہیں تو ہماری خواہش ہوتی ہے کہ اُس کی پاکیزگی کو پہچانا اور تسلیم کیا جائے اور تمام مخلوق اُس کی مناسب تعظیم

کریں۔ خاص کر ہم۔

کتابچہ بیان کرتا ہے کہ دو طرح سے خُدا کے پاک نام کی تعظیم ہوتی ہے اور اُسے پاک مانا جاتا ہے۔

۱۔ خدا کے حقیقی علم سے۔ موزوں طریقے سے خُدا کا جلال ظاہر کرنے اور اُس کی عبادت کے ذریعے سے۔ ہمیں سب سے پہلے خدا کو راستی سے جاننا چاہیئے۔ ہم سب سے پہلے کلام مقدس کے ذریعے خدا کے بارے میں سیکھتے ہیں۔ ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ خُدا بے حد قُدرت، نیکی، انصاف، رحم اور سچائی کا مالک ہے۔ دُعا کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ ہم خُدا کے جلال اور عظمت کے لیئے اُس کی تعریف کریں اور زیادہ سے زیادہ اُسے جان سکیں اور اُس کے نام کو پاک مانیں۔

۲۔ خدا کے لیئے اپنی زندگی مخصُوص کرنے سے۔ نہ صرف الفاظ کے ذریعے ہم خُدا کے جلال کا بیان کر سکتے ہیں۔ لیکن ہم اپنی عملی زندگی سے بھی خُدا کے نام کو پاک مانیں۔ الفاظ بغیر عملی زندگی کے بے معنی اور ریاکارانہ ہوتے ہیں کیونکہ وُہ سچے دل سے نہیں نکلتے۔ غور کریں کہ ہمارے خیالات الفاظ اور کاموں سے خُدا کے پاک نام کی تعظیم ہوتی ہے یا اُس کے نام کی بے عزتی اور تحقیر ہوتی ہے۔ ہم خُدا کے جلال کے بارے میں کبھی غیر جانبدار نہیں ہو سکتے۔ اِس لیئے لکھا ہے کہ خواہ تُم کھاؤ یا پیئو سب کچھ خُدا کے جلال کے لیئے کرو۔ ۱۔ کرنتھیوں ۱۰:۳۱

خدا کے نام کو پاک ماننے کے لیئے ہم کس طرح اپنی ساری زندگی کو ترتیب دیں؟

روزانہ مطالعہ کے ذریعے خُدا کے کلام کو لگاتار سیکھیں اور بلاناغہ کلیسیائی عبادتوں میں حاضر ہوں اور تمام قسم کے حالات میں خُدا کے حکموں کو مانیں اور دوسروں تک خداوند

کی خوشخبری پہنچانے کے لیے فکرمند ہوں اور آخری بات (سب سے چھوٹی نہیں)
یہ کہ اِس درخواست کو روزانہ دُعا میں خُدا کے سامنے پیش کریں۔
آسمان پر مقدسین اور فرشتے لگاتار خُدا کو قُدّوس قُدّوس قُدّوس کہہ کر پکارتے اور
گاتے ہیں۔ (مکاشفہ ۴:۸) اِسی طرح ہمارے دل اور زندگی خُدا کے لیے ہمیشہ وقف
ہونی چاہیے۔

نمبر ۱۲۲ پر سوالات

۱۔ دُعائے ربّانی میں پایا جاتا ہے ________
کس طرح اُنہیں تقسیم کیا گیا ہے۔ ________
ا ________
ب ________

۲۔ خدا کا نام اشارہ کرتا ہے۔
ا۔ اُس کے حقیقی القاب یعنی قادرِ مطلق کی طرف۔
ب۔ اُس کی طرف نہیں بلکہ اُس کی تخلیق اور پروردگاری کے کام کی طرف۔
ج۔ اُس کی شخصیت کی طرف جس کا بیان کلامِ مقدّس میں اور اُس کی معموری میں کیا گیا ہے۔
کونسا جواب درست ہے؟

۳۔ خُدا کے نام کو پاک ماننے کا مطلب ہے۔

ا ہم بناتے ہیں۔
ب خُدا کے نام کو پاک رکھنا۔
کونسا جواب درست ہے؟

۴۔ حقیقت میں ہم اپنے پاکیزہ الفاظ اور کاموں کے ذریعے خدا کے کامل جلال میں اضافہ کر سکتے ہیں۔
غلط یا درست ________ غلط
بیان کریں ________

۵۔ خُدا کے نام کو پاک ماننا رُوحوں کو جیتنے سے بھی زیادہ ضروری ہے؟
غلط یا درست ________ درست ہے

۶۔ کون سے دو بُنیادی طریقے ہیں۔ جن سے ہم چاہتے ہیں کہ خدا کا نام پاک مانا جائے؟
ا ________
ب ________

۷۔ خُدا کی کونسی صفات اور جلال کی باتیں مندرجہ ذیل حوالوں میں بیان کی گئی ہیں۔
(۱) زبور ۵:۳۶ شفقت
(۲) زبور ۱۳۷:۱۱۹ صادق
(۳) رُومیوں ۲۰:۱ قدرت
(۴) زبور ۲۴:۱۰۴ حکمت
(۵) ناحوم ۳:۱

۱۔ یوحنا ۴ : ۸

۸۔ خُدا کے جلال کو ظاہر کرنے کے لیے اِنسان سب سے پہلے کونسی بڑی برکت کا تجربہ ہونا چاہیے؟

جو محبت نہیں رکھتا وہ خدا کو نہیں جانتا

کیونکہ خدا محبت ہے

۹۔ خُدا کے جلال کو ظاہر کرنے کے لئے ہم کن مختلف باتوں سے اپنی زندگی کو ترتیب دیں

ا کلام کا مطالعہ کریں - عبادت کریں

ب خدا کے حکموں کو مانیں

ج دوسروں تک خدا کی محبت پہنچانے کیلئے مقدور بھر کوشش کریں

۱۰۔ زبور ۱۱۵ : ۱ لکھیں

ہم کو نہیں اے خداوند - ہم کو نہیں بلکہ تو اپنے ہی نام کو اپنی شفقت اور سچائی کی خاطر جلال بخش -

۱۲۳۔ دُوسری درخواست کیا ہے؟

تیری بادشاہی آئے۔ جس کا مطلب ہے کہ اپنے کلام اور رُوح کے وسیلے اِس طرح ہم پر حکومت کر کہ ہم ہمیشہ زیادہ سے زیادہ اپنے آپ کو تیری مرضی کے تابع کریں۔ اپنی کلیسیا کو بڑھا اور اُسے قائم رکھ۔ شیطان کے کاموں اور ہر ایک قدرت جو تیرے خلاف سر اُٹھائے اور ہر وُہ بُرا منصوبہ جو تیرے کام کے خلاف بنایا جائے اُسے برباد کر جب تک تیری کامل

بادشاہی نہ آئے۔ جس میں تُو ہی سب کچھ ہو۔

نمُونے کی دُعا کی دُوسری درخواست (تیری بادشاہی آئے) نہایت اہم سچائیوں سے بھری ہُوئی ہے۔ جنہیں ہمیں جاننا چاہیے اور جن کے لئے ہمیں ہر روز دُعا کرنی چاہیے۔

خُدا کی بادشاہی کیا ہے، جس کے لئے ہم نے دُعا کرنی ہے۔

خُدا کی بادشاہی کا اشارہ اُس حُکمرانی کی طرف ہے جو وُہ اپنی مخلوقات پر رکھتا ہے۔ بادشاہ وُہ ہے جس کے پاس اختیار ہو اور وُہ اپنی رعایا پر حکومت کرنے کی قُدرت رکھتا ہو۔ اسی لئے ہم پڑھتے ہیں۔ خداوند نے آسمان پر اپنا تخت قائم کیا ہے اور اُس کی سلطنت سب پر مسلط ہے۔ (زبور ۱۰۳ : ۱۹) لیکن شریر فرشتوں کی بغاوت اور انسان کے گناہ میں گرنے کی وجہ سے خُدا کی بادشاہی میں بہُت سے اُس کے خلاف ہو گئے ہیں اور شیطان کی عملداری میں ایک باغی حکومت قائم کر رکھی ہے۔ اِس لئے خُدا نے ایک اور بادشاہی تیار کی ہے۔ جس میں انسان رضاکارانہ طور پر اُس کی طرف رجُوع لاتے ہیں اور نئے سرے سے اُس کا اختیار لینے اور پہچانتے ہیں۔ یہ اُس کے فضل کی بادشاہی ہے جو آسمان کی بادشاہی یا خُدا کی بادشاہی بھی کہلاتی ہے۔

خُدا کی بادشاہی کی بُنیاد خداوند یسُوع مسیح کی شخصیت اور اُس کے کام ہیں۔ جسے خُدا نے بادشاہ مقرّر کیا ہے۔ اپنے نجات بخش کام کے ذریعے مسیح بادشاہ کی حیثیت سے اپنا اختیار برگزیدہ لوگوں کے دلوں پر قائم کر رہا ہے۔ جب ہم دُعا کرتے ہیں کہ تیری بادشاہی آئے تو ہم خُدا سے درخواست کرتے ہیں کہ مسیح کا جو ایماندار لوگوں کے دلوں پر ہے وُہ ترقی کرے اور کاملیت کے درجے تک پہنچے تاکہ یہ شیطان کی بادشاہی پر فتح مند ہو۔

خُدا کی بادشاہی کے بارے میں کتابچہ تین باتیں بیان کرتا ہے۔

۱۔ خُدا کی بادشاہی کی فطرتی صفات کیا ہیں؟

خُدا کی بادشاہی ہر اُس جگہ قائم ہے۔ جہاں رضاکارانہ طور پر مسیح میں خدا کی فرمانبرداری کی جاتی ہے۔ یہ رُوحانی بادشاہی ہے جو خاص طور پر انسان کے دل میں قائم ہوتی ہے۔ ہمارے خداوند نے پلاطوس سے کہا کہ میری بادشاہی اس دُنیا کی نہیں۔ (یُوحنّا ۱۸: ۳۶) جس کا مطلب ہے یہ دُنیا کی بادشاہی کی طرح جسمانی اختیار اور مجبُوری اور منحصر نہیں بلکہ یہ سچّائی کے لئے محبت کی بات ہے۔ (یُوحنّا ۱۸: ۳۷) ہم بادشاہی میں ہوتے ہیں۔ جب بادشاہی ہمارے اندر ہوتی ہے اور ہم اپنے آپ کو خوشی سے خدا کے کلام اور مسیح کے رُوح کے تابع کرتے ہیں۔ (رُومیوں ۱۴: ۱۷)

کتابچہ یہاں کی کلیسیا اور خُدا کی بادشاہی ایک ہی بات ہے۔ کلیسیا کو خُدا کی بادشاہی کہتا ہے۔ یہ سچ ہے جب عالمگیر اور نادیدہ کلیسیا کے بارے میں سوچتے ہیں۔ خُدا کی بادشاہی میں بے شک ظاہری کلیسیا بھی شامل ہے۔ لیکن اِس سے کہیں زیادہ اِس میں وُہ سب لوگ اور انسانی تنظیمیں بھی شامل ہیں جو مسیح کے اختیار اور حُکمرانی کو مانتی ہیں۔ اِس طرح مسیحی افسران۔ مسیحی گھر مسیحی سکُول مسیحی ہسپتال اور مسیحی ادارے اور مسیحی کام جو کلیسیائی حکومت کے ماتحت نہیں حقیقت میں بادشاہی کے کام ہیں۔ زندگی کے تمام پہلو۔ زراعت، طبی خدمت، پائپ فٹنگ سیاسی کام اور دیگر تمام فنی کاموں کے بارے میں چاہیئے کہ خُدا کے لوگ جن کے دل میں کلام اور خُدا کا رُوح ہے۔ وُہ اِن کاموں کو بادشاہی کے کام بنائیں۔

(کلسیوں ۳: ۲۳-۲۴)

یہ بھی نوٹ کرنا چاہیئے کہ ریاکار اور جھُوٹے مسیحی بھی اِس دُنیا میں شامل کئے جاتے ہیں۔ خداوند یسُوع نے کئی تمثیلوں کے ذریعے یہ حقیقت ظاہر کی کہ وُہ سب جو صرف زبان سے اُس کا اقرار کرتے ہیں۔ حقیقت میں اُس کے لوگ نہیں۔ وُہ باہر نکال کر آگ میں ڈالے جائیں گے۔ (متّی ۱۳: ۳۰، ۳۱، ۴۹؛ ۲۵: ۱-۱۴)

۲۔ خُدا کی بادشاہی کے دُشمن

جب ہم خُدا کی بادشاہی کی حفاظت اور ترقّی کے لئے دُعا کرتے ہیں تو اِس کے ساتھ ہمیں یہ بھی دُعا کرنا چاہیئے کہ خُدا کی بادشاہی کی تمام مخالفت برباد کی جائے۔ مسیح کی بادشاہی کے دُشمن کون ہیں؟ سب سے پہلے ابلیس یا شیطان ہے جس نے مسیح کے مقابلہ میں تاریکی کی بادشاہی بنا رکھی ہے۔ (متّی ۴: ۸، ۹؛ یُوحنّا ۱۲: ۳۱؛ افسیوں ۲: ۲) اِن دونوں حکومتوں کے درمیان سخت جنگ جاری ہے۔ مسیحی ہونے کی حیثیت سے ہم نہ صرف خُون اور گوشت کے خلاف کشتی کرتے ہیں بلکہ حکومت والوں اور اختیار والوں اور اِس دُنیا کی تاریکی کے حاکموں اور شرارت کی اُن رُوحانی فوجوں کے خلاف جو آسمانی مکانوں میں ہیں۔ (افسیوں ۶: ۱۲) شیطان جھُوٹی تعلیم اور بُرے کام بادشاہی کے اندر لانا چاہتا ہے تاکہ خدا کے لوگوں کو خراب اور برباد کرے۔ مسیحیوں کے درمیان لڑائی اور کڑواہٹ دُشمن کی طرف سے ایک حملہ ہے۔ (زبور ۸۳: ۲-۳؛ ۱-یوحنّا ۳: ۱۰؛ ۴: ۱۰) بادشاہی کے باہر وُہ دُشمن ہیں جو ہمیں ایذارسانی کے ذریعے برباد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ (۱-پطرس ۴: ۱۲-۱۴) خُدا کی بادشاہی کے اِن سب دُشمنوں کے لئے ہمیں دُعا کرنی چاہیئے اور خُدا کے دیئے ہُوئے رُوحانی ہتھیاروں کے ذریعے جنگ

کرنا چاہیے۔ دیکھیے ۲۔کرنتھیوں ۱۰: ۴-۵؛ افسیوں ۶: ۱۳-۱۸)

۳۔ خُدا کی بادشاہی کا نصب العین کیا ہے؟

اِس دُنیا میں فضل کی بادشاہی خُدا کی بادشاہی کا ایک عارضی پہلو ہے۔ جب مسیح آئے گا تو کامل بادشاہی قائم ہو گی پھر بادشاہی جلال کی بادشاہی ہو گی اور تمام برگزیدہ لوگوں کے دل کامل طور پر پاک ہوں گے اور الٰہی حکومت کے ماتحت ہوں گے۔ اُس وقت مسیح خداوند خُود بادشاہی باپ کے سپرد کر دے گا۔ اِس کے بعد آخرت ہو گی۔ اُس وقت وُہ سارا اختیار اور قُدرت نیست کر کے بادشاہی کو خُدا یعنی باپ کے حوالہ کر دے گا۔ ۱۔کرنتھیوں ۱۵: ۲۴

اُس وقت مسیح کے سب دُشمن مجبوراً اقرار کریں گے کہ وُہی حقیقی اور قُدرت والا بادشاہ ہے۔ (بیشک ہم ہزار سالہ سلطنت کے ماننے والوں سے اتفاق نہیں کرتے جو یہ تعلیم دیتے ہیں کہ بادشاہی مکمل طور پر اُس وقت آئے گی، جب مسیح یروشلیم میں آ کر اپنی ہزار سالہ ظاہرا بادشاہی قائم کرے گا۔ اِس بات کے لئے سوال نمبر ۵۲ کا مطالعہ کریں۔

ہمیں ہر روز دُعا کرنی چاہیئے کہ خُدا کی بادشاہی ہمارے دلوں اور زندگیوں میں زیادہ زور کے ساتھ آئے۔ ہمیں دُعا کرنی چاہیئے کہ کلیسیائیں اور زیادہ پاک اور بائبل کے مطابق بن جائیں۔ ہمیں دُعا کرنی چاہیئے کہ مشنوں کا کام اور زیادہ بڑھ جائے تاکہ برگزیدہ لوگ خُدا کی بادشاہی میں لائے جائیں۔ ہمیں دُعا کرنی چاہیئے کہ سیاسی حکومتیں مسیح کے قوانین کو زیادہ سے زیادہ قبول کریں۔ ہمیں دُعا کرنی چاہیئے کہ فضل کی بادشاہی جلد سے جلد خُدا کے ابدی جلال کی بادشاہی بن جائے۔

نمبر ۱۲۳ پر سوالات

۱۔ خُدا کی بادشاہی کا مطلب ہے۔ مخلُوقات پر اُس کا اختیار۔ ______ درُست یا غلط

۲۔ خُداوند یسُوع مسیح نے اپنی صلیبی مَوت کے ذریعے ایک نئی بادشاہی قائم کی؟

ا۔ یہ بادشاہی قُدرتی بادشاہی ہے۔

ب۔ یہ فضل کی بادشاہی ہے۔

ج۔ یہ قُدرت اور فضل کی بادشاہی ہے۔

اِس میں صرف وُہ شامل ہیں جو ______ درُست کے نیچے لکیر لگائیں۔

۳۔ خالی جگہ پُر کریں۔

بادشاہ ہونے کی حیثیت سے مسیح ______ سے بادشاہی لینے ______ اور رُوح کے ذریعے۔ اُس کا اختیار خاص کر ______ لوگوں پر ہے۔

۴۔ کس طرح آسمان کی بادشاہی ظاہری کلیسیاؤں سے فرق ہے؟

______

______

۵۔ کتابچہ کونسی تین باتیں خُدا کی بادشاہی کے بارے میں بیان کرتا ہے؟

ا۔ ______

ب۔ ______

ج۔ ______

۶۔ اِس دُنیا میں صرف برگزیدہ لوگ خُدا کی بادشاہی میں داخل ہیں؟ درست ________

غلط یا درُست

۷۔ خُدا کی بادشاہی کے چند دُشمنوں کے نام لیں؟

ا ۔ جو بادشاہی کے اندر ہیں۔ ________

ب ۔ جو بادشاہی سے باہر ہیں۔ ________

۸۔ افسیوں ۶: ۱۳ - ۱۸ میں بتایا گیا ہے کہ ہمارے رُوحانی ہتھیار کیا ہیں جن کے ذریعے ہم نے اپنے رُوحانی دُشمنوں سے جنگ کرنا ہے۔

ا ۔ ہماری ٹوپی (خود) نجات کا۔

ب ۔ ہمارے بُوٹ (جُوتی) صلح

ج ۔ ہمارا زرہ بکتر راستبازی۔

د ۔ ہماری ڈھال ایمان

ر ۔ ہمارا کمرکس سچائی۔

۹ ۔ ۱۔ کرنتھیوں ۱۵ باب کے مطابق مسیح اب بادشاہی کر رہا ہے اور اپنے دُشمنوں کو ________ (آیت ۲۵)

آخری دُشمن جو برباد کیا جائے گا۔ وُہ ہے ________

________ (آیت ۲۶)

اِس کے بعد مسیح اپنی بادشاہی اور فتوحات مکمل کرے گا ________

________ اور ________

(۲۴) اِس کے بعد وُہ مکمل بادشاہی ________ ۔

اور بیٹا خود ________ ۔

تاکہ خُدا ________

________ (آیت ۲۸)

۱۰۔ عبرانیوں ۱۰: ۲۸ پڑھیں۔ ________

۱۲۴۔ تیسری درخواست کیا ہے؟

تیری مرضی جیسی آسمان پر پُوری ہوتی ہے زمین پر بھی ہو۔ یہ بھی بخش کہ ہم اور سب لوگ بغیر کسی لالچ کے اپنی مرضی چھوڑ کر تیری مرضی کو پُورا کریں جو سب سے بہتر ہے اور ہر شخص اپنی بُلاہٹ اور عہدہ کے مطابق رضا کارانہ اور وفاداری سے تیری مرضی کے مطابق کام کرے جیسے فرشتے آسمان پر کرتے ہیں۔

اَب ہم نمونے کی دُعا کی تیسری درخواست کی طرف آتے ہیں۔ "تیری مرضی جیسی آسمان پر پُوری ہوتی ہے۔ زمین پر بھی ہو" ہمیں یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ پہلی تین درخواستیں خُدا کے جلال کے بارے میں ہیں۔ اِن درخواستوں میں ہم ایک تسلسل بھی دیکھتے ہیں۔ جب خُدا کی بادشاہی انسان کے دِل میں آتی ہے۔ تو خُدا کے نام کی تعظیم کی جاتی ہے اور جب خدا کی مرضی پُوری کی جاتی ہے۔ تو خُدا کی بادشاہی انسان کے دل میں آتی ہے۔ یہ تینوں یعنی خُدا کا نام خُدا کی بادشاہی اور خُدا کی مرضی اکٹھی جاتی ہیں اور ایک دُوسرے سے علیحدہ نہیں ہو سکتیں۔

اِس درخواست اور کتابچہ کے سوال نمبر ۱۲۴ سمجھنے کے لِئے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ خدا کی مرضی ہے کیا۔

ہم دیکھتے ہیں کہ بائبل مقدس میں خُدا کی دو طرح کی مرضی بیان کی گئی ہے۔ یہ نہیں کہ خدا کی دو مرضیاں ہیں۔ خُدا ایک ہی ہے۔ پھر بھی ہمیں اُس کی تقدیروں کی مرضی اور قوانین کی مرضی میں امتیاز کرسکتے ہیں یا ہم اُسے کہہ سکتے ہیں۔ خُدا کی پوشیدہ مرضی اور خدا کی ظاہر کردہ مرضی۔ (دیکھیے استثنا ۲۹:۲۹)

خُدا کی تقدیریں یا پوشیدہ مرضی کا تعلق خُدا کی اُس تجویز یا ارادہ کے ساتھ ہے جو وہ سب چیزوں کے بارے میں رکھتا ہے۔ خدا کا یہ ارادہ یا تجویز تخلیقِ عالم کے کام سے پہلے شروع ہُوا۔ یہ مرضی آسمان میں زمین پر اور دوزخ میں ہمیشہ مکمل طور پر پُوری ہوتی ہے۔ خُدا کہتا ہے میری مصلحت قائم رہے گی اور مَیں اپنی مرضی بالکل پُوری کروں گا۔ (یسعیاہ ۴۶:۱۰)

کون اُس کے ارادے کا مقابلہ کرسکتا ہے۔ (رُومیوں ۹:۱۹)

دانی ایل ۴:۳۵ کو بھی دیکھیں اور سوال نمبر ۲۵، ۲۶ اور ۲۸ کو دوبارہ پڑھیں۔ اِن میں خدا کی پروردگاری کا بیان ہے۔

ہمیں دُعا کرنے کی ضرورت نہیں کہ خُدا کی تقدیریں پُوری ہوں کیونکہ وہ کبھی ناکام نہیں ہوسکتیں۔ لیکن ہمیں بلاناغہ دُعا کرنا چاہیئے کہ ہم اور دُوسرے لوگ اُس کے احکام، اُس کی تربیت اور اُس کے قوانین پر عمل کریں۔ ہمیں اِس بات کے بارے میں بہُت فکرمند ہونا چاہیئے کہ ہماری زندگیاں خُدا کے پاک حکموں کے مطابق بن جائیں اور خدا اپنا فضل ہمیں عطا کرے کہ ہم تمام قسم کے حالات میں اُس کے کلام پر عمل کرسکیں۔ خدا کی پوشیدہ مرضی (مخفی ارادہ) کامل سپُردگی کا مطالبہ کرتی ہے اور خدا کی ظاہر کردہ مرضی فرمانبرداری کا۔ یہ تیسری

درخواست خُدا کی پوشیدہ مرضی یعنی خُدا کی تقدیروں کی طرف اشارہ نہیں کرتی بلکہ اُس کی ظاہر کردہ مرضی کی طرف۔ (یعنی جو مرضی اُس نے اپنے حکموں کے ذریعے ظاہر کی ہے۔)

اِس سوال میں تین خاص باتوں پر غور کریں۔

۱۔ ہمیں اپنی مرضی کو ترک کرنا چاہیئے؟

ہماری مرضی ہماری خواہشات اور ہمارے فیصلے ہمیشہ غلط اور بُرے ہوتے ہیں۔ جب ہم خود کام کرتے ہیں۔ گمراہ ہُوا اور گناہ آلودہ انسان خُدا کی مرضی کے علم کے بغیر کبھی اچھا کام نہیں کرسکتا۔ نیک کام وُہ ہے جو خُدا کے کلام کے مطابق ہے۔ اس کے علاوہ سب کچھ بُرا ہے۔ اپنی مرضی کو ترک کرنے کا مطلب ہے کہ اس حقیقت کو پہچان لینا کہ فطری طور پر ہماری مرضی یا ارادہ مکمل طور پر بگڑا ہُوا ہے۔ اور خدا سے درخواست کرنا کہ وُہ ہمیں اپنا فضل عطا کرے کہ ہم پورے طور پر اپنے آپ کو اُس کی مرضی کے تابع کریں۔

۲۔ ہمیں خدا کی مرضی کو پُورا کرنا چاہیئے۔

مسیحی ہونے کی حیثیت سے ہماری بُلاہٹ اور خدمت یہ ہے کہ ہم خُدا کی مرضی کی فرمانبرداری کریں۔ ہمارے خداوند نے کہا کہ جو کوئی میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلے وُہی میرا بھائی، میری بہن اور ماں ہے۔ (متی ۱۲:۵۰) جو آسمانی باپ کی مرضی پر چلنے کے خواہشمند نہیں۔ وُہ کبھی خُدا کی بادشاہی میں داخل نہ ہوں گے۔ (متی ۷:۲۱) ہمارے پیدا کئے جانے کا یہ مقصد تھا کہ ہم صرف خُدا کی مرضی کو پُورا کریں اور بس۔ ہم حقیقت میں خُوشی حاصل کرتے ہیں۔ جب ہم خُدا کی فرمانبرداری

کرتے ہیں۔ خداوند یسوع نے کہا: "میرا کھانا یہ ہے کہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی پوری کروں۔ (یوحنا ۴: ۳۴)

۳۔ خدا کی مرضی کس طرح پوری ہوتی ہے؟

خدا کامل فرمانبرداری کا مطالبہ کرتا ہے۔ جیسے کہ آسمان پر اُس کی مرضی پوری ہوتی ہے۔ اُس نے کبھی اپنے معیار کو کم نہیں کیا۔

ا۔ خدا چاہتا ہے کہ ہم اُس کی مرضی پر بغیر جرح اور بغیر کسی شکوہ و شکایت کے عمل کریں۔ یہ آسان معلوم ہوتا ہے۔ لیکن یہ بہت مشکل ہوتا ہے۔ جب اُس کی نافرمانی کرنے کی آزمائش بہت سخت ہوتی ہے۔ کبھی کبھی ہم یہ سوچتے ہیں کہ ہمارے لئے یہ فائدہ مند بات ہے کہ تھوڑی دیر کے لئے خدا کی مرضی کو بھول کر اپنی مرضی کرلیں۔ یہ شیطان کی آواز ہے جو وہ چپکے سے ہمارے کان میں کہتا ہے۔ لیکن اِس کا نتیجہ گناہ اور غم ہوتا ہے۔ صرف خدا کی مرضی اچھی اور ہمارے لئے فائدہ مند ہوتی ہے۔

ب۔ خدا کی مرضی ہم اپنے عہدے اور کام میں پوری کریں۔ اِس کا یہ مطلب ہے کہ ہم اپنی روزانہ زندگی میں خدا کی مرضی کو پورا کریں اور نہ صرف کسی خاص موقعہ پر۔ زندگی زیادہ تر چھوٹے چھوٹے کاموں سے بنی ہوتی ہے۔ اِس لئے ہم اپنے عام فرائض میں خدا کے حکموں پر چلنے کے لئے فکرمند ہوں۔ اپنے خیالات، الفاظ اور کاموں میں اُن کو پورا کریں۔ سب سے پہلے ہمیں یہ جاننا چاہئے کہ جہاں ہم کام کرتے ہیں۔ وہ مناسب جگہ ہے شروع کرنے کے لئے۔

ج۔ جس طرح آسمان پر فرشتے اور مقدسین خدا کی مرضی پر عمل کرتے ہیں۔ اُسی طرح ہم اُس کی مرضی کو پورا کریں۔ رضاکارانہ طور پر اور وفاداری سے

آسمان پر فرشتے اور مقدسین کس طرح خدا کی مرضی کو پورا کرتے ہیں؟

۱۔ رضاکارانہ طور پر بغیر شکوہ و شکایت کے۔
۲۔ وفاداری سے بغیر اُسے تبدیل کئے۔
۳۔ فوراً۔ بغیر اُس کو ملتوی کرنے کے۔
۴۔ لگاتار۔ بغیر کسی مداخلت اور رکاوٹ کے۔

بعض مشکل حالات میں آپ کس طرح خدا کی مرضی معلوم کرتے ہیں۔ مثلاً کونسی ٹوپی آپ کو خریدنی چاہیئے۔ کس قسم کی لڑکی کے ساتھ شادی کرنا چاہیئے۔ کون سے کالج میں آپ کو تعلیم حاصل کرنی چاہیئے۔ بہت سی ایسی باتیں ہیں جن کے لئے بڑی احتیاط سے دُعا کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ہم جان سکیں کہ بائبل کے عام اصولوں کے مطابق کون سی بات درست ہے۔

بعض چناؤ بذاتِ خود ایک دوسرے سے فرق ہوتے ہیں۔ لیکن ہمارا فیصلہ دونوں کے لئے خدا کی مرضی کے مطابق ہوتا ہے۔ ہم کھائیں یا پئیں سب کچھ خداوند کے جلال کے لئے کریں۔ (۱۔کرنتھیوں ۱۰: ۳۰) یہ صرف ہمیں کیک یا دلیے اور گاجر مٹر کے لئے ہو سکتا ہے۔ جب بھی ہمارا کوئی فیصلہ خدا کے حکموں کے خلاف ہوگا تو وہ خود بخود غلط ہوگا۔

ہمارے ایمان اور عمل کے لئے کلام مقدس ہی یکتا اور بے خطا قانون ہے اور ہمیں بائبل کے علاوہ کئی اور مکاشفے یعنی خواب، رویا اور غیر زبانوں کے ذریعے خدا کی مرضی کو جاننے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ بہت سے لوگ ہیں جو آج کل ایسا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ سخت غلطی پر ہیں۔ کاش کہ ہم سب باتوں کے بارے میں اپنے خداوند کے ساتھ یہ کہنے والے ہوں "میری مرضی نہیں بلکہ تیری مرضی پوری ہو۔" (لوقا ۲۲: ۴۲)

نمبر ۱۲۴ پر سوالات

۱۔ جب ہم کہتے ہیں کہ دُعائے ربّانی میں پہلی تین مناجات پیش قدمی ہے تو اِس سے ہمارا کیا مطلب ہے؟

پہلی تین درخواستیں خدا کے جلال کے لئے ہیں۔ خدا کی بادشاہی کا دعوےٰ ہم خدا کی مرضی پوری کریں [illegible]

۲۔ بائبل مقدس میں خُدا کی مرضی سے کیا مراد ہے؟

[illegible]

۳۔ خُدا کی دو قسم کی مرضی ہے۔

درست یا غلط — درست

۴۔ تیسری درخواست یہ ظاہر کرتی ہے کہ خُدا اپنی ابدی تقدیر کو پُورا کرے گا۔

[illegible]

۵۔ خُدا کی حاکمانہ مرضی زمین پر مکمل طور سے کبھی پُوری نہیں ہُوتی۔

غلط یا درست — غلط

بیان کریں [illegible]

۶۔ سوال نمبر ۱۲۴ ہمیں کون سی تین چیزیں بتاتا ہے؟

ا — اپنی مرضی کو ترک کرنا

ب — خدا کی مرضی کو پورا کرنا

ج — خدا کی مرضی اس طرح پوری ہو [illegible]

۷۔ خدا کی مرضی کو پُورا کرنے کے لئے ہمیں کیوں پہلے اپنی مرضی کو ترک کرنا چاہیئے؟

اپنی مرضی کو ترک کرنے کا مطلب [illegible]

۸۔ اپنے دفتر اور کام کی جگہ میں ہمیں خُدا کی قوت کے لئے دُعا کرنی چاہیئے تاکہ ہم مکمل طور پر اُس کی فرمانبرداری کرسکیں جس کا مطلب ہے؟

ا — [illegible]

ب — [illegible]

ج — [illegible]

د — [illegible]

۹۔ ہم کس طرح خُدا کی مرضی جان سکتے ہیں؟

ا۔ جھُوٹ بولنا یا جھُوٹ نہ بولنا۔

[illegible]

ب۔ اپنے تھوڑے پیسے اپنی ضروری خوراک کی چیزوں پر خرچ کرنا یا اپنے لئے سگریٹ خریدنا۔

[illegible]

ج. برگر کھانا یا ہاٹ ڈاگ

د. پینٹسٹ چرچ میں شامل ہونا یا ریفارمڈ کلیسیا کا؟

۱۰۔ رومیوں ۱۲: ۲ تفصیل

۱۲۵۔ چوتھی درخواست کیا ہے؟

ہماری روز کی روٹی آج ہمیں دے۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ اپنی خوشی اور رضامندی سے ہماری تمام جسمانی ضرورُیات پوری کر تاکہ ہم تجھے تمام چیزوں کا سرچشمہ قبول کریں اور تیری برکت کے بغیر نہ ہماری فکرمندی اور محنت نہ تیری دی ہُوئی نعمتیں فائدہ مند ہو سکتی ہیں۔ اور ہم اپنا بھروسہ تمام مخلُوقات سے ہٹا کر صرف تجھ پر رکھیں۔

پچھلی تین درخواستیں جو خداوند کی سکھائی ہُوئی دُعا میں پائی جاتی ہیں اُن کا تعلق خدا کے فرزندوں کی دینی ضرورُیات کے ساتھ ہے۔ یہ چوتھی درخواست

بھی ہماری جسمانی ضرُورت کے متعلق ہے اور آخری دو درخواستوں کا تعلق ہماری رُوحانی ضرورُیات کے ساتھ ہے۔

کتابچہ روزانہ روٹی کے محاورہ کو دُرست سمجھتا ہے کہ یہ درخواست ہماری تمام جسمانی ضرورُیات کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ بعض لوگ یہ محسُوس کرتے ہیں کہ مسیح خداوند کا اشارہ یہاں جسمانی روٹی کی طرف نہیں بلکہ رُوحانی روٹی کی طرف ہے۔ اور ہمیں ایسی دُنیوی چیزوں یعنے جسمانی روٹی کے لیے دُعا نہیں کرنی چاہیئے۔ تاہم خداوند یہ چاہتا ہے کہ ہم اپنی جسمانی ضرورُیات کے لئے رُوحانی مقاصد کے پیشِ نظر دُعا کریں۔ رُوحانی اور جسمانی باتوں کو یہ سمجھ کر ایک دُوسرے سے جُدا کرنا کہ اِن کا آپس میں کوئی تعلق نہیں غلط بات ہے۔ جب تک روز بروز ہماری جسمانی زندگی کو برقرار نہ رکھا جائے۔ ہم خدا کے لئے اِس دُنیا میں رُوحانی خدمت کو انجام نہیں دے سکتے کیونکہ ہم جلد مر جائیں گے۔

ضرورُ یہی وجہ ہوگی کہ یہ درخواست آخری دو سے پہلے رکھی گئی ہے۔ درخواستوں کی یہ ترتیب غلط نظر آتی ہے۔ کیونکہ ہم یہ توقع کرتے ہیں کہ پہلے ہماری رُوحانی ضرورُیات کا ذکر کیا جائے۔ پھر بھی وقت کے لحاظ سے اگرچہ اہمیت کے لحاظ سے نہیں۔ جسمانی ضرورُیات پہلے آتی ہیں۔ لیکن پھر بھی دنیوی چیزوں کے لئے ہماری دلچسپی اور دُعا اِسی غرض سے ہونی چاہیئے کہ خدا کا نام مانا جائے اور اُس کی بادشاہی کی تلاش کریں اور اپنی زندگی میں اُس کی مرضی پُوری کریں۔ خدا کا جلال سب باتوں میں اوّل درجہ رکھتا ہے۔

روزانہ روٹی کے محاورہ میں کیا کچھ شامل ہے۔ اِس میں تمام جسمانی ضرورُیات شامل ہیں یعنی خوراک۔ پوشاک، مکان، صحت، کام اور فصل

وغیرہ دُنیا میں یہ چیزیں انسانی زندگی کے لئے ضروری ہیں۔ غور کریں کہ روٹی
عیش و عشرت نہیں بلکہ ضرورت ہے۔ ہمیں لالچ کی دُعا کرنے سے محتاط رہنا
چاہیے۔ اُن باتوں کے لئے دُعا کرنا جن کی ہمیں ضرورت نہیں۔ مقدس پولوس
کہتا ہے۔ پس اگر ہمارے پاس کھانے پینے کو ہے تو اُسی پر قناعت کریں۔
(۱-تیمتھیُس ۶:۸) امثال ۳۰: ۸ و ۹ بھی دیکھیں۔
مسیح خداوند روزانہ کا لفظ استعمال کرتا ہے۔ ہمیں یاد دلانے کے
لئے کہ ہمیں مستقبل کے لئے بہت بڑے ذخیرے کی ضرورت نہیں۔ (ہو سکتا
ہے کہ ہم اتنی دیر تک زندہ بھی نہ رہیں) تاہم ذخیرے کی طرف دیکھنے کی بجائے
روزانہ خداوند کی طرف دیکھیں۔ روزانہ دُعا کے ذریعے ہم مستقبل کے لئے
فکرمندی سے بھی بچ جائیں گے۔

تین وجوہات جن کے سبب سے خداوند چاہتا ہے کہ ہم اپنی دُنیوی
اور جسمانی ضروریات کے لئے دُعا کریں۔ (اگرچہ وُہ اپنے رحم سے اُن
لوگوں کو بھی دیتا ہے جو کبھی دُعا نہیں کرتے۔ (متی ۵: ۴۵) اور جانور جو
دُعا نہیں کر سکتے۔ (زبور ۱۴۷: ۹) سوال نمبر ۱۲۵ کے مطابق۔

۱۔ تاکہ ہم خدا کو سب اچھی چیزوں کا سرچشمہ سمجھیں۔ قدرت کے
پیچھے خدا کھڑا ہے۔ اِس لئے ہر روز ہمیں اپنے آپ کو یاد دلانے کی ضرورت ہے
کہ یہ ماں قدرت نہیں جو ہمیں کھلاتی اور ہماری ضروریات کو پورا کرتی ہے بلکہ خدا
اپنی پروردگاری سے سب کچھ ہمارے لئے مہیا کرتا ہے۔ (ایک سوال نمبر ۲۶ دیکھیں)
کتنی دفعہ ہم قدرت کے لئے ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ جیسے کہ وُہ خود ہمارے
لئے کام کر رہی ہے۔ مثلاً ہم کہتے ہیں کہ یہ بارش ہو رہی ہے۔ یہ برف پڑ رہی

ہے۔ یہ بہت اچھا سال تھا۔ وغیرہ۔ جبکہ حقیقت میں خُدا ہمارے لئے
یہ چیزیں بھیجتا ہے۔ بائبل مقدس کے مصنفین دُنیوی فوائد کو ہمیشہ خُدا سے
منسوب کرتے ہیں۔ اور محض قدرت کی طرف نہیں۔ انسان کتنا بڑا ناشکرگزار
ہے۔ جو خُدا کی نعمتوں کو استعمال کرتا ہے۔ اور کبھی اُس کا اقرار بھی نہیں کرتا۔

۲۔ تاکہ ہم خدا کی نعمتوں کے ساتھ اُس کی برکت بھی حاصل کر سکیں۔

جب ہم خُدا سے جسمانی نعمتیں حاصل کرتے ہیں اور اُن کے ساتھ خُدا کی
برکت اور فضل حاصل نہیں کرتے تو اِس کا نتیجہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ نعمتیں
ہمارے لئے لعنت کا باعث بن جائیں۔ شریروں کے گھروں پر خُدا کی لعنت
ہے۔ لیکن صادقوں کے مسکن پر اُس کی برکت (امثال ۳: ۳۳) زبور ۳۷: ۱۶؛
۷۳: ۷ و ۱۸؛ ۷۸: ۲۹، ۳۰ اور یعقوب ۵: ۵ بھی دیکھیں۔ خدا چاہتا ہے
کہ ہم اپنی ضروریات کے لئے محنت اور کام کریں۔ لیکن جو نعمتیں ہم خود کماتے ہیں۔
ہمیں کبھی اُن ہی سے مطمئن نہیں ہونا چاہیے بلکہ ہمیں خُدا سے دُعا کرنی چاہیے
کہ وُہ ہمارے لئے اِن نعمتوں کی تقدیس کرے اور ہماری قوت اور صحت اور
طاقت اُس کی خدمت کے لئے استعمال ہو نہ ہماری اپنی خود غرضی کی خواہشات
کے لئے۔ اِس لئے ہر کھانے سے پہلے یا بعد خُدا سے دُعا کرنی چاہیے۔ اپنی
جسمانی خوراک کے ساتھ ہمیں اپنی رُوحوں کی خوراک کے لئے خدا کا کلام بھی
پڑھنا چاہیے۔ کیا یہ دستور آپ کے گھر میں ہے۔

۳۔ تاکہ ہم صرف خُدا پر بھروسہ رکھیں۔ ہم فطرتی طور پر مائل ہوتے ہیں کہ
خالق پر بھروسہ رکھنے کی بجائے مخلوق پر بھروسہ رکھیں۔ ہمیں زندہ رہنے کے لئے

خوراک، ہوا، پانی اور کپڑے وغیرہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن جسمانی طور پر قائم رہنا اتنی ضروری بات نہیں۔ جلد یا دیر کے بعد یہ چیزیں ہمارے بدن کو قائم نہیں رکھیں گی اور ہم مر جائیں گے۔ لیکن اگر ہم اپنی راستبازی اور نجات کے لئے صرف خُدا کے بیٹے پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ ہم کبھی نہیں مریں گے۔ (یُوحنّا ۶: ۴۹-۵۰) ہماری ضروری روٹی ہمارے لئے بُت (جھوٹا خُدا) نہیں بننا چاہیئے۔ (دیکھیئے سوال نمبر ۹۵) الٰہی شفا کے بارے میں کیا کہنا چاہیئے۔ الٰہی شفا کا مطلب ہے دُعا اور ایمان کے ذریعے مُعجزانہ طور سے جسمانی شفا حاصل کرنا۔ کیا ہمارا یہ حق ہے کہ خُدا سے لاعلاج بیماریوں سے شفا حاصل کریں۔ طبّی علاج کے بغیر ہڈیاں ٹھیک تندرست ہو جائیں۔ اور ڈاکٹر اور دوائیوں کے بغیر ہمیں شفا مل جائے اور آج کل کچھ الٰہی شفا دینے والے ہیں۔ جو اِدھر اُدھر جاتے ہیں تاکہ لوگوں کو قائل کریں کہ اُن کے پاس خداوند کی قوّت ہے۔ اگر وُہ بیماروں کو معجزانہ طور سے شفا دے سکتے ہیں۔ ہمیں اِس نام نہاد الٰہی شفا کے بارے میں کہنا چاہیئے۔

۱۔ سب سے پہلے ہمیں کمل شفا کے لِئے خدا کی طرف دیکھنا چاہیئے یہ گناہ ہے کہ خُدا سے بیماری کے لِئے دُعا سے پہلے ہم ڈاکٹروں کی مدد کے خواہاں ہوں۔ (۲۔ تواریخ ۱۶: ۱۲-۱۳؛ یعقوب ۵: ۱۳)

۲۔ ہمیشہ خُدا کی مرضی نہیں ہوتی کہ ہم بیماری سے جلد شفا حاصل کریں۔ (یا بالکل نہیں) ہمیں اپنے آپ کو خدا کی حاکمانہ تجویز کے تابع کرنا چاہیئے۔ ۲۔ تیمُتھیُس ۴: ۲۰؛ ۲۔ تواریخ ۱۲: ۷

۳۔ خدا دوائیوں اور ڈاکٹروں کو ہماری جسمانی ضرُوریات کے لِئے استعمال کرتا ہے۔ اِس ذریعہ کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے کی بجائے ہمیں اِن کے لِئے خُدا کا شُکر کرنا چاہیئے۔ (۱۔ تیمُتھیُس ۵: ۲۳)

۴۔ ہمیں دواؤں کے استعمال کے بارے میں احتیاط کرنی چاہیئے کیونکہ کچھ ایسی بھی دوائیں ہیں جو حقیقت میں ہمارے بدن کے لِئے نقصان کا باعث ہوتی ہیں۔ کچھ ڈاکٹر بہُت سی دوائیں دینے کے عادی ہوتے ہیں۔ کسی ڈاکٹر کو خُدا سمجھ کر اُس پر بھروسہ نہ کریں۔ مرقس ۵: ۲۶

۵۔ کسی ایسے شخص پر بھروسہ نہ کریں جو فوق الفطرت طریقے سے شفا دینے کا دعوٰے کرتا ہو۔ کیونکہ ایسے شخص نئے عہدنامہ کی منسٹری کا حصّہ نہیں۔ وُہ جھُوٹے نبی ہیں۔

نمبر ۱۲۵ پر سوالات

۱۔ چوتھی درخواست پہلے گروپ کی آخری درخواست ہے۔ جن کا تعلق

[illegible]

[illegible]

۲۔ بعض لوگوں کے خیال کے مطابق دُوسری درخواست کے بارے میں ہے؟ کس قسم کی روٹی کا ذکر کیا گیا ہے؟

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہاں جسمانی [illegible]

ضروریات نہیں بلکہ روحانی خوراک کا ذکر ہے

٣۔ ________ لحاظ سے جسمانی ضروریات پہلے آتی ہیں ________ ہماری رُوحانی ضروریات ________

اگرچہ زیادہ اہمیت رکھتی ہیں ________

____

٤۔ روٹی کا محاورہ کن کن چیزوں یا باتوں کی طرف اشارہ کرتا ہے؟

____

____

٥۔ لفظ روزانہ ہماری جسمانی ضروریات کے بارے میں کیا سکھاتا ہے؟

____

____

٦۔ بے دین لوگ جو دُعا نہیں کرتے اور جانور جو دُعا نہیں کر سکتے اُن کے لیے جسمانی ضروریات کون مہیا کرتا ہے؟

____

____

____

٧۔ تین وجوہات جن کے باعث ہمیں دُعا کرنا چاہیئے کیا ہیں؟

ا ________

ب ________

ج ________

____

٨۔ مندرجہ ذیل کو برابر کریں۔

مال ودولت	ہمارے کھانے کے ساتھ
فضل کے ساتھ نعمتیں	عارضی خوراک
رُوحانی خوراک	زندگی کی روٹی
جسمانی	ایک جھوٹا خدا
خداوند یسوع مسیح	خُدا کی لعنت کے بغیر
روزانہ روٹی	ایک بہت بڑا ذخیرہ نہیں۔

٩۔ آپ رُوحانی طور پر کیا کریں گے اگر

ا۔ آپ کی اُنگلی پر خراش آجائے؟

ب۔ آپ کی ٹانگ ٹوٹ جائے۔

ج۔ آپ کو سر درد ہو۔

د۔ لاعلاج کینسر ہو جائے۔

١٠۔ امثال ٣٠: ٨-٩ لکھیں۔

١٢٦۔ پانچویں درخواست کیا ہے؟

"ہمارے قرض ہمیں مُعاف کر۔ جیسے کہ ہم اپنے قرضداروں کو مُعاف کرتے ہیں۔"

اپنی خُوشی سے مسیح خداوند کے خُون کی خاطر ہم مصیبت زدہ گنہگاروں

کو ہماری بے شمار خطائیں ہمارے ذمہ نہ لگا۔ نہ اُس بدی کو جو ہمیشہ ہمارے
ساتھ پیوستہ رہتی ہے۔ جیسے کہ ہم تیرا فضل جو ہمارے اندر ہے گواہی دیتا
ہے اور ہمارا مکمل اور دلی ارادہ ہے کہ اپنے پڑوسی کو معاف کریں۔

ہمارے قرض ہمیں معاف کر کہ ہم بھی اپنے قرضداروں کو مُعاف کرتے
ہیں۔ یہ پانچویں درخواست جو نمونے کی دُعا میں پائی جاتی ہے آسانی سے
غلط سمجھی جا سکتی ہے۔ مثال کے طور پر کیا اس کا اشارہ روپے کے قرض کی
طرف ہے؟ ہم کیوں بار بار خُدا سے کہتے ہیں کہ وُہ ہمیں مُعاف کرے جب کہ
مسیح ہماری خاطر مر گیا اور ہم پہلے مُعافی مانگ چکے ہیں۔ کیا خُدا ہمیں معاف
نہیں کرے گا۔ اگر ہم دُوسروں کو مُعاف نہیں کرتے۔ اگر وُہ ہمیں اس لئے
معاف کرتا ہے کہ ہم دُوسروں کے قصور مُعاف کرتے ہیں تو کیا ہم اپنی مُعافی خُود
نہیں کما رہے؟ یہ چند ایک مُشکلات ہیں جو پانچویں درخواست کے پیش نظر
پیدا ہوتی ہیں۔ آئیے ہم اِن باتوں کا مطالعہ کریں۔

۱۔ خُدا کی معافی

قرض کا اشارہ روپیہ پیسہ کے قرض کی طرف نہیں بلکہ گُناہ کی طرف ہے
جیسے کہ لُوقا ۱۱:۴ میں بیان کیا گیا ہے۔ "ہمارے گُناہ مُعاف کر۔" ہمارے
گُناہ قرض کہلاتے ہیں۔ کیونکہ یہ شریعت کے مطالبہ کے مطابق خُدا کو اپنی
کامل محبت اور فرمانبرداری ادا نہ کرنے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ جیسے کہ
کتابچہ کئی جگہوں میں بیان کرتا ہے کہ چونکہ ہم خُدا کو فرمانبرداری کا قرض ادا
کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ اِس لئے اب ہم خدا کے سامنے سزا کے قرض دار

ہیں۔ (دیکھیے مثال کے طور پر سوال نمبر ۱۲ اور ۱۶)
یہ قرض ہم خود ادا نہیں کر سکتے۔ لیکن خُدا نے اپنے فضل سے خُود اپنے
بیٹے کے وسیلے اِس محبت اور سزا کے کل قرض کو ادا کیا تاکہ ہمارے قرض
ہمیں معاف کر دے۔ (ہم جو خُدا کے سامنے اِن باتوں کے مقروض تھے) یہ سوال
اِس بات کو صاف کر دیتا ہے کہ مُعافی صرف مسیح کے خُون کے وسیلے سے
ہے۔ اور کسی دُوسری وجہ سے نہیں۔ ہم کبھی خدا کے سامنے مُعافی کو کما نہیں
سکتے تھے۔

کون سے گُناہ خُدا مفت مُعاف کرتا ہے۔ ہمارے طرح طرح کے گُناہ
(ہمارے خیالات، الفاظ اور عملی گُناہ) اور ہماری بگڑی ہُوئی فطرت جو ہمیشہ
ہمارے ساتھ لپٹی رہتی ہے۔ ہم اپنے عملی اور نیک کاموں کے، اپنے پوشیدہ
اور ظاہر گُناہ اپنے شعوری اور غیر شعوری (انجانے گُناہ) حالت کے گُناہ
جو ہم نے خُدا کے خلاف اور اپنے یا دوسروں کے خلاف کئے ہیں۔

۲۔ معافی کی شرائط

ہمیں بار بار مُعافی مانگنے کی کیوں ضرورت جب کہ مسیح کے خُون سے
ہمارے تمام گُناہ (یعنی ماضی حال اور مستقبل) دُھل گئے ہیں۔ یہ سچ ہے
کہ ایک دفعہ جب خدا ہمیں راستباز ٹھہراتا ہے۔ تو خُدا کے فضل کے
اِس کام سے ہمیشہ کے لئے خدا کے ساتھ ہمارا حساب ختم ہو جاتا ہے۔
(رُومیوں ۵:۱؛ ۸:۳۳) پھر بھی ہم اپنے روزانہ گناہوں کی وجہ سے
خدا کی طرف سے سزا کے حقدار ہوتے ہیں۔ اور اخلاقی مخلُوق ہونے کی
وجہ سے خدا چاہتا ہے کہ ہم اُن کا اقرار کریں۔ مسیح میں ہماری راستبازی

کے شخصی یقین کا دار و مدار ہماری شخصی توبہ اور لگاتار ہمارے گناہوں کے
اقرار پر ہے۔ خدا نے گناہوں کے اقرار اور معافی کو ایک ساتھ مقرر کیا ہے۔
(زبور ۳۲: ۳-۵؛ ۱-یوحنا ۱: ۹-)

یہ درخواست اِس بات کا بھی ذکر کرتی ہے کہ ہمیں دُوسروں کے
قرض (قصور) بھی مُعاف کرنے چاہئیں۔ پھر یہ درخواست دُوسروں کے
قصُوروں کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ جو اُنہوں نے ہمارے خلاف کئے ہیں۔
ہمیں اپنے پڑوسی کو دل سے مُعاف کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہیئے۔
دُوسروں کو مُعاف کرنے کی ترغیب ہمارے دل میں خُدا کے فضل سے ہوتی
ہے۔ یہ وُہی فضل ہے جس کے ذریعے ہم خدا سے مُعافی مانگتے ہیں۔
انجیل مقدس کی آیت اِس طرح سے ہے۔ جیسے ہم نے اپنے قرضداروں
کو مُعاف کیا ہے۔ (متی ۶: ۱۴-۱۵) میں مسیح خداوند نے مزید بیان کیا
ہے۔ اگر تم دُوسروں کے قصُور مُعاف نہیں کرو گے۔ معاف کرنے سے انکار
دل میں خُدا کے فضل کی کمی کو ظاہر کرتا ہے۔ دُوسروں کے گناہوں کو مُعاف کرنے
کا مطلب یہ ہے کہ اُن کے خلاف کینہ یا بُغض نہ رکھنا۔ اور اگرچہ اُن کے
لگائے ہُوئے زخم یا داغ ہم بھُول نہیں سکتے۔ ہمیں اُن کے بارے میں نہ سوچنا
اور نہ کچھ کہنا چاہیئے۔ جس شخص کو ہم نے مُعاف کیا ہے۔ اُسے مُعافی کا
یقین دلانا چاہیئے۔

کیا ہم نے ہر ایک گُناہ کو مُعاف کرنا ہے جو ہمارے خلاف کیا جاتا ہے؟
بعض لوگ ایسا سوچتے ہیں۔ تاہم لُوقا ۱۷: ۳ اور ۴ میں صفائی سے یہ
تعلیم دی گئی ہے کہ ہم نہ صرف اُن لوگوں کو مُعاف کریں جو توبہ کرتے ہیں۔
اگر وہ تیرے پاس آ کر کہے کہ مَیں توبہ کرتا ہُوں تو اُسے مُعاف کر۔ تاہم اِس سے

پہلے کہ ہم اتنی خاکساری کی درخواست کی توقع کریں۔ ہمیں گُناہ کرنے والے کو
محبت کی رُوح سے ملامت کرنا چاہیئے۔ اگر دُکھ دینے والے کے ساتھ اِس
معاملہ پر بات چیت نہیں کر سکتے تو ہم اُس کی طرف سے مُعافی مانگنے کا حقدار
نہیں بنتے۔

جو لوگ آگاہ کرنے کے بعد بھی توبہ کرنے سے انکار کریں۔ اُنہیں ہم مُعاف
نہ کریں کیونکہ یقیناً خدا نے بھی اُن کو مُعاف نہیں کیا۔
۱-یوحنا ۱: ۹۔ اگر ہم اپنے گناہوں کا اقرار کریں تو ہمیں ساری ناراستی
سے پاک کرنے میں سچا اور عادل ہے۔

بیشک ہمیں اپنے دشمنوں کے لئے بھی دُعا کرنی چاہیئے کہ خُدا کا فضل
اُن کے دل میں کام کرے اور وہ اپنے گناہوں سے توبہ کریں۔ (متی ۵: ۴۴)
جن لوگوں نے ہمارے خلاف قصُور کیا ہے۔ ہم اُن سے بدی کے عوض بدی
نہ کریں بلکہ ہمیشہ اُنہیں سچے دل سے مُعاف کرنے کی خواہش ظاہر کریں۔

نمبر ۱۲۶ پر سوالات

۱۔ یہ درخواست آسانی سے غلط سمجھی جا سکتی ہے۔ اگر کوئی شخص
دُوسرے حوالوں کو نہ سمجھے۔
غلط یا دُرست ______ درست

۲۔ اِس درخواست میں قرض کا کیا مطلب ہے۔ اِس کا اطلاق خُدا

سے ہمارے تعلق پر کیا ہوتا ہے؟

____

____

______ کرتی ہے

۳۔ کیا یہ درخواست تمام گناہوں کی طرف اشارہ

____

اُن گناہوں کا نام لیں جن کا اقرار ہمیں خُدا کے سامنے کرنا چاہیئے

____

____

۴۔ ہماری مُعافی کی بُنیاد اِس بات پر ہے:

و۔ ہماری توبہ

ب۔ ہماری دُعا

ج۔ مسیح کی راستبازی کا حساب لگایا جانا۔

د۔ دُوسروں کو مُعاف کرنا۔

کونسا جواب دُرست ہے؟

____

____

۵۔ بدی جو ہمارے ساتھ چمٹی رہتی ہے۔ کس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

____

____

____

۶۔ جب کہ مسیح نے ہمارے تمام گناہوں کی قیمت ادا کر دی ہے تو پھر خُدا ہم سے کیوں مطالبہ کرتا ہے کہ ہم روزانہ مُعافی مانگیں۔

____

____

____

۷۔ خُدا ہمیں مُعاف کرے گا۔ اگر ہم دوسروں کو ______

______ ہمیں سخت نقصان

پُہنچانے والوں کو مُعاف کرنے کے لِئے تیار رہنا کس بات کو ظاہر کرتا ہے ______

____

اگر ہم توبہ کرنے والوں کو معاف کرنے کے لِئے تیار نہیں ______

____

خُدا ______

ا۔ معاف کرے گا۔

ب۔ ہمیں معاف نہیں کرے گا۔

کونسا جواب دُرست ہے۔

۸۔ متّی کی انجیل ۱۸: ۲۳-۳۵۔ خداوند یسُوع نے بتایا ______

______ ایک نوکر کو ______

______ (آیت ۲۴)

بعد میں اُسی نوکر نے ______

______ (آیت ۲۶)

______ جب بادشاہ نے
______
یہ سُنا ______
______ جب تک ۔ (آیت ۳۴)
______
______

۹۔ ہمیں ضرورت نہیں۔
و ۔ دُعا کرنے کی ۔
ب ۔ اپنے دُشمنوں کو مُعاف کریں۔ اگرچہ وُہ توبہ کا کوئی اظہار نہ کریں۔
بیان کریں ______
______
______

۱۰۔ لکھیں زبُور ۵۱ : ۱

۱۲۷۔ چھٹی درخواست کیا ہے ؟

اور ہمیں آزمائش میں نہ لا بلکہ بُرائی سے بچا۔ جِس کا مطلب ہے کہ ہم اپنے آپ میں ایسے کمزور ہیں کہ ایک لمحہ بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ علاوہ اِس کے ہمارے جانی دُشمن شیطان، دُنیا اور ہماری

گُناہ آلُودہ فطرت لگاتار ہم پر سخت حملہ کرتے رہتے ہیں۔ مہربانی کرکے اپنے پاک رُوح کے وسیلے سے ہمیں بچا اور ہمیں قُوّت دے کہ اِن دُشمنوں کے مقابلہ میں ہم مضبوطی سے کھڑے رہ سکیں اور وُہ اِس رُوحانی جنگ میں ہم پر غالب نہ آئیں۔ جب تک کہ ہمیں فتح حاصل نہ ہو۔

دُعائے ربّانی کی چھٹی اور آخری درخواست یہ ہے کہ ہم گُناہ سے بچ جائیں۔ پانچویں درخواست میں ہم خُدا سے منت کرتے ہیں کہ وُہ ہمارے تمام گناہوں کو معاف کرے جو ہم نے کئے ہیں اور چھٹی درخواست میں خُدا سے منت کرتے ہیں کہ وُہ ہمیں آئندہ گُناہ کرنے سے بچائے۔ اِس درخواست کو بھی کلام کے دُوسرے حوالوں کی روشنی میں بیان کرنے کی ضرورت ہے ورنہ اِس کی تعلیم سے ہم غلط نظریہ کے شکار ہو سکتے ہیں۔

ہمیں پہلے لفظ آزمائش کے مطلب کو دُرست سمجھنا چاہیئے ۔

(۱) آزمائش کا مطلب بعض دفعہ امتحان، ثبوت دینا یا ٹسٹ کرنا بھی ہوتا ہے۔ خُدا اِن معنوں میں یقیناً آدمیوں کی آزمائش کرتا ہے۔ اُس نے آدم اور حوّا کو آزمایا۔ اُس نے ابراہام کو آزمایا۔ (پیدائش ۲۲ : ۱) اُس نے ایوّب کو آزمایا۔ (ایوب ۱ : ۱۲ ؛ ۲ : ۶) اور یسُوع مسیح نے فلپس کو آزمایا۔ (یُوحنّا ۶ : ۵-۶)

(۲) آزمائش کا مطلب پھسلانا اور گُناہ کی طرف مائل کرنا بھی ہوتا ہے۔ اِن معنوں میں خُدا کسی کو نہیں آزماتا۔ صرف شیطان یا بُرے آدمی اور بُری چیزیں ہمیں گُناہ کی طرف مائل کر سکتی ہیں۔

مقدّس یعقوب اپنے خط کے پہلے باب میں اِن دونوں قسم کی آزمائش کا ذکر کرتا ہے۔ پہلے وُہ یہ کہتا ہے کہ اے بھائیو، جب تم طرح طرح

کی آزمائشوں میں پڑو تو اِسے یہ جان کر خوشی کرو۔ یعقوب ۱:۲و۳
لیکن پھر وہ کہتا ہے کہ خدا نہ بدی سے آزمایا جاسکتا ہے اور نہ
وہ کسی کو آزماتا ہے۔ یعقوب ۱:۱۳۔ امتحان خدا کی طرف سے ہوتے ہیں
لیکن وہ کبھی بھی اِن معنوں میں نہیں آزماتا کہ ہمیں گناہ کی طرف مائل کرے۔
ایک ہی صورت یا حالت ہمارے لئے گناہ کرنے کی آزمائش بھی ہو سکتی
ہے اور گناہ نہ کرنے کے لئے خدا کی طرف سے امتحان۔

اِس درخواست میں مسیح خداوند نے آزمائش کا دوسرا مطلب استعمال
کیا ہے۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ اگر ہم پوری درخواست کو واحد سمجھیں۔ ہم نے
خدا سے درخواست کرنا ہے کہ وہ ہمیں بُرائی اور اُس کے بانی سے بچائے۔
جس کی یہ خواہش ہے کہ ہم گناہ کریں۔ ایک یونانی کا قابلِ اعتبار عالم اِس
کا یہ ترجمہ کرتا ہے۔ ہمیں اجازت نہ دے۔ بُرائی کے بانی کی راہنمائی میں
کسی آزمائش میں نہ پڑیں۔ (نوٹ کریں کہ لفظ بُرائی کا ترجمہ بُرائی کا بانی یعنی
شیطان ہونا چاہیے۔

یہ سوال شیطان کے خلاف ہماری اُس کشمکش کے بارے میں دو
ضروری باتیں بتاتا ہے۔ جس میں شیطان ہمیں گناہ میں گرانا چاہتا ہے۔

۱۔ ہمیں خدا کی حفاظت کی کیوں ضرورت ہے۔

(ا) کیونکہ ہم بذاتِ خود بالکل کمزور ہیں اور ایک لمحہ بھی اپنے روحانی دشمنوں
کے سامنے کھڑے نہیں رہ سکتے۔ ہمیں خود اعتمادی سے خبردار رہنا
چاہئے۔ ایک بھی ایسا مسیحی نہیں جس میں اتنی قوت ہے کہ وہ خدا سے
علیحدہ ہو کر گناہ کرنے کی اِس آزمائش کے خلاف روحانی جنگ لڑسکے۔

ب۔ ہمارے دشمن جو لگاتار ہمیں گناہ میں گرانے کے لئے آزمانا چاہتے ہیں۔ وہ
جھوٹی تثلیث ہے جو شیطان، دنیا اور ہماری گناہ آلودہ فطرت پر مشتمل ہے۔
شیطان دُنیا اور ہمارے نفس کے ساتھ ہے تاکہ وہ اُنہیں اور زیادہ زور آور
بنائے۔ شیطان نے آدم اور حوا کو آزمایا۔ اُس نے ایوب کو آزمایا اور داؤد
کو اُبھارا کہ وہ بنی اسرائیل کی مردم شماری کرے۔ ۱۔ تواریخ ۲۱:۱
اُس نے مسیح خداوند (متی ۴) اور پطرس پر حملہ کیا۔ (لوقا ۲۲:۳۱۔ اور
وہ زمین پر شیر ببر کی طرح دھاڑتا پھرتا ہے کہ کس کو پھاڑ کھائے۔
۱۔ پطرس ۵:۸) کوئی بچ نکلنے کا راستہ کوئی جنگ بندی کا معاہدہ
اور روحانی دشمنوں کے خلاف اِس خطرناک جنگ میں کوئی فراغت یا چھٹی
نہیں۔ وہ بلاناغہ ہم پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ ہمیں روزانہ دعا اور جاگتے
رہنے کی ضرورت ہے۔ اور سو نہیں جانا چاہیئے تاکہ ہم آزمائش میں نہ
گریں۔ (متی ۲۶:۴)

۲۔ مدد جس کا وعدہ خدا کرتا ہے۔

ہم اپنے آپ کو ایسی صورت اور حالات میں پاتے ہیں جن کی وجہ سے
ہم یقیناً گناہ میں گریں گے۔ اگر خدا اپنے پاک روح کی قدرت اور کلام اور
فضل سے ہماری مدد کے لئے مداخلت نہ کرے۔ اگر خداوند نے ہمیں کہا
ہے کہ شیطان اور اُس کی قوتوں سے بچنے کے لئے دعا کریں تو بڑے اعتماد
کے ساتھ خدا سے توقع کر سکتے ہیں کہ وہ ہماری اِس درخواست کا جواب
دے گا۔ خدا نے وعدہ کیا ہے کہ نہ میں تجھے چھوڑوں گا اور نہ تجھ سے
دست بردار ہوں گا۔ (عبرانیوں ۱۳:۵) بھروسہ کرنے والے مسیحی کو

آزمائش کے سامنے جھکنے کی ضرورت نہیں کیونکہ جو تم میں ہے۔ (مسیح کا رُوح) وُہ اُس سے بڑا ہے جو دُنیا میں ہے۔ (شیطان) ۱۔یوحنا ۴:۴ اور جو خُدا سے پیدا ہُوا ہے۔ وُہ اُس کی حفاظت کرتا ہے اور شریر اُس کو چھو نہیں سکتا۔ (۱۔یوحنا ۵:۱۸)

ہاں ہم مسیح کی قوت سے جو ہم میں ہے۔ اپنے رُوحانی دُشمنوں پر غالب آنے کی توقع کر سکتے ہیں۔ یُوسف غالب آیا۔ (پیدائش ۳۹: ۱۰-۱۲) ایوب غالب آیا۔ ایوب ۴۲: ۱۲۔ اور رسُولوں نے ایسا کیا۔ رُومیوں ۸: ۳۷۔

ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اگر ہم روزانہ یہ درخواست کریں۔ ہم نہایت خُوش اور فتح مند مسیحی سپاہی ہو کر بے گناہ زندگی گزاریں گے۔ نہیں خُدا ہم کو سخت امتحان اور آزمائش میں پڑنے دے گا۔ جیسے ابراہام، ایوب داؤد اور پطرس وغیرہ تھے۔ اور بعض مُوقعوں پہ ہم گُناہ میں گریں گے شاید اپنے خداوند کا انکار بھی کریں۔ جس طرح پطرس نے کیا تھا۔ لیکن خُدا اپنا فضل ہم کو دے گا۔ تاکہ ہم پشیمان ہوں اور توبہ کر کے خداوند کے پاس واپس آئیں۔ مسیح میں کامل فتح ہماری ہوگی۔ موت کے وقت "اگرچہ بعض دفعہ زندگی کی جنگ میں ہم ہار جائیں۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ ہم جس بات کے لیے دُعا کرتے ہیں اُس کی مشق نہیں کرتے۔ ہم ہمیشہ آزمائش سے بھاگتے نہیں۔

یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ جب ہم یہ درخواست خداوند کے سامنے پیش کرتے ہیں تو یہ صاف ریاکاری ہوگی کہ ہم باہر جا کر بُرے ماحول اور بُری صحبتوں کو خُدا سے سرکشی کے لئے اختیار کریں۔ ایسی حالت

میں ہم خُدا سے توقع نہیں کر سکتے کہ وُہ ہماری اِس درخواست کا جواب دے۔ آپ کی زندگی میں کون کون سے ایسے اثرات ہیں جو آزمائش میں ڈال سکتے ہیں۔

نمبر ۱۲۷ پر سوالات

۱۔ لفظ آزمائش بائبل مقدس میں کن دو معنوں میں استعمال ہُوا ہے ؟

ا ______________________________

ب ______________________________

۲۔ خدا ہمارے ایمان کا امتحان ہونے دیتا ہے۔ لیکن وُہ ہمیں کبھی گُناہ کرنے پر مجبور نہیں کرتا ؟

غلط یا درست

____

۳۔ خُدا ہمیں آزماتا ہے تاکہ

ا ۔ ہماری کمزوری کو ظاہر کرنے کے لیے۔

ب ۔ تاکہ ہم گر جائیں۔

ج ۔ اپنا فضل ہم پر ظاہر کرنے کے لیے۔

د ۔ دُوسروں کو رُوحانی سبق سکھانے کے لیے ؟

کونسا جواب دُرست ہے ؟

____

۴۔ آزمائشیں آتی ہیں۔

ا۔ کچھ۔ سب یا تمام۔

ب۔ کمزور

ج۔ مضبوط مسیحیوں پر

کونسا جواب درست ہے؟

۵۔ اِس درخواست کا درست ترجمہ ہے۔ ہمیں ________

____

۶۔ نقلی تثلیث جو ہمیں خدا کے خلاف گناہ کرنے پر آمادہ کرتی ہے۔ وہ ________ مشتمل ہے

____

____

۷۔ ________ گرجنے والا شیر ببر۔

________ جو مسیحیوں کی تلاش میں ہے

________ (۱۔ پطرس ۵: ۸)

اُس نے ________ کو وہ منع کردہ

پھل کھائے ________ کو آزمایا کہ وہ اسرائیلیوں

کو گنے ________ کو وہ مسیح

کا انکار کرے۔

۸۔ کونسی آیات سکھاتی ہیں کہ آزمائشوں اور امتحانوں کے لئے خُدا کا فضل کافی ہے؟

لوقا ۵: ۲

۲۔ کرنتھیوں ۱۲: ۹

گلتیوں ۴: ۱۰

فلپیوں ۴: ۱۳

۲۔ تھسلنیکیوں ۱: ۱۲

۱۔ تیمتھیس ۱: ۱۴

۳۔ یوحنا ۱: ۱۲

درست حوالے کے نیچے لکیر لگائیں۔

۹۔ جو شخص جان بوجھ کر اپنے آپ کو آزمائشوں میں ڈالتا ہے۔ وہ سچے دل سے یہ دُعا نہیں کرسکتا۔

غلط یا درست

۱۰۔ لکھیں ۱۔ تھسلنیکیوں ۵: ۲۳

۱۲۸۔ آپ کس طرح اِس دُعا کو ختم کرتے ہیں؟

کیونکہ بادشاہی اور قدرت اور جلال تیرا ہی ہے۔ اِس کا مطلب ہے۔ ہم یہ سب کچھ یہ تجھ سے مانگتے ہیں کیونکہ تُو ہمارا بادشاہ ہونے کی حیثیت سے سب چیزوں پر اختیار رکھتا ہے اور تو اس قابل ہے اور چاہتا ہے کہ

یہ سب اچھی چیزیں ہم کو دے اور ہمارا نہیں بلکہ تیرا ہی نام ہمیشہ تک عزت اور جلال پائے۔

اِس دُعا کے آخری الفاظ جو اختتامی حصّہ ہے ڈاکسالوجی (تعریف) کہلاتا ہے۔ یہ لفظ یونانی کے لفظ ڈاکسالوگیا سے نکلا ہے۔ جس کا مطلب جلال یا تعریف ہے۔ گیت جو اکثر ہم کلیسیائی عبادتوں میں گاتے ہیں۔ خُدا کی تعریف ہو جس سے تمام برکتیں ملتی ہیں۔ ڈاکسالوجی کہلاتا ہے۔

آپ یہ سُن کر حیران ہوں گے کہ بائبل مقدس کے موجودہ ترجمہ کرنے والے جیسے کہ امریکن سٹینڈرڈ ورشن (AVS) ریواز سٹینڈرڈ ورشن (RSV) دی نیو سٹینڈرڈ ورشن (NIV) رومن کیتھولک کلیسیا کی بائبل اور ایسے دیگر دُعائے ربانی میں اِس خوبصورت تعریفی اور تعظیمی حصّہ کو شامل نہیں کرتے۔ اور آمین کو بھی نہیں۔ ترجمہ کرنے والے جو وجوہات دیتے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ پُرانے نُسخہ جات کی کاپیوں میں تعریفی حصّہ نہیں ہے۔ لوقا ۱۱:۴ میں یہ حصّہ پایا نہیں جاتا۔

ہم اِس کتابچہ کے لکھنے والوں کی طرح پسند کرتے ہیں کہ نُسخہ جات کی اُن کاپیوں کو قبول کریں جن میں ڈاکسالوجی پائی جاتی ہے۔ یہ یقینی بات ہے کہ ہمارے خداوند نے اِس ڈاکسالوجی کو استعمال کیا۔ کیونکہ اِس کی بُنیاد ۱۔تواریخ ۲۹:۱۱ پر ہے۔ یہ داؤد کی دُعا کا ایک حصّہ ہے۔

"اَے خداوند عظمت اور قدرت اور جلال اور غلبہ اور حشمت تیرے ہی لئے ہیں۔ کیونکہ سب کچھ جو آسمان اور زمین میں ہے تیرا ہے۔ اے خداوند بادشاہی تیری ہے اور تُو ہی بحیثیت سردار سبھوں سے ممتاز ہے۔"

غور کریں کہ وہی الفاظ قُدرت، جلال اور بادشاہی داؤد کی دُعا کے تعظیمی حصّہ میں پائے جاتے ہیں۔ یہ ڈاکسالوجی درحقیقت دُعائے ربانی اور تمام حقیقی دُعاؤں کی بُنیاد ہے۔ غور کریں کہ اِسے اِن الفاظ سے ختم کیا گیا ہے جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ سب کچھ خداوند ہی کا ہے۔ ہمارے خداوند نے یہاں سکھایا ہے کہ ہماری دُعا کا جواب مِل سکتا ہے۔ کیونکہ۔

۱۔ بادشاہی تیری ہے

خداوند ہمارا آسمانی باپ سب چیزوں پر بادشاہ بھی ہے اور اُس نے آسمان اور زمین کا کُل اختیار مسیح کو دیا ہے۔ (متی ۲۸:۱۸) بادشاہی پر بحث کے لئے سوال نمبر ۱۲۳ کو دیکھیں)

بادشاہ، خالق، رازق، مخلصی دینے والا اور منصف ہونے کی حیثیت سے اُسے اختیار ہے کہ ہماری تمام درخواستوں کا جواب دے تاکہ اُس کا نام اور بادشاہی ترقی کرے۔

وہ کامل مالک اور حاکم ہے جو راستبازی سچائی اور محبت سے حکومت کرتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہم اُس سے دُعا کرتے ہیں۔

۲۔ قُدرت تیری ہے۔

خُدا ہماری دُعا صرف اِس لئے نہیں سُنتا کہ ہم اُس کے فرزند ہیں بلکہ اِس لئے بھی ہماری تمام حقیقی دُعاؤں کو سنتا ہے۔ کیونکہ اُس کے پاس اختیار ہے۔ سب قُدرت خداوند ہی کی ہے۔ وہ اِس لائق ہے کہ اپنی پاک مرضی پر عمل کرنے کے لئے مجبور کرے۔ کوئی طاقت اُس کے ہاتھ کے

سامنے کھڑی نہیں رہ سکتی یا کوئی اُس کو روک نہیں سکتا۔ اِس لیے جب ہم دُعا کرتے ہیں تو ہمارے دل کامل بھروسہ سے معمور ہونے چاہئیں۔ ہم کسی ایسے خُدا سے باتیں نہیں کرتے جو کمزور اور مجبور ہو کر قادرِ مطلق کے ساتھ باتیں کرتے ہیں۔ وُہ ہر ایک دُعا کا جواب دیتا ہے۔ جو اُس کی بادشاہی کی ترقّی کا باعث ہے۔ قُدرت کے لئے اصلی یُونانی لفظ جو ڈاکسالوجی میں پایا جاتا ہے۔ وُہ ڈُینامس ہے۔ جس کا مطلب طاقت ہے۔ (ہمارا لفظ ڈائنامیٹ اِسی سے لیا گیا ہے۔) دنیا کی تمام طاقت سے زیادہ خُدا قُدرت رکھتا ہے۔ وُہ گنہگاروں کے سخت ضدی دل کو بھی تبدیل کر سکتا ہے۔ اور اُنہیں کلام پر یقین رکھنے والے بنا سکتا ہے۔

۳۔ جلال تیرا ہی ہے۔

اگر خُدا ساری دُنیا کا بادشاہ ہے اور وُہ سب قُدرت اور طاقت کا مالک ہے۔ پھر وُہ جلال کا خداوند بھی ہونا چاہیئے۔ جب ہم کہتے ہیں۔ کہ خُدا جلالی ہے تو ہم اصل میں کہتے ہیں کہ اُس کی ذات میں تینوں اقانیم کامل ہیں۔ خدا اپنی نیکی، قُدرت، محبت، راستبازی اور دیگر خوبیوں میں اِس قدر جلالی ہے کہ ہم اُس کے سامنے ہمیشہ حیرانی کی حالت میں کھڑے ہوں گے۔ ہم اپنی دُعا میں خاص کر اِس بات کے لئے فکرمند ہوتے ہیں کہ اُس کا پاک نام جلال پائے۔

اِس ڈاکسالوجی کا اختتامی لفظ ہے۔ ہمیشہ یہ لفظ تینوں باتوں کے لیۓ اِستعمال ہُوا ہے۔ اُس کی بادشاہی ہمیشہ کے لئے ہے۔ اُس کی قُدرت ہمیشہ کے لئے ہے اور اُس کا جلال ہمیشہ کے لئے ہے۔ کیونکہ خُدا اَبدی ہے۔ اُس

کی وفاداری ہمیشہ کے لئے ہے۔ (زبُور ۸۹: ۲؛ ۱۴۶: ۱۰) چونکہ خُدا ابدی ہے۔ کیونکہ خدا ابدی ہے۔ وُہ ہمارے وقت کی قید میں نہیں اور وُہ ہمارے مانگنے سے پہلے ہماری دُعا کا جواب دینے کے لئے تیار ہے۔ (یسعیاہ ۶۵: ۲۴)

نمبر ۱۲۸ پر سوالات

۱۔ ڈاکسالوجی کیا ہے؟ ________________

یہ کون سے یونانی لفظ سے نکلا ہے؟ ________________

۲۔ دُعائے ربّانی کا آخری جُملہ

ا ۔ ایک التجا ہے۔

ب ۔ ایک درخواست ہے۔

ج ۔ تعریف کا اقرار ہے۔

د ۔ حقیقی دُعا کی بُنیاد ہے۔

کونسا جواب درُست ہے؟

۳۔ لوگ جو بائبل کے مختلف ترجمے پڑھتے۔ وُہ اِس دُعا کے بارے میں کیا معلُوم کریں گے؟ ________________

____

کیوں ________________

____

۴۔ پُرانے عہدنامہ کا کونسا حوالہ اِس ڈاکسالوجی کی بُنیاد ہے؟

____

یہاں کس موقعہ کا ذکر کیا گیا ہے؟ ______________________________

____

۵۔ چھوٹا سا حرفِ ربط "FOR" ظاہر کرتا ہے۔ ڈاکسالوجی اِس دُعا کی بُنیاد نہیں ہے؟

______________ غلط یا درست

۶۔ ہم جانتے نہیں کہ خُدا اپنے بیٹے خداوند یسُوع مسیح کی خاطر ہماری تمام حقیقی دُعائیں تین باتوں کے سبب سے سُنے گا۔

وُہ کونسی تین باتیں ہیں؟

ا ______________________________

ب ______________________________

ج ______________________________

۷۔ چونکہ اِس نمونہ کی دُعا میں خداوند خدا اپنے آپ کو آسمانی ______________ اور مخلوقات کا ______________ ہے۔ اِس لِئے ہم یقین کرتے ہیں کہ وُہ ہماری سُنے گا۔

۸۔ قُدرت کے لِئے یُونانی کا لفظ ہے ______________ جس کا مطلب ہے ______________ خدا دُنیا کی تمام طاقت ______________

____

______________ سے زیادہ قُدرت رکھتا ہے۔

۹۔ لفظ ہمیشہ کا اشارہ کِس بات کی طرف ہے؟

____

____

۱۰۔ لکھیں زبُور ۱۱۵: ۱

۱۲۹۔ لفظ آمین کا مطلب کیا ہے؟

لفظ آمین کا مطلب ہے کہ سچ مُچ یقیناً ایسا ہی ہوگا۔ اور میرے دلی احساس سے کہیں زیادہ کہ میں اُس سے یہ چیزیں چاہتا ہُوں۔ یقیناً خُدا نے میری دُعا کو سُن لیا ہے۔

اَب ہم دُعائے ربانی کے آخری لفظ پر آتے ہیں۔ متبرک لفظ آمین۔ اِس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ خواہ آپ لمبی آواز سے یا چھوٹی آواز سے یا کسی اور طرح سے۔ ہر طرح سے مطلب یا خیال تو ایک ہی ہے۔ لفظ آمین کا مطلب ہے۔ پائیداری۔ حفاظت۔ یقینی امر ایسا ہی ہو۔ ایسا ہی ہوگا۔

آمین ایک عبرانی لفظ ہے جو لفظی طور پر یُونانی زبان کے نئے عہدنامہ میں اور پھر انگریزی کے ترجمہ میں لے لیا گیا ہے۔ پرانے عہدنامہ میں یہ لفظ کسی شخص کے سنجیدہ طور پر سچائی اور شریعت کے ساتھ متفق ہونے کو ظاہر کرتا تھا۔ (دیکھئے گنتی ۵: ۲۵؛ استثنا ۲۷: ۱۵) نئے عہدنامہ میں یہ برکت

کے الفاظ کہنے کے بعد استعمال ہُوا ہے۔ رُومیوں ۱: ۲۵ یا تعریف کے بعد
رُومیوں ۱۱: ۳۶ یا کلماتِ برکت اور دُعا کے بعد (رُومیوں ۱۵: ۳۳؛
۱۶: ۲۴)

نجات دہندہ خداوند یسُوع مسیح نے اکثر یہ لفظ، کسی بیان کو پختہ کرنے کے لئے یہ لفظ استعمال کیا ہے۔ اِس صُورت میں اِس کا ترجمہ سچ یا واقعی کیا گیا ہے۔ یُوحنّا کی انجیل میں خداوند یسُوع مسیح نے اِس لفظ کو دُہرایا ہے۔ تاکہ جو کچھ وُہ کہنے والا تھا۔ اُس کی سچّائی اور اہمیّت ظاہر ہو۔ کلام کا یہ حصّہ کہ "مَیں تم سے سچ کہتا ہُوں۔ (لفظی طور پر اس کا مطلب ہے۔ آمین آمین) یُوحنّا کی انجیل میں یہ جُملہ ۲۵ دفعہ استعمال ہُوا ہے۔ نئے عہد نامہ کے کسی اور شخص نے لفظ آمین کو اِس اختیار کے ساتھ استعمال نہیں کیا جس سے کہ خداوند یسُوع مسیح نے استعمال کیا ہے۔ وُہ سچّائی ہے۔ خدا کا آمین (یُوحنّا ۱۴: ۶؛ مکاشفہ ۳: ۱۴) ہے۔ وفادار اور سچا گواہ۔

آمین کا مطلب ہے یقینی اور سچ۔ کتابچہ خلاصے کے طور پر اِس کا مطلب بیان کرتا ہے "یقینی طور پر اور سچ مچ ایسا ہی ہوگا۔ ہماری دُعا کا اختتام ہونے کی وجہ سے آمین کا یہاں دُوہرا مطلب ہے یعنی یقینی اور بالکل سچ۔ یہ دونوں باتیں سوال نمبر ۱۲۹ میں مندرجہ ذیل ہیں۔

۱- آمین خدا کی طرف سے یقین دہانی ہے کہ وُہ یقینی طور پر ہماری دُعا سُنے گا اور اُس کا جواب دے گا۔ خُدا نے اپنے کلام میں یہ وعدہ کیا ہے کہ جب ہم اپنے سردار کاہن یسُوع مسیح کے نام سے دُعا مانگتے ہیں۔ وُہ اپنی مرضی کے مطابق ہماری سُنے گا۔ خُدا کے تمام وعدے اُسی میں (یسُوع مسیح میں) ہاں کے ساتھ ہیں اور اُس کے وسیلہ سے آمین۔ (یقینی اور نہ ٹوٹنے والا) خُدا کے جلال کے لئے۔

۲- کرنتھیوں ۱: ۲۰۔ خُدا اپنے عہد کے وعدوں کو جو اُس نے مسیح میں ہمارے ساتھ کئے ہیں توڑ نہیں سکتا۔ جب ہم ایمان سے اُن کا مطالبہ کرتے ہیں اور بطور دُعا کے اُنہیں استعمال کرتے ہیں۔ ہمیں بڑی احتیاط اور سوچ سمجھ کے ساتھ اِس لفظ آمین کو استعمال کرنا چاہیئے کیونکہ ہم زندہ خُدا کو یاد دلاتے ہیں کہ وُہ ہمیں اپنے وعدہ کے مطابق دے۔ سو یقینی طور پر ایسا ہی ہوگا۔ ہماری دُعا کے یقینی جواب کا دار و مدار ہمارے جذبات یا نیک مرضی پر نہیں بلکہ خُدا کے نہ ٹوٹنے والے وعدوں پر ہے۔

۳- آمین خُدا کے ساتھ ہمارا سنجیدہ وعدہ ہے کہ جو کچھ ہم نے مانگا ہے۔ وُہ سچے دل سے مانگا ہے۔ ہم ریاکار کی طرح یا غیر سنجیدگی سے دُعا کرنے کی جُرأت نہیں کر سکتے۔ ہماری دُعائیں ہمارے دل کی گہرائی سے نکلنی چاہئیں۔ اِس چھوٹے لفظ (آمین) کے ساتھ ہم صرف خُدا کے جلال کو ظاہر کرنے کے لئے اور اُس کی مرضی کے مطابق دُعا مانگنے کی خواہش کرتے ہیں۔ جیسے کہ کلامِ مُقدّس میں ظاہر کیا گیا ہے۔

اصل میں یہ کہنا کہ اے باپ تُو جو میرے دل اور باطنی خیالوں سے واقف ہے تُو یہ بھی جانتا ہے کہ میری دُعا سچے دل سے تھی اور مَیں سنجیدگی سے یہ چیزیں تجھ سے مانگتا ہُوں۔

آمین پھر خدا کے لئے اور ہمارے لئے ایک نشان اور مُہر ہے کہ بائبل مقدّس کے مطابق ہماری دُعائیں جائز اور اِس لائق ہیں کہ خداوند یسُوع مسیح کے نام کی خاطر سُنی جائیں۔

ہماری دُعائیں وقت کو ضائع کرنا نہیں جیسے کہ بے دین لوگ سوچتے ہیں بلکہ خُدا ہم کو بچانے اور اپنی بادشاہی کی ترقی اور نئے آسمان اور نئی زمین کو قائم کرنے کے لیے اُنہیں اپنی اَبدی تجویز کے حصّہ کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ ہماری پوشیدہ درخواست جو ہمارے اپنے دل کی گہرائی سے نکلتی ہیں۔ خُدا کے تخت تک پہنچتی ہیں۔ اور بطور خوش الحان خُدا کے لئے سُنہری شیشی میں جمع کی جاتی ہیں۔ اِس سوال کے ساتھ ہم نہ صرف دُعا بلکہ کتابچہ کے اختتام تک پہنچ جاتے ہیں۔ کتنا مناسب طور سے لفظ آمین کتابچہ کو ختم کرتا ہے۔ کیونکہ ہم محسوس کرتے ہیں کہ جن باتوں کا ہم نے مطالعہ کیا ہے۔ یقیناً ایسے ہی میں اور آپ دل سے آمین کہتے ہیں۔ اپنی سرگونہ تسلی کے لیے جو ہمیں حاصل ہوتی ہے۔ اپنے گناہ کے بارے میں سیکھنے کے لئے اپنی نجات کے بارے میں سیکھنے کے لئے اور اپنے مُبارک منجی کی خدمت کے بارے میں سیکھنے کے لئے۔

خُدا کرے کہ اِس چھوٹی کتاب کی عظیم اور اَبدی سچائیاں ہمیشہ آپ کے لئے زندگی اور مَوت کے وقت قیمتی ہوں اور آپ کی کلیسیا اِس کتابچہ کو ہمیشہ اپنا اقرار الایمان سمجھ کر اِس سے لپٹی رہے۔

نمبر ۱۲۹ پر سوالات

۱۔ لفظ آمین بیان کیا جا سکتا ہے۔

ا۔ صرف ایک ہی درست طریقہ سے۔

ب۔ مختلف طریقوں سے ____________

کونسا جواب درست ہے۔

اِس کا مطلب ہے ____________

____

۲۔ آمین عبرانی کے ایک لفظ کا انگریزی ترجمہ ہے۔

غلط یا درست ____________

بیان کریں ____________

____

۳۔ پُرانے عہدنامہ میں لفظ آمین صرف دُعا کے بعد استعمال کیا جاتا تھا۔ جیسے کہ استثنا ۲۷: ۱۵ سے ظاہر ہوتا ہے۔

غلط یا درست ____________

بیان کریں ____________

____

۴۔ نئے عہدنامہ میں لفظ آمین خاص اعلان کے بعد استعمال کیا جاتا تھا؟ ____________

____

____

۵۔ ہمارے خُداوند نے ____________ کی

انجیل میں اکثر کہا ____________

حقیقت میں لفظ استعمال ہُوا ہے ____________

وُہ ____________

۶۔ کن معنوں میں مسیح خداوند بذاتِ خود آمین ہے؟

___

___

۷۔ ہماری دُعاؤں میں لفظ آمین کا دوگونہ مطلب کیا ہے؟

ا ___

ب ___

۸۔ آمین کا مطلب ہے۔ دُرست جواب پر نشان لگائیں۔

ا۔ خدا نے وعدہ کیا ہے کہ وُہ حقیقی دُعا کا جواب دے گا۔

ب۔ حقیقی اور یقینی طور پر ایسا ہی ہو گا۔

ج۔ میرے جذبات میری دُعا کو سچا اور یقینی بنا دیتے ہیں۔

د۔ مَیں نے سچے دِل سے خدا کے جلال کے لئے دُعا کی ہے۔

ر۔ سچ مچ

س۔ مَیں سچ مچ تجھ سے یہ باتیں چاہتا ہُوں۔

۹۔ یہ کتابچہ کس لئے ضرُوری ہے۔

ا۔ آپ کے لئے ___

ب۔ آپ کی کلیسیا کے لئے ___

۱۰۔ ۲۔کرنتھیوں ۱: ۲۰ لکھیں۔

علمِ الٰہی کی اِصطلاحات

اوران کا مطلب

ا

ایڈیا فورا: چال چلن کی باتیں جو نہ گناہ ہے اور نہ ہی راستبازی کے کام۔ لیکن حالات کی وجہ سے وُہ بُرے یا بھلے ہو سکتے ہیں۔

ت

تبنّیٰ: خُدا کی محبت کا فعل جس کے ذریعے وُہ نجات حاصل کرنے والے گنہگار کو اپنے خاندان میں شامل کر لیتا ہے اور اُسے فرزند ہونے کے تمام حقُوق دے دیتا ہے۔ "اگر فرزند ہیں تو وارث بھی یعنی خُدا کے وارث اور مسیح کے ہمیراث۔

ا

اپاکریفا: وُہ پندرہ مذہبی کتابیں جو دونوں عہد ناموں کے درمیانی حصّہ میں لکھی گئی تھیں۔ رومی کلیسیا نے اُنھیں ۱۵۴۸ میں قبول کیا اور اُنھیں اپنی

بائبل میں شامل کر لیا ہے۔ لیکن پروٹسٹنٹ کلیسیا نے اُن کو غیر الہامی سمجھا ہے اور بائبل مقدس میں شامل نہیں کیا۔

ب

بے دینی: بائبل مقدس میں جو سچائی بیان کی ہے۔ اُس سے ہٹ جانا۔ الفاظ اور اپنے کاموں کے سبب سے۔ بے دینی کا شکار کوئی شخص یا کوئی قوم بھی ہو سکتی ہے۔

ا

آرمینین ازم: اِس تعلیم کے مطابق خدا کے تمام کاموں کا دارومدار انسان کی آزاد مرضی پر ہے۔ اِس تعلیم کا بانی ایک ڈچ علم الٰہی کا عالم ہے جس کا نام جیکوبس آرمینین تھا۔ جو ۱۶۰۹ء میں مُوا۔ جان ویسلی جو میتھوڈسٹ کلیسیا کا بانی ہے۔ اُس نے آرمینین کی تعلیم کو قبول کیا۔ اصلاح کنندگان نے ۱۶۱۸ء میں اِس کی مذمت کی۔

ی

یقین: اِس بات کا اعتقاد کہ خُدا کے فضل اور مسیح کے وسیلہ سے نجات ملی ہے۔ جو ایماندار میں فضل کے وسائل استعمال کرنے سے قائم رہتی ہے اور ایماندار اِسے اپنے دِل میں رُوح القُدس کی گواہی سے محسوس کرتا ہے۔

ک

کفّارہ: مسیح نے اپنی صلیبی موت کے ذریعے خُدا کی محبت اور تقاضے کو پُورا کر دیا ہے۔ پُرانے عہد نامہ میں خُون کی تمام قربانیوں کا اشارہ مسیح کی واحد قربانی کی طرف تھا۔

کیلون ازم: سچائی کے تمام اصُول خُدا کی کامل حکمرانی کو مانتے ہیں اور اِنسان کی زندگی کے تمام حصّوں یعنی اُس کا ایمان اور نجات خُدا پر انحصار رکھتے ہیں۔

ق

قطعی بگاڑ: یہ حقیقت ہے کہ غیر نجات یافتہ شخص گُناہ کی وجہ سے مکمل طور پر بگڑ چُکا ہے۔ اور اِس بگاڑ کا اثر اُس کی شخصیت کے تمام حصّوں پر ہے۔ اور وُہ بالکل نہیں چاہتا اور نہ ہی اِس قابل ہے کہ ایسا اچھا کام کرے جو خدا کی نظروں میں مقبول ہو۔ یہ بگڑی ہُوئی فطرت ہمیں آدم سے ملتی ہے۔

ت

تقدیر الٰہی: خُدا کا ازلی ارادہ جس میں اُس نے سب کچھ جو ہوگا یا ہونے والا پہلے سے مقرّر کیا ہے۔ ازلی تقدیریں خُدا کی ازلی قدریں۔

ب

برگزیدگی: اپنی آزاد اور حاکمانہ مرضی سے مسیح میں خدا کا بعض لوگوں کو اپنے جلال اور بزرگی کے لیے چُن لینا تاکہ وُہ ابدی نجات اور اُس کی بادشاہی کے وارث ہوں۔

ع

علم الآخرت: آخری باتوں اور واقعات کے بارے میں بائبل کی تعلیم۔ اِس میں انسان کی موت کے بعد حالت۔ مسیح کی دُوسری آمد، مردوں کی قیامت آخری عدالت اور ابدی زندگی کا ذکر کیا گیا ہے۔

م

مسیح کی سرفرازی: مسیح خداوند کی کامل فرمانبرداری اور قُربانی کی وجہ سے خدا باپ نے اُسے سربلند کیا اور اُسے وُہ نام بخشا جو سب ناموں سے اعلےٰ ہے۔ اِس میں اُس کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا۔ آسمان اُٹھایا جانا۔ باپ کے دہنے ہاتھ بیٹھنا، دوسری آمد اور اُس کے مقاصد شامل ہیں۔

جان کیلون کی تعلیم جو ۱۵۶۴ء میں ہُوا۔ بنیادی طور پہ خدا کے کلام کے مطابق ہے۔ یہ تعلیم آرمینین کی تعلیم کے خلاف ہے۔

کتابِ مُقدس کا معیار (کینن)

بائبل مقدس کی کتابوں کی فہرست جو الہٰی سمجھی جاتی ہیں۔ اِس میں ۶۶ کتابیں ہیں۔ جن کی تصدیق ابتدائی کلیسیا کے وقت خود رسولوں نے کی۔

ک

کیتھولک چرچ: عالمگیر کلیسیا جو سب دُنیا میں پائی جاتی ہے اور کوئی خاص فرقے یا مقامی کلیسیا اِس سے مراد نہیں۔ جب اِس کے ساتھ لفظ رومن لگایا جاتا ہے۔ تو یہ اُن منظم کلیسیاؤں کی طرف اشارہ کرتی ہے جو پوپ کے ماتحت ہیں جو روم میں ویٹی کن شہر میں رہتا ہے۔

کانگریگیشن: ہم ایمان مسیحی لوگ جو ایک جگہ عبادت کے لیے جمع ہوتے ہیں اور اپنی یا کسی دوسری تنظیم کے ماتحت ہوتے ہیں۔

ض

ضمیر: انسان کے اندر اخلاقی احساس جو درست کاموں کی تصدیق کرتا ہے اور غلط کاموں کے بارے میں منع کرتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ت

تبدّل یا تبدیلی : گنہگار کا اپنے گناہ کو ترک کر کے خدا کی طرف رجُوع لانا جو نوزائیدگی کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اِس میں توبہ اور ایمان دونوں شامل ہوتے ہیں۔

ع

عہدِ فضل : یہ خدا کا وُہ پُرفضل انتظام ہے جو وُہ ایماندار اور اُس کے بچوں کے ساتھ کرتا ہے۔ جس میں خُدا ابدی نجات کا وعدہ کرتا ہے۔ توبہ اور فرمانبرداری کے ایمان کی راہ سے۔

ت

تخلیق : خُدا کی پاک مرضی کا سلسلہ وار کام جِس میں اُس نے اپنے جلال اور تعریف کے لِئے سب کُچھ چھ دنوں کے عرصہ میں پَیدا کیا۔

م

مسیح کی الُوہیت : یہ حقیقت کہ یسُوع مسیح ناصری حقیقت میں کامل خُدا تھا اور ہے۔ اُس میں الُوہیت کی ساری معمُوری سکونت کرتی ہے۔

خ

خارج کرنا۔ ایکس کمیونی کیٹ کرنا ۔ یہ کلیسیائی ضابطے اور سزا

کا آخری قدم ہے۔ جبکہ توبہ نہ کرنے والے کسی کلیسیائی ممبر کو کلیسیائی شراکت سے علیٰحدہ کیا جاتا ہے۔ جب تک کہ وُہ توبہ کر کے واپس نہ آئے۔ یہ قدم نہایت سنجیدگی سے اُٹھایا جاتا ہے۔

ت

تواریخی ایمان : کلام کی باتوں کو صرف تواریخی حقیقت جان کر ماننا اور خداوند یسُوع مسیح میں اپنی نجات کے لِئے کوئی دلچسپی نہ لینا۔

ع

عارضی ایمان : جو حقیقی ایمان کی طرح نظر آتا ہے لیکن نوزائیدگی کا نتیجہ نہیں ہوتا۔ ایسا ایمان دُکھ، مصیبت اور ایذارسانی کی وجہ سے ختم ہو جاتا ہے۔

ح

حقیقی ایمان : اِس کے لِئے کتابچے کا سوال نمبر ۲۱ دیکھیں۔ وہاں اِس کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔

ا

انسان کا گرنا : اِس میں آدم اور حوّا کے منع کردہ پھل کو کھانے اور باغِ عدن سے نکالے جانے کا ذکر ہے۔ یہ افسوسناک واقعہ ہے کہ وُہ پاکیزگی کی حالت سے نکل کر گناہ کی حالت میں آ گئے۔ جس کا نتیجہ

ہر قسم کی مصیبت اور موت ہے۔

کیلون کے پانچ نکات

یہ بائبل مقدس کی پانچ سلسلہ وار سچائیاں ہیں جو کینن آف ڈارٹ یعنی ریفارمڈ اقرار الایمان میں (۱۶۱۸-۱۶۱۹) جیمس آرمینن کی غلطیوں کی تردید کے لئے لکھی گئیں۔ یہ پانچ سچائیاں مندرجہ ذیل ہیں۔

۱ - غیر مشروط برگزیدگی
۲ - محدود یا خاص کفارہ
۳ - مردودیت
۴ - غیر معمولی فضل
۵ - مقدسوں کی استقامت

ا

الٰہی تقدیر : جو کچھ دنیا میں واقعہ ہوتا ہے وہ پہلے سے خدا نے مقرر کیا ہے۔

گ

گناہوں کی معافی : خدا کا وہ پُر فضل کام جس سے گنہگار کو اُس کا

جرم معاف کرتا ہے۔ اور اُسے گناہ کی سزا سے آزاد کیا جاتا ہے۔ اِسے مخلصی یا معافی بھی کہا جاتا ہے۔

ج

جلالی بنانا۔ برگزیدہ لوگوں کے لئے یہ نجات کا آخری قدم ہے جبکہ موت کے بعد وہ آسمان میں قبول کئے جاتے ہیں اور مسیح کی دوسری آمد کے وقت اُنہیں نیا جلالی بدن حاصل ہوگا اور وہ نئے آسمان اور زمین میں سکونت کریں گے۔

ن

نیک کام : انسان کے وہ کام جو خدا کے کلام کے مطابق حقیقی ایمان سے صادر ہوتے ہیں۔ اور خدا کے جلال کے لئے کئے جاتے ہیں۔

ا

انجیل : نجات کی خوشخبری جو خدا یسوع مسیح کے کاموں کے وسیلے، گنہگاروں سے مہیا کرتا ہے۔

خ

خدا کا فضل : خدا کا رحم اور تحمل۔ خدا اُن کے لئے کرتا ہے جو اپنے گناہ کی وجہ سے خدا کے غضب اور سزا کے حقدار ہیں۔ انسان کی نجات مکمل طور پر خدا کے فضل سے ہے۔

Scanned with CamScanner

ا

آسمان

۱- اِس کا اشارہ اُوپر کی فضا کی طرف ہے۔ پیدائش پہلا باب۔
۲- اِس کا دُوسرا اشارہ اُس جگہ کی طرف ہے۔ جہاں سُورج، چاند اور ستارے ہیں۔
۳- یہ وُہ جگہ ہے جہاں خدا کی خاص حضوری ہے اور جہاں برگزیدہ کا خُدا کے فرشتوں کے ساتھ اَبَدی گھر ہو گا۔

د

دوزخ : یہ اَبَدی عذاب کی جگہ ہے۔ جو خاص طور پر شیطان اور اُس کے فرشتوں کے لِئے تیار کی گئی ہے۔ اور جہاں سب غیر نجات یافتہ لوگ خدا کی حضُوری سے دُور ڈال دیئے جائیں گے۔

ب

بدعت۔ یہ غیر بائبلی تعلیم ہے اور جو مصدقہ مسیحی عقیدہ کے خلاف ہو۔ اگر اِس کی مذمت یا تردید نہ کی جائے تو یہ خداوند کے بارے میں کلیسیا کی گواہی کو برباد کر سکتی ہے۔ اِس کی وجہ سے کلیسیا میں بھی انتشار پیدا ہو سکتا ہے۔

ا

اُمید : ایمانداروں کی متوقع خواہش (بڑی اُمید) کہ مسیح کے آنے پر

جب نیا آسمان اور نئی زمین ہوگی تو اُنہیں ابدی جلال اور خُوشی حاصل ہوگی۔ اِس کی بُنیاد خدا کے لاتبدیل وعدوں پر ہے۔

پ

پست حالی : مسیح کی وُہ حالت جو پیدائش کے وقت تھی۔ اِس حالت میں اُس نے ہر قسم کے دُکھ اُٹھائے اور خُدا کے غضب اور اپنی مَوت اور دفن میں چھوڑے جانے کا تجربہ حاصل کیا۔ یہ حالت اُس وقت ختم ہُوئی۔ جب وُہ مردوں میں سے جی اُٹھا۔

ت

تجسّم : خُدا کے بیٹے ہمارے خداوند یسُوع مسیح نے گنہگار انسان کی نجات کے لِئے الہٰی ذات کے علاوہ انسانی ذات کو اختیار کیا۔ وُہ حقیقی انسان بنا۔ اُس کی رُوح نے علیحدہ شخصیت اختیار نہیں کی بلکہ اپنے آپ کو خُدا کے بیٹے کی شخصیت میں ظاہر کیا۔

خ

خدا کا خود مختار ہونا۔ یہ خُدا کی وُہ کاملیت ہے جس کے سبب سے وُہ کسی بات کے لِئے غیر شخصیت کا محتاج نہیں بلکہ اپنی ذات میں کامل ہے۔

ک

کلامِ خدا کا بے خطا ہونا : بائبل مقدس کی تعلیم یہ ہے کہ وُہ کامل طور پر

قابلِ اعتبار ہے۔ اور ہر قسم کی غلطی سے مبرّا ہے۔ کیونکہ وُہ خُدا کے پاک رُوح کے الہام سے لکھی گئی ہے۔

خ

خُدا کا لامحدود ہونا:۔ خدا کی ذات لامحدُود ہے۔ وُہ وقت اور جگہ کی قید میں نہیں ہے۔

خُدا کا ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا: یہ خُدا کی وُہ کاملیت ہے۔ جس کے سبب سے وُہ ہر وقت اور ہر جگہ حاضر ہوتا ہے۔ کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں اُس کی حضُوری نہ ہو۔

م

منسُوب کرنا: ایک مُنصف (جج یا مجسٹریٹ) کا فیصلہ جب کہ وُہ عدالت کے فیصلہ کے مطابق کسی کے حساب میں کچھ لگاتا ہے۔ یا کسی کے حق میں فیصلہ کرتا ہے کہ اُسے مجُرم ٹھہرایا جائے یا بری کیا جائے۔ بائبل مقدس میں تین بڑی باتوں کے منسُوب کئے جانے کا ذکر آتا ہے۔

۱ ۔ آدم کا گُناہ اُس کی تمام نسل کے حساب میں لگایا گیا۔

۲ ۔ برگزیدہ لوگوں کے گُناہ مسیح کے حساب میں لگائے گئے۔

۳ ۔ مسیح کی راستبازی ایمان لانے والے گنہگاروں کے حساب میں لگائی گئی۔

ب

بدی: گُناہ جس میں سچائی سے منحرف ہونے کا تصور پایا جاتا ہے۔ اور جس میں شرارت اور بے انصافی مُوجود ہو۔

بائبل مقدّس کا الہام: یہ خدا کا وُہ کام ہے جس میں اُس نے اپنے پاک رُوح کے وسیلے بائبل مقدس کی کتابیں لکھنے والوں کو اِس طرح تحریک دی اور اُن کی راہنمائی کی کہ خیالات کو ظاہر کرنے کے لیے وہی الفاظ چنیں جو اُس کی مرضی کے مطابق تھے۔

م

مسیح کی سفارش: مسیح خداوند کا وُہ کام جبکہ وُہ سربلند ہو کر اور باپ کے دہنے ہاتھ بیٹھ کر خُدا کے حقیقی فرزندوں کے لئے کرتا ہے۔

ت

تصدیق: یہ خدا کا وُہ عدالتی کام ہے جس کے ذریعے وُہ اپنے فضل سے ہمارے گناہوں کو مُعاف کر کے ہمیں مکمل طور پر راستباز ٹھہراتا ہے۔ اِس کام کی بُنیاد مسیح کی کامل راستبازی پر ہے جو ایماندار کے حساب میں لگائی جاتی ہے یہ برکت صرف مسیح خداوند پر ایمان لانے سے حاصل ہو سکتی ہے۔

ب

بادشاہی کی کُنجیاں: کلیسیائی حکومت اور ضابطے کی کُنجیاں مسیح نے کلیسیا کا سر اور بادشاہ ہونے کی حیثیت سے کلیسیا کے جائز طریقہ سے چُنے گئے بزرگوں کے سپُرد کی ہیں۔

ش

شریعت پرستی: یہ تعلیم کہ انسانی شریعت کے اعمال سے راستباز ٹھہر سکتا ہے۔ فریسیوں کی زندگی میں یہ غلطی صاف طور پر نظر آتی ہے۔ وُہ سمجھتے تھے کہ شریعت پر عمل کرنے سے اُن کا تعلق خدا کے ساتھ دُرست ہو سکتا ہے۔

م

مسیحی آزادی: نجات یافتہ گنہگار خُدا کے غضب، گُناہ کے جُرم اور گناہ کی قوّت اور شریعت کی لعنت سے آزاد ہو گئے اُنہیں شیطان کی غلامی اور انسانوں کی بے فائدہ رسوم اور توہم پرستی سے بھی آزادی مِلی ہے۔

ت

خُدا کا تحمل: یہ خدا کی وُہ کاملیت ہے۔ جس کے سبب سے وُہ صبر کے ساتھ انسان کے گُناہ اور دیرپا نافرمانی کی برداشت کرتا ہے اور فوراً سزا نہیں دیتا بلکہ توبہ کرنے کا مُوقعہ دیتا ہے۔

ف

فضل کے وسائل: تمام وسائل جنہیں خداوند یسُوع مسیح ایمانداروں کی زندگی میں نجات کی برکات دینے کے لئے استعمال کرتا ہے۔ وُہ خاص طور پر کلام، سیکرامنٹ اور دُعائیں۔ اِن کے استعمال سے مسیح کا کام ایمانداروں کی زندگی میں اور زیادہ پُختہ ہو جاتا ہے۔

د

درمیانی: جو دو پارٹیوں یا شخصوں کے درمیان کھڑا ہو کر اُن کا آپس میں میل ملاپ کراتا ہے۔ مسیح خداوند گنہگار انسان اور خُدا کے درمیان اکیلا درمیانی ہے۔

ا

اَجر: اَجر یا صلہ جو حاصل کیا جاتا ہے۔ یہ فضل کے متضاد ہے۔ جو انسان اپنے اعمال سے کما نہیں سکتا۔ مسیح خداوند نے مخلصی کو حاصل کیا اور اپنے فضل سے جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔

م

مسایاہ یا مسیح: یہ ایک عبرانی لفظ ہے۔ جس کا مطلب ہے مَسح کیا ہُوا۔ مسح کیا ہُوا شخص خاص کام کے لئے مخصُوص کیا جاتا تھا۔ یُونانی زبان میں یسُوع کا قریباً وُہی مطلب ہے جو عبرانی میں مسیح کا ہے۔ یسُوع مسیح کو مسح کیا گیا تاکہ وُہ کامل نبی، کاہن اور بادشاہ ہو۔

ہ

ہزار سال: مکاشفہ ۲۰: ۱-۱۰ میں ہزار سال کا عرصہ مسیح کی حکمرانی اور شیطان کے باندھے جانے کو ظاہر کرتا ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ اس ہزار سال کے عرصہ کا اشارہ مسیح کے باپ کے دہنے ہاتھ بیٹھنے سے لے کر اُس کی دوسری آمد تک ہوگا۔

م

معجزہ: مادی دنیا میں ایک خاص واقعہ یا کام جو خدا کی فوق الفطرت قدرت سے ہوتا ہے۔ جس کا اشارہ اِس کے دائرۂ اثر کے علاوہ خدا کے نجات بخش کام کی طرف بھی ہوتا ہے جو رُوح القدس کے وسیلے مسیح میں کیا جاتا ہے۔

مسیح کی دو ذاتیں: مسیح خداوند کا بھید کہ وُہ کامل انسان اور کامل خدا ہے۔ تجسّم کے سبب سے اگرچہ مسیح کی دو ذاتیں ہیں۔ لیکن اُس کی شخصیت ایک ہی ہے۔ یعنی الٰہی شخصیت۔ وُہ تثلیثِ اقدس کا دوسرا اقنوم ہے۔

مسیح کی فرمانبرداری: یسُوع مسیح کا کام جس میں اُس نے گناہ کے جُرم کو اپنے اُوپر لیا اور خدا کی شریعت کے مطابق گناہ کی سزا کو برداشت کیا۔ یہ اکثر مسیح کی متحمل فرمانبرداری کہلاتی ہے مسیح نے مکمل طور پر خدا کی شریعت کے تقاضے کو بھی پُورا کیا۔ یہ خداوند مسیح کی عملی فرمانبرداری کہلاتی ہے۔ مسیح خداوند کی یہ دوگونہ

فرمانبرداری ہماری نجات اور اُس کی برکات کی بُنیاد ہے۔

ا

اصلی جرم: آدم اِس کا مرتکب تھا۔ اپنے پہلے گناہ کے سبب سے خدا کی طرف سے یہ جُرم تمام انسانی نسل سے منسُوب کیا جاتا ہے۔

اصلی گناہ: جو پہلے آدم سے سرزد ہُوا اور دُنیا میں ہر قسم کی بدی اور مصیبت اور لعنت کا باعث بن گیا۔ (رُومیوں کے خط میں مقدس پولُس کہتا ہے کہ ایک آدمی کے سبب سے گناہ دنیا میں آیا اور گناہ کے سبب موت آئی اور یُوں موت سب آدمیوں میں پھیل گئی اِس لئے کہ سب نے گناہ کیا۔

ک

کامل ہونا: یہ تعلیم کہ ایک مسیحی کے لئے موجودہ زندگی میں کاملیت کے درجے تک پہنچنا ممکن ہے۔ جس میں اُس کے لئے گناہ کرنا ممکن نہیں۔

م

مقدسوں کی استقامت: بائبل مقدس کی یہ تعلیم ہے کہ نوزائیدہ مسیحی جو نجات پا چکا ہے۔ وُہ کبھی ہمیشہ کے لئے ہلاک نہیں ہو سکتا۔ لیکن خداوند اُس کے ایمان اور پاکیزگی کی حفاظت کرتا ہے اور فضل کی حالت میں قائم رہتا ہے۔

ت

تقدیرِ الٰہی یا خدا کا ازلی ارادہ: خُدا نے ہر انسان اور فرشتہ کے بارے میں ازل سے جو ارادہ کیا ہے۔ وُہ ہمیشہ قائم رہتا ہے۔

ک

کفّارہ (اِس کا لفظی مطلب ہے ڈھانکنا) خدا کی ناراضگی اور غضب کو دُور کرنا۔ خداوند یسُوع مسیح نے مکمل طور پر خدا کے انصاف اور پاکیزگی کو پُورا کیا۔ وُہی ہمارے گناہوں کا کفّارہ ہے۔

پ

پروردگاری: ہر وقت اور ہر جگہ خدا کا وُہ کام ہے۔ جس سے وُہ تمام مخلُوقات پر اِس طرح حکمرانی کرتا ہے کہ تمام واقعات اور باتیں مقرّر کردہ مقصد کو پُورا کرتی ہیں۔

م

میل ملاپ کرنا ۔ اِس میں بُنیادی خیال یہ ہے کہ مکمل طور پر حالت کو تبدیل کرنا۔ (مثلاً جنگ سے صُلح) خداوند یسُوع مسیح کی کامل قُربانی کے سبب سے برگزیدہ لوگ اَب مسافر اور پردیسی نہیں رہے۔ بلکہ خدا کے دوست اور اُس کے گھرانے کے لوگ ہو گئے ہیں۔

م

مخلصی: یہ خدا کا کام ہے کہ وُہ گنہگاروں کو مسیح کی قُربانی کے وسیلہ سے

گُناہ کی قید اور شیطان کے بند سے آزاد کر دیتا ہے۔ خداوند یسُوع مسیح نے برگزیدہ لوگوں کے لئے اپنا خُون دے کر خُدا کے عمل کو پُورا کر دیا ہے۔

ن

نوزائیدگی: یہ نئی پیدائش بھی کہلاتا ہے۔ یہ خُدا کے پاک رُوح کا کام ہے کہ وُہ گناہ کے سبب سے مُردہ لوگوں کو نئی زندگی دیتا ہے۔ اور اُن کی رُوح کے میلان کو گناہ کی طرف سے ہٹا کر نیکی اور پاکیزگی کی طرف کر دیتا ہے۔

م

مردود ٹھہرانا: یہ خدا کی حکمرانی کا وُہ کام ہے جس کے سبب سے اُس نے بعض گنہگاروں کو نظر انداز کر دیا ہے اور اُنہیں نجات کے لئے نہیں چُنا بلکہ اُن کے وسیلہ سے اپنا سچا انصاف ظاہر کرتا ہے اور اُنہیں گناہ کی جائز اور پُوری سزا اُٹھانے کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔

مکاشفہ: جس کا لفظی مطلب پردہ ہٹانا۔ یہ خدا کا وُہ کام ہے جس کے ذریعے وُہ اپنی سچائی لوگوں پر ظاہر کرتا ہے۔

ع

عام مکاشفہ: خُدا کا اپنی قُدرت سے بنائی ہُوئی چیزوں کے ذریعے اپنے آپ کو مخلُوقات پر ظاہر کرنا۔ اِس کام کے لئے وُہ دُنیا کی

تواریخ اور انسان کے ضمیر کو بھی استعمال کرتا ہے۔

خ

خاص مکاشفہ: یہ خدا کا لکھا ہُوا کلام ہے جس کے ذریعے اُس نے اپنے آپ کو خاص طور پر ظاہر کیا ہے۔

ر

راستبازی: سچائی کے ساتھ مطابقت۔ یعنی اُس کے کلام کے ساتھ موافقت یا شریعت کے ساتھ مطابقت۔

خ

خدا کی راستبازی: یہ خدا کی وُہ کاملیت ہے۔ جس کے سبب سے وُہ پاک خدا ہونے کی وجہ سے اپنی شریعت کے مطابق کام کرتا ہے۔ یہ خدا کا انصاف بھی کہلاتا ہے۔ اِس کی وجہ سے وُہ نیکی کی جزا اور بدی کی سزا دیتا ہے۔

س

سیکرامنٹ: یہ وُہ پاک رسم ہے جو مسیح خداوند نے مقرر کی ہے۔ جس میں خُدا کے فضل کی برکات کی تصویر اور مُہر پیش کی جاتی ہے۔ اور ایمانداروں کو اُن وفاداری اور ایمان کے سبب سے دی جاتی ہیں۔ نئے عہدنامہ کی کلیسیا، بپتسمہ اور عشائے ربانی کی پاک رسُومات پر عمل کرتی ہے۔ جو ختنہ اور عیدِ فسح کی جگہ مقرر کی گئی ہیں۔

ن

نجات: گنہگار انسان کا گناہ کی سزا اُس کے جُرم اور قُدرت اور شیطان کے بند سے آزاد کیا جانا۔ خُدا کا پاک رُوح مسیح میں خدا کے فضل کی اِس برکت کو مُوثر بنا دیتا ہے۔

ت

تقدیس: یہ خدا کے پاک رُوح کا کام ہے۔ جس کے سبب سے وُہ نجات یافتہ گنہگار کو روز بروز بنا دیتا ہے۔ ایسا کہ وُہ گُناہ کی طرف سے مرتا جاتا ہے۔ اور راستبازی کے لِیے زندہ رہتا ہے۔

م

مسیح کی قربانی: مسیح خداوند کا خدا کے عدل کے تقاضے کو پُورا کرنے کے لِئے اپنے آپ کو قربان کر دیا۔ تاکہ شریعت کے عدُول کی پُوری سزا برگزیدہ لوگوں کے لِئے اُٹھائے۔ یہ عوضی کفارہ بھی کہلاتا ہے۔

خ

خدا کی حکمرانی: یہ خدا کے اختیار اور قُدرت کی وُہ کاملیت ہے۔ جس کے سبب سے وُہ ہر کام اپنے جلال اور اپنی ازلی مشورت کو پُورا کرنے کے لِئے کرتا ہے۔

ا

آزمائش: گُناہ، نَوعِ دُنیا اور شیطان کا کسی انسان کو اُس کی گناہ آلودہ

فطرت کے وسیلے گناہ میں پھنسانا اور اُس کے سامنے گناہ کی لذّت اور فوائد کو پیش کرنا۔

ق

قصور : اِس لفظ کا مطلب ہے گُناہ۔ جو اِس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ انسان خُدا کی مقرر کردہ حد سے آگے بڑھ جاتا ہے۔

ت

تثلیث : بائبل مقدّس کی تعلیم یہ ہے کہ خُدا کی واحد ذات میں تین اقانیم پائے جاتے ہیں۔ باپ بیٹا اور پاک رُوح اِن تینوں کا ایک جوہر ہے۔ تینوں کی ایک ذات ہے اور جلال میں برابر ہیں۔

س

سچّائی : جو خُدا کے مکاشفہ اور اُس کی ذات کے موافق ہے۔

غ

ہے۔ جو خفتہ اور عید یا **غضب** : خُدا کے کامل عدل کا غضب جو ہر گنہگار پر بھڑکتا ہے۔